

سمجھتے۔

انسان دنیا کی ظاہری حالت پر نظر کرتا ہے۔ آخرت سے بے خبر رہتا ہے۔ کیا لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اللہ نے آسمان و زمین اور اُن کے درمیان جتنی چیزیں ہیں سب کو ایک وقت معین تک مصلحتاً پیدا کیا ہے۔ پھر (افسوس کا مقام ہے کہ) بہت لوگ قیامت کا انکار کرتے ہیں۔

کیا کفار (عرب) نے سیر نہیں کی کہ دیکھتے کہ اگلے لوگ جو ان سے ہر اک بات میں بڑھ کر تھے اپنے ہی اعمالِ بد کی بدولت ہلاک ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے قیامت کو اور پیغمبروں کی باتوں کو نہ مانا بلکہ اُن کو جھٹلاتے رہے (پس کفار عرب بھی اگر اپنی حالت درست نہ کریں گے اور پیغمبرِ صلعم کی باتوں کو نہ مانیں گے اور قیامت کو جھٹلائیں گے تو اُن کی بھی ہلاکت اسی طرح ہوگی)۔

(گذشتہ قومیں جو ہلاک ہوئیں) اُن پر اللہ نے ظلم نہیں کیا۔ بلکہ اُنہوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا (یعنی اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا جب تک وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم نہ کرے۔ لوگوں کو اپنے اعمالِ بد کے سبب سے نقصان پہنچتا ہے اس میں اللہ پر کوئی الزام نہیں)۔

جو آخرت کو نہیں مانتے اور خدا کی آیتوں کو جھٹلاتے اور اُن کی ہنسی اُڑاتے ہیں وہ اپنا ہی بُرا کرتے ہیں اور اُن کا انجام بُرا ہے۔

اللہ زبردست۔ رحم والا ہے۔

{نتیجہ پیشین گوئی سے جو دوبارہ فتحِ روم کے ہے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن کتابِ الہی اور پیغمبرِ صلعم رسولِ برحق ہیں۔ آخرت کے لئے توشہ بناؤ۔ سب کو موت کو مزدہ چکھنا ہے۔ عملِ بد کے سبب سے مصیبت اور عذاب نازل ہوتا ہے۔

وَقَوِّعْ قِيَامَتَکَ وَسُجَّ جَانُو۔ قرآن اور کتبِ الہی پر ایمان لاؤ۔ رسول کا کہا مانو۔ { خلاصہ :- (۱) پیدایشِ مخلوق اور احیاءِ موتی۔ (۲) حشر میں گنہگاروں

کی مایوسی اور مشرکوں کی بے کسی و بے بسی۔ (۳) قیامت میں الگ الگ گروہ ہونگے (۴) مومن نیکوکار کو وعدہٴ جنت۔ (۵) کافروں کو عذاب۔ (۶) اوقاتِ تسبیح و

تقدیس یا نماز . . . . .

مطالب :- اللہ ہی (مخلوق کو) از سر نو پیدا کرتا ہے۔ وہی زندوں کو مُردے سے اور مُردوں کو زندے سے لکالتا ہے۔ وہی زمین کو مرے پیچھے زندہ (و شاداب) کرتا ہے۔ پھر وہی دوسری بار پیدا کرے گا۔ اور (قیامت میں) سب کو مُردے سے زندہ کرے گا۔ اُسی کے حضور میں سب حاضر ہونگے۔ یہ اُن کا جواب ہے جو مُردے کے زندہ ہونے پر تعجب کرتے ہیں۔

قیامت میں گنہگارِ نامید ہو جائیں گے اور مشرکین کے معبود میں سے اُن کا کوئی شفیع نہ ہوگا اور اُن کے معبود اُن سے پھر جائیں گے۔ قیامت میں (مومن و کافر کے گروہ) الگ الگ ہونگے۔ مومن نیکوکار بہشت میں آرام کریں گے۔

قیامت میں کفار کو اور آیاتِ الہی اور قیامت کے تکذیب کرنے والوں کو عذاب ہوگا۔

(مسلمانو!) ان وقتوں میں اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرو (یا نماز پڑھا کرو) :-  
صبح (نماز فجر)۔ شام (نماز مغرب و عشا)۔ تیسرے پہر (نماز عصر)۔ دوپہر (نماز ظہر)۔

{ نتائج :- قیامت کو مانو۔ مومن نیکوکار بنو۔ نماز پڑھا کرو۔ . . . }  
{ خلاصہ :- (۱) قدرت اور مالکیت باری تعالیٰ - (۲) دلیلِ احیاء موقی - (۳) قدرتِ الہی کی نشانی - (۴) سب کے سب تابع اللہ کے ہیں - (۵) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . . . }

مطالب :- لوگو! اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کی چند نشانیوں کو بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اُس کی قدرتوں میں سے یہ بھی چند نشانیاں ہیں کہ اُس نے تم کو مٹی سے پیدا کر کے دُنیا میں پھیلا دیا۔ اور تمہاری جنس سے عورتیں پیدا کیں۔ عیسا بیسوی میں ایک خاص محبتِ عطا کی۔ مختلف زبان اور رنگ بنایا۔ رات کو آرام کے لئے اور دن کو کمانے کے لئے بنایا۔ ڈرانے اور لالچ دلانے کے لئے بجلی چمکتا ہے۔ پانی برساتا ہے۔ پھر پانی سے مری زمین کو تر و تازہ کرتا ہے۔ آسمان زمین کو پیدا کیا اور قائم رکھتا ہے۔ پھر (یونہی قیامت میں) یکبارگی تم سب (زندہ کئے جاؤ گے



اور قبروں سے نکل آؤ گے۔ اور اُس کے نزدیک یہ کام آسان ہے۔ پس آسمان زمین میں اُس کے مانند کوئی بھی نہیں۔

آن سب (قدرتوں میں) دھیان کرنے والے سننے والے عقل رکھنے والے اور جہاں والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

آسمان وزمین کی چیزیں اُسی کی ہیں۔ اور سب کے سب اُسی کے تابع ہیں۔ اللہ کی شان بلند ہے۔ وہ زبردست حکمت والا ہے۔

{فتاح:}۔ میاں بیوی میں محبت ہونی چاہیے۔ رات کو آرام کرنا چاہیے۔ قدرتِ خداوندی میں غور و فکر کرنے سے غفلت دور ہوتی ہے اور دل کی آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ دن کو روزی تلاش کرنی چاہیے۔ قیامت میں اُٹھنے کو سچ مانو۔ اللہ کے فرماں بردار بندے بنے رہو۔ روزی کی تلاش ضروریاتِ زندگی سے ہے۔ ۰۔۰۔۰۔۰ {خلاصہ:}۔ (۱) تمثیلِ اس کی کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ (۲) مشرک خواہشِ نفسانی کی پیروی کرتے ہیں۔ (۳) گمراہِ انزل کو ہدایت و مدد نہیں۔ (۴) حکمِ اسلام کو اختیار کئے رہو اور اس پر ثابت قدم رہو۔ (۵) اللہ کا دین کبھی نہیں بدلتا۔ (۶) حکمِ رجوع الی اللہ و تقویٰ۔ ادا سے نماز۔ ممانعتِ شرک اور مذمتِ ترکِ نماز۔ (۷) مذمتِ انسان کہ مصیبت میں روتا ہے اور نا اُمید ہو جاتا ہے اور بعدِ راحت کے شکر بالا لئے طاق کر دیتا ہے۔ (۸) دُنیاوی فائدے چند روزہ ہیں۔ (۹) قیامت میں اعمال کا نتیجہ ملے گا۔ (۱۰) شکایت کہ تھوڑی بہبودی پر انسان خوش ہو جاتا ہے اور دُکھ پر اُس توڑ دیتا ہے۔ (۱۱) فراخی و تنگی اللہ کے اختیار میں ہے۔ (۱۲) حکمِ ادا سے حق العباد۔ (۱۳) طالبِ رضائے الہی کو فلاح۔ (۱۴) سود میں بڑھنتی نہیں۔ (۱۵) زکوٰۃ میں دونا نفع۔ (۱۶) اوصافِ اللہ تعالیٰ:۔ ۰۔۰۔۰۔۰ {مطالب:}۔ خدا کا کوئی شریک ہو نہیں سکتا۔ خدا اپنی مخلوقات کو اپنا شریک کیونکر کر سکتا ہے۔ یہ موٹی بات ہے اور مثلاً فرماتا ہے کہ مالک اپنی لوٹدی غلاموں کو اپنی برابر کر کے نہیں دیتا تو اللہ تعالیٰ اپنی بنائی چیزوں کو اپنا مقابل کیونکر کر سکتا ہے۔ اور وہ سب اس کے ہم پلہ اور شریک کیونکر ہو سکتے ہیں۔

مشرک بے جانے بوجھے اپنی (نفسانی) خواہشوں پر چلتے ہیں۔  
جس کو اللہ گمراہ کرے اُس کو نہ کوئی ہدایت کر سکتا ہے اور نہ اُس کا کوئی حامی  
و مددگار ہو سکتا۔

اے پیغمبر! تم دین اسلام کی طرف کچھ ہنسی اختیار کرو اور شرک و ریا سے دین  
کو پاک رکھو۔ فطرت الہی (یعنی اسلام) پر ثابت قدم رہو۔ سیدھا رستہ ہی ہے۔  
اللہ کا دین (یعنی فطرت و قوانین قدرت) کبھی بدلتا نہیں۔

لوگو! اللہ کی طرف رجوع کرتے رہو اور (نا فرمانی سے) ڈرتے رہو۔ نماز برابر  
اپنے وقتوں پر ساتھ ارکان کے (پڑھا کرو۔ اور) قصداً و ارادۃً نماز ترک کر کے  
مشرکوں میں نہ ہو جاؤ (اسی سے مفسرین نکالتے ہیں کہ قصداً نماز ترک کرنے والا  
کافر ہوتا ہے)۔ اُن میں سے نہ ہو جاؤ جو اللہ کے دین میں تفرقہ ڈال کر شرک کرتے  
اور اُس میں خوش ہیں۔

لوگوں پر جب مصیبت پڑتی ہے تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔ اور جب اللہ رحمت  
و آرام دیتا ہے تو اُن میں سے بعض فرقہ شکر کو بلائے طافی کر کے ناشکری اور  
شرک کرتا ہے۔

(لوگو! دُنیا کے چند روزہ) فائدے اٹھاؤ۔ آگے چل کر (قیامت میں) تو تم  
(اپنے کئے کی حقیقت) آپ معلوم ہی کر لو گے۔

جب لوگوں کو اللہ (اپنی) رحمت (کا ذائقہ) چکھا دیتا ہے تو وہ خوش ہو  
جاتے ہیں۔ اور اگر لوگوں کو اُن کی شامت اعمال کے سبب سے دکھ پہنچاتا ہے تو  
وہ اُس توڑ بیٹھتے ہیں (اور نا اُمید ہو جاتے ہیں)۔

اللہ ہی کسی کی روزی فراخ کرتا ہے اور کسی کی تنگ (جب فراخ کرتا ہے  
تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور جب تنگ کرتا ہے تو توبہ و استغفار لازم  
ہے)۔

لوگو! رشتہ دار محتاج اور مسافر کو اُن کا حق دیتے رہو۔  
جو لوگ خدا کی رضامندی کے طالب ہیں اُن کو فلاح ہے۔  
تو دین کوئی بڑھنتی نہیں اور پھولتا پھلتا نہیں۔

جو لوگ اللہ کی رضا جوئی میں زکوٰۃ دیتے ہیں اُن کو دو گنا نفع ہے یعنی دو گنا اجر ملے گا۔

اللہ ہی پیدا کرتا ہے۔ روزی دیتا ہے۔ مارتا ہے۔ پھر وہی جلا اٹھائے گا۔ مشرک کو یہ تو بتاؤ کہ تمہارا کوئی معبود (باطل) ایسا کر سکتا ہے۔ (جب یہ بات نہیں ہے اور ایسی قدرت اُس کو نہیں ہے تو پھر کیوں شرک کرتے ہو)۔  
اللہ کی ذات شرک سے پاک ہے۔

{نوٹ :- خوشی کی تین حالتیں ہیں :- مستحب جب اظہارِ شکر منظور ہو۔  
مباح اگر خلقی طور پر مسرور ہو۔ گناہ اگر بطور فخر و بے پروائی و تکبر ہو۔ . . . }  
نتائج :- شرک نہ کرو۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا کرو۔ سب دینوں کی اصل ایک ہی ہے اگرچہ شرائع بدلتے رہتے ہیں۔ مصیبت میں تو بد کرو۔ راحت میں شکر کیا کرو۔ دکھ عمل بد کے سبب سے ہوتا ہے۔ عمل بد نہ کرو۔ عمل نیک کرو۔ قیامت میں جلائے جانے کو برحق مانو۔ کسی کی فطرت کو کوئی بدل نہیں سکتا ہے۔

مسائل :- بالغ آدمی خود بخود صانع کو پہچان سکتا ہے پس جاہل انکار سے ماخوذ ہوگا۔ یہ سببِ جہل کے اُس کی ذات و صفات کا انکار قابلِ سماعت نہیں۔  
نا بالغ کا ایمان مقبول ہے۔ رحمتِ حق سے مایوسی کفر ہے۔ . . . .  
{خلاصہ :- (۱) فسادِ تباہی اور مصیبتِ عمل بد کا نتیجہ ہے۔ گزشتہ قوموں کی ہلاکت اس بات کو بتا رہی ہے۔ (۲) حکم کہ دینِ ظہیم اختیار کرو۔ (۳) بھلائی بُرائی اپنے لئے ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کے احسانات اور قدرت کی مثالیں۔ (۵) دلیلِ احیاء موتی۔ (۶) سببِ نافرمانی کے اُمّتِ سابقہ پر عذاب۔ (۷) گزشتہ مومنین کی نجات۔ (۸) ایمانداروں کے لئے امدادِ اُتھی۔ (۹) انسانی اُمید و یاس۔ (۱۰) مذمتِ ناشکری۔ (۱۱) گمراہِ انزلی کو نبی راہِ راست پر نہیں لا سکتے۔ (۱۲) اللہ تعالیٰ کی قدرت . . . . . }

مطالب :- جو کچھ کہ خشکی و تری میں (تباہی اور) فسادِ ظاہر ہو اسے وہ سب لوگوں کے اپنے اعمال (بد اور گناہوں) کے سبب سے ہوا ہے۔ اور اُس

کے عوض میں اُن لوگوں پر مصیبت آتی گئی۔ (اور اس مصیبت میں بھی مصلحت ہے) کہ (پھر تو بہ کر کے طاعت کی طرف) رجوع کریں۔ (اے کفار مکہ!) اس کی مثالیں تو گزشتہ مشرکوں کے انجام اور ہلاکت سے ظاہر ہیں +  
اے پیغمبر! قبل وقوع قیامت کے (یا قبل موت کے) سیدھے اور درست دین کو اختیار کرو۔

قیامت میں لوگ متفرق ہونگے۔

جو کفر (و جُرا) کرتے ہیں وہ اپنا نقصان کرتے اور اللہ اُن کو دوست نہیں رکھتا۔ اور جو مومن نیک کام کرتے وہ اپنے لئے بھلائی کرتے اور اللہ اُن کو اجر دے گا۔

(اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و کرامت کو یوں بیان فرماتا ہے :-) اللہ ہی ہوا چلاتا ہے جو (بدن میں فرحت بخشی ہے یا بارش کی) خوشخبری دیتی ہے جس کے سبب سے اللہ کی رحمت (و نعمت) ہوتی ہے (جیسے ہر طرح کے تاج پھول پھل پتے ہیں۔ دریا میں) کشتیاں چلتی ہیں۔ دریا میں روزی ملتی ہے۔ اللہ ہی بادل کو (دھرا دھرا) دھریلا کر جہاں چاہتا ہے پانی برساتا ہے۔ پانی برسا کر مُردہ زمین کو سرسبز و شاداب کر دیتا ہے۔ پس اسی طور سے مُردوں کو زندہ کر اٹھائیگا۔ اے پیغمبر! تمہارے پہلے بھی ہم نے معجزے کے ساتھ رسول بھیجے۔ پھر گنہگاروں (نے جب نافرمانی کی تو اُن) کو دھر بکڑا اور مومنین کی ہم نے مدد کی۔ (پس اگر کفار عرب تمہاری نافرمانی کریں گے تو اُن کی سزا ہوگی)۔  
اللہ تعالیٰ ایمانداروں کی ضرورت کو دیکھتا ہے۔

قبل بارش کے لوگ ناامید ہو جاتے ہیں اور جب پانی برستا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں۔

جب ایک ہوا (یعنی خراب ہوا) چلتی ہے جو زراعت کو خشک کر ڈالتی ہے تو (با وصف گزشتہ نعمتوں کے بھی) انسان ناشکری کرنے لگتا ہے۔ (حدیث میں ہے کہ پیغمبر صلیم دعا کرتے تھے کہ یا اللہ طبع کی ہوا چلا ایک قسم یا ایک ہی طرف کی ہوا نہ چلا۔ اس واسطے کہ ایک ہی طرف کی ہوا چلتی رہتی ہے تو قحط سالی وغیرہ

ہوتی ہے)۔

آسے پیغمبر اتم مردے گونگے بہرے کافر کو ہدایت نہیں کر سکتے (یعنی گمراہ ازلی کو ہدایت نہیں کر سکتے)۔ تم تو اُن ہی کو سنا سکتے ہو جو مسلمان ہیں۔

آ اللہ ہدایات پر قادر ہے۔

{ نتائج :- } توبہ کیا کرو۔ طاعت کرو۔ اَحیایے مومن کو سچ مانو۔ نصیحت پر چلو۔ ناشکری نہ کرو۔ مومن بنو۔ احکامِ الہی کو سنو اور اُن کو برو۔ وعظ و نصیحت سے مُنہ نہ موڑو۔ . . . . . {

{ خلاصہ :- } (۱) احساناتِ الہی کا تذکرہ۔ (۲) قیامت میں گنہگاروں کی حالت۔ ظالموں کی بے کسی و بے بسی۔ (۳) قرآن میں ہر قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ (۴) مذمتِ کفار کہ معجزہ دیکھنے پر بھی ایمان نہیں لاتے۔ (۵) پیغمبر صلعم کو صبر کی تعلیم (۶) وعدہ الہی حق ہے۔ (۷) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . . . {

مطالب :- (اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی طرف یوں اشارہ کرتا ہے کہ دیکھو) اللہ (ہی) وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری سے پیدا کیا۔ پھر کمزوری کے بعد قوت دی۔ پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا (یعنی کیونکہ انسان کو رحمِ مادر سے نکال کر بڑھاپے تک پہنچاتا ہے)

قیامت میں گنہگاروں کے عذر و معذرت اور عرض و معروض کا بیان۔ قیامت میں ظالموں کو عذر سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور نہ اُن کی کچھ شنوائی ہوگی۔

قرآن میں انسان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں (جو ہر کام میں ہر بات میں کام آتی ہیں۔ مگر کفار قرآن کی بات میں غور نہیں کرتے اور تعصب سے کام لیتے ہیں۔ اس لئے قرآن سے اُن کو فائدہ نہیں ہوتا ہے)۔ آسے پیغمبر! ہر چند تم کیسا ہی معجزہ ان کافروں کو دکھلاؤ گے۔ پھر بھی یہ سب تم کو جھوٹا ہی کہیں گے۔ اُس کا تم ملال نہ کرو اور رنجیدہ خاطر نہ ہو۔ کیونکہ یہ سب بذلتِ ازلی ہیں اور اُن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے (کہ قرآن کی باتیں اور نصیحت سنتے ہی نہیں)۔ یہ سب سمجھ نہیں رکھتے۔

آگے پیغمبرِ اصبر کرو (کافروں پر عذاب آنے کی جلدی نہ کرو۔ ان کی تکالیف کو برداشت کرو۔ دیکھو عذاب ان پر ضرور ہونا ہے)۔ کیونکہ اللہ کا (یہ وعدہ ہے اور) وعدہ سچا ہے۔ اور کوئی ایسی بات کرنے بیٹھو جو (شانِ نبوت کے) برخلاف ہو (یا کافروں کے مسخر پر دل میں خفیف ہو)۔

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ علیم ہے۔ قدرت والا ہے۔

{نوٹ:- ہر مومن مخصوص امیر المومنین اور اکابرِ دین کو چاہیئے کہ نہایت وقار و اعتبار و استقلال سے رہے کیونکہ ان کی عزت و ذلت کا اثر اسلام پر پڑتا ہے۔ اور اوجھاپن تمسخر گھراہٹ خوشامدیہ تمام افعالِ قبیحہ انہیں جائز نہیں۔ . . . . .}

نتائج:- انسان کو اپنی حقیقت پر غور کرنا چاہیئے۔ جو کچھ کرنا ہے دنیا میں کرو دھر لو ورنہ آخرت میں مہلت نہیں۔ قرآن کی باتوں کو سمجھو اور اُس کے احکام کو برتو۔ کافروں کے کہنے کا رنج نہ مانو۔ اللہ کے وعدے پر مطمئن رہو۔ اللہ کے وعدوں کو سچ جانو۔ ایسے اقوال و افعال سے بچو جن سے تمہاری بقدری ہو۔ . . . . .}

مسائل:- اللہ کے وعدوں پر صبر واجب ہے۔ . . . . .}

## داۓ سورۃ لقمان

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- (۱) قرآن حکمت ہدایت اور رحمت سے پُر ہے (۲) علاماتِ محسن اور محسن کو فلاح۔ (۳) عذاب پانے والے کے علامات یعنی یہودہ بات مول لینے والے۔ راو خدا سے روکنے والے۔ ٹھٹھا کرنے والے۔ اکڑنے والے۔ بہراپن کچھانے والے کے لئے عذاب۔ (۴) وعدہ الہی حق ہے۔ (۵) قدرت الہی اور

مشرکوں کے باطل ہونے کی دلیل۔ (۶) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . .  
مطالب :- قرآن میں حکمت بھری ہوئی ہے۔

نیکوں کے لئے قرآن ہدایت اور رحمت ہے (قرآن گوگل لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ چونکہ نیک نخت اس کے احکام پر چلتے ہیں اس لئے منتفع ہوتے ہیں۔ اور چونکہ بد نخت اس کے احکام پر کار بند نہیں ہوتے اس لئے لُن کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا)۔

فلّاح پانے والے۔ پروردگار کے سیدھے رستہ پر اور جنت میں جانے والے وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے۔ زکوٰۃ دیتے۔ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور مومنین نیکو کار ہیں۔

اُن لوگوں کے لئے عذاب سخت ہے جو لغو اور یہودہ بات بلا علم مول لیتے ہیں (اور اس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے) کہ لوگوں کو راہ خدا سے روکیں اور آیات الہی کی ہنسی بنائیں۔ اور جب اُن کو اللہ کی آیتیں سُنائی جاتی ہیں تو اکڑ کر اور بہار میں کچھا کر کے مُنہ پھیر لیتے ہیں (یہ اشارہ ہے نضرین حارث کی طرف۔ وہ فارس کے خبار لوگوں کو سُنانا اور پیغمبر صلعم کی طرف سے لوگوں کو بہکاتا اور کہتا کہ بھلا یہ قصہ عمدہ ہے یا جو محمد صلعم سُنا تے ہیں وہ اچھا ہے۔ بقول دیگر۔ بعض کفار ناچنے والی چھو کریوں کو بائیں غرض مول لیتے تھے کہ لوگوں کو گانا سُنا کر کلام خداوندی کے سُنانے سے باز رکھیں)۔

اللہ کا وعدہ سچا ہے (اور کبھی جھوٹ نہیں ہوتا)۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم ہی نے تو آسمان کو بے ستون کے بنایا ہے۔ ہم ہی پانی برساتے ہیں۔ پھر ہر طرح کی چیزیں اُگاتے ہیں۔ زمین کو سخت کیا (کہ ملتی ڈولتی نہیں) اور اس میں ہر طرح کے جانور پھیلانے ہیں۔ لوگو! ذرا یہ تو کہو کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی ایسا ہے جس نے کوئی ایسی چیز بنالی ہے۔ (جب یہ بات نہیں ہے تو پھر اللہ کے سوا دوسرے کو کیوں پوجتے ہو)۔ پس مشرک سخت گمراہی میں ہیں۔

اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

نتیجہ :- وعظ و نصیحت کو غور سے سُنانا چاہیے اس میں پہلو تہی لازم نہیں۔

فضول اور بیہودہ باتوں اور کھیلوں میں نہ رہو۔

مسائل :- ناچ گانا - مزاحیر - بھانڈوں کی نقلیں - فاسقانے قصے یہ سب

اضلال اور موجب نکال ہے اور اس کا ارتکاب و اعلان زیادہ تر عذاب و وبال لاتا ہے۔ شطرنج - گنچہ - چوسر - تاش - کبو تر بازی - بیس بازی - مرغ بازی اور تمام

ایسے لغویات کہ فعلی میں داخل اور ممنوع ہیں۔ اگر آلات و اسباب ممنوع نہ ہوں اور کوئی محذور شرعی پایا نہ جائے تو محض کھیل اور دل لگی اس وعید میں داخل نہیں۔ {

خلاصہ :- (۱) حکمت لقمان - (۲) تعریف شکر و مذمت ناشکری - (۳) پند

لقمان - (۴) شرک ظلم ہے۔ (۵) عظمت والدین - (۶) مانعت کہ شرک میں والدین کا

کہا نہ مانو۔ (۷) مدت رضاعت - (۸) سب کا مرجع اللہ ہے۔ (۹) قیامت میں اعمال

کہہ دئے جائیں گے۔ (۱۰) گدھے کی آواز کی مذمت - (۱۱) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ ۲۷۷

مطالب :- ہم نے لقمان کو حکمت دی تھی کہ میرا شکر کریں۔

جو اللہ کا شکر کرتا ہے اپنا بھلا کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے وہ اپنی نالائقی

ثابت کرتا ہے۔

لقمان نے اپنے بیٹے کو ان باتوں کی نصیحت کی تھی :- شرک نہ کرو۔ اللہ کا شکر

کرو۔ اللہ والوں کی چال چلو۔ اللہ کو آدمی کے ہر فعل پر پورا علم ہے۔ (پس سوا

بھلائی کے بُرائی نہ کرو)۔ نماز پڑھا کرو۔ لوگوں کو اچھے کام کی طرف ترغیب دیا کرو۔

بُرائے کاموں سے منع کرو۔ مصیبت پر صبر کرو۔ لوگوں سے بے رنجی نہ کرو۔ اتر کر نہ

چلو۔ رقتا رہیں میانہ روی اختیار کرو۔ دھیمی آواز سے بولو۔

شرک سخت ظلم ہے۔

ماں باپ کی عظمت و ادب کرو اور ان کا شکر کرو۔ دیکھو ماں دکھ پر دکھ سہ کر

لڑکے کو اپنے پیٹ میں رکھتی ہے اور دو برس میں دودھ چھڑاتی ہے۔ (اس آیت

سے امام شافعیؒ ابو یوسفؒ محمدؒ نے استدلال کیا ہے اور فتویٰ دیا ہے کہ مدت رضاعت

دو برس ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ یہ جملہ حکمیں نہیں۔ بلکہ جملہ حکمیں یہ ہے۔

حکملہ و فصالہ ثلاثون شهراً۔ اس سے ابو حنیفہؒ اڑھائی برس رضاعت ثابت

کرتے ہیں۔ لیکن فتویٰ رضاعت کا دو برس پر ہے۔)



لوگو! اگر تمہارے والدین مشرک کا حکم دیں تو اُن کا کہا نہ مانو۔ مگر دنیاوی  
سعادت مند نہ رفاقت کرو۔ بلکہ اُن (علما اور صلحا) کی پیروی کرو جو میری طرف  
رجوع ہوں۔

سب کو اللہ ہی کی طرف جانا ہے۔

قیامت میں لوگوں کے اعمال بتا دئے جائیں گے۔

نماز۔ امر بالمعروف۔ نہی عن المنکر۔ صبر۔ ہمت کے کام ہیں۔

اللہ متکبر مغرور کو دوست نہیں رکھتا۔

گدھے کی آواز سب آوازوں سے مکروہ ہے دلپس بہت زور سے اور چاٹا کر

نہ بولا کرو۔

اللہ بے پروا۔ سب غویوں والا۔ باریک بین۔ خبردار ہے۔

{نتیجہ}۔ اگر ماں باپ کا فرہوں تو اُن سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔

اور کھانے پینے کی تکلیف نہ دینی چاہیئے۔ احکام الہی کے برخلاف اُن کی بات نہ

ماننی چاہیئے۔ حقوق خداوندی کے بعد حقوق والدین ہے۔ شرک نہ کرو۔ شکر الہی کرنا

ناشکری نہ کرو۔ اللہ والوں کی چال چلو یعنی اتباع کرو۔ نماز پڑھا کرو۔ لوگوں کو

اچھے کام کی ترغیب دو۔ لوگوں کو بُرے کام سے روکو۔ صبر کرو۔ بے رنجی نہ کرو۔

اتراؤ نہیں۔ ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو۔ دینی آواز سے بولو۔ مکالمہ میں گدھے

کی طرح چیخنا نازیبا ہے۔

مسائل :- والدین کی شکر گزاری اس عنوان پر کہ موجب ناشکری پروردگار

ہو جائز نہیں۔ اگر کو کر چلنا اور تہنیز کرنا حرام ہے۔ مگر صرف جہاد میں رعب ڈالنے

کے لئے۔ حج میں رمل کرنا۔ ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔ مگر اطاعت میں

باپ لائق تر ہے۔ . . . . .

{خلاصہ :- (۱) ہر چیز تالیع انسان ہے۔ (۲) انسان کو ظاہری و باطنی نعمتیں

ملی ہیں۔ (۳) مذمت مجادلہ بغیر علم۔ (۴) باپ دادوں کی تقلید بجا کی مذمت۔

(۵) اسلام اور نیکی کی فضیلت۔ (۶) قیامت میں اعمال اللہ کے ہاں پیش

ہوں گے۔ (۷) کافروں پر افسوس کی ممانعت۔ (۸) کفار کے لئے عذاب۔ (۹) الکافرات

اقرارِ خالقیت اللہ تعالیٰ۔ (۱۰) آسمان وزمین کی سب چیزیں اللہ ہی کی ہیں۔ (۱۱) حمد آئی بے حد و بے انتہا۔ (۱۲) دلیلِ احیاء موتی۔ (۱۳) قدرت و مالکیت اللہ تعالیٰ۔ (۱۴) کفار کے معبود باطل ہیں۔ (۱۵) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . . {  
**مطالب :-** لوگو! کیا تم نہیں دیکھتے کہ آسمان وزمین میں جو کچھ بھی ہے سب کو (ایک اعتبار سے) اللہ نے تمہارا مطیع کر دیا ہے (یعنی سب چیزوں سے انسان نفع اٹھاتا ہے)۔

۵۔ ابرو بادومہ و خورشید و فلک کا راند تا تو نانے بکف آری و بخت نخری  
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں بری (اور اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں۔ اس پر بھی بہت لوگ ایسے ہیں جو) باوجود جاننے کے بھی کہ سب طرح کی قدرت اللہ ہی کو ہے (بغیر علمِ بلا ہدایت اور بلا کسی روشن کتاب کے اللہ کے معاملے میں (یعنی اللہ کی ذات و صفات یا احکام الہی کے بارے میں) جھگڑتے ہیں اور جب اُن سے قرآن پر چلنے کے لئے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اپنے باپ دادا سے کی راہ پر چلیں گے (نہ کہ احکامِ الہی پر)۔ اگرچہ شیطان اُن کو عذابِ جہنم کی طرف بھی بلاتا ہو۔

جو اللہ کی فرمان برداری کرتا ہے اور (دلی ارادت سے) نیک کام کرتا ہے وہ اللہ کی مضبوط رستی پکڑتا ہے (یعنی نجات کا ذریعہ حاصل کرتا ہے)۔  
انسان کے کل معاملات اللہ کے حضور پیش کئے جائیں گے۔

اے پیغمبر! کفار کے کفر پر افسوس نہ کرو۔ اُن کو ہماری طرف واپس آنا ہے۔ پھر اُن کے اعمال (قیامت میں) بتا دئے جائیں گے۔  
کفار کو (دنیا میں) تھوڑا فائدہ ہے۔ پھر (قیامت میں) اُن کو سخت عذاب ہوگا۔

کفار اقرار کرتے ہیں کہ آسمان وزمین کو اللہ ہی نے بنایا ہے۔ اس پر بھی اکثر لوگ نہیں سمجھتے (یعنی اللہ کے آسمان وزمین بنانے کا اقرار کرتا اور پھر کفر کرنا اپنے کلام سے آپ اپنے کو رد کرنا ہے)۔  
آسمان وزمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے۔

حمدا للہی بے حد و بے انتہا ہے یہاں تک کہ سمندر پر سات سمندر کی سیاہی اور دنیا کے کل درختوں کے قلم بنا کر اُس کے حمد و اوصاف لکھے جائیں تو بھی وہ قلمبند نہ ہو سکیں۔ (یہود کہتے کہ ہم لوگوں کا علم بہت ہے۔ اُس پر یہ آیت اُتری کہ یہ بات نہیں۔ خدا کی باتیں۔ کلمات انتظامات۔ حکمت وغیرہ اتنی ہیں کہ وہ حساب میں نہیں آسکتی ہیں)۔

لوگو! تمہارا پیدا کرنا اور مرے پیچھے جلا اٹھانا ایسا ہی ہے جیسے ایک تن کا (پیدا کرنا اور جلا اٹھانا)۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی چند مثالیں دیتا ہے جیسے آسمان و زمین کا بنانا۔ سب کو پیدا کرنا۔ رات اور دن کی گردش کو بنانا۔ چاند اور سورج کو وقت معین تک چلانا۔ اور فرماتا ہے کہ میری تعریف بے انتہا ہے اور جب یہ بات ہے تو ہمیں برحق ہیں۔ پھر کافروں کے دوسرے دوسرے معبود بے اصل ہیں۔ اور ہم ضرور جلا اٹھائیں گے (یہ آیت توحید کو ثابت کرتی ہے اور شرک کو باطل)۔

اللہ ہر ایک بات کرتا ہے۔ دلوں کی باتوں کو جانتا ہے۔ بے پروا۔ خوبیوں والا۔ زبردست۔ حکمت والا۔ سب کچھ جانتا سُنتا۔ ہر کاموں سے خبردار۔ سب سے بالا دست اور بزرگ ہے۔

{نتائج:-} بلا علم نہ بچو۔ علم حاصل کرو۔ علم راہ راست دکھاتا ہے۔ ہدایت کرنے والے کے کہنے پر چلو۔ کتاب الہی کا علم سیکھو۔ اللہ کو ایک اور یکتا جانو۔ اپنے باپ دادے کی بُری چال پر نہ چلو۔ اگر تمہارے باپ دادے کی باتیں خلاف احکام الہی ہوں تو اُن کو نہ مانو۔ عیش دنیا پر نہ جاؤ۔ عیش دنیا پر نہ بھو لو۔ کفر نہ کرو۔ صدقہ و دل سے نیک کام کرو۔ اطاعت اللہ کرو۔ قرآن کے احکام کو برتو۔ جلا اٹھانے کو برحق جانو۔ اللہ کا شکر کرو۔ . . . . .

{خلاصہ:-} (۱) مصیبت کے وقت اللہ یاد آتا ہے۔ بعد مصیبت کے انسان کی کئی حالتیں ہوتی ہیں۔ (۲) تقویٰ اور خوفِ قیامت کا حکم۔ (۳) قیامت کی بے بسی و بے کسی۔ (۴) وقوعِ قیامت سچ ہے۔ (۵) عیش دنیا کے سبب سے آخرت کو بھولنے کی منہا ہی۔ (۶) پانچ چیزوں کا سوا اللہ کے اور کسی کو علم نہیں۔ (۷)

توصیف اللہ تعالیٰ . . . . . {

**مطالب :-** یہ اللہ کی قدرت ہی قدرت ہے جو دریا میں کشتی چلتی ہے ۔  
اس میں ہر صابر اور شاکر کے لئے نشانیاں ہیں ۔

جب دریا میں طوفان آتا ہے پانی جوش مارتا ہے اور کشتی ڈوبنے پر ہوتی ہے تو اہل کشتی دل سے اللہ کو پکارتے ہیں (یعنی مصیبت میں اللہ ہی یاد آتا ہے) اور جب ہم اُن کو نجات دیکر کنارے پہنچا دیتے ہیں (یعنی جب مصیبت سے براءت ہوتی ہے) تو انسان کی کئی حالتیں ہوتی ہیں یعنی :- کوئی حد اعتدال پر رہتا ہے (یعنی خدا کو یاد رکھتا ہے اور اُس کا شکر کرتا ہے) ۔ کوئی اللہ کو بھول جاتا ہے ۔ کوئی بدعہد و ناشکر ہوتا ہے ۔

لوگو! اللہ سے ڈرو ۔ قیامت کا خوف کرو ۔

قیامت میں (کوئی کسی کے کام نہ آئے گا) نہ باپ بیٹے کو پوچھے گا ۔ نہ بیٹا باپ کو ۔

**سے باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا** آسراواں ہے تو بیشک آپکا قیامت ایک خوفناک واقعہ ہے ۔ جس کے خوف سے کوئی کسی کو نہ پوچھے گا ۔ وہاں نفسی نفسی ہوگی ۔ بعض مفسر کہتے ہیں یہ کفار کا بیان ہے کیونکہ قیامت میں ایمان والے باپ بیٹے ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے اور بعض کو بعض سے نفع پہنچے گا جیسا کہ قرآنی نصوص و نیز احادیث صحیحہ سے ثابت ہے) ۔

قیامت ضرور ہو کر رہے گی ۔

لوگو! دنیا کی عیش و عشرت میں آخرت کو نہ بھول جاؤ ۔

**سے عیش و نیاز نہ بھولو دل کو غم کھانا بھی ہے** گل کو گلشن میں کھلنا اور مرجھانا بھی ہے

ان باتوں کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں :- قیامت (کب ہوگی) ۔ مینہ (کب برسے گا) ۔ رحم مادر (میں نہ رہے یا مادہ) ۔ کل (کوئی) کیا کرے گا ۔ کہاں مرے گا ۔ ایک بدوی نے پیغمبر صلعم سے ان باتوں کا سوال کیا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی) ۔

اللہ علیم ۔ خیر ہے ۔

{نتائج:- ہر حال میں اللہ کو یاد کیا کرو اور اُس کا شکر کیا کرو۔ آخرت میں اپنا اپنا عمل کام آئے گا۔ آخرت کے لئے عمل نیک کرو۔ . . . .}

## (۳۲) سُورَہ سَجْدَہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- (۱) نزولِ قرآن۔ اس میں شک نہیں پیغمبر صلعم کی بناوٹ نہیں۔ (۲) مقصود نزولِ قرآن۔ (۳) قدر تھا باری تعالیٰ۔ سوائے اللہ کے کوئی ولی اور شفیع نہیں۔ (۴) انسان کی خلقت اور اس کی ناشکری۔ (۵) قولِ کفارِ دُربا بعت۔ (۶) بعثت حق ہے۔ (۷) ملک الموت قابضِ رُوح۔ (۸) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . .}

مطالب:- قرآن اللہ ہی کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک شبہ نہیں۔ کیا کفار کہتے کہ یہ پیغمبر صلعم کی بناوٹ ہے؟ ہرگز یہ بات نہیں۔ حق بات تو یہ ہے کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے اُترا ہے۔ (جواب ہے مشرکین مکہ کا جو کہتے کہ قرآن کے مضامین کو پیغمبر صلعم خود گھڑ کر بناتے ہیں اور اُسے کلامِ الہی بتاتے)۔

قرآن کے نازل کرنے کا یہ بھی مقصد ہے کہ پیغمبر صلعم (عذابِ الہی سے عرب کی قوم کو ڈرائیں جن کے پاس پہلے ڈرانے والا نہیں آیا۔ شاید وہ سب قرآن کی باتیں سنکر ہدایت پائیں)۔

اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین اور کل چیزوں کو چھ دن میں بنایا اور پھر وہ عرش پر جا بر اجا۔ ہر ایک کام ارضی و سماوی اس کے حکم سے ہوتا ہے۔ آدم کو مٹی سے پیدا کر کے انسان کو مٹی سے پیدا کرتا ہے۔ روح پھوکتا۔ کان آنکھ اور دل دیتا۔ اُس کے سوا اور کوئی (محبود) لوگوں کا مددگار و شفیع نہیں (یہ مشرکوں کے قول کا رد ہے)۔ باوصف ایسی عمدہ خلقت کے بھی انسان اللہ کا شکر نہیں کرتا ہے۔

کفار کہتے ہیں کہ جب ہم مٹی میں سڑگل جائیں گے تو کیا پھر چار انبیاء جنم ہوگا اور اللہ کی ملاقات سے انکار کرتے ہیں۔ تو اے پیغمبر! ان سے کہ دو کہ بیشک مرنے کے بعد جلائے جاؤ گے۔

ملک الموت رُوح قبض کرنے کے لئے تعینات کیا گیا ہے۔

اللہ کو ظاہر و باطن کا علم ہے۔ زیر دست مہربان ہے۔

{ نتائج :- قرآن کتاب الہی ہے۔ قرآن ہدایت ہے۔ اللہ کو واحد جانو۔

شُرک سے بری رہو۔ اللہ کا شکر کیا کرو۔ . . . . . }

{ خلاصہ :- (۱) قیامت میں گنہگاروں کی حالت۔ (۲) صفاتِ مومنان۔ (۳)

مومن اور فاسق برابر نہیں۔ (۴) مومن نیکوکار کا اجر اور فاسق کی سزا۔ (۵) کفار

مکہ کی دنیاوی سزا کی پیشین گوئی۔ (۶) آیات الہی کے منکر ظالم ہیں اور ان کی سزا۔

{ مطالب :- (قیامت میں) بحرین اپنے پروردگار کے روبرو سر جھکاٹے

کھڑے ہونگے (اور عرض کریں گے کہ اب عاقبت کا) ہم کو (پورا) یقین ہو گیا۔ ہم کو پھر

(دنیا میں) بھیج کر نیک عمل کریں۔ (اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اگر) ہم چاہتے تو ہر نفس کو

ہدایت کرتے لیکن میرا قول پورا ہوا کہ ہم ضرور دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے بھر

دیئے۔

(گنہگاروں کو قیامت میں حکم ہوگا کہ) پھر اب تم اپنی بد اعمالی کے بدلے عذاب کا

مزا چکھو اس لئے کہ تم قیامت کو بھول گئے تھے۔ ہم بھی تم کو (آج) بھول گئے ہیں

(یعنی آج تمہارے عند و معذرت اور عرض و معروض کو سن نہیں سکتے)۔

آیات الہی پر وہی ایمان لاتے ہیں جو آیات الہی کو سن کر سجدہ میں گر پڑتے

ہیں۔ اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے۔ تکبر نہیں کرتے۔ حالتِ خوف ورجا میں سوتے

نہیں (اور اللہ کو یاد کیا کرتے یا نماز تہجد پڑھتے یا نمازِ ادا میں ادا کرتے۔ یا شب کی

عبادت کرتے۔ یا عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں)۔ اور (اللہ کی راہ میں)

خرج کرتے (روایت ہے کہ جو مغرب کی نماز پڑھ کر عشا کی نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوتے

تھے ان کے بارے میں یہ آیت اُتری ہے)۔

ایمان والے اور فاسق برابر نہیں ہو سکتے۔

مومنین کو کار کے لئے جنت ہے اور فاسق کے لئے دوزخ۔  
(قیامت کے) عذاب سے پہلے ہم ان (کفار مکہ) کو غنقریب دنیاوی عذاب کا مزہ  
چکھائیں گے تاکہ یہ لوگ (ہماری طرف) رجوع کریں (قحطِ مکہ یا جنگِ بدر کی طرف  
اشارہ ہے)۔

جو آیات قرآنی سے مُنہ پھیر لیتے وہ بڑے ظالم ہیں اور ان گنہگاروں سے ہم  
بدلہ لے کر رہیں گے۔

{نتائج:-} وقوعِ قیامت تو سچ مانو۔ احکامِ الہی کو نہ جھٹلاؤ۔ احکامِ الہی کو  
بر تو۔ کتبِ الہی پر ایمان لاؤ۔ نماز پڑھا کرو۔ خیر و خیرات کرو۔ . . . .

{تخلیصہ:-} (۱) موسیٰ کو کتاب عطا ہوئی تھی۔ (۲) پیغمبرِ صلعم کو بھی قرآن عطا ہوا۔  
(۳) بنی اسرائیل کے لئے تورات رہنما تھی۔ (۴) بنی اسرائیل میں ہادی بھی تھے۔ (۵)

اختلافات کا تصفیہ قیامت میں ہوگا۔ (۶) گزشتہ منکروں کی ہلاکت اور بعث و نشر کی  
دلیل۔ (۷) کفار کا قیامت سے انکار۔ (۸) قیامت میں ایمان لانا فائدہ بخش نہیں۔

(۹) کافروں سے کنارہ کشی کا حکم۔ . . . .

مطالب:- اسے پیغمبر اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ جیسا ہم نے موسیٰ کو

کتاب تورات دی تھی اُسی طرح تم کو بھی قرآن دیا ہے (یا اسے پیغمبر! اس میں کوئی  
شک و شبہ نہیں کہ تم موسیٰ سے جن کو کتاب تورات دی تھی ملاقات کرو گے جیسا کہ ہم

نے وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ معراج میں پیغمبرِ صلعم اور موسیٰ سے آسمان پر ملاقات ہوئی۔ یا  
موسیٰ م کے اپنے پروردگار کے دیکھنے میں شک نہ کرو۔ اور اُن کو ہم نے کتاب دی

تھی)۔

اسے پیغمبر! تورات کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے رہنما بنایا تھا (اُسی طور سے  
قرآن کو سب لوگوں کے لئے رہنما بنایا ہے۔ یا موسیٰ! ہم نے بنی اسرائیل کا رہنما

بنایا تھا اُسی طور سے تم کو تمام عالم کا رہنما بنایا ہے)۔

اسے پیغمبر! (موسیٰ م کے بعد بھی) بنی اسرائیل میں سے جو ہمارے حکم کے موافق  
حکم کرتے ان لوگوں کا ہادی بنایا تھا اور یہ فضل اُن کو اس لئے حاصل ہوا کہ وہ (ہمارے)

حکم پر جان سے مال سے ترکِ شہواتِ تحملِ مکروہات سے صبر کرتے تھے اور ہماری آیتوں

پر یقین رکھتے تھے (اُسی طور سے تم اسے اُمتِ محمدی! احکامِ الہی پر چلو اور صبر کرو اور قرآن پر ایمان رکھو تا کہ تم بھی لوگوں کے لئے ہادی بنو)۔

قیامت میں اللہ اختلافات کا تصفیہ کرے گا (یعنی کافروں پر عذاب ہو گا اور مومنوں کو ثواب ملے گا)۔

تو! تم اس سے بھی عبرت نہیں پکڑتے کہ کتنی گزشتہ قوموں کو ہم نے ہلاک کر چھوڑا جن کو تم دیکھ رہے ہو اور تم اس کو بھی خیال نہیں کرتے کہ ہمیں خشک زمین کو سناٹا کرتے ہیں اور اُس سے روزی نکالتے ہیں۔

کفار کہتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی (بھلا یہ سب قیامت کے لئے جلدی کیوں مچاتے ہیں۔ کیونکہ) جب قیامت ہوگی تو کافروں کا ایمان لانا فائدہ بخش نہ ہو گا اور نہ اُن کو مہلت دی جائے گی۔

اے پیغمبر! جو کفار تمہاری نصیحت نہیں سُنتے اُن سے کنارہ کشی اختیار کرو۔  
{نہج ۱}۔ صبر کرو۔ اللہ پر ایمان لاؤ۔ آیاتِ الہی کو مانو۔ قرآن رہنا ہے۔  
گزشتہ قوموں کے حالات سے عبرت پکڑو۔ منکر قیامت نہ بنو۔ دنیا میں کمر دھرو۔  
کفار سے حُسنِ سلوک کے ساتھ الگ تھلگ رہو۔ نصیحت مانا کرو۔ . . . .

## (۳۳) سورۃ احزاب

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ :- (۱) حکمِ تقویٰ۔ اتباعِ وحی۔ توکل۔ (۲) کفار اور منافق کے کھنے پر چلنے کی ممانعت۔ (۳) ظہار۔ (۴) لے پالک اصلی بیٹا نہیں۔ (۵) متبجہ کو اصلی باپ کے نام سے پکارنے کا حکم۔ (۶) پیغمبرِ صلعم کا مسلمانوں پر حق ہے۔ (۷) پیغمبرِ صلعم کی بیوی مسلمانوں کی ماں ہیں۔ (۸) آیتِ میراث۔ (۹) پیغمبروں سے تبلیغِ رسالت کا عہد اور قیامت میں اس کا استفسار۔ (۱۰) کافروں کی سزا ہے آخروی۔ (۱۱) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . . .}



**مطالب :-** آئے پیغمبر! اللہ (ہی) سے ڈرا کرو (اور کسی سے نہیں) -  
 کافروں اور منافقوں کے کہنے میں نہ آجاؤ۔ (بلکہ) خدا کی وحی پر عمل کرو۔ اور اللہ ہی  
 پر بھروسہ رکھو۔ کیونکہ اللہ ہی کا رسا زکافی ہے۔ اور اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں  
 دو دل پیدا نہیں کئے۔ ذکر ایک سے تقویٰ اور دوسرے سے اتباع نفسانی ہو سکے۔  
 اشارہ ہے کہ ایک مرتبہ ابوسفیان - عکرمہ - ابوالاعور مدینہ آئے۔ ابوسفیان نے پیغمبر  
 صلعم سے عرض کیا کہ آپ ہمیں ہمارے معبودوں یعنی لات و عزیٰ کے ساتھ چھوڑ دیجئے  
 اور ان کی مذمت نہ کیجئے تو ہم بھی آپ کو آپ کے اللہ کے ساتھ چھوڑ دیں گے اور پھر  
 اطمینان سے رہیں گے۔ پیغمبر صلعم کو بڑا غصہ آیا۔ اُس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت  
 کو نازل کیا۔

لوگو! جو شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ بیٹھنے وہ بیوی اُس خاوند کی ماں نہیں ہو جاتی۔  
 ایسا سمجھنا بالکل لغو ہے۔ (ظہار اس کو کہتے ہیں کہ کوئی خاوند اپنی بیوی کو اپنے کسی  
 محارم کی عضو سے تشبیہ دے مثلاً کہے تو میری ماں کے پشت یا شکم کے مثل ہے یا اپنی  
 بیوی کو ماں کہے تو اُس عورت سے مباشرت حرام ہو جاتی ہے جب تک کفارہ ادا  
 نہ کرے۔ یہ زمانہ جاہلیت عرب میں دستور تھا کہ جب کوئی خاوند اپنی بیوی کو ماں کہتا  
 تو وہ طلاق سمجھی جاتی۔ اس آیت نے اس رسم کو منسوخ کر دیا۔ سورہ مجادل میں مفصل  
 حکم دیکھو۔

لے پالک کسی کا اپنا اصلی بیٹا نہیں ہو جاتا۔ اُس کو اُس کے اپنے اصلی باپ کے  
 نام سے پکارا کرو۔ (یہ نہیں کہ اُس کے نام سے جس نے اُس کو منبے کیا) قصد اغیر  
 باپ کے نام سے پکارنے میں تو گناہ ہے غلطی سے کوئی گناہ نہیں (حدیث میں ہے کہ جو  
 کوئی غیر باپ کو باپ جان کر بنا دے تو کافر ہے۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ زید  
 بن حارث کو پیغمبر صلعم نے لے پالک بنایا تھا لوگ اُن کو زید بن محمد صلعم کہہ پکارا کرتے  
 تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو پھر ان کو زید بن حارث کہہ لوگوں نے پکارنا شروع  
 کیا۔ عرب میں یہ زمانہ جاہلیت دستور تھا کہ جہاں کسی نے کسی لڑکے کو متبے کر لیا تو وہ  
 اصلی بیٹا سمجھا جاتا تھا جیسا کہ آج کل ہندوؤں میں دستور ہے۔  
 اگر لے پالک کا نام معلوم نہ ہو تو بھائی یا دوست کہہ پکارو۔

پیغمبر صلعم مسلمانوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں (حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک مومن کے لئے میں سب سے زیادہ ولی ہوں دُنیا اور آخرت میں)۔

پیغمبر صلعم کی بیویاں مسلمانوں کے لئے ماں ہیں (ادب اور تعظیم میں اور ان سے نکاح بھی حرام ہے)۔

(غیر اقارب) مسلمانوں اور مہاجروں سے بڑھ کر رشتہ دار ایک کا حق دار ایک ہے (جب پیغمبر صلعم مدینہ کو ہجرت فرما گئے تو انصار و مہاجر سے بھائی چارہ لگا تھا جس سے ایک کا ایک وارث ہو جاتا تھا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بھائی چارہ اٹھا دیا گیا۔ اور مسلمان رشتہ دار ہی وارث ہوتا۔ یہ آیت متسوخ کرتی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا۟ ۙ اٰمَنُوا۟ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ سُوْرۃ انفال۔ رکوع ۲۔ میراث میں کفار رشتہ دار خارج ہیں۔ بقول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ یہ آیت میراث ذوی الارحام میں نص ہے)۔

ہاں اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے دوستوں (مہاجروں اور انصار وغیرہ) کے ساتھ کچھ احسان کرو (کہ اپنے مال میں سے اپنی حیات میں کچھ ان کو بھی دیا بہہ کر دیا مرتے دم وصیت کر جاؤ)۔

(تبلیغ رسالت کے بارے میں) ہم نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا ہے منجملہ ان کے پیغمبر صلعم۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے بھی۔

پیغمبروں سے قیامت میں اللہ تعالیٰ تبلیغ رسالت کا حال دریافت کرے گا۔ قیامت میں کافروں کو عذاب ہوگا۔

اللہ علیم حکیم۔ لوگوں کے علموں سے خبردار۔ وہی کافی کارساز ہے اور کوئی نہیں)۔ وہ سچ کہتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

{نتائج: شقی بنو۔ احکام الہی بر تو۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ ظہار سے طلاق نہیں پڑتی۔ اس کا کفارہ ہے۔ تپے پاک کو میراث سے واسطہ نہیں۔ کسی کام کو غلطی سے کرنے پر مواخذہ نہیں۔ دو متضاد فکر آں واحد میں غیر ممکن ہے۔ ۱۰۰۔

مسائل ۱۔ دوسرے کے بیٹے کو غیر کا بیٹا کہنا۔ غیر کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہنا یا آپ کو دوسرے کا بیٹا قرار دینا حرام ہے۔ شفقت سے کسی کو بیٹا کہنا یا عظمت سے باپ

کہنا نئے قرانی میں داخل نہیں۔ اگر کسی شخص کو یوں پکاریں کہ اے عمرو بکر کے پوتے تو یہ منع نہیں۔ اسی طور سے عمرو کے نام کے ساتھ اس کے چچا یا نانا کا نام لے کر پکار سکتے ہیں۔ اپنی ذات قومیت کو بدل کر کہنا اس رکوع سے منع نہیں لیکن بہ وجہ کذب صریح ممنوع اور حرام۔ خداوند نعمت۔ خداوند۔ بندہ نواز۔ مزاح۔ اور آپ کو بندہ کہنا جائز ہے۔ مگر مطلق سے مقید اولیٰ ہے۔ کسی عورت اجنبی سے باتیں کرنا اور دل میں مزاح و گناہ کا ارادہ رکھنا یا اُس کے تصور سے متلذذ ہونا یا دو معنی لفظ بہ نیت فاسد کہنا کُناہ ہے۔ پیغمبر کا حق تمام حقوق پر مقدم ہے اور پیغمبر کی اطاعت تمام اطاعتوں پر فائق۔ کسی ضرورت و مصلحت دینی و دنیوی سے حضور کی رضا ترک کرنا جائز نہیں۔ انبیاء معصوم ہیں۔ سلطان کسی کو رعایا پر امیر یا کسی امر کا امین بنائے تو عہد و حلف لینا اولیٰ ہے۔ عہد کو قسم اور دوسرے قیود سے مستحکم کرنا اولیٰ ہے۔

(نوٹ :- جنگ احزاب کے حالات رکوع ۲ و ۳ میں بہت طے جملے ہیں۔ اس لئے دو رکوع ایک ہی جگہ بیان ہوتے ہیں)

۳-۲

{ خلاصہ :- (۱) بیان جنگ خندق۔ (۲) متفرق جماعتوں کا ذکر۔ (۳) نتیجہ جنگ۔ (۴) جنگ احزاب سے مسلمانوں کی آزمائش۔ (۵) وعدہ اللہ و رسول سچ ہے۔ (۶) لڑائی سے گریز کی مناہی۔ (۷) موت اپنے وقت پر ہوتی ہے۔ (۸) کافر کے اعمال اکارت ہیں۔ (۹) حکیم اطاعت رسول۔ (۱۰) عہد کے برقرار رکھنے والے کو اجر۔ (۱۱) عذاب و ہدایت بہ اختیار اللہ تعالیٰ۔ (۱۲) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . }

مطالب :- جنگ خندق میں (جس کو غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں) کفار کی فوج کچھ تو بلندی پر اور کچھ نشیب جگہ پر اگر اُتر پڑی تھی اور مدینہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ یہاں تک کہ لوگوں کا دم ناک میں آگیا تھا۔ اور بہتیرے طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگے۔ ان میں چند قسم کی جماعت تھی :-

ایمان دار تو اللہ و رسول پر بھروسہ کئے ہوئے تھے کہ حسب وعدہ اللہ مسلمانوں کو فتح دے گا۔ چنانچہ اُن میں سے بہت شہید ہوئے اور بہت منتظر شہادت تھے۔ اور انہوں نے اپنے وعدہ کو سچا کر دکھایا۔

متناقض کہتے تھے کہ اللہ و رسول نے جھوٹ وعدہ کیا تھا۔

ایک جماعت مدینہ والوں کو کہتی کہ تمہارے لئے مدینہ میں ٹھہرنے کی جگہ نہیں۔ یہاں سے بھاگ جاؤ۔ (یا تم دشمن کے مقابلے میں یہاں ٹھہر نہیں سکتے بہتر ہے کہ بھاگ جاؤ۔ یا تم اسلام سے برگرد ہو کر کافروں میں جا ملو تا کہ پناہ پاؤ)۔ ایک جماعت بھاگ جانے کی غرض سے پیغمبر صلعم سے یکہتی کہ میرا گھر اکیلا ہے مجھے جانے کی اجازت دیجئے۔

ایک جماعت خود بھی جاتی نہیں اور دوسرے کو لڑائی میں جانے سے منع بھی کرتی۔

ایک جماعت ایسی تھی کہ شرکت جنگ سے مری جاتی تھی۔ لیکن بعد جنگ کے چرب زبانی کرنے کو سب سے زیادہ تیار تھی۔

ایک جماعت ایسی تھی کہ گو لشکر کفار بھاگ بھی گیا تھا اُس پر بھی سمجھتی تھی کہ ابھی نہ بھاگا ہے۔ یہ لوگ ایسے تھے کہ اگر کفار دوسری بار چڑھائی کرے تو جنگل میں بھاگ کھڑے ہوتے۔ اور کاش ان میں سے کوئی رہنا بھی تو کبھی لڑائی میں ساتھ نہ دیتا۔

(غرض ان سب سے مسلمان بد دل ہو گئے تو پیغمبر صلعم نے صلح کرنی چاہی مگر مستقل مزاج مسلمان راضی نہ ہوئے اور صلح نہ ہوئی) آخرش اس میں مسلمانوں کے ساتھ اللہ کی بڑی مہربانی ہوئی کہ اللہ نے لشکر کفار پر آندھی بھیجی اور فرشتوں سے مدد کی یہاں تک کہ کفار کو محاصرہ اٹھا کر بھاگنا پڑا۔ اور وہ اہل کتاب (یعنی بنی قریظہ) جنہوں نے (وعدہ کو توڑ کر) کفار مکہ کی مدد کی اُن کی یہ حالت ہوئی کہ مسلمانوں نے گڑھی کو گھیر لیا اور محاصرہ کیا۔ اور جب تنگ آ گئے تو باہر نکل پڑے۔ اُن میں سے ایک فریق کو (جو جوان تھے) مسلمانوں نے قتل کیا اور ایک فریق کو (جو بچے اور عورتیں تھیں) قید کر لیا۔ اور اُن کے مال اور زمین مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔

نوٹ :- غزوہ خندق شہہ ہجری میں واقع ہوا۔ قریش۔ قبیلہ بنی نفیر۔ قبیلہ بنی عطفان اور قبیلہ بنی قریظہ نے ملکر مدینہ پر چڑھائی کرنی شروع کی۔ پیغمبر صلعم کو پہنچی۔ بہشتور مسلمان فارسی مدینہ کی شرقی جانب میں خندق کھودا گیا۔ خندق کے کھودنے میں پیغمبر صلعم بہت خود بھی شریک تھے۔ دس ہزار فوج دشمنوں

کی پہنچ گئی اور مدینہ کا محاصرہ کر لیا۔ سوائے ایک لڑائی کے جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عمر بن عبدود کو قتل کیا اور کچھ نہ ہوا۔ کفار کچھ نہ کر سکے۔ آخر شہینل دن محاصرہ کے بعد سخت اندھی آئی اور دشمنوں کو بھاگنا پڑا۔ اس غزوہ میں چھ مسلمان شہید ہوئے اور تین کا فرما رہے گئے۔ اس غزوہ سے واپس آنے پر تھوڑی ہی دیر کے بعد جبریلؑ کی معرفت حکم اسی پہنچا کہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی جائے۔ چنانچہ پیغمبر صلعم نے علی کرم اللہ وجہہ کو جھنڈا دیکر فوراً روانہ فرمایا وہاں پہنچ کر مسلمانوں نے بنی قریظہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور پچیس دن تک محاصرہ کئے رہے۔ آخر شہینل قریظہ نے صلح پیش کی۔ سعد بن معاذ سر بیچ مقرر ہوئے۔ اُن کا فیصلہ یہ ہوا کہ بہ سبب بد عہدی اور عہد شکنی کے بنی قریظہ کے جو ان قتل کئے جائیں اور عورتیں اور لڑکے لونڈی غلام بنائے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اُن کے مال اور ملک مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔

غزوہ خندق سے مسلمانوں کی آزمائش مقصود تھی۔

اللہ و رسول کا وعدہ جھوٹ نہیں ہوتا۔

اللہ سے جو کوئی عہد و اقرار کرتا ہے اُس کی پکڑ مش ہوگی۔

قتل کے ڈر سے یا موت کے خوف سے بھاگنے میں رہائی نہیں۔ موت تو (اپنے وقت پر) ضرور ہو کر رہے گی خواہ بھاگو خواہ نہ بھاگو۔

جو ایمان نہیں لاتے اُن کے اعمال بیکار ہیں۔

لوگو! رسول کی پیروی کرو۔

عہد کے برقرار رکھنے والے کو اللہ اجر دیتا ہے۔

اللہ کو اختیار ہے کہ منافقوں پر عذاب کرے یا (بعد تو بہ کے) ہدایت دے۔

اللہ کے سوا کوئی دوسرا کسی کا مددگار نہیں۔

اللہ معاف کرنے والا۔ بڑا مہربان۔ قہری زبردست۔ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو کچھ انسان کرتا ہے اُس کو اللہ دیکھتا ہے۔

{نشانِ گنج} اللہ پر بھروسہ رکھو۔ کارِ خیر سے کسی کو نہ بہکاؤ۔ جہاد میں کافروں

۴

کافروں سے نہ ڈرو۔ جب جہاد ہو تو ضرور شریک ہو اور اُس سے نہ بھاگو۔ پیرو  
رسول موجب مغفرت و نزول رحمت ہے۔ . . . .

{ خلاصہ :- (۱) پیغمبر صلعم کی بیویوں کی تعلیم - پارہ ۲۲ . . . (۲) پیغمبر صلعم کی  
بیویوں کی تعلیم - (۳) عورتوں کو نہ چاہیے کہ مردوں سے میٹھی میٹھی باتیں کریں - (۴)  
عورتوں کو گھر میں ٹھہرنے کا حکم - (۵) آیت تطہیر - (۶) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . }  
(نوٹ :- اس رکوع کی شان نزول یہ ہے :- ۹ ہجری میں پیغمبر صلعم

نے اپنی بیویوں سے جدائی کر کے قسم کھائی تھی کہ مہینہ بھرنک اُن کے پاس نہ جاؤں گا  
اور اس کی وجہ یہ تھی کہ بیویاں نان و نفقہ آپ کی طاقت و قوت سے زیادہ طلب  
کرتی تھیں اور ایسی چیزوں کی آرزو اور اُمید رکھتی تھیں جو آپ کے قبض و  
تصرف میں نہ تھیں۔ اُن کے تقاضوں سے ملول و غمگین ہو کر آپ نے کنارہ کشی کی اور  
مسجد کے بالاخانہ میں اُن تینیس روز جلوہ افروز رہے۔ زماں بعد جبرئیل علیہ آیت  
لے کر آئے۔ . . . .

**مطالب :-** اللہ تعالیٰ کا پیغمبر صاحب کی بیویوں کو ان باتوں کی نصیحت :-  
دنیا کی زیب و زینت پر نہ جاؤ۔ اللہ و رسول اور عاقبت کا خیال رکھو۔ بے حیائی  
کا کام نہ کرو۔ عدولِ حکمی میں پیغمبر صلعم کی بیویوں کے لئے دو گنا عذاب ہوگا۔ اللہ و  
رسول کی اطاعت کرو۔ اس میں پیغمبر صلعم کی بیویوں کو دو گنا ثواب ہے۔ نماز پڑھو  
زکوٰۃ دو۔ احکامِ الہی (یعنی قرآن اور سنت) کو یاد رکھو۔ چپ چاپ کسی مرد سے نہ  
بولو بلکہ کھری بات کہو۔ اپنے گھروں میں ٹھہرو اور اپنا بناؤ سنگار دکھاتی نہ پھرو (بلکہ  
پردے میں رہو)۔

پیغمبر صلعم کی بیویاں معمولی عورتیں نہیں۔

اے اہل بیت (پیغمبر صلعم) اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اور تمہیں  
خوب پاک کرے (اس کو آیت تطہیر کہتے ہیں۔ اس میں بحث ہے کہ اہل بیت میں  
کون کون شامل ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ صرف ازواجِ پیغمبر صلعم مراد ہیں۔ دوسرے  
نے کہا کہ ازواج اور کل گھروالے مراد ہیں۔ بقول دیگر صرف علی رضا و فاطمہ رضا و امام  
حسن رضا و امام حسین رضا مراد ہیں۔ اہل تشیع کہتے کہ اہل بیت معصوم ہیں۔ اہل تسنن

کہتے کہ یہ قول قابل قبول نہیں بلکہ مرتبہ طہارت اہل بیت پیغمبر صلعم تمام عالم کی طہارتوں سے بدرجہا بڑھا ہوا تھا۔ لیکن یہ مرتبہ عصمت کا نہیں۔

آگے اہل بیت پیغمبر صلعم اپنے گھروں میں آیات قرانیہ اور حکمت ربانیہ کا ذکر کرو۔ اللہ سب بھیدوں کو جانتا ہے۔ وہ خبردار ہے۔

{نتائج :- عورتوں کو دنیاوی زیب و زینت پر جانا چاہیئے۔ اللہ اور رسول کے احکام پر چلنا چاہیئے۔ بے حیائی کا کام کرنا نہ چاہیئے۔ نماز پڑھنی چاہیئے۔ کسی مرد سے چپ چاپ نہ بولنا چاہیئے۔ صاف صاف بات کہ دینی چاہیئے۔ جتنا جس کا زیادہ رتبہ ہوتا ہے اتنی ہی اُس کی زیادہ سزا ہوتی ہے۔ اور اتنا ہی ثواب بھی اُن کا زیادہ ہے۔ . . . . . }

{مسائل :- عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے لگاؤ کی باتیں کرنی حرام ہیں۔ آپس میں ایسی باتیں کرنی جن میں تلذذ فاسقانہ ہو حرام ہے۔ عام ازیں کہ دونوں مرد ہوں یا عورت۔ زن و شوگیں تلذذ عاشقانہ جائز ہے۔ نرم زبانی اور شیریں بیانی جو لوازمات فسق و فجور سے دور ہوں تحسن ہے خصوصاً اپنے مہمان یا اقارب سے۔ راگت گانا حرام ہے۔ عورتوں کو اپنی زیب و زینت سے اپنا زیور اپنا جسم بقدر ممنوع ظاہر کرنا حرام ہے۔ ایسا لباس جو بدن کو نہ چھپائے جیسے ملل جالی لیٹ اور دوسرے نازک کپڑے اور اس طرح پہننا کہ بدن کھلا رہے حرام ہیں۔ یہ رواج کہ شریف زادیاں گھر سے نکلیں پردے میں رہیں آیت قرآنی سے ثابت ہے اور یہ اولے مستحسن ہے۔ عورت نماز میں چہرہ نہ کرے۔ عورتوں کو اشغال جہرہ جائز نہیں۔ . . . . . }

{خلاصہ :- (۱) اجر عظیم اور مغفرت کا وعدہ دس قسم کے لوگوں پر۔ (۲) اللہ و رسول کی تافرمانی کی منہادی۔ (۳) نافرمان گمراہ ہیں۔ (۴) قصہ نکاح و ربیان پیغمبر صلعم و زینبؓ۔ (۵) حکم کہ اللہ سے ڈرو۔ (۶) حکم الہی ضرور ہو کر رہنا ہے۔ (۷) پیغمبر صلعم لے پالک کے اصلی باپ نہیں۔ (۸) پیغمبر صلعم رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ (۹) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . . . }

مطالب :- تفصلہ ذیل لوگوں کے لئے خواہ وہ مرد ہوں خواہ عورت بغفرت

اور اجر عظیم ہے۔ مسلمان۔ ایماندار۔ فرمان بردار۔ سچے۔ صابر (اللہ و رسول سے) ڈرنے والے۔ خیرات کرنے والے۔ روزہ دار۔ پاکہ امن۔ اللہ کو یاد کرنے والے۔ کسی مرد یا عورت کو شایاں نہیں ہے کہ اللہ و رسول کی ٹھیرائی ہوئی بات میں دخل دے اور خلاف کرے۔ اللہ اور رسول کی نافرمانی کرنے والے گمراہ ہیں۔ (روا ہے کہ آنحضرت صلعم نے زید کے لئے زینبؓ کو نکاح کا پیغام دیا زینبؓ نے انکار کیا۔ اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت کے اُترنے کے بعد زینبؓ راضی ہو گئیں۔ چنانچہ زید اور زینبؓ میں نکاح ہوا اور ایک برس تک دونو ساتھ رہے بعدہ زیدؓ نے طلاق دی)۔

(یہاں سے زید بن حارث اور زینبؓ بنت جحش کا قصہ ہے۔ زید بن حارث کو پیغمبر صلعم نے مول لیا اور متبنیٰ کر لیا تھا۔ زینبؓ بنت جحش پیغمبر صلعم کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ پیغمبر صلعم کی بڑی کوششوں سے اور آپ کی ضمانت و کفالت پر زینبؓ کا نکاح زیدؓ سے ہوا تھا۔ زینبؓ بڑی لگا ہوں سے زید بن حارث کو دیکھتی تھیں اور سمجھتی تھیں کہ وہ غلام ہیں۔ اس لئے دونوں میں ناچاقی ہوئی۔ آخرش زیدؓ نے پیغمبر صلعم سے شکایت کی اور طلاق دینے پر مستعد ہو گئے) پیغمبر صلعم نے زیدؓ کو بہت کچھ سمجھایا کہ زینبؓ کو طلاق نہ دیں (کیونکہ آپ جانتے تھے کہ میں نے تو نکاح کروایا ہے۔ اور اگر زیدؓ طلاق دیدیں گے تو میں ہی زینبؓ کے ساتھ نکاح کرنے کے لئے مجبور کیا جاؤں گا) اس حالت میں مجھے لوگ طعنہ دیں گے کہ آپ نے بے پالک کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ (پیغمبر صلعم اسی گوگوں میں تھے اور) ان سب حالات کو کسی پر نظر نہیں کرتے تھے۔ اور لوگوں (کی طعنہ زنی) سے ڈرتے تھے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) بنی کو لوگوں سے ڈرنا نہ چاہیئے بلکہ اللہ ہی سے ڈرنا چاہیئے۔ چنانچہ طلاق کے بعد جب حکم اتی ہوا تو پیغمبر صلعم نے زینبؓ سے نکاح کر لیا۔ (اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتا ہے کہ اے پیغمبر! تم نے تو میرے حکم سے زینبؓ سے نکاح کیا اس میں لوگوں سے کیا ڈرنا ہے۔ حکم اتی کی تعمیل میں لوگوں سے ڈرنا عبث ہے) اور اس حکم میں یہ مصلحت تھی کہ بے پالک کی مطلقہ بیوی سے مسلمان نکاح کریں (اور اس کو حلال سمجھیں اور اس کی ممانعت کا بواج مسلمانوں سے اُٹھ جائے)۔ کیونکہ بے پالک کچھ اصلی بیٹا نہیں۔



پیغمبر صلعم کا نکاح زینب کے ساتھ تو ہونے ہی کو تھا کیونکہ اس بات کو اللہ پہلے سے مقرر کر چکا تھا۔

اے پیغمبر! لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ اللہ سے ڈرو۔

جو حکم اللہ کا ہوتا ہے وہ ضرور ہو کر رہتا ہے۔

(اگلے) بنی کسی سے نہ ڈرتے تھے بلکہ اللہ سے ڈرتے تھے۔

پیغمبر صلعم کسی کے باپ نہیں (کسی کے بیٹے کا کوئی دوسرا اصلی باپ ہو نہیں سکتا۔

پس زید پیغمبر صلعم کے اصلی بیٹے نہیں۔ جب پیغمبر صلعم نے زینب سے نکاح کر لیا تو

کفار طعن دینے لگے کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اُس پر یہ آیت

اُتری کہ زید پیغمبر صلعم کا لے پالک تھا نہ کہ اصلی بیٹا۔ پس لے پالک کی بیوی سے نکاح

کرنا ناجائز نہیں)۔

پیغمبر صلعم رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں (یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

نبوت آپ پر ختم ہو گئی)۔

اللہ ہی سب سے حساب لے گا اور کوئی نہیں۔ وہی ہر چیز اور ہر بات کو

جانتا ہے۔

{نتائج :-} نصوص قرآنی اور حدیث کے خلاف نہ کرو۔ آیات الہی کو مانو۔

رسول کے کہنے پر عمل کرو۔ لے پالک کی بیوی سے نکاح کرنا جائز ہے۔ اللہ سے

ڈرو۔ حکم الہی ٹلنا نہیں۔ لے پالک اصلی بیٹا نہیں۔ افسر اعلیٰ کے حکم سے ماتحت

جو کام کرتا ہے اس میں ماتحت پر کوئی الزام نہیں۔ . . . .

مسائل :- خدا اور رسول کے حکم کے مقابلے میں خود مختاری معصیت ہے

اور معصیت ضلالت ہے۔ احکام خدا اور رسول میں اتحاد ہے۔ . . . . {

{خلاصہ :-} (۱) ذکر الہی کا حکم۔ (۲) صبح و شام تسبیح کا حکم۔ (۳) مسلمانوں

پر رحمت الہی۔ دعا سے ملائکہ۔ ہدایت۔ واجر آخرت۔ (۴) تعریف پیغمبر صلعم۔

(۵) تعلیم پیغمبر صلعم۔ (۶) مناع مطلقہ قبل مس۔ عدت کا ذکر۔ (۷) بیان کہ پیغمبر صلعم

پر کون کون عورتیں حلال ہیں۔ آپ کو طلاق دینے کا اختیار اور زیادہ نکاح کی

مناہی۔ مگر لونڈیوں کا حواز۔ (۸) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . . {

مطالب :- مسلمانو! اللہ کو ہر دم یاد کیا کرو۔ صبح و شام اُس کی تسبیح (و تَقْدِیس) کرتے رہو (یا صبح و عصر کی نماز پڑھو۔ اللہ کا ذکر ہر دم کرنا لازم ہے۔ ہر عبادت محدود ہے اور مجبوری میں عذر قابلِ سماعت ہے۔ مگر ذکر میں نہ حد ہے نہ عذر۔ ہر حال ہر وقت ہر عنوان سے ہر زبان سے مطلوب و محمود ہے)۔

مسلمانو! تم پر اللہ رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتے تمہارے لئے دعائے (مغفرت) کرتے ہیں تاکہ تم کو (کفر کی) تاریکی سے نکال کر نور (ایمان و اطاعت) میں داخل کرے۔

مومنوں پر اللہ کی ہر بانی ہے اور قیامت میں (یا بعد مرگ کے) اُن کو اجر عظیم ہوگا۔

اے پیغمبر! ہم نے تم کو گواہی دینے والا۔ (نیکوں کو رحمتِ الہی کی) خوشخبری دینے والا (اور مژدہ رساں)۔ (کافروں کو غضبِ الہی سے) ڈرانے والا۔ (لوگوں کو) بہ اذنِ الہی اللہ کی طرف بلانے والا۔ اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ اے پیغمبر! مومنوں کو فضلِ کثیر کی خوشخبری دو۔ اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانو۔ کافروں کی ایندائوں سے درگزر نہ کرو۔ اللہ ہی پر بھروسہ رکھو (غرض لوگوں کو بھی یہی چاہیئے)۔ اللہ تمہارا کارساز کافی ہے۔

مسلمانو! اگر اپنی مومنہ بیوی کو قبلِ ہاتھ لگانے کے طلاق دو تو دے دلا کر خوش اسلوبی سے رخصت کر دو۔ اس میں عورت کے لئے عدت نہیں (اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر تہر مقرر ہوا تھا تو آدھا مہر دینا ہوگا۔ اگر تہر مقرر نہ ہوا تھا تو کچھ دینا ہوگا جیسے پوشاک جوڑا حسبِ لیاقت مرد کے۔ نہ صحبت ہوئی ہو نہ خلوت تو اس میں سب متفق ہیں کہ عدت نہیں۔ اگر خلوت ہوئی اور صحبت نہیں تو اس میں منفرق رائیں ہیں)۔

اے پیغمبر! یہ سب بیبیاں تم پر حلال ہیں :- جن کا تم نے مہر ادا کر دیا ہے جن کا مہر ادا نہ کیا گیا ہو تو وہ بھی حلال ہیں۔ یہ حکم سب مسلمانوں کے لئے عام ہے۔ وہ عورتیں جو غنیمت میں ہاتھ آئی ہیں (وہ لونڈی جو خریدی جاوے یا ہبہ سے حاصل ہوئی ہو حلال ہے۔ یہ حکم سب مسلمانوں کے لئے عام ہے)۔ چھیری۔ پٹھیری۔ میری غلری۔

بہنیں جو ہجرت کر کے (مدینہ ساتھ) آئی ہوں (چھپری۔ پھوپھری۔ ٹھیری۔ خلیری بہنیں تو سب مسلمانوں کے لئے حلال ہیں۔ اور پیغمبر صلعم کے لئے اس شرط کے ساتھ حلال تھیں کہ جب وہ سب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئی ہوں اور جو ہجرت کر کے مدینہ نہ آئیں اُن سے پیغمبر صلعم کا نکاح حلال نہ تھا)۔ وہ عورت مومنہ جو اپنا نفس پیغمبر صلعم کو بخش دے اور پیغمبر صلعم اُس کو قبول بھی کریں۔ تو یہ (لفظ ہیہ و بغیر مہر و نکاح) صرف پیغمبر صلعم کے لئے درست ہے اور کسی مسلمان کے لئے نہیں۔

پیغمبر صلعم کو اختیار ہے کہ جس بیوی کے ساتھ چاہیں خلوت کریں اور جس کی خلوت سے کنارہ کشی کی تھی پھر خلوت کریں (جب کسی شخص کی کئی بیویاں ہوں تو ہر ایک بیوی کے ساتھ باری باری رہنا واجب ہے مگر پیغمبر صلعم کے لئے یہ موجب اس آیت کے واجب نہ تھا۔ اس حکم میں بیصاحت ہے کہ جب بیویوں کو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں اُن کا اختیار نہیں اور نہ کوئی حق ہے بلکہ کل اختیار حکیم الہی پیغمبر صلعم کو ہے تو پھر وہ سب پیغمبر صلعم کو حق نہ کریں گی) اور خود رنجیدہ نہ ہوں گی اور خوش و خرم رہیں گی (بعض کہتے کہ یہ آیت طلاق کے بارے میں ہے۔ یعنی جس کو چاہیں پیغمبر صلعم طلاق دیں جس کو چاہیں رکھیں۔ بعض کہتے کہ یہ آیت نکاح کے بارے میں ہے کہ جس سے چاہیں نکاح کریں جس سے چاہیں نہ کریں آپ کو نکاح کی اجازت عام ہے)۔

آپ پیغمبر! (تمہاری جتنی بیویاں ہیں تمہارے لئے کافی ہیں) اب اس سے زیادہ بیوی نہ بناؤ۔ اور نہ ایک کی جگہ دوسری بیوی لاؤ (یعنی طلاق دینے پر یا کسی کے انتقال پر اب دوسری بیوی نہ کرو)۔ ہاں لونڈیوں کی اجازت اب بھی ہے۔ اللہ کا رساز ہے (اور کوئی دوسرا نہیں)۔ بخشے والا۔ مہربان۔ دلوں کی باتوں کا جاننے والا۔ تحمل والا۔ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

{منہاج:۔ گو آہی دو۔ وعظ و نصیحت کیا کرو۔ عفو کرو۔ توکل کرو۔ خلافِ دین کسی کی نہ سُنو۔ . . . . .}

{خلاصہ:۔ (۱) بغیر اجازت پیغمبر کے گھر کے اندر جانے کی منہا ہی۔ (۲) کھانا کھانے کے بعد دیر تک بیٹھنے کی منہا ہی۔ (۳) پردہ سے چیز مانگنے کا حکم۔ (۴) کن لوگوں سے پردہ نہیں۔ (۵) اُحکامات مومنین سے نکاح حرام ہے۔ (۶) پیغمبر صلعم پر اللہ اور

ملائکہ درود بھیجتے ہیں۔ (۸) ناحق بہتان گناہ ہے۔ (۹) اوصاف اللہ تعالیٰ . . .  
**مطالب :** مسلمانو! پیغمبر صلعم کے گھر نہ جایا کرو مگر حجب کہ تم کو کھانے کی اجازت  
دی جائے۔ اور پہلے ہی سے جا کر بچنے کے انتظار میں نہ بیٹھ جایا کرو۔ اور کھانا کھانے  
پر جلدی اٹھ جاؤ (ان دونوں میں کھانے کی قید اتفاقی ہے۔ شان نزول اس آیت  
کی یوں ہے کہ جب پیغمبر صلعم نے زینب سے نکاح کیا تو لوگوں کی دعوت کی۔ لوگ دیر  
تک بیٹھے رہے۔ آپ چاہتے تھے کہ جلد آرام فرمائیں) پیغمبر صلعم کی عورتوں سے کوئی  
چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو (اس آیت کو آیہ حجاب کہتے ہیں۔ پردہ کا حکم  
سندہ ہجری میں ہوا)۔ ہاں ان لوگوں سے سامنے ہو سکتی ہیں :- باپ۔ بیٹے (پیغمبر صلعم  
کے ہوں یا ان کی بیوی کے پہلے شوہر سے ہوں)۔ بھائی (یعنی۔ علاقائی۔ اخپانی یا  
رضاعی)۔ بھتیجے۔ بھانجے۔ خدمتگار عورت سے (یا مسلمان عورت سے) لونڈی غلام سے  
(یا بقول دیگر صرف لونڈی سے غلام سے نہیں۔ عام مسلمانوں کے لئے بھی حکم ہے)  
لوگو! پیغمبر صلعم کی بیویوں سے نکاح نہ کرو (یہ حرام ہے)

اللہ پیغمبر صلعم پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے درود بھیجتے ہیں (یا اللہ اور فرشتے  
پیغمبر صلعم کی ثناء و وصف بیان کرتے ہیں)

۷ خدا بھیجتا ہے بصدد ذوق و شوق شب و روز خیر اور نئی پر درود  
فرشتوں کو ہے حکم پر وردگار پڑھو میرے شمس الضحیٰ پر درود)  
مسلمانو! تم بھی پیغمبر صلعم پر درود اور سلام بھیجو (درود کی تعریف حدیث  
میں دیکھو)۔

۸ یہ حکم ہے کہ نام وصل علی کے ساتھ کیا عشق ہے خدا کو شہ دو سر کے ہٹا  
لوگو! پیغمبر صلعم کو ایذا نہ دو (روحانی یا جسمانی)۔ ایذا دینے والے پر دو نوجہان  
کی لعنت ہے اور آخرت کا عذاب۔

جو مسلمان مرد یا عورت پر ناحق بہتان کرتے وہ گناہ کرتے ہیں (حدیث میں  
ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو ایسی بات لگائے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو  
دو زخیوں کے ہوا اور پیپ کے جمع ہونے کی جگہ رہنے کو دیگا۔ یہاں تک کہ اپنے کپے  
سے باز آئے اور توبہ کرے)۔

اللہ ہر ظاہر و پوشیدہ کام کو جانتا ہے۔ ہر چیز اُس کے سامنے ہے۔

{ نشانج :۔ کستی کے گھر بلا اجازت نہ جاؤ۔ غیر عورتوں سے پردہ لازم ہے۔

عورتوں کو غیر مردوں سے پردہ کرنا چاہیے۔ کستی کو ایذا دینا نہ چاہیے۔ کستی پر ناحق بہتان نہ کرو۔ پیغمبر صلعم پر درود بھیجنا واجب ہے۔ بلا طاب کسی کی دعوت میں جانا بُرا ہے۔ دسترخوان کی بلی نہ بنو۔ کھانے کا وقت تاک کر کسی کے یہاں نہ جاؤ۔

مسائل :۔ کستی کے کھانے پر نظر لگانا اور بے بلائے دعوت میں طفیلی بننا نہ

چاہیے۔ قبولِ دعوتِ سُنت ہے۔ مہمان کو سزاوار نہیں کہ کسی فعل و قول سے صاحب

خانہ کو ایذا پہنچائے۔ کسی کے گھر میں بے ضرورت دیر تک بیٹھے رہنا نہ چاہیے مگر جب

معلوم ہو کہ صاحب خانہ اس سے راضی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جیسا حسن ہے۔

اظہارِ امر حق میں شرم کی ضرورت نہیں۔ اجنبی عورتیں اگر چہ پردہ نہ کرتی ہوں مگر اُن

کے گھر میں بغیر اجازت جانا نہ چاہیے۔ عورتوں پر بھی حرام ہے کہ بے پردہ کسی اجنبی مرد

پر داخل ہوں۔ بقولِ ہدایہ جب پیغمبر صلعم کا نام پاک آوے تو درود پڑھنا واجب

ہوتا ہے۔ طحاوی کے نزدیک جے مرتبہ نام اقدس زبان پر آوے درود پڑھے۔ کرنی

کے نزدیک ایک مجلس میں تکرار کی ضرورت نہیں۔ . . . . .

{ خلاصہ :- (۱) نقاب کا حکم۔ (۲) پیشین گوئی دربارہٴ ولایت کفار و منافق۔

(۳) دستورِ آہی بدلتا نہیں۔ (۴) قیامت کا علم۔ (۵) کافر پر لعنت اور اُن کی سزا۔

(۶) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . . {

مطالب :- بیویوں کو چاہیے کہ (ضرورتاً) نقاب ڈال کر باہر جائیں (بخاری)۔

حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت ازواجِ مطہرات کے بارے میں اُتری

ہے۔ مگر یہ حکم عام سمجھا جائے گا۔

اے پیغمبر! منافق (اپنے لُفاق سے اور عورتوں سے چھپ چھاڑ کرنے سے) اگر

باز نہ آئیں گے۔ اور وہ جن کے دلوں میں (بدکاری کا) روگ ہے اور وہ جو بد

خبریں اُڑاتے ہیں اگر اپنی کرنی سے باز نہ رہیں گے۔ تو ہم تمہیں اُن پر ضرور مسلط کریں

گے۔ پھر مدینہ میں نہ رہ سکیں گے (اور یہاں سے نکال دئے جاویں گے)۔ اور جہاں

کہیں بھی جائیں گے ذلیل و خوار ہو کر قتل کئے جائیں گے۔ اللہ کا یہی دستور رہا

ہے (کہ ایسے لوگوں کو ہلاک کر چھوڑتا ہے)۔ اور یہ حالت پہلے لوگوں کی بھی ہوئی ہے۔  
(اللہ کا دستور (قاعن) بدلتا نہیں۔)

اے پیغمبر! تم سے لوگ قیامت کی بابت پوچھتے ہیں۔ اُن سے کہ دو کہ قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے (اور کسی کو نہیں)۔  
شاید قیامت قریب ہے۔

کافر پر اللہ کی لعنت ہے اور جہنم میں جائینگے۔ وہاں اُن کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔ افسوس کرینگے کہ کاش اللہ و رسول کا کہا مانا ہوتا (تو یہاں یہ دُرگت نہ ہوتی)۔ اور اپنے دنیاوی رہبر کے حق میں دو گنے عذاب کے نازل ہونے کی استدعا کرینگے (لیکن وہاں اس کفر نے دھرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور عذاب میں تخفیف نہ ہوگی)۔

اللہ معاف کرنے والا۔ مہربان ہے۔

{ نتائج: نہ نفاق کو چھوڑو۔ بدکاری سے بچو۔ کستی کے بارے میں بدخبر نہ اُڑاؤ  
پڑے لوگوں کی تقلید نہ کرو۔ . . . . }

{ خلاصہ :- (۱) پیغمبر صلعم پر اتہام لگانے کی منافی۔ (۲) الزام سے پیغمبر صلعم کی برأت مثل برأت موسیٰ کے۔ (۳) حکم تقویٰ۔ (۴) سچائی اور انصاف کا حکم۔ (۵) اطاعت اللہ و رسول۔ (۶) بار امانت۔ (۷) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . . }  
مطالب :- مسلمانو! تم پیغمبر صلعم کو ایذا نہ دو (اور اتہام نہ لگاؤ) جیسا کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کو ایذا دی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو الزامات سے بری کر دیا تھا (اسی طرح سے پیغمبر صلعم کو تم لوگوں کے الزامات سے بری کر دیگا۔ مفسروں نے مختلف تفسیر بیان کئے ہیں کہ موسیٰ پر لوگوں نے کیا اتہام لگایا تھا اور پیغمبر صلعم پر کیا۔ موسیٰ پر یہ الزامات لگائے گئے تھے :- (۱) لوگوں نے زنا کا اتہام لگایا اور اس میں قارون ہلاک ہوا۔ (۲) ایک حبشی عورت کے بارے میں آپ کی بہن نے اور غالباً بنی اسرائیل نے اتہام لگایا تھا اُن کی بہن کو برص کا عارضہ ہو گیا۔ (۳) موسیٰ پر دوسے میں نہاتے۔ لوگ اتہام لگانے لگے کہ اُن کو کوئی عارضہ ہے۔ ایک بار پتھر پر گڑے رکھ کر تیار سے تھے

کہ پتھر کٹے کو لے کر بھاگا اور جہاں بنی اسرائیل کا مجمع تھا وہاں لایا لوگوں نے موسیٰ کو برہنہ دیکھ کر یقین کیا کہ کوئی عارضہ نہیں۔ ان کے سوا اور بھی متفرق تھے ہیں پیغمبر صلعم پر جو الزامات لگائے گئے اس میں بھی متفرق روایتیں ہیں :- (۱) پیغمبر صلعم کے پاس کہیں سے مال آیا تھا۔ آپ نے لوگوں کو تقسیم کر دیا تھا۔ کسی انصاری نے اپنے دوست سے کہا کہ تقسیم پیغمبر صلعم نے اللہ کے لئے نہیں کی یعنی اس میں رعایت کی ہے۔ یہ خبر آپ کو پہنچی۔ آپ نے سن کر فرمایا کہ چھوڑ دو موسیٰ کو ان کی قوم نے اس سے زیادہ اذی ہے جس پر انہوں نے صبر کیا۔ (۲) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگوں نے زینبہ کے ساتھ زکا ح کرنے میں طعن کیا تھا اور الزام لگایا تھا)۔

موسے خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔

لوگو! (الزام لگانے میں) اللہ سے ڈرتے رہو۔ سچی اور انصافاً بات کہا کرو۔ تا کہ اللہ تمہارے اعمال کو درست کرے اور گناہوں کو بخش دے۔ جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی اُس نے بڑی مراد پائی۔

ہم نے آسمان اور زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش کی (اور ان سے کہا کہ اگر تم سے بکالاؤ گے تو ثواب پاؤ گے۔ ترک کرو گے تو عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے)۔ وہ سب ڈر گئے اور (انہوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ اس قابل نہیں اور) اس بار امانت کے اٹھانے میں معذرت پیش کی۔ مگر انسان نے اس بار امانت کو اٹھا لیا۔ بیشک وہ (اپنے نفس پر ظلم کرنے والا تھا) کہ اتنے بڑے بوجھ کے اٹھانے کا وعدہ کیا۔ اور (اس کے انجام سے بھی) بڑا نادان تھا (کہ یہ نہ سمجھا کہ امانت میں خیانت کرنے سے عذاب ہوتا ہے۔ یعنی اس بار امانت کے اٹھانے کی کسی کو قوت نہ تھی اور اس کا کسی میں وعدہ نہ تھا۔ یہ صرف انسان ہی کی ہمت تھی اور اسی میں یہ مادہ تھا کہ اس بار امانت کو اٹھا لیا۔ وہ انسان بھی کیسا جو باہ امانت کے انجام سے جاہل تھا۔ اور قبول کرنے میں اپنے نفس پر ظالم تھا۔ پس اس بوجھ کا اٹھانا انسان کے لئے بڑی بات ہوئی جو اور کسی مخلوق میں نہیں۔ کَانَ ظُلُومًا جَبُولًا یعنی انسان امانت کے قبول کرنے سے پہلے طبیعت کی ظلمت میں آلودہ اور نفس کی جہالت میں گرفتار تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی نفس ناطقہ کے ساتھ تائید کی اور عقل کامل کے ساتھ اس کو

قوت دی یہاں تاک کہ اس نے عقل کی قوت سے امانت کو اٹھالیا اگرچہ پہلے وہ ظلمانی تھا اور اپنے رب کو اس نے پہچان لیا اگرچہ پہلے وہ جاہل تھا۔ ظلم اور جہول کے الفاظ میں یہ بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ ملائکہ پر تعریف ہے کہ یہ وہی انسان ہے کہ جس کو تم ظالم اور جاہل سمجھتے تھے۔ اور وہ اس لئے کہ جو اس بار امانت یعنی حکام الہی کو مانینگے مومن مرد ہوں یا عورت اُن پر اللہ ہی کی مہربانی ہوگی اور (اُن کے قصودوں کو) اللہ معاف کرے گا اور (اُن کے گناہوں کو) بخشے گا۔ اور جو امانت میں خیانت کریں گے یعنی احکام الہی کو نہ مانیں گے منافق و مشرک مرد ہوں یا عورت اُن پر عذاب ہوگا۔

۵ آسمان باریا امانت نتوانست کشید قرعہ قال بنام من دیوانہ زدند

۵ اُن سے جو بار نہ اٹھا وہ اٹھایا میں نے بڑھ گئی علم ملائکہ سے جہالت میری

۵... کہاں یہ پشتارہ محبت کہاں یہ ایک مشت خاک اپنی

خدا کی قدرت بڑی ہے ہمت تمام مخلوق سے بشر کی

مفسرین نے امانت کے مختلف معانی بیان کئے ہیں :- (۱) عرفان - معرفت

الہی - (۲) درِ دِل - محبت - عشق الہی -

۵ درِ دِل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کے لئے کچھ کہتے کہ وہاں

(۳) عقل - (۴) اوامر و نواہی - احکام الہی - (۵) فرائض و حدود - (۶) فرضی طاعتیں

جن کے ادا کرنے پر ثواب اور ضائع کرنے پر عذاب ہوتا ہے - (۷) نماز پُر حنی - رفاہ

رکھنا - زکوٰۃ دینی - حج کرنا - سچی بات کہنی - قرض ادا کرنا - تول جو کہ میں عدل کرنا - (۸)

امانت اور عہد کا وفا کرنا - (۹) ذمہ داری جیسے حقوق اللہ اور حقوق العباد -

اللہ معاف کرنے والا - مہربان ہے -

{نوٹ :- باریا امانت سے گراں ترکوئی بار نہیں - درِ دِل سے محبت ہے -

محبت سے عرفان ہے اور عرفان سے انسان ہے -

{نتیجہ :- کسی پر تہمت نہ لگاؤ - احکام الہی کو بر تو - عہد الہی پر قائم رہو -

محبت الہی رکھو -



## سورہ سبا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- (۱) حمد۔ الکیسۃ۔ علم اللہ تعالیٰ۔ (۲) قیامت سے کافروں کا انکار۔ اور قیامت کی دلیل۔ (۳) ہر شے لوح محفوظ میں مندرج ہے۔ (۴) موسیٰ نیکو کار کا اجر۔ (۵) قرآن کے بطلان کی کوشش کرنے والے کو عذاب۔ (۶) ایماندار وغیرہ قرآن کو سچ اور ہدایت جانتے۔ (۷) منکرین قیامت و آخرت کی ذلت و سزا۔  
مطالب:- دین و دنیا میں اللہ ہی کی تعریف ہے (یعنی دین و دنیا میں ہر طرح کی نعمتیں ہیں اور ان نعمتوں کا دینے والا اللہ ہی ہے۔ بس وہی قابلِ حمد ہے۔)

آسمان و زمین کی کل چیزوں کا مالک اللہ ہی ہے۔ زمین میں جو کچھ داخل ہوتا ہے (جیسے پانی۔ بیج۔ مڑے وغیرہ)۔ جو کچھ اس سے نکلتا ہے (جیسے پانی۔ موزیہ۔ قیامت میں مڑے وغیرہ)۔ جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے (جیسے مینہ۔ ملائکہ۔ وحی۔ برکتیں وغیرہ)۔ جو کچھ آسمان کی طرف چڑھتا ہے (جیسے بخارات۔ دُعا۔ فرشتے۔ پاک رُوحیں وغیرہ) ان کو اللہ ہی جانتا ہے۔ ذرہ سے ذرہ بھی ہو اُس کا علم اُسی کو ہے۔ وہ حکمت والا۔ بانجبر۔ مہربان۔ بخشے والا۔ غالب اور سزاوار۔ اور غیب کا جانتے والا ہے۔

سے مکاں آپ کا لامکاں آپ کا ہے یہ سارا عیان وہاں آپ کا ہے  
زمین آپ کی آسماں آپ کا ہے دو عالم میں جلوہ عیاں آپ کا ہے  
ذَرَّہ سے ذَرَّہ بھی ہو وہ سب لوح محفوظ میں مندرج ہے۔

گفّار کہتے ہیں کہ قیامت واقع نہ ہوگی اور اُڑاؤ و تھمناظر آپس میں کہتے ہیں کہ کیا تم کو ہم ایسے مرد (یعنی پیغمبر صلعم) کے پاس بے چلیں جو تم کو کہے کہ جب تم مرکزِ سرنگل جاؤ گے اور نیزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم کو نئی پیدائش میں آنا ہوگا۔ تو اسے پیغمبر! ان سے کہ دو کہ قسم ہے رب کی کہ بیشک (تم دوبارہ جلائے جاؤ گے اور) قیامت ضرور ہو کر رہیگی اگرچہ کافرین اس کو نہ مانیں اور تم پر جھوٹ اور افسوس کی تہمت لگائیں اور

تم کو مجنون کہیں۔ بات تو یہ ہے کہ یہ کفار جو آخرت کو نہیں مانتے عذاب اور پرے درجے کی گمراہی میں پڑے ہیں۔ اور یہ سب اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ آسمان وزمین کو اللہ ہی نے بنایا ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کو زمین میں و صدادے اور آسمان کا ٹکڑا ان پر گرا دے۔

قیامت کا برپا کرنا اس لئے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ مومن نیکو کار کو مغفرت اور عہد روڑی دے۔ اور اُن کو جو قرآن کے باطل کرنے کی کوشش کرتے عذاب سخت دے۔

ایماندار اہل علم (صحابہ و تابعین وغیرہ) قرآن کو برحق مانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے اس میں یہود و نصاریٰ کے تعصب کا بیان ہے کہ جانتے ہیں مگر مانتے نہیں۔ اور اشارہ ہے کہ فرمان و ایمان علم کی شان سے ہے۔

جو قیامت و آخرت کو نہیں مانتے وہ گمراہ ہیں اور اُن پر عذاب ہوگا۔  
**{ نتائج :-}** کل اختیار اللہ ہی کو ہے۔ اللہ کو ایک اور بچتا جانو۔ افترا پر داری نہ کرو۔ جھوٹ کسی پر نہ تھوپو۔ قرآن کتاب الہی ہے۔ پیغمبر صلعم رسول برحق ہیں۔ ایمان لاؤ اور نیک کام کرو۔ اہل علم۔ صحابہ و تابعین کی تعریف نکلتی ہے۔  
**{ خلاصہ :-}** (۱) داؤدؑ کی نعمتوں کا ذکر۔ (۲) داؤدؑ کو زورہ بنانے کا اور اچھے کام کرنے کا حکم۔ (۳) آل داؤدؑ کو شکر الہی کا حکم۔ (۴) شکایت کہ بہت کم لوگ اللہ کا شکر کرتے۔ (۵) سلیمانؑ کی نعمتوں کا بیان۔ (۶) سلیمانؑ کی موت کا ذکر۔ (۷) قصہ اہل سبا اور یہ سبب ناشکری کے ان کے باغوں کا تاراج ہونا۔ (۸) شکر الہی کا حکم۔ (۹) بغیر حکم خدا شیطان کا کسی پر زور نہیں چلتا۔ (۱۰) اوصاف اللہ تعالیٰ۔

**مطالب :-** (ہمارے نعمتوں کو خیال کرو کہ) ہم نے داؤدؑ کو یہ فضل عطا فرمایا تھا کہ جب وہ گاتے تو پہاڑ اور پرند اُن کے ساتھ گاتے۔ لوہا اُن کے ہاتھ میں موم ہو جاتا جس سے ہر طرح کی زرہیں بناتے۔ پھر سلیمانؑ کو یہ فضل دیا کہ اُن کے لئے تانبے کا ایک پگھلا ہوا ایک چشمہ کان سے بہا دیا۔ اور ہوا اور جن (اور دیو) کو اُن کے

اختیار میں کر دیا۔ ہوا (یہاں تک جلد منزل مسافت طے کرتی کہ) صبح اور شام کو ایک ایک مہینہ کی راہ طے کر لیتی۔ اور جن بموجب حکم کے قطعے۔ عمارت۔ مورتیں۔ دیگ۔ لگن وغیرہ بناتے۔ اور اُن جنوں میں سے اگر کوئی حکم سے سرتابی کرتا تو ہم اُسے عذاب چکھاتے۔ (اے بندگانِ خدا۔ اے آلِ داؤد!) اچھے کام کیا کرو۔ تمہارے کاموں کو میں دیکھتا ہوں۔ (نیک کام کا میں اجر دوں گا)۔

اے آلِ داؤد! اللہ کا شکر کرو۔ (لیکن افسوس یہ ہے کہ) انسان میں بہت تھوڑے ہیں جو اللہ کا شکر کرتے ہیں۔

(اب دُنیا کی بے ثباتی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بایں جاہ و حشم بھی) سلیمان مر گئے (حالانکہ اُن کی موت کی خبر کسی کو نہ تھی۔ یہ ایک لاشیٰ پر ٹپکے تھے کہ رُوح قبض ہوئی لوگ سمجھتے کہ زندہ ہیں۔ مگر) جب اس لاشیٰ میں گھن لگا تو سلیمان ؑ گرے۔ اُس وقت جنوں (اور لوگوں) کو اُن کے انتقال کا حال معلوم ہوا۔ اگر جنوں کو غیب کی بات معلوم ہوتی (کہ سلیمان ؑ مر گئے) تو وہ سب ذلت کے عذاب میں ٹھہرے نہ رہتے۔

قومِ سب کو اللہ نے دو جانبِ دو عمدہ باغِ عنایت کئے تھے۔ اُن میں جا بجا بستیاں تھیں اور منزلیں قائم تھیں۔ جن میں وہ سب امن سے چلتے پھرتے تھے اور اُن میں سے کھایا پیا کرتے تھے۔ مگر یہ استثنائے مومنین اُن سمجھوں نے اللہ کا شکر نہ کیا اور شیطان کی پیروی کر کے ناشکری کی اور بجائے بستیوں اور منزلوں کے اُن لوگوں نے استدعا کی کہ (چونکہ سفر کا لطف نہیں ملتا ہے اس لئے) دُور دُور منزلیں ہوں۔ اس ناشکری کا نتیجہ یہ ہوا کہ سیلاب آیا اور باندھ کو توڑ ڈالا۔ اور اُن دو باغوں کو خستہ و خراب کر چھوڑا۔ اور اُس کے عوض میں (اُس جگہ پر) بد مزہ پھل اور حجاؤ نکلے اور قدے قلیل بیر ہو گئے۔

اس قصے میں ہر صابرِ شاکر کے لئے نشانیاں ہیں۔

اُن لوگوں پر شیطان کا کچھ زور نہ تھا مگر (یہ اس لئے ہوا) کہ ہم اُسے جو آخرت پر ایمان لاتا ہے اُس سے جو آخرت کی طرف سے شک میں رہتا ہے جدا کر کے معلوم کریں۔

اللہ آدمی کے ہر کام کو دیکھتا ہے۔ وہ ہر چیز کا نگبان ہے۔ وہ معاف کرنے



روزی دینے میں مارنے میں غرض جملہ حادثہ روزگار میں اللہ کی مدد کرتے ہیں۔  
 اُن کے معبود اللہ کی اجازت بغیر سفارش بھی نہیں کر سکتے (یہ جواب اُن کا ہے  
 جو سمجھتے ہیں کہ ان کے معبود سفارش کر کے جاچا کر گورواکرم دیتے ہیں اور پورا کر دیئے  
 یہ محض غلط ہے کیونکہ فرشتے روحانیت وغیرہ جن کو یہ لوگ اپنے گھر کا مختار سمجھتے  
 ہوئے ہیں اُن کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ جب کوئی حکم صاف اور ہوتا ہے تو گھبرا جاتے  
 ہیں اور) جب اُن کے دلوں کی گھبراہٹ دور ہوتی ہے تب کہتے ہیں کہ تمہارے  
 رب نے کیا فرمایا۔ پھر آپ ہی کہتے ہیں کہ سچ بات فرمائی ہے اور وہی بلند مرتبہ بڑا  
 ہے۔ (غرض قیامت میں وہی سفارش کریں گے جن کو اللہ تعالیٰ کی اجازت  
 ہوگی)۔

آئیے پیغمبر اکا فہروں سے کہ دو کہ قیامت میں ہمارے اعمال کی بازپرس تم  
 سے نہ ہوگی۔ نہ تمہارے اعمال کی بازپرس ہم سے ہوگی۔ اور وہاں اللہ سب کو  
 جمع کرے گا اور انصافاً فیصلہ دیگا۔

آئیے پیغمبر! (مشرکوں سے) کہو کہ تم بھے اُن کو دکھلاؤ جن کو تم نے شریک ٹھہرا  
 کر خدا میں ملا دیا ہے (یعنی دلائل پیش کر دو کہ تمہارے معبود باطل کو کوئی اختیار  
 ہے۔ اور جب وہ سب ثابت نہ کر سکیں اور عاجز ہو جائیں تو کہ دو کہ) کچھ بھی نہیں  
 بلکہ اللہ ہی غالب حکمت والا ہے۔

آئیے پیغمبر! تم کو ہم نے بھلائی اور برائی بتلانے کو بھیجا ہے۔ لیکن اکثر آدمی  
 نہیں جانتے۔

آئیے پیغمبر! تم سے کفار کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ بتاؤ کہ قیامت کب ہوگی تو  
 تم ان سے کہ دو کہ قیامت اپنے وقت پر ضرور ہوگی رہے گی۔ اس میں نہ کچھ جلدی  
 ہوگی نہ کچھ دیر ہی۔ (اس کے بارے میں بار بار سوال کرنا بیکار ہے)۔

اللہ بڑا بزرگ۔ فیصلہ کرنے والا۔ خبردار۔ زبردست۔ حکمت والا  
 ہے۔

{نتیجہ} = اللہ کو ایک مالوہ شرک نہ کرو۔ معبود باطل کو نہ پوجو۔ آخرت میں  
 اپنا اپنا عمل کام آئے گا۔ . . . . .

{ خلاصہ :- (۱) منکرین قیامت و کتب الہی کی سزا - (۲) قیامت میں کافروں کا قیل و قال - (۳) امراے گذشتہ کا اپنے رسول کا کہا نہ ماننا - (۴) روزی کی فراخی و تنگی - (۵) مال و اولاد پر گھمنڈ کی مذمت - . . . . . }  
مطالب :- کفار کہتے ہیں کہ قرآن اور اگلے کتب الہی (یا قیامت) پر ایمان نہ لائیں گے۔ ان پر قیامت میں عذاب ہوگا۔

اے پیغمبر! اگر تم ظالموں کو اللہ کے حضور میں کھڑا دیکھو تو پاؤ گے کہ باہم قیل و قال کرینگے اور الزام ایک دوسرے پر دھرینگا۔ ضعیف متکبروں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لاتے۔ متکبر جواب دینگے کہ ہم نے تو بہ ایت آنے بعد تم کو بہ ایت سے ہرگز نہ روکا تھا بلکہ تم خود ہی مجرم تھے۔ اُس پر ضعیف لوگ اُن کو کہیں گے کہ تمہیں تو کفر و شرک کا حکم کرتے تھے اور تمہارے ہی مکر و فریب نے ہماری یہ دُرگت کر دی۔

کفار جب عذاب دیکھینگے تو دل ہی دل میں پشیمان ہونگے۔ اور بعض فعل بد کے ان کی گردنوں میں ہم طوق ڈالیں گے۔

اے پیغمبر! (کفار کے کہنے پر کچھ رنج نہ کرو کیونکہ) پہلے دولت مندوں کا بھی یہی دستور رہا ہے کہ ایسا ہی اولاد و مال پر گھمنڈ کر کے پیغمبروں کا کہا نہ مانا اور سمجھتے رہے کہ ان پر عذاب نہ ہوگا (اور مال و دولت و اولاد کو سبب مغفرت سمجھتے رہے۔ گریبات تو یہ ہے کہ)

اللہ کسی پر روزی فراخ کرتا ہے اور کسی پر تنگ (تاکہ آزمائے۔ اور یہ فراخی و تنگی عزت کا سبب اور حقارت کا باعث نہیں۔ پس کافروں کا مال و اولاد پر گھمنڈ کرنا بیکار ہے۔)

{ نتائج :- قرآن اور کتب الہی کو مانو۔ صبر کرو۔ مال و اولاد پر گھمنڈ نہ کرو۔ مال و اولاد قیامت میں کچھ کام نہ دینگے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانو۔ قرآن و حدیث پر چلو۔ . . . . }

{ خلاصہ :- (۱) مال و اولاد موجب قربت الہی نہیں۔ (۲) مومن نیکو کار کے لئے دو چند اجر۔ (۳) آیات الہی کے سہرانے کی کوشش کرنے والوں کو عذاب۔

(۴) فراخی تنگئے روزی - (۵) راہِ خدا میں خرچ کرنے کا اجر - (۶) فرشتوں اور جنوں کے پوجنے والوں کو عذابِ آخری - (۷) آخرت کی بے کسی اور بے بسی - (۸) پیغمبرِ صلعم اور قرآن کے مکذِّبوں کی سزا - (۹) اگلے رسولوں کے مکذِّبوں کی سزا - (۱۰) تصفیہ اللہ تعالیٰ - {

مطالب :- مال و اولاد سے اللہ کا تقرب حاصل نہیں ہوتا بلکہ ایمان اور عملِ نیک سے تقرب حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے مومن نیکو کار کو اُن کے اعمال کا دو چندان اجر ملے گا۔

جو اللہ کی آیتوں کے ہر آنے کی کوشش کرتے اُن کو عذاب ہوگا۔  
اللہ جس کو چاہتا ہے دنیا میں زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم (اس میں مومن و کافر کی کوئی خصوصیت نہیں)۔

جو راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے اُس کو اللہ اور دیتا ہے۔  
قیامت میں فرشتے کہیں گے کہ مشرک ہمیں نہ پوجتے تھے بلکہ جنوں کو۔ پھر مشرکوں پر عذاب ہوگا۔

قیامت میں کوئی کسی کو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا (کیا فرشتے کیا جن)۔  
کفار کہتے ہیں کہ پیغمبرِ صلعم صرف آدمی ہیں (پیغمبر نہیں)۔ جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے اُن سے ہم کو روکنا چاہتے ہیں۔ اور کفارِ بلادِ لیل یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآنِ پیغمبرِ صلعم کی بناوٹ ہے اور پیغمبرِ صلعم کے معجزات صرف جادو ہیں۔ جیسا کہ اگلے کفار بھی کُتِبِ الٰہی اور پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں۔ ان سب پر عذاب ہوگا۔  
جن لوگوں نے اگلے رسولوں کو جھٹلایا اُن پر عذاب نازل ہوتا گیا (پس اب بھی جو پیغمبرِ صلعم کو جھٹلائیں گے اُن پر عذاب نازل ہوگا)۔

اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے (اور کوئی روزی پہنچا نہیں سکتا)  
۵ اویم زمین سفرۃ عام اوست برین خوان یغاچہ دشمن چہ دوست

{ نتائج :- مال و اولاد کی محبت میں نہ پھنسو بلکہ آخرت کی فکر میں رہو۔ روزی کی فراخی و تنگی عزت کا سبب اور خوارت کا باعث نہیں۔ ایمان لاؤ اور نیک عمل کرو۔ خیر و خیرات کرو۔ آیات الٰہی پر ایمان لاؤ۔ فرشتوں اور جنوں کو نہ پوجو۔ قرآن کو سچ

جانو۔ پیغمبر صلعم کو رسول برحق جانو۔ . . . . {  
**خلاصہ:-** (۱) پیغمبر صلعم مجنون اور گمراہ نہیں بلکہ رسول برحق ہیں۔ (۲) پیغمبر صلعم وعظ وپند کی مزدوری طلب نہیں کرتے۔ (۳) دین حق کی آمد۔ اور دین باطل کی مذمت۔ (۴) پیغمبر صلعم راہ راست پر ہیں اور وحی کے مطابق ہدایت کرتے۔ (۵) کفار پر دینی و دنیوی عذاب۔ (۶) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . . {  
**مطالب:-** کافرو! اس بات کو تم خوب غور کرو کہ پیغمبر صلعم دیوانے نہیں جیسا کہ تم خیال کرتے ہو۔ بلکہ وہ توقیامت کے عذاب سے ڈراتے ہیں (رسالت ثابت ہوتی ہے)۔

کافرو! پیغمبر صلعم تو اپنے وعظ وپند کی مزدوری طلب نہیں کرتے۔ اُن کی مزدوری تو اللہ کے ہاں سے ملیگی (پھر ایسے شخص پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ یہ آیت بھی رسالت کو ثابت کرتی ہے)۔

دین حق (یعنی اسلام) آپہنچا۔ غلط دین سے نہ تو ابھی کشودکار ہوتا ہے اور نہ آئندہ ہوگا (فتح مکہ کے دن پیغمبر صلعم بتوں کو لکڑی مارتے تھے اور یہ آیت فرماتے تھے۔ یہ پیشین گوئی ہے کہ اسلام کا بول بالا ہوگا)۔

اے پیغمبر! کافروں سے کہ دو کہ اگر میں گمراہ ہوں (جیسا کہ تمہارا زعم ہے) تو اس گمراہی کا نتیجہ مجھ کو بھگتنا ہوگا۔ اور اگر میں نے راہ پائی تو اس وحی کے سبب سے پائی جو میرا رب مجھ پر نازل کرتا ہے۔

کافروں کو بوقت بعث و نشر (یا بوقت جاہلنی) بھاگ بچنے کی مجال نہ ہوگی اور محشر (یا قبر) میں عذاب میں پکڑے جائیں گے۔ اُس وقت ایمان لانے (یا دُنیا میں لوٹ جانے) کی خواہش کریں گے۔ لیکن یہ خواہش کچھ سودمند نہ ہوگی کیونکہ دُنیا میں گھر کر چکے تھے اور پیغمبر صلعم کی نسبت دل سے گھر گھر کر باتیں بنا چکے تھے (یا اللہ کے احکام جو پیغمبر صلعم پر نازل ہوتے تھے اُن کو نہ مانتے تھے)۔ اگلے کفار جنہوں نے دین حق کو بھٹلایا اُن کی بھی یہی کیفیت ہوئی۔

اللہ ہر ایک چیز کو اور غیب کی باتوں کو جانتا ہے۔ سننے والا و قریب ہے۔

{ **نتائج:-** پیغمبر صلعم کو رسول برحق مانو۔ وعظ وپند کی مزدوری نہ لو۔ آجکل اکثر





یہی عادت چلی آئی ہے کہ) اگلے رسولوں کو جھٹلاتے رہے۔

سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں۔

لوگو! اللہ کا وعدہ (کہ مکر پھر جلائے جاؤ گے) حق ہے۔ پس تم کو لازم نہیں کہ دنیا میں پھنس کر (دین سے) غافل ہو جاؤ اور شیطان کے بہکاوے میں آ جاؤ۔ شیطان انسان کا دشمن ہے اور راہِ راست سے بہکاتا ہے تاکہ وہ دوزخی ہو جائیں۔

کافروں کے لئے سخت عذاب ہے۔

مومن نیکو کار کے لئے مغفرت اور بڑا ثواب ہے۔

{تَمَایُجْ :- مَعْبُودِ بَاطِل کو اپنا کارکن نہ سمجھو۔ پیغمبرِ صلعم کی اطاعت کرو۔ آخرت کے لئے ایمان لا کر نیک عمل کرو۔ دشمن کی باتوں پر عمل نہ کرو۔ . . . . }

{خِلَاصَ :- (۱) بُرے بھلوں کے برابر نہیں۔ (۲) ہدایت و گمراہی

اللہ کے اختیار میں ہے۔ (۳) کافروں پر افسوس کرنے کی منافی۔ (۴) علم اللہ تعالیٰ

در بارہ اعمالِ کفار۔ (۵) دلیلِ بعث و نشر۔ (۶) پرستشِ بت سے عزت نہیں ہوتی

بلکہ ایمان اور نیک عمل سے عزت ہوتی ہے۔ (۷) بُری تدبیر کی مذمت۔ (۸) معبودِ

باطل کی مذمت اور اُن کے باطل ہونے کے دلائل۔ اور مشرک کا رد۔ (۹) شکر

گزاری کا حکم۔ . . . . }

مطالب :- کیا وہ شخص جو عملِ بد کرتا ہے اور اُس عملِ بد کو اچھا بھی سمجھتا ہے

(مومن صالح کے برابر ہو سکتا ہے ؟ ہر گز نہیں۔ یعنی کافر فاسق۔ مومن صالح کے

برابر نہیں ہو سکتا)۔

خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔ جب

یہ حالت ہے تو)

اے پیغمبر! کافروں کی گمراہی اور بد راہی پر افسوس نہ کرو کہ تمہاری جان جاتی

رہے۔ بیشک اُن کے اعمال کو اللہ جانتا ہے۔

لوگو! اللہ ہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے اور وہ بادل اُٹھاتی ہیں۔ پھر وہ (اللہ)

اُس بادل کو مُردہ شہر کی طرف لٹک لے جاتا ہے پھر پانی برس کر زمین کو مرے پیچھے

ترو تازہ کرتا ہے اُسی طور سے وہ مُردوں کو جلا اٹھائے گا (ثبوتِ حیاتِ موتے ہے)۔

مشرکین سمجھتے ہیں کہ بتوں کو پوجنے سے عزّت حاصل ہوتی ہے لیکن بات یہ ہے کہ سب عزّت اللہ ہی کے واسطے ہے اور اسی کے پاس ہے۔ ہاں عزّت حاصل کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ کلمہ طیبہ پڑھے (ایمان لائے) اور نیک عمل کرے۔ اس سے یہ ہوتا ہے کہ ایمان بلند ہوتا ہے اور عمل نیک اُس کو اٹھا کر محلِ قبولیت میں پہنچاتا ہے۔ کیونکہ صرف ایمان بغیر نیک عمل کے مفید نہیں پڑتا (غرض یہ ہے کہ دونوں ساتھ ساتھ ہونا چاہیے بغیر ایک کے دوسرا فائدہ دے نہیں سکتا۔ مفسروں نے کلمہ طیبہ۔ عملِ صالح۔ اور اس آیت کے متفرق معنی بیان کئے ہیں۔ کلمہ طیبہ :- ذکرِ خدا۔ دعا۔ غازیوں کا اللہ اکبر کہنا۔ ایمان۔ کلمہ توحید و تہلیل۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ عملِ صالح = خداوندی فرائض کا ادا کرنا۔ مساکین کو خیرات دینا۔ بڑھ بڑھ کر تلواریں مارنا۔ اس آیت میں چار طور ہیں :- کلمہ طیبہ کو عملِ صالح بلند کرتا ہے جیسا کہ خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ قول بے فعل قبول نہیں کرتا۔ عملِ صالح کو کلمہ طیبہ بلند کرتا ہے یعنی کوئی عمل بے ایمان قبول نہیں ہوتا۔ عملِ صالح کو اللہ بلند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو کسی کو بلند کرتا ہے تو وہ کلمہ طیبہ و عملِ صالح کے سبب سے بلند کرتا ہے)۔

جو لوگ بُری تدبیریں کرتے ہیں اور مکر کرتے ہیں اُن کی سزا ہوگی اور اُن کی تدبیریں تھس و تھس ہو جائیں گی (اشارہ ہے کہ کفار بغیر صلعم کو ستاتے ہیں زیرِ اوقفل کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ تو اُن کی تدبیریں کچھ کام نہ آئیں گی اور سزا علاوہ ہوگی۔ یہ اسلام کی ترقی کی پیشین گوئی بھی ہو سکتی ہے)۔

مشرکوں! تمہارے معبود ایسے ہیں جن کو رتی بھر بھی اختیار نہیں۔ اور جو پکارنے پر بھی نہ تو سُنتے نہ جواب دے سکتے۔ اور قیامت میں بھی تمہارے معبود ہونے سے انکار کریں گے۔ اللہ کو تو مفضلِ ذیلِ قدرتیں ہیں۔ ذرا یہ تو بتاؤ کہ بھلا تمہارے معبود کو بھی اللہ کی ان قدرتوں میں کوئی قدرت ہے جیسے :- آدم کو پہلے مٹی سے بنایا پھر تم کو لطف سے پیدا کیا۔ اور تم میں سے کسی کو مرد اور کسی کو عورت بنا دیا۔ اللہ ہی کے علم میں محل رہتا ہے اور وضعِ محل ہوتا ہے۔ تم نہ گھٹتی ہے نہ بڑھتی ہے۔ لوح محفوظ

میں اللہ نے درج کر دیا ہے۔ دو طرح کے سمندر بنائے۔ ایک (کاپانی) میٹھا دافع تشنگی اور پینے میں خوشگوار۔ دوسرے (کاپانی) کھاری اور تلخ۔ دونوں سمندروں میں انسان کو رزق اور موتی دیتا ہے۔ سمندروں میں تمہارے رزق کے لئے کشتیاں چلاتا ہے۔ رات اور دن کو گردش میں رکھتا ہے۔ آفتاب و ماہتاب کو قابو میں رکھ کر گردش میں رکھتا ہے۔ پھر ان باتوں میں سے ایک بھی تمہارے معبودوں میں نہیں۔ تو تم اللہ کا ان کو کیوں شریک کرتے ہو۔ پس شرک کو چھوڑو۔ اللہ ہی کو پوجو (اور) نعمتوں پر اللہ ہی کا شکر کرو۔

{نتائج :- بعث و نشر پر یقین رکھو۔ جیسی تدبیر نہ کرو۔ مگر نہ کرو۔ . . . }  
 {خلاصہ :- (۱) محتاجی مخلوق۔ غناے خالق۔ (۲) قدرت الہی اور کافروں کو ہلاکت کی دھمکی۔ (۳) قیامت کی بے کسی اور بے بسی۔ (۴) پیغمبر صلعم کا فرض منصبی۔ (۵) پیغمبر صلعم کا کتنا کون سنتا ہے۔ (۶) تزکیہ نفس اپنے لئے ہے۔ (۷) بعث و نشر۔ (۸) بُرے بھلے برابر نہیں۔ (۹) مُردے سُنتے نہیں۔ (۱۰) پیغمبر صلعم کا دین برحق ہے اور وعظ و پند کا حکم۔ (۱۱) رسول کی تکذیب کے باعث اگلی اُمتوں کا ہلاک ہونا۔ (۱۲) پہلے رسولوں کو معجزے صحیفہ اور کتابیں عطا ہوئی تھیں۔ (۱۳) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . . }

**مطالب :-** اللہ کے سب محتاج ہیں اور اللہ کسی کا محتاج نہیں۔  
 (کافرو!) اللہ چاہے تو تم کو نیست و نابود کر کے دوسری مخلوق پیدا کر دے۔  
 اللہ کے نزدیک یہ کوئی بڑی بات نہیں (پھر تم کو اس قدر گھمنڈ اور غرور کیوں ہے)۔

(قیامت میں) نہ کوئی کسی کے کام آئے گا۔ نہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھائے گا۔ اگرچہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو (وہاں نفسی نفسی ہوگی اور اپنے کئے کا پھل سب کو ملے گا۔

**۵ باب بیٹا بھائی کام آتا نہیں** ساتھ بے کس کے کوئی جاتا نہیں  
 اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ کفار اپنی اولاد یا اپنے معبودوں پر گھمنڈ کئے ہوئے ہیں یہ بالکل بیکار ہے۔ نصارے کے خیال کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ م نے نصارے کا بار

گناہ اٹھالیا ہے۔

اے پیغمبر! تمہارا کام تو یہ ہے کہ لوگوں کو ڈر سناؤ (رع۔ بر رسولان بلائع باشد و بس۔ ہدایت کرنے کا کام تو ہمارا ہے)۔

اے پیغمبر! تمہارا کہنا وہی سنتے ہیں جو غائبانہ اللہ سے ڈرتے اور نماز پڑھتے ہیں اور جن کو اللہ ہدایت کرتا ہے۔ کافر جو بمنزلہ مُردے کے ہیں اُن کو تم ہدایت نہیں کر سکتے۔

جو اپنے نفس کو پاک اور مستحضر کرتا ہے (اور نیک عمل کرتا ہے) وہ اپنے لئے کرتا ہے (اس میں خدا و رسول کا فائدہ نہیں اور نہ اُن پر احسان ہے)۔

ہر ایک کو خدا کی طرف لوٹ جانا ہے (وہاں بھلے کو ثواب ملے گا اور بُرے پر عذاب ہوگا)۔

نابینا اور بینا برابر نہیں۔ نہ اُجالا اور اندھیرا۔ نہ سایہ اور دھوپ۔ نہ زندہ اور مُردہ (یعنی بُرے بھلے یکساں نہیں۔ سُنتے والے ہدایت پاتے نہ سننے والے گمراہ ہوتے)۔

اے پیغمبر! مُردے کو تم سُنا نہیں سکتے (اس میں لوگوں کا بہت اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مُردے زندے کی بات سُنتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ مُردے نہیں سُنتے ہیں)۔

اے پیغمبر! تم کو دینِ حق (یعنی اسلام) لے کر ہمیں نے بھیجا ہے تم (مومنوں کو اجرِ آخرت کی) خوشی اور (کافروں کو عذابِ آخری کا) ڈر سنا تے رہو۔ تم کافروں کے جھٹلانے پر رنج نہ کرو کیونکہ پہلی قوموں نے بھی اسی طرح اپنے پیغمبروں کو اور کتبِ الٰہی کو جھٹلایا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر عذاب نازل ہوا (تو بس ان کفار مکہ کی بھی یہی حالت ہوگی)۔

پہلے رسولوں کو بھی معجزات صحیفے اور کتبِ الٰہی دئے گئے تھے (اسی طور سے پیغمبر صلعم کو معجزے اور قرآن عطا ہوئے۔ کافروں کو جھٹلانا بیکار ہے)۔

اللہ بے پروا اور خوبوں والا ہے۔

{نتائج:-} اللہ کی مہربانی عام ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ نماز پڑھو۔ رسول کا

کہا مانو۔ وعظ و نصیحت کیا کرو۔ کوئی سُننے یا نہ سُننے۔ تکذیب رسول و قرآن سے مصیبت آتی ہے۔ اپنے نفس کو پاک و صاف رکھو۔ وقوع قیامت برحق ہے۔

۷ بہ وقت تکذیبی آشنا بیگانہ می گردد صراحی چوں شود خالی جدا پیانہ می گردد

۸ سیہ بختی میں اپنا بھی پرایا بن کے رہتا ہے شب تاریک میں دیکھو کہ سایہ کچے چلتا ہے۔ {

} خلاصہ :- (۱) قدرت ہائے الہی - (۲) علما کو خوف پروردگار ہے۔ (۳) علما

خوف کنندگان - (۴) فضیلت اُن کی جو قرآن پڑھتے نماز ادا کرتے خیرات دیتے ہیں۔

اور اُن کو ثواب - (۵) قرآن برحق ہے - (۶) قرآن کتب الہی کی تصدیق کرتا ہے - (۷)

ایماندار قرآن کے وارث ہیں۔ ان کی تین قسم - ان کا اجر - (۸) کافروں کی سزا - (۹)

اوصاف باری تعالیٰ - {

مطالب :- (لوگو! ذرا) اللہ کی قدرت کو غور کرو کہ) پانی برسا کر طرح طرح

کے پھلوں کو پیدا کرتا ہے۔ پہاڑوں کو رنگ برنگ بناتا ہے۔ انسان کو حشرات

الارض کو اور چارپایوں کو مختلف الاقسام متعَدِّد اَلَا تَوَّان بناتا ہے۔

اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جن کو علم ہے (یعنی جو لوگ اللہ کا دبدبہ اُس کی عزت

اُس کا غلبہ جانتے ہیں اور جو اُس کو قادر و مختار سمجھتے ہیں۔ یہاں سے علم اور عالم کی

فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ عالم کا رتبہ عابد سے بہت زیادہ ہے۔)

(اللہ سے ڈرنے والے کی ایک علامت یہ ہے کہ) قرآن پڑھتے۔ نماز (اپنے

دُشمنوں پر برا بھلا کہتے اور خضوع و خشوع کے ساتھ) ادا کرتے۔ ظاہر اور پوشیدہ

خیرات کرنے (یعنی فرض صدقات اور نفلی خیرات کرتے)۔ اُن کو اُن کی کرنی سے

زیادہ ثواب ملے گا۔

قرآن حق ہے (یعنی کتاب الہی ہے) پہلے کتب الہی کی تصدیق کرتا ہے۔

قرآن کے وارث ایماندار مسلمان ہیں۔ ان ایمانداروں کی تین حالتیں ہیں :-

ایک جماعت وہ ہے جو اپنے لئے بُرا کرتی ہے (یعنی قرآن پر ایمان تو ہے مگر اس

جماعت کے لوگ عمل نہیں کرتے اور احکام الہی کو نہیں برتتے۔ یہ سب گنہگار ہیں۔

ان کے بارے میں رائے ہے کہ ایک عرصہ تک موقف حساب میں رہیں گے اور

خداوند تعالیٰ اپنی رحمتِ کاملہ سے اُن کے حال کی تلافی کر کے جنت میں داخل کرے گا۔

دوسری جماعت وہ ہے جو میان روی اختیار کئے ہوئے ہے (یعنی یہ سب احکام الہی کے عامل تو ہیں مگر پورے عامل نہیں۔ ان کے بارے میں رائے ہے کہ کسی قدر حساب دے کر جنت میں جائیں گے)۔ تیسری جماعت وہ ہے جو (احکام الہی کو پورے طور سے برتنی اور) ہر نیک کام میں پیش قدمی کرتی ہے (ان کے بارے میں رائے ہے کہ یہ لوگ جنت میں بغیر حساب داخل ہونگے۔ ان تینوں جماعتوں کے بارے میں تفسیر کبیر کی بحث دیکھو۔ امام فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ ظالم وہ ہے جس کے نیئات رائد ہوں۔ مقتصد وہ جس کی خیر و شر مساوی۔ سابق وہ جس کے حسنات رائد ہوں۔ اس بحث کو تفسیروں میں دیکھو)۔

قرآن کے وارثوں کی تیسری جماعت پر اللہ کا بڑا فضل ہے اور وہ باغ جنت میں رہیں گے اور ہر طرح کے آرام و آسائش میں ہوں گے۔  
 کافروں کو عذاب و دوزخ ہوگا۔ اس میں اُن کو نہ موت آئیگی نہ کمی عذاب ہوگی۔ یہ سب عرض کریں گے کہ دنیا میں لوٹا دئے جائیں کہ وہاں جا کر نیک عمل کریں۔ مگر اس بات کی شنوائی اُس وقت نہیں ہو سکتی۔  
 ظالموں کا قیامت میں کوئی مددگار نہیں۔

اللہ زبردست۔ معاف کرنے والا۔ بخشنے والا۔ قدیر و دان۔ (ہر کاموں سے اوچتر چیزوں سے) خبردار اور نگہبان ہے۔

{ نتائج :- قرآن پڑھو۔ نماز ادا کرو۔ خیرات دو۔ نیک کام میں پیش قدمی کرو۔ یعنی درکار خیر حاجت پہنچ استخارہ نیست۔ . . . . . }  
 { خلاصہ :- (۱) انسان کو ملکیت زمین۔ (۲) شکر گزاری کا حکم اور ناشکری کا وبال۔ (۳) کفر سے ناراضی الہی اور گھاٹا۔ (۴) شرک کا رد اور معبود باطل کی مذمت۔ (۵) کافروں کے قول کا رد دربارہ اطاعت رسول۔ (۶) مکر کا وبال۔ (۷) عادات الہی میں تغیر و تبدل نہیں۔ (۸) گزشتہ قوموں کی ہلاکت سے عبرت لے کر اپنے کا حکم۔ (۹) اللہ کو کوئی زیر نہیں کر سکتا۔ (۱۰) دنیا میں اللہ ہر ایک گناہ کا نواسہ نہیں لیتا۔ بلکہ کفار کو ڈھیل دیتا ہے۔ (۱۱) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . . }  
**مطالب :-** لوگو! تم کو زمین کا مالک بنایا۔ پس تم کو لازم ہے کہ اللہ

کاشکر کرو۔ اگر شکر نہ کرو گے تو ناشکر ہی کا وبال تمہارے ہی اوپر عائد ہوگا۔  
 قافرو! تمہارے کفر سے اللہ کی ناراضی ہوتی ہے اور سوا اسے کسی کے کوئی  
 فائدہ نہیں۔

کافروں کے معبودوں کو کوئی اختیار نہیں۔  
 کافرو! آسمان و زمین کو بنا کر اللہ ہی ہل ڈول سے باز رکھتا ہے۔ پھر یہ تو کہو  
 کہ تمہارے معبودوں نے بھی کوئی زمین بنائی ہے یا آسمان کے بنانے میں شرکت دی  
 ہے یا آسمان کو ہل ڈول سے روک سکتے ہیں۔ پھر بلا سند تم ان کو کیوں پکارا کرتے ہو  
 اور اپنا معبود بنائے بیٹھے ہو۔

قریش قسم! کہا کرتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی پیغمبر آیا ہوتا تو ہم اس کی  
 اطاعت کر کے ہر اُمت گزشتہ سے بڑھ جاتے اور ہدایت والے ہو جاتے۔ لیکن جب  
 پیغمبر صلعم آئے تو کفار (سخت منکر ہو گئے اور دشمنی پر کمر باندھ لی اور ان کی نفرت  
 بڑھ گئی اور یہ انکار و نفرت بسبب تکبر و افعالِ قبیحہ کے تھی (نہ بہ وجہ جہل و لا  
 علمی کے)۔

مکر کرنے والے پر مکر لوٹ آتا ہے یعنی اس کو خود نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔  
 چاہ کن را چاہ در پیش۔ کردنی خویش آمدنی پیش۔ کہ کرد کہ نیافت ۲۹  
 اللہ تعالیٰ کا دستور و قاعدہ کبھی بدلتا نہیں اور ملتا نہیں۔

کافرو! کیا تم نے سیر و سفر نہیں کیا کہ اگلے کفار کی کیفیت خیال کرو کہ باوجود  
 اس کے کہ تم سے قوت میں بڑھ کر تھے بہ سبب کفر کے وہ سب کیسے ہلاک ہوئے۔ تو  
 تم کیا اُسی حالت کے منتظر ہو؟  
 اللہ کو کوئی زیر نہیں کر سکتا۔

اللہ اگر بندوں کے گناہوں پر جائے تو پھر کوئی جاندار روئے زمین میں بچ  
 نہ سکے۔

اگر بر جفا پیشہ بشا فتنے کہ از دستِ قہرش اماں یافتے  
 اللہ تعالیٰ کافروں کو موت تک ڈھیل دئے رکھتا ہے۔  
 اللہ زمین و آسمان کی کل پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے۔ دلوں کے بھید کا بھی



اُس کو علم ہے۔ وہ تحمل والا۔ معاف کرنے والا۔ خبردار۔ قدرت والا ہے۔  
 {نتیجہ:- کفر نہ کرو۔ اللہ کے سوا معبود کسی کو نہ بناؤ۔ جو کہو سو کرو۔ وعدہ  
 کو پورا کرو۔ . . . . . }

## (۳۶) سُورہ لیس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- (۱) قرآن پُر از حکمت ہے۔ (۲) نزول قرآن۔ (۳) پیغمبر صلعم  
 پیغمبر ہیں۔ (۴) مقصود نزول قرآن اور منشاء رسالت۔ (۵) مذمت کفار ازل۔  
 (۶) رسول پر چلنے والے اور اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مغفرت اور اجر۔ (۷)  
 احیاء موتی۔ (۸) بندوں کے اعمال اور آثار لکھے جلتے ہیں۔ (۹) لوح محفوظ میں  
 سب چیزیں مندرج ہیں۔ (۱۰) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . . . }  
**مطالب:-** قرآن میں حکمت بھری ہوئی ہے اور اُس کو اللہ ہی نے اُتارا  
 ہے جو اب ہے کافروں کا جو کہتے تھے کہ قرآن کتاب الہی نہیں بلکہ پیغمبر صلعم کی من گھڑت  
 ہے یا کلام جن و انس ہے۔

آگے پیغمبر اقسام ہے کہ تم (پچھے) پیغمبروں میں سے ہو۔ اور سیدھے رستے  
 پر ہو۔

آگے پیغمبر! تمہیں اس لئے بھیجا ہے اور قرآن اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم  
 اس قوم (مکہ) کو (عذاب الہی سے) ڈراؤ جن کے باپ دادا (قبل اس کے عذاب  
 خدا سے) نہیں ڈرائے گئے (یعنی مکہ میں کوئی پیغمبر قبل تمہارے مبعوث نہ ہوا تھا۔  
 یا ایک مدت سے بنی کی صحبت سے وہ سب محروم رہے ہیں۔ اور یہی سبب ہے کہ وہ  
 (دین سے) غافل ہیں (اور ضلالت و گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں)۔

آگے پیغمبر! ان کافروں میں سے اکثر ازل ہی میں بد نعت قرار دئے جا چکے ہیں  
 (اور تحقیق عذاب ٹھیکر چکے ہیں)۔ تو وہ سب ایمان نہیں لا سکتے (راہ راست پر نہیں  
 آ سکتے۔ تمہارے ڈرانے کا کچھ خیال نہیں کر سکتے) اور (وہ سب ایسے) طوق بید گرد  
 اوپر کی طرف سر اٹھائے ہوئے ہیں (کہ خدا اور رسول کے احکام پر گردن تسلیم نہیں

کر سکتے۔ اور (اس طرح پر) ان کے آگے پیچھے دیواریں ہیں اور اوپر سے ڈھاپ دئے گئے ہیں (اور شیخی اور ناحق کی ضد میں گھرے ہوئے ہیں) کہ (ایمان کا رستہ) وہ سب دیکھ ہی نہیں سکتے (اور حق بات کی طرف التفات ہی نہیں کر سکتے۔ پس)۔  
اے پیغمبر! کفار کو ڈرانا یا نہ ڈرانا یکساں ہے۔ کیونکہ یہ تو ایمان لانے والے نہیں (اس لئے کہ

۵۔۔۔۔۔ تہید سنان قسمت راجہ سودا ز رہبر کامل

کہ خضر از آب جیواں تشنہ آرد سکندر را

لباب میں ہے کہ پیغمبر صلیع نماز میں قرآن شریف بلند آواز سے پڑھتے۔ قریش کے لوگ جلتے۔ ایک مرتبہ کچھ لوگ آمادہ ہو کر اُٹھے کہ آپ کو کچھ ایذا پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اُن کی مشکیں بندھ گئیں اور اندھے ہو گئے۔ آپ کے پاس آئے اور معذرت پیش کی اور عرض کیا کہ دُعا کیجئے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی۔ آپ کی دُعا سے وہ سب اچھے ہو گئے۔ مگر ان میں سے ایک بھی ایمان نہ لایا)۔

اے پیغمبر! تمہارا ڈرانا اُن ہی کو کا رگر ہوتا ہے جو تمہارے سمجھانے پر چلتے ہیں اور غائبانہ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ پس اُن کے لئے مغفرت ہے اور عمدہ ثواب۔ اللہ ہی پھر سب کو (قیامت میں) زندہ کر اُٹھائے گا۔

جو کچھ (نیک و بد اعمال) لوگ آگے بھیجتے ہیں اور جو کچھ (نیک و بد بات۔ بُرا بھلا اثر دنیا میں) پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اُن کو ہم لکھتے جاتے ہیں (یعنی جو کچھ بُرا بھلا خود کرتے ہیں اُس کا ثواب و عذاب تو اُن کو مل ہی جائے گا۔ اور جو کچھ نیک و بد رسم و رواج پیچھے چھوڑتے اور اُن کو دوسرے لوگ برتتے ہیں۔ تو اُن لوگوں کے اس رسم و رواج پر عمل کرنے کا ثواب و عذاب اُن پر بھی ہوگا۔ آثار سے وہ نیک و بد کام مراد ہیں جو کوئی شخص اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ مثلاً نیک کام کی یہ مثالیں :- علم سکھانا۔ مفید و نافع کتاب تالیف کرنی۔ زمین وقف کرنی۔ خانقاہ اور مسجد بنانی وغیرہ۔ بد کام کی مثالیں یہ ہیں :- ظلم کی جو مستحکم کرنی۔ بدکاری پھیلانی۔ شرک کا رواج دینا۔ اموروں کی اشاعت میں کوشش کرنی وغیرہ۔ بعض مفسر اس آیت کی معنی یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قدموں کی نشانیوں کو لکھتا جاتا ہے۔ شانِ نزول اُس کی یوں بیان

کرتے ہیں۔ بنو سلمہ رضی اللہ عنہم میں اگر نماز پڑھتے۔ آنے میں تکلیف ہوتی۔ اس لئے انہوں نے چاہا کہ مسجد کے نزدیک مکان بنالیں اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ پیغمبر صلعم نے بنو سلمہ رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ دیکھو اگرچہ تم کو زحمت ہوتی ہے لیکن تمہارے ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے۔ تو بہتر ہے کہ مسجد کے نزدیک نہ رہو بلکہ دور تاکہ ہر قدم پر تم کو نیکی ملے۔ اور جتنی دور سے مسجد میں آؤ گے اتنا ہی زیادہ ثواب پاؤ گے۔ چنانچہ آپ ارادے سے بنو سلمہ رضی اللہ عنہم باز آئے۔ حدیث صحیحین میں بھی ہے کہ جو مسجد میں دور سے آتا ہے اُس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔

لَوْحَ محفوظ میں سب چیزیں لکھی ہوئی ہیں۔

اللہ زبردست۔ مہربان ہے۔

{نتائج: قرآن کتاب الہی ہے۔ قرآن اور پیغمبر صلعم پر ایمان لاؤ اور اُن کے احکام پر عمل کرو۔ رسول کا کام وعظ و نصیحت کرنے کا ہے۔ رسول کسی کی تفسیر کو بدل نہیں سکتے۔ بدیخت انہی کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا۔ وعظ و نصیحت سے بہتروں کو فائدہ ہوتا ہے۔ آجائے موتی کو بیچ جانو۔ برے رسم و رواج جاری نہ کرو۔ نیکی رسم و رواج جاری کرو۔ اللہ سے ڈرو۔ . . . . .}

{خلاصہ:- (۱) شہر انطاکیہ میں تین رسول آئے۔ انہوں نے وعظ و نصیحت

کی۔ باشندوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ (۲) حبیبِ نجا نے لوگوں کو سمجھایا۔ پارہ ۱۲ (۳) حبیبِ نجا نے انطاکیہ کے باشندوں کو نصیحت کی۔ لوگوں نے نہ مانا۔ (۴) انطاکیہ کے باشندوں کی ہلاکت۔ (۵) حبیبِ نجا کے لئے بہشت اور مغفرت۔ (۶) لوگوں پر حسرت۔ (۷) کفر کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ . . . . .}

مطالب:- اسے پیغمبر اتم ایک بستی کے باشندوں کا قفقہ لوگوں کو سنادو کہ ہم نے دور رسولوں کو (جو عیسےء کے حواری تھے) ایک بستی میں بھیجا (یعنی شہر انطاکیہ میں)۔ تو بستی والوں نے اُن دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے رسول کو اُن کا مدد بنا کر بھیجا۔ تینوں نے (لوگوں کو سمجھانا اور وعظ کہنا شروع کیا اور) کہا کہ ہم لوگ اللہ کے رسول ہیں ہمارا کام یہی ہے کہ تم کو سمجھائیں۔ مگر لوگوں نے کہا کہ تم تو ہماری ہی مانند آدمی ہو (رسول نہیں)۔ اور اللہ نے تو کوئی چیز (از قسم کتاب وغیرہ) اتاری

نہیں۔ تم صرف جھوٹ بولتے ہو اور اگر تم (اپنے وعظ سے) باز نہ آؤ گے تو ہم لوگ تم کو ضرور سنگسار کرینگے اور سخت مصیبت دیں گے۔ اور (جب قحط پڑا تو) لوگوں نے کہا کہ تم منحوس ہو۔ رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ اور تم سب تو (عارضہ دیتے ہو) بڑھ گئے ہو (غرض وہ لوگ ایمان نہ لائے)۔ اس کے بعد ایک آدمی (نامی حبیب بن جریج) مشرف بہ ایمان ہو چکا تھا۔ (پہنچا۔ اور لوگوں کو بہت کچھ سمجھایا کہ یہ لوگ رسول ہیں۔ ان کی اطاعت کرو یہ لوگ، تو تم سے وعظ و نصیحت کی اجازت بھی طلب نہیں کرتے) پھر تم سب ایمان کیوں نہیں لاتے۔

(حبیب بن جریج نے لوگوں سے یہ بھی کہا کہ سنو جی!) میں تو اُسی (اللہ) کی بندگی کرتا ہوں جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے (اور) پھر اُسی کی طرف تم سب کو لوٹ جانا ہے۔ اور میں تو ایسے (بھولے اور بے اختیار) معبودوں کی پرستش نہیں کرتا جن کی سفارش کام نہیں دے سکتی اور جو تکلیف سے بھی رہا نہیں کر سکتے۔ اگر ایسا کروں تو بے شک صریح گمراہی میں جا پڑوں گا (پس لوگو! تم کو لازم ہے کہ ایک اللہ واحد کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو۔ لیکن اُس قوم نے ایک زنی اور بقول بعض حبیب بن جریج کو قتل کیا اور بقول دیگر جب قتل پر طیار ہوئے تو اللہ نے اُن کو آسمان پر زندہ اٹھالیا) حبیب بن جریج سے کہا گیا (یعنی ملائکہ نے کہا) کہ بہشت میں داخل ہو جاؤ، تو اس وقت انہوں نے کہا کہ کاش میری قوم جان لیتی جس عمل پر میرے پروردگار نے مجھے بخش دیا اور مجھے عزت والوں میں شامل کیا۔ پھر کفار کے کفر کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور سختی نے سب کو ہلاک کر چھوڑا (ہاں آسمان سے ہم نے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ اس کی ہم کو کوئی ضرورت تھی کہ ان کی ہلاکی کے لئے ہم اس قدر سامان کرتے۔ پس ہلاک کرنے کے لئے آواز کافی تھی۔ پس کافرو! پیغمبر صلعم پر ایمان لاؤ۔ کفر و شرک چھوڑو۔ احکام الہی پر چلو۔ اپنے اعمال کو درست کرو۔ ورنہ خستہ و خراب ہو جاؤ گے)۔

آسمان پر انیسویں ہے کہ رسولوں کی ہنسی اُڑاتا ہے۔

لوگو! کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ یہ سب کفر کے ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا کہ پھر کبھی لوٹ کر آہی نہیں سکتی۔ اور اُن سب میں کوئی طبقہ نہیں کہ وہ سب جمع ہو کر ہمارے پاس پکڑے نہ آئیں۔

{نتائج:- رسولوں کو مانو۔ پیغمبرِ صلعم پر ایمان لاؤ۔ رسول کی نصیحت سنو۔ وعظ و  
پند کی اجرت نہ لو۔ کفر ایک بہت بڑی نحوست ہے۔ اللہ کے سوا اور کسی کی پرستش نہ  
کرو۔ قیامت پر ایمان لاؤ۔ شرک نہ کرو۔ جھوٹے معبود کو کوئی اختیار نہیں۔ رسولوں پر  
ایمان لاؤ۔ کفر نہ کرو۔ اللہ و رسول کے حکم کو مانو۔ پہلی قوموں کی ہلاکت سے عبرت  
لیکھو۔ . . . . . }

۳

{خلاصہ:- (۱) اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بیان۔ (۲) حکم کہ نعمت الہی  
پر شکر کرو۔ (۳) مذمت کفار کہ آیات الہی سے مُنہ موڑتے۔ (۴) کافروں کی گستاخی  
در بارہ خیرات۔ (۵) سوال کفار در بارہ وقوع قیامت اور اُس کا جواب۔ (۶)  
ادوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . . . }

مطالب:- توگو! ہماری نعمتوں (کو خیال کرو جو تم کو ہم نے عطا کی ہیں اور اُن  
عنایت بے عنایت) کا شکریہ (ہماری درگاہ میں) ادا کرو (اور احکام کو مانو۔ اور ہمارے  
قدرتوں کے قائل ہو۔ دیکھو) ہمہیں زمین کو مرے پیچھے تر و تازہ کرتے ہیں۔ کھانے کے  
لئے اس سے لُناج نکالتے ہیں۔ کھجور اور انگور کے باغ اُگاتے ہیں۔ چشمے جاری کرتے  
ہیں۔ انسان کو اور ہر ایک چیز کو جوڑا جوڑا بناتے ہیں۔ ہمہیں رات اور دن کی گردش  
مقرر کر دی ہے اور اُن سے کس خوبی سے کام لیتے ہیں کہ وقت مقررہ پر روشنی ہوتی  
ہے پھر تاریکی چھا جاتی ہے۔ چاند سورج اور تمام ستاروں کو ایک مقرر انداز سے  
چلاتے ہیں۔ اور یہ سب آسمان میں اپنے اپنے مدار پر دریا کی مچھلیوں کی طرح تیرتے  
پھرتے ہیں۔ انسان کو سواری دے رکھی ہے جو (خشکی میں گھوڑے۔ ہاتھی۔ اونٹ  
ریل وغیرہ پر) سوار ہوتے ہیں۔ تری میں کشتیوں میں چلتے پھرتے ہیں (بقول بعض نوح  
اور اُن کے کشتی والوں کی طرف اشارہ ہے) پھر یہ بھی ہماری مہربانی ہے جو کشتی سے  
صحیح و سالم پار اُتار دیتے اور دریا میں ڈبو نہیں دیتے۔ اور اُن کی حیات تک  
منافع اور لذات سے بہرہ مند رکھتے ہیں۔

کفار (ایسے ہٹ دھرم ہیں کہ اُن) کو جب دنیاوی مصائب اور آخرت کے  
عذاب سے ڈرا جاتا ہے تو مُنہ موڑ لیتے ہیں۔ اور کسی معجزے کو نہیں مانتے۔  
کفار کہتے ہیں کہ محتاجوں کو کھانا ہم کیوں دیں اگر اللہ چاہتا تو اُن کو خود ہی دیتا

(اور جب اللہ ہی نے اُن کو نہ دیا تو پھر ہمارے دینے کی وجہ۔ کفار کا نیا لہجہ بیہودہ ہے اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ

درویش را خدا بہ تو نگر حوالہ کرد تا کا را و بسا ز دو فانی کند دلش  
از روی نخل گریہ شود ملتفت بدو فردا بود ندامت و اندوہ حاصلش

غرض یہ ہے کہ بخیر و خیرات کرو۔ گنجوس نہ بنو۔)

کفار پوچھتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی۔ ارے! جب قیامت آئگی تو کچھ دیر نہ ہوگی (پہلا صور پھونکتے ہی سب کے سب مگر رہ جائیں گے) اتنی بھی مہلت نہ ملیگی کہ کوئی وصیت کر سکے یا بال بچوں کی طرف جاسکے (یعنی قیامت اچانک آجائگی اور کسی کو کچھ خبر بھی نہ ہوگی)۔

کفار گمراہی میں پڑے ہیں۔

اللہ پاک زبردست۔ جاننے والا۔ مہربان ہے۔

{نتائج:- آیات الہی کو مانو۔ احکام الہی کو برتو۔ دنیا میں امیر و غریب

دونوں ہیں۔ امیروں کو چاہیئے کہ غریبوں کے کام نکالیں اور اُن کی مدد کریں۔ یہ سب اسباب دُنیا ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کیا کریں۔ قیامت ضرور ہو کر رہیگی۔ کفر گمراہی ہے۔ غضبِ الہی سے برابر ڈرتے رہو۔ . . . . .

مسئلہ:- کسی نیک کام کو یہ کہہ کر ترک کرنا کہ اگر اللہ چاہتا تو خود کمرالیتا

ناجائز ہے۔ . . . . . {

{خلاصہ:- (۱) حالاتِ قیامت۔ کافروں کی کیفیت۔ اہل جنت کی

آسائش۔ (۲) شیطانِ شمن انسان۔ (۳) عبادتِ الہی کا حکم۔ . . . . . {

مطالب:- (حالاتِ حشر:-) جب (دوسرا) صور پھونکا جائیگا۔ تو سب

(مردے اپنی) قبروں سے نکل کر اللہ کے حضور میں حاضر ہونگے۔ کفار کہیں گے کہ ہمارے ہماری کم بختی ہمیں ہماری خواہگاہ سے کس نے اٹھا دیا۔ (فرشتے اُن سے کہیں گے کہ)

یہی تو وہ قیامت ہے جس کا وعدہ اللہ نے کیا تھا اور جس کو رسول نے سچ کہا تھا

(بقول دیگر کفار حالتِ قیامت کو دیکھ کر قیامت کے بارے میں خود کہیں گے بیشک ہم

عظمیٰ میں تھے کہ قیامت کو نہ مانتے تھے اور بیشک وعدہ خدا اور قول رسول درباؤ

قیامت ٹھیک اور درست تھا) اور (یہ بھی کہ دیا جائیگا کہ) آج کسی پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا اور انصافاً اعمال کا بدلہ دیا جائیگا۔

جنتی ہر طرح کے آرام و آسائش میں ہونگے۔ اُن کو اللہ کی طرف سے سلام پہنچایا جائیگا (اور خدا تعالیٰ کی تجلی حاصل ہوگی)۔

شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔ انسان کو گمراہی میں ڈالتا ہے۔  
لوگو! اللہ کی عبادت کرو۔

عبادت الہی سیدھی راہ ہے۔

کافر مومنوں سے الگ کر دئے جائیں گے۔ ان کے ہاتھ پاؤں (اُن کے اعمال کے بارے میں) گواہی دیں گے۔

(۱) خلاف اُنکے دینگے سب اعضا گواہی شکست اُنکی اُنکے گواہوں ہوگی)

کفار دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور اُن کو جتا دیا جائیگا کہ یہ اس سبب سے ہے کہ باوجود تاکید کے بھی کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرنا تم سب (دُنیا میں) شیطان کی پرستش کرتے رہے اور باوجود منہا ہی کے بھی تم لوگ دنیا میں کفر کرتے رہے اور باوصف بینائی (عقل اور طاقت روحانی و جسمانی) کے بھی تم سب گمراہی میں پڑے رہے۔

{نتائج:- اعمال نیک و بد کی جزا و سزا قیامت میں ملے گی۔ کفر نہ کرو۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ شرک نہ کرو۔ قیامت برحق ہے۔ نفسانی خواہشوں پر نہ چلو۔ . . . . .}

{خلاصہ:- (۱) زیادتی عمر میں کمزوری۔ لوگوں کی غفلت۔ (۲) پیغمبر صلعم کو

شاعری کی تعلیم نہیں ہوئی بلکہ قرآن عطا ہوا۔ (۳) قرآن میں نصیحت۔ زندہ دلوں

کے لئے خوف۔ اور کافروں کے لئے اتمام حجت ہے۔ (۴) پیغمبر صلعم کو تعلیم صبر۔ (۵)

باوجود نصرتِ الہی کے بھی کفار ناشکری اور شرک کرتے (۶) معبودان باطل کی بے اختیار

(۷) بعث و نشر و احیاء موتی کے دلائل۔ (۸) اوصافِ خداوند تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب:- ہم جس کی عمر زیادہ کرتے ہیں اُس کو (بڑھا پے میں) کمزوری

بھی دیتے ہیں۔ (اور اسی طور سے فنا بھی کر دیتے ہیں۔ تو افسوس کا مقام ہے کہ اُن

بھی لوگ نہیں سمجھتے (اور بُرائی کئے جاتے ہیں اور اللہ کے احکام کو نہیں مانتے)۔ پیغمبر صلعم کو ہم نے شاعری نہیں سکھائی (اور اس سبب سے کہ اُس کی اُن کو کوئی ضرورت نہ تھی) اور نہ یہ آپ (کی شان) کے لائق تھی۔ بلکہ قرآن عطا فرمایا (یہ اُن کا جواب ہے جو پیغمبر صلعم کو شاعر کہتے اور قرآن کو شعر شاعری بناتے تھے)۔ قرآن میں نصیحت بھری ہے اور قرآن (کی آیت) صاف (اور واضح) ہے۔ قرآن اس لئے نازل ہوا ہے کہ جو زندہ دل ہیں اُن کو خوف دلائے۔ اور منکر و پر خدا کی حجت تمام ہو جائے (تاکہ کافروں کو کہنے کا موقع نہ رہے کہ دُنیا میں ہم پر کوئی کتاب نازل نہ ہوئی تھی۔ اور ہم کو احکام الہی معلوم نہ تھے اور ہم کو کسی نے نہ سمجھایا)۔

اُسے پیغمبر اکافروں کے کہنے پر کچھ رنج نہ ہو۔ کیونکہ یہ سب (ایسے بے وقوف ہیں کہ) اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ہم نے (کیسی کیسی نعمتیں اُن کو دے رکھی ہیں۔ اور اُن میں ہماری کیسی کیسی قدرتیں ہیں جیسے) اُن کے لئے چار پائے پیدا کئے جو ان کے قبضے میں ہیں کہ بعض پر یہ سب سواری کرتے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں۔ اُن کا دودھ پیتے ہیں۔ اور بھی بہت سے منافع حاصل کرتے ہیں۔ اس پر بھی یہ سب ہمارا شکر نہیں کرتے۔ بلکہ سب کے سب نے اللہ کے سوا ایسوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے جو اُن کی مدد نہیں کر سکتے اور ایسے بے بس ہیں کہ خود ہی (قیامت میں) گرفتار بلا ہوں گے۔

اُسے پیغمبر اکا فر ہمارے دشمن بن جاتے ہیں اور ہماری نسبت مثال لاتے ہیں (یعنی مخلوق کی قدرتوں اور عادات پر قیاس کر کے ہماری قدرت کو بھی محدود سمجھتے ہیں) اور اپنی ہستی کو بھول کر کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد گلی ہوئی ہڈیوں کو اللہ زندہ نہیں کر سکتا۔ مگر یہ سب اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ ہمیں تو ان کو نطفہ سے پیدا کرتے ہیں۔ ہمیں ہر چیز کو پہلے پہل بناتے ہیں۔ ہمیں درخت سے آگ نکالتے ہیں۔ ہمیں نے آسمان و زمین کو بنایا ہے۔ اور جب کسی چیز کا کرنا منظور ہوتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا اور وہ چیز ہو جاتی ہے۔ اور ہمارے ہی ہاتھ میں سب کچھ اختیار ہے۔ تو پھر ہم کو جلا اٹھانا کیا مشکل ہے۔ ہم ضرور جلا اٹھائیں گے اور ہمارے پاس پھر آئیں گے (ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن عاص بن وائل ایک گلی ہوئی ہڈی ہاتھ میں



لئے ہوئے پیغمبر صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کیا ہڈی زندہ ہوگی اُس پر پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ اللہ تجھ کو بھی مارے گا پھر زندہ کرے گا۔ پھر دوزخ میں داخل کرے گا۔  
 کافروں کے ظاہر و پوشیدہ اعمال اور کاموں کو اللہ خوب جانتا ہے۔  
 اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ ہر چیز پر قادر۔ بڑا بنانے والا۔ خبردار۔ پاک ہے۔  
 {نتیجہ: صبر کرو۔ شکر کیا کرو۔ شکر سے بچو۔ بعثت و نشر کے قائل ہو۔ قرآن کو مانو۔ پیغمبر صلعم کو سچ جانو۔ اپنی حقیقت پر غور کرو۔ اور تکبر نہ کرو۔ اللہ کے سوا اور کوئی دوسرا معبود نہیں۔ ہر کمالے راز وال۔

کمال جس کو ہوا ہے حال تو آخر اُس کو زوال بھی ہے۔  
 قمر کو دیکھو کہ ہر مہینے میں بدر بھی ہے ہلال بھی ہے۔ {

## (۳۷) سُوْرَہٗ صَفّت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- (۱) مالکیت۔ الوہیت۔ اور ربوبیت اللہ تعالیٰ (۲) کافروں کا تمسخر۔ یہ سب سخن شتو نہیں۔ انکار بعثت و نشر۔ (۳) دلیل احیاء موقی۔ (۴) شیاطین کے لئے شہاب۔ (۵) کافروں کی کیفیت بروز قیامت۔ . . . . .  
 مطالب:- اللہ تعالیٰ قسمًا فرماتا ہے کہ سب کا پروردگار ایک ہے (اور سولے اللہ کے کوئی دوسرا معبود نہیں)۔

اے پیغمبر! تمہارے معجزے کی کفایت نہی اُڑاتے اور اُن کو جادو بتاتے اور تمہارا کہنا نہیں مانتے اور بعثت و نشر کا انکار کرتے اور کہتے کہ ہم اور باپ دادا سڑگل کیونکر جلائے جائیں گے۔ یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ آسمان و زمین اور اُن میں جتنی چیزیں ہیں سب کا اور مشارق کا معبود اللہ ہی ہے۔ آسمان کو ستاروں سے اُسی نے تو زینت دی ہے۔ اور پھر شیاطین سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور بیشک (خلقت میں) یہ سب چیزیں آدمیوں سے سخت اور قوی ہیں کیونکہ آدمی لیسدار پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ تو کفار کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ اللہ کو جلا اُٹھانا کیا مشکل ہے۔  
 آسمانوں کو شیاطین سے اللہ نے محفوظ رکھا ہے۔

جو شیاطین آسمان کی طرف بات سننے کی غرض سے جاتے ہیں اور (جب کبھی) کوئی بات چھپا کے اُچک لیتے ہیں۔ تو اُن کو فرشتے کھڑیٹ دیتے ہیں اور شہاب اُن کا پیچھا کرتا ہے۔

جب کڑک ہوگی (یعنی صور پھونکا جائے گا) تو سب کے سب قبروں سے اُٹھ کھڑے ہونگے اور میدانِ قیامت میں جمع ہونگے۔ اور منظر رہیں گے کہ کیا حکم ہوتا ہے پھر اُس وقت کا فر کہیں گے کہ ہماری خرابی ہو یہ تو دنِ انصاف اور بدلے کا ہے پھر اُن سے کہہ دیا جائے گا کہ یہی قیامت ہے جس کو تم سب جھٹلاتے تھے۔

{ **نتائج :-** رسول کو مانو۔ قیامت کو برحق جانو۔ بعث و نشر پر ایمان لاؤ۔ }  
{ **خلاصہ :-** (۱) کفار اور اُن کے معبودانِ باطل کی اُخرویٰ سزا بسبب تاخر ماننے خدا اور رسول۔ جہنم میں کفار کی حالت۔ (۲) پیغمبر صلعم پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں۔ (۳) خالص بندے کا عمدہ اجر۔ (۴) جنتی۔ دوزخی کو لعنتِ ملامت کرینگے۔ (۵) نیک عمل کی ترغیب۔ (۶) ظالم اور منکرین کی سزائے اُخرویٰ۔ (۷) کفار مکہ کی گمراہی بسبب تقلیدِ بیجا۔ (۸) اگلوں کا نتیجہ بد بسبب تاخر ماننے رسول۔ . . . }

**مطالب :-** مشرک۔ اُن کے ساتھی۔ اُن کے (باطل) معبود (جیسے شیطانین بت وغیرہ)۔ اور مجرم سے سوال ہوگا اور جہنم داخل کئے جائینگے اور ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکے گا اور اُن کے معبودانِ باطل محض مجبور ہوں گے۔ اور آپس میں وہ سب قیل و قال کریں گے اور ایک دوسرے پر الزام دھریں گے۔ اور اُن کے کھانے پینے میں سختی کی جائیگی غرض تو لی اہی (کہ مشرک گمراہ ازلی ہیں اور اُن پر عذاب ہوگا) ثابت ہو جائے گا۔ اس عذاب کا یہ سبب ہوگا کہ جب اُن کو کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اکرٹ جاتے تھے (یعنی اللہ پر ایمان نہ لاتے تھے)۔ اور پیغمبر صلعم کو ایک دیوانہ شاعر سمجھتے تھے اور اپنے گمراہ باپ دادوں کی چال پر چل کر گمراہ ہو گئے تھے۔ اور بعث و نشر کا انکار کرتے تھے۔

بیشک پیغمبر صلعم پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں (یعنی پیغمبر صلعم وہ باتیں بیان کرتے ہیں جو پہلے پیغمبروں نے بیان کی ہیں)۔

جو اللہ کے خالص بندے ہیں وہ جنت میں جائیں گے اور ہر طرح کے مزے

اُڑائیں گے۔

جنتی۔ دوزخی کو جھانک کر اُن کے اعمال پر لعنت و ملامت کریں گے اور کہیں گے کہ ہم پر یہ اللہ ہی کی نعمت تھی کہ کفار کے کہنے سے ہم گمراہ نہ ہوئے ورنہ ہم بھی دوزخ میں داخل ہو جاتے (غرض یہ ہے کہ جنتی۔ دوزخی کو قائل کریں گے کہ قیامت حشرِ غدا و ثواب سے تمہارا انکار محض غلط تھا۔ اب تو تم نے ان کو سچ پایا اور انکار سے کیسا عذاب ملا)۔ پس انہیں وجہوں سے چاہیے کہ لوگ نیک عمل کریں۔ (کیونکہ ذرا لوگ خیال کریں کہ کیا جنت اور اُس کے آرام و آسائش اچھے ہیں یا (دوزخ کا) درختِ زقوم؟

ظالمین اور منکرین دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور درختِ زقوم کا مزہ چکھیں گے اور ہر طرح کی تکلیف سہیں گے۔

کفارِ مکہ اپنے گمراہ باپ دادوں کی چال چلتے ہیں اور یہ سب گمراہ ہیں (اور ان کا انجام بُرا ہو گا جیسا کہ) اگلے لوگوں میں سے بہتروں نے رسول کی پیروی نہ کی اور گمراہ ہو گئے اور اس کا نتیجہ بُرا ہوا۔

{نتائج: کفر نہ کرو۔ شرک نہ کرو۔ لا الہ الا اللہ پر ایمان لاؤ۔ پیغمبرِ صلعم کو رسولِ برحق جانو۔ گناہ کی باتوں میں اپنے باپ دادا کی تقلید نہ کرو۔ بُری باتوں کی تقلید سے آدمی گمراہ ہوتا ہے۔ بھلی باتوں میں تقلید کرنا لازم ہے۔ . . . .}

{خلاصہ:- (۱) قصۃ ہلاکتِ قومِ نوح ۴- (۲) قصۃ ابراہیم ۴- بتوں کا توڑنا۔ آگ میں پھینکا جانا۔ گھر سے نکلنا۔ اسمعیل ۴ کا پیدا ہونا۔ ان کے ذبح پر مستعد ہونا۔ اللہ کا بچانا۔ اسحق ۴ کا پیدا ہونا۔ ان کی نسل میں پیغمبر اور ظالم کا ہونا۔ (۳) نیک بندوں کے لئے اجر۔ . . . .}

{مطالب:- (نوح ۴ تقریباً ساڑھے نو برس تک لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ لیکن قوم نے ایک نہ سُنی۔ اور نوح ۴ کو سخت سخت تکلیفیں پہنچائیں۔ آخر ش) ہم سے نوح ۴ نے (ہلاکتِ قوم کی) دُعا مانگی۔ ہم نے دُعا قبول کی۔ (سیلاب آیا)۔ کافر قوم کو اس میں غرق کر ڈالا۔ اور نوح ۴ اور اُن کی مومن اولاد کو سخت مصیبت سے (یعنی غرقِ طوفان سے یا کفار کی ایذا و بہتان سے) بچا لیا۔ (بعد سیلاب کے) نوح ۴ کی اولاد

کو (بقول ترمذی سام-حام-یافث کو) باقی رکھا اور ان کا نسب جاری کیا۔ تمام عالم میں نوحؑ پر سلامتی ہو (بقول بخاری پچھلے لوگ خیر سے یاد کرتے ہیں)۔

ہم نیک بندوں کو عمدہ بدلہ دیتے ہیں۔

ابراہیمؑ پر سلام ہو۔ اور اُن کے لئے پچھلے لوگوں میں سلام یا ذکر خیر

چھوڑا۔

ابراہیمؑ نوحؑ کے گروہ میں سے تھے (یعنی نوحؑ کی اولاد میں تھے یا جس طرح نوحؑ پیغمبر تھے اُسی طرح ابراہیمؑ بھی پیغمبر تھے)۔

ابراہیمؑ (کے باپ بُت پرست تھے۔ لیکن ابراہیمؑ پیدائش ہی سے) قلبِ سلیم رکھتے تھے (یعنی اپنے رب کی طرف توجیدِ خالص کے ساتھ متوجہ تھے)۔ اور اُنہوں نے اپنے باپ اور لوگوں سے کہا کہ تم جھوٹے معبودوں کو کیوں پوجتے ہو۔ اور اُن کی پرستش سے تمہارا مطلب کیا ہے۔ (غرض تمہیں لازم ہے کہ) اللہ ہی کی عبادت کرو۔ (عید کے دن کافر بڑی دھوم دھام سے بتوں کے آگے کھانا وغیرہ رکھتے تھے اُس دن لوگوں نے ابراہیمؑ سے کہا کہ بُت خانہ چلو اور ہمارے بتوں کی زرب و زمینت کو دیکھو)۔ ابراہیمؑ نے ستاروں کی گردش میں نظر کی (یا علم نجوم کی کتاب میں دیکھا) اور فرمایا کہ میں بیمار ہوں۔ جب لوگ ابراہیمؑ کو جھوٹا کر چلے گئے۔ تو وہ اُن کے بتخانہ میں گھس گئے اور بتوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا بھلا تم کیوں نہیں کھاتے اور بات کیوں نہیں کرتے۔ اس پر ابراہیمؑ بتوں کو مارنا شروع کیا (اور توڑ ڈالا جب یہ خبر لوگوں کو ملی) تو وہ سب ابراہیمؑ کے پاس آئے (اور اُن کو پکڑ کر عمروں کے ہاں لے گئے۔ دربارِ عمرو میں) اُنہوں نے کہا کہ جھوٹے معبودوں کو کیوں پوجتے ہو۔ عبادت تو اُس کی کرنی چاہیئے جس نے تم کو اور تمہارے بتوں کو بنایا ہے۔ اس پر لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ایک چنائی چنوا اور ان کو آگ میں پھینک دو۔ (چنائی حکم عمروں کا ایک بہت بڑا آتشکدہ بنا کر آگ روشن کر کے اُس میں اُن کو ڈال دیا۔ آگ نے کچھ اثر نہ کیا۔ اور آتشکدہ ہلہلانا باغ بن گیا)۔ غرض کفار نے ابراہیمؑ کے حق میں مکر و جیلہ چاہا لیکن ہم نے اُن کفار کو زیر (اور ذلیل) کر دیا (اور ابراہیمؑ کو بچا لیا)۔ اُس کے بعد ابراہیمؑ نے (اپنی قوم سے) کہا کہ اب

میں رخصت ہوتا ہوں اور جہاں اللہ لے جائے گا وہاں جاؤں گا (غرض بابل سے شام گئے جب بہت دن تک اُن کے کوئی فرزند نہ ہوا تو) انہوں نے ہماری جناب میں دعا کی کہ ایک فرزند عطا کر۔ ہم نے ایک بُر دار لڑکے (یعنی اسمعیلؑ) کی خوشخبری دی۔ وہ (پیدا ہوئے اور) دوڑ دھوپ کرنے لگے تو ابراہیمؑ نے (تین متواتر خواب دیکھے کہ اللہ کا حکم ہے کہ اسمعیلؑ کو ذبح کر دے۔ تو آپ اسمعیلؑ کے پاس پہنچے اور) کہا کہ بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس اس میں تیری کیا رائے ہے؟ اسمعیلؑ (بسر و چشم موجود ہو گئے اور اُنہوں نے) کہا کہ جو کچھ آپ کو حکیم اُپنی ہے اُس کو کر گزریں۔ انشاء اللہ آپ مجھے کو صابری پائیں گے۔ چنانچہ اسمعیلؑ کو (مٹی پر ذبح کرنے کے لئے) لٹایا (اور چھری پھیری۔ لیکن) ہم نے کہا کہ بس! یہ منہاری آزمائش تھی اور تم آزمائش میں پورے اُترے۔ اور ہم نے (ایک مینڈھا) اُس کے عوض میں (بھيجا۔ ابراہیمؑ نے اُس کو قربانی دی۔ اُس کے بعد ہم نے ابراہیمؑ کو دوسرے بیٹے اسحقؑ کی خوش خبری دی (اور یہ بھی کہ دیا کہ) وہ ایک برگزیدہ پیغمبر ہوگا۔ اور ابراہیمؑ اور اسحقؑ (کی نسل) میں ہم نے برکت دی کہ اُن کی نسل سے اکثر پیغمبر ہوتے گئے اور بہتیرے بُرے لوگ بھی۔

**مُتَبَاجُّ:** جو بُرے لوگ ہیں اُن پر اللہ کا عذاب ہوتا ہے۔ کفر میں ماں باپ کی اطاعت نہ کرنی چاہیئے۔ نیک بندوں کو امداد اُپنی ہوتی ہے۔ پیغمبروں پر سلام بھیجنا چاہیئے یعنی پیغمبروں کے نام کے بعد علیہ السلام کہنا مستحب ہے۔ اللہ ہی کی عبادت کرنی چاہیئے اور کسی کی نہیں۔ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔ کافروں کا دائو اللہ کے ساتھ کچھ چل نہیں سکتا۔ نیکوں کو اللہ ہی راہ راست دکھلاتا ہے۔ اللہ کے خالص بندے راہِ حق میں جان تک نثار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خالص بندوں کو آزما تا ہے۔ بُرے رسم و رواج کے مٹانے میں خلق اللہ سے نہ ڈرو۔ تجرت اُپنی میں گمراہ رشتہ داروں کو چھوڑنا چاہیئے۔ دُعا مانگو۔ اللہ محبوب الدعوات ہے۔ شرک نہ کرو۔ کفر نہ کرو۔ اُس رکوع سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسمعیلؑ ذبح اللہ تھے نہ کہ اسحقؑ۔ . . . .

**مُثَلَّم:** تو یہ یعنی ایسا کلمہ جس کا ظاہر خلاف مراد ہو بضرورت شرعی

۴

جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ ظلم و معاصی سے بچنے کے لئے ہو۔ . . . . {

{ خلاصہ :- (۱) موسیٰ ؑ و ہارون ؑ کا تذکرہ۔ ان پر اللہ کے احسانات۔

(۲) قصۃ الیاس ؑ۔ قوم کو اُن کی نصیحت۔ (۳) قصۃ قوم لوط ؑ۔ اُن کی ہلاکت۔

(۴) نیکوں کو اجر۔ . . . . {

**مطالب :-** ہم نے موسیٰ ؑ و ہارون ؑ پر (بے شمار) احسانات کئے (منجملہ

اُن کے یہ ہیں) :- اُن دونوں بھائیوں کو اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو فرعونوں

کی تکلیف دہی اور ایذا رسانی سے بچالیا۔ اُن کی اور بنی اسرائیل کی مدد کی اور

اس مدد سے وہ (اپنے دشمنوں پر) غالب ہو گئے۔ دونوں کو تورات عنایت کی

جس میں صاف صاف احکام ہیں۔ راہِ راست کی طرف ان لوگوں کو ہدایت

کی۔ آئندہ کے لئے اُن کا ذکر خیر باقی رکھا۔

موسیٰ ؑ و ہارون ؑ مومنوں میں سے تھے۔ اُن پر سلام ہو۔

الیاس ؑ رسول تھے۔ اور مومنوں میں سے تھے۔ اُنہوں نے اپنی قوم کو سمجھایا

کہ تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا پروردگار اللہ ہی ہے اور وہ سب سے اچھا

پیدا کرنے والا ہے۔ تو پھر اسے چھوڑ کر بعل کو (جو ایک بُت کا نام تھا) کیوں پوجتے

ہو۔ لیکن اُس قوم نے کچھ نہ سنا اور (اُلٹا) الیاس ؑ کو جھٹلایا۔ پس سوا سے

خالص بندے کے وہ سب پکڑے آئیں گے (چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قحط پڑا

اور الیاس ؑ آسمان پر اُٹھائے گئے)۔ الیاس ؑ کا ذکر خیر آئندہ کے لئے باقی

رکھا اور اُن پر سلام ہو۔

لوط ؑ رسول تھے۔ ہم نے اُن کو اور اُن کے گھر والوں کو بچالیا۔ مگر اُن کی

ایک بیوی کو اور (بہ سببِ بد اطواری کے) سارے شہر والوں کو ہم نے ہلاک

کر ڈالا (اُس بستی کے باشندوں کو لواطت کی عادت تھی۔ لوط ؑ نے بہت کچھ

سمجھایا۔ لیکن اُن لوگوں نے ایک نہ سنی۔ اُس پر زمین اُلٹ دی گئی اور سب

ہلاک کر دئے گئے۔ لوگو! (افسوس کا مقام ہے کہ) ان کے ہلاک شدہ شہر پر تم

لوگ صبح و شام گزرتے ہو اس پر بھی تم کچھ نہیں سمجھتے (اور ان حالتوں کو دیکھ کر

اور اُن کو بھی تم لوگ کفر و شرک کرتے جاتے ہو۔ اور اگر یہی حالت رہی تو تم سب

بھی مثل گزشتہ قوموں کے ہلاک کر دئے جاؤ گے۔

ہم نیکوں کو عہدہ بدل دیتے ہیں۔

{ **نتائج:** - رسولوں پر سلام بھیجو۔ اللہ کی عبادت کرو۔ کفر و بت پرستی نہ کرو۔ شرک سے بچو۔ آغلام کی منہا ہی۔ تکذیب رسول کی ممانعت۔

**مسئلہ:** - پیغمبروں کا ذکر خیر اور ان پر سلام۔ اور ان کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا مستحب ہے۔ . . . . . {

{ **خلاصہ:** - (۱) قصۂ یونس - (۲) نیالیات کفار کا رد جو یہ کہتے کہ فرشتے

اللہ کی بیٹیاں اور جن اللہ کے رشتہ دار ہیں۔ (۳) جو گمراہ ازلی ہیں وہی کافروں

کے بہکاوے میں آتے۔ (۴) فرشتے خود مقرر ہیں کہ وہ سب اللہ کے بندے ہیں

(۵) کلام کفار کا رد کہ کوئی کتاب نازل ہوتی تو ایمان لاتے۔ (۶) کفار کی سزا

و عذاب۔ (۷) پیشین گوئی غلبہ مسلمان۔ (۸) حمد خداوند تعالیٰ۔ . . . . {

**مطالب:** - یونس رسول تھے (یہ شہر بنیوا میں پیغمبر بنا کر بھیجے گئے

انہوں نے لوگوں کو سمجھایا، بچھایا۔ لوگ ایمان نہ لائے۔ تب آپ نے ان کی

ہلاکت کی وعامانی اور لوگوں سے کہ دیا کہ بلا آئیگی۔ جب بلا کے نزول کا سامنا

معلوم ہوا تو لوگوں نے گناہوں سے توبہ کی۔ اللہ نے بلا کو روک دیا۔ یونس

کو غیرت ہوئی کہ لوگ ہمیں جھوٹا کہیں گے۔ بنیوا سے) آپ بھاگے اور ایک کشتی

پر سوار ہو گئے (کشتی بیچ دریا کے ٹھیر گئی)۔ قرعہ ڈالا گیا (قرعہ آپ پر پڑا)۔ آپ

دریا میں پھینک دئے گئے۔ ایک مچھلی آپ کو نگل گئی۔ آپ نے توبہ و استغفار

کی۔ (اللہ نے قصور کو معاف فرمایا) مچھلی نے کنارہ پر آپ کو اگل دیا۔ وہاں

چٹیل میدان تھا۔ اللہ نے اُس پر ایک بیلدار درخت (غالباً کدوکا پٹیر) اگا دیا۔

آپ (کدوکے) پیڑ کے نیچے کئی دنوں تک پڑے رہے اُس کے بعد (پھر بنیوا)

ایک لاکھ یازدہ آدمیوں کی طرف بھیجے گئے۔ لوگ اُن پر ایمان لائے تو پھر

اُن لوگوں کو اللہ نے (بہ سبب ایمان لانے کے) ایک وقت معین تک بسایا

بسایا۔ اگر یونس توبہ و استغفار نہ کرتے تو مچھلی کے پیٹ میں قیامت تک

رہتے (اور نکلنے نہ پاتے)۔

کفار مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں مانتے اور اُن کو عورت جانتے۔ اللہ کے لئے اولاد قرار دیتے۔ اور اللہ اور جن میں رشتہ داری ٹھہراتے۔ یہ سب جھوٹ بولتے ہیں۔ کیونکہ اللہ ان بکھیڑوں سے پاک ہے۔ بھلا اگر تمہارا کہنا صحیح ہے تو کسی بات سے ثابت کر دکھاؤ؟ (یعنی اُس کو نہ جو رو ہے نہ بیٹا نہ بیٹی نہ کسی سے کسی طرح کی رشتہ داری۔ رؤسا سے قریش کہا کرتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اور قریش کے تین قبیلے سلیم۔ خزاعہ۔ جہینہ سمجھتے تھے کہ اللہ اور جنوں کے درمیان رشتہ داری ہے۔ یہاں پر ان کفار کے قول کا رد ہے۔)

کافرو! برخلاف (حکم) خدا کے نہ تم نہ تمہارے معبود کسی کو بہکا سکتے مگر ہاں انہیں کو جن کی تقدیر میں دوزخ لکھا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کافروں کو شرماتا ہے کہ دیکھو فرشتے خود ان باتوں کے قائل اور مقرر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ: ہم لوگوں میں سے ہر ایک کی جگہ یا درجے معین ہیں ہم لوگ (احکامِ الہی کے لئے) صف بستہ (کھڑے) رہتے۔ ہم لوگ اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرتے ہیں (جب یہ حالت ہے تو پھر فرشتوں کو کیا قدرت ہو سکتی ہے اور پھر اللہ کی بیٹیاں کیونکر ہو سکتے ہیں۔ کافروں کا کہنا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں محض افترا ہے۔)

(قبل بعثت پیغمبر صلعم کے اور قبل نزول قرآن شریف کے) کافر مکہ کہتے کہ اگر اگلے لوگوں کی کوئی کتاب الہی ہوتی تو ہم بھی ایمان لاتے اور خالص بندے ہو جاتے۔ لیکن (یہ کہنا محض غلط تھا کیونکہ جب پیغمبر صلعم آئے اور قرآن نازل ہوا تو قرآن پر ایمان نہ لائے۔ خیر ایمان نہ لانے کا نتیجہ آگے چل کر معلوم کریں گے) (مسلمانوں کی فتح پر یا بعد اپنی مرگ کے)۔

پیغمبروں کے حق میں ہمارا پہلے ہی ارشاد ہو چکا ہے کہ ہم اُن کی مدد کریں گے اور بے شک مسلمانوں کا گروہ غالب رہے گا (یہ پیشین گوئی فتوحات اسلام کی ہے)

اے پیغمبر! کافر عذاب کے لئے جلدی کرتے ہیں۔ تم اس کا تردد نہ کرو۔ بلکہ صبر کرو۔ جب اُن کی انگنائیوں میں عذاب آنا نازل ہوگا تو (خود ہی) دیکھ لیں گے



(یعنی بعد فتنو حاتِ اسلام کے۔ یا بعد مرگ کے)۔

رسولوں پر (درود) سلام ہے۔

اللہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔ کمال عزت و قدرت والا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔

کل تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں (اور کوئی دوسرا اس قابل نہیں)۔

{نوٹ :- تسبیح و ذکر موجب برکات و دافع مصائب و برآرِ حاجات

ہیں۔ ہدایت و ضلالت باختیارِ عبد نہیں۔ ثنّات و سعادت امورِ تقدیری ہیں۔ اہل حق ہمیشہ غالب رہیں گے اور انجامِ اہل باطل کی ہلاکت ہے۔

نتائج :- دُعاء۔ توبہ استغفار کرنا لازم ہے۔ ان سے قصور و گناہ

کی معافی ہوتی ہے۔ اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرو۔ دُعا کو اللہ قبول کرتا ہے

وہی گمراہ ہوتے جو گمراہ ازلی ہیں۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ صبر کرو۔ مشرک نہ

کرو۔ . . . . {

## (۳۸) سُورَةُ ص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{خلاصہ :- (۱) قرآن میں نصیحت۔ (۲) کفار کا انکار یہ سببِ تکبر اور

ضد کے ہے۔ (۳) ہلاکتِ قومِ سابقہ۔ (۴) پیغمبرِ صلعم کی رسالت پر کافروں کا تعجب

اور تکذیب اور اُس کا سبب۔ (۵) منکر و حدائیت و رسالت کی شکست کا وعدہ۔

(۶) ہلاکتِ قومِ عاد۔ ثمود۔ قومِ لوط۔ اصحابِ ایکہ یہ سببِ تکذیب

رسول۔ (۷) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . {

مطالب :- قسم ہے اس قرآن نصیحت کرنے والے کی (کہ بیشک یہ ہمارا

اُتارا ہوا ہے۔ یا کا فر کسی اور وجہ سے منکر نہیں)۔ بلکہ

جو لوگ (قرآن یا وحدانیتِ الہی یا رسول کے) منکر ہیں وہ تکبر اور ضد کے

سبب سے اس بات کو مانتے نہیں (یہ سب اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اتنی ضد اور

تکبر بیکار آمد نہیں۔ دیکھو) بہت سی گزشتہ قوموں کو ہم نے ہلاک کر ڈالا (اور

جب اُن پر بلا آئی تو پھر چیخنے چلانے لگے۔ لیکن نجات کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔

کفار تعجب کرتے ہیں کہ اُن ہی میں سے ایک آدمی پیغمبر ہو جائے (اور اُس پر وحی اُترے)۔ اور یہ سب کہتے کہ پیغمبر صلعم جا دو گراور جھوٹے ہیں۔ ان کے تعجب کرنے کا اور جھٹلانے کا یہ سبب ہے:۔ یہ سب (غور و فکر کرتے نہیں) صرف شک و شبہ پر اُڑتے ہیں۔ اگر اُن پر عذاب ہوتا تو شک و شبہ میں نہ پڑتے (اور پیغمبر صلعم کی پیغمبری کو ماننا پڑتا)۔ یہ سب اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ فیصلہ باری ہے۔ اللہ جس کو چاہے دے جس کو چاہے نہ دے۔ اس میں کسی کا اجارہ نہیں۔

(۵) این سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدا سے بخشندہ) جب پیغمبر صلعم فرماتے ہیں کہ اللہ واحد و یکتا ہے (اور کفار کے معبود باطل ہیں) تو کفار تعجب کرتے ہیں اور پھر سردار کفار پیغمبر صلعم سے اس بات کو سُن کر چل کھڑے ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ اپنے معبودوں پر صبر کئے رہو۔ بیشک اس کہنے میں (کہ اللہ ایک ہے) پیغمبر صلعم کی کچھ غرض ہے اور یہ بنائی بات ہے۔ اس کو تو دوسرے دین میں کبھی سنا بھی نہیں۔ (کافروں کا تعجب کرنا اور ایسا کہنا محض غلط ہے۔ شانِ نزول یہ ہے کہ چند رؤساء نے ابوطالب کے پاس جا کر شکایت کی کہ پیغمبر صلعم ہمارے معبودوں کو جھوٹا کہتے ہیں۔ ابوطالب نے پیغمبر صلعم کو بلوا بھیجا۔ رؤساء کفار نے پیغمبر صلعم سے کہا کہ ایک بات سُن لیجئے کہ ہمارے معبودوں کو جھوٹا نہ کہیے تو آپ کے معبود کو ہم کچھ نہ کہیں گے۔ پیغمبر صلعم نے کہا کہ ایک بات میری بھی سُن لو کہ لا اِلهَ اِلَّا اللہ کہو تو پھر ہم باز پُرس نہ کریں گے۔ یہ سُن کر رؤساء قریش اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے معبودوں کو نہ چھوڑیں گے)۔

تجوہدِ انیت کا انکار کرتے اور جو رسالت کو نہیں مانتے اُن کو شکست ہوگی (یہ پیشین گوئی ہے فتوحات اسلام کی)۔

انکارِ رسالت کے سبب سے نوگزشتہ قومیں جیسے قوم نوح ۴۔ عاد۔

فرعون۔ شود۔ قوم لوط۔ ۴۔ اصحاب ایکہ۔ ہلاک کردی گئیں (پس اسی طور سے قوم حال جو رسالت کی منکر ہے ہلاک کردی جائیگی)۔

اللہ زبردست بخشنے والا ہے۔

{نتائج :-} دین کی باتوں میں ضد نہ کرو۔ تکرار نہ کرو۔ اللہ کی باتوں میں شک و شبہ کو دخل نہ دو۔ پیغمبروں کو مانو۔ جب عذاب آجاتا ہے تو اس وقت کی توبہ مستغفار بکار آمد نہیں۔ قبل عذاب آنے کے توبہ واستغفار کرو۔ {

{خلاصہ :-} (۱) قبل وقوع قیامت کے کافر عذاب طلب کرتے۔ (۲) کافروں کے کہنے پر پیغمبر صلعم کو صبر کا حکم۔ (۳) تعریف و اُود۔ (۴) قصہ دو متخاصمین۔ داؤدؑ کی توبہ واستغفار۔ (۵) انصافاً فیصلہ کا حکم۔ (۶) ظلم کی ممانعت۔ خواہش نفسانی پر چلنے کی مناہی نفس پرست کی سزا۔ { مطالب :-} منکرین کہ ایک چکاڑھی کے منتظر ہیں (اور اسی کی راہ نکلتے ہیں) جو بیچ میں دم نہ لیگی۔

کافر (قیامت کا انکار کر کے ازراہ تمسخر) کہتے ہیں کہ اے رب! (پیغمبر صلعم جو قیامت کا ڈر سناتے ہیں کہ وہاں عذاب و ثواب ہوگا۔ پس اگر یہی بات ہے تو قبل وقوع قیامت کے (ابھی اُس) عذاب و ثواب کو نازل کر۔ (تو اے پیغمبر! اُن کو) ایسی ایسی باتیں کہنے دو اور اُن کی) باتوں پر صبر کرو۔ (وکیہو پہلے پیغمبر بھی صبر ہی کرتے آئے۔ اور اُن کو اللہ نے نعمتیں عطا کیں۔ چنانچہ داؤدؑ کا قصہ سنو)

اے پیغمبر! داؤدؑ کا قصہ یاد کرو۔ داؤدؑ قوت والے تھے۔ (یعنی جسمانی۔ روحانی۔ سلطانی قوت تھی)۔ (آرام و تکلیف ہیں) اللہ کی طرف رجوع کرتے تھے (عبادت الہی میں مشغول رہتے)۔ پہاڑ اور پرند اُن کے تابع تھے اور صبح و شام اُن کے ساتھ اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے۔ اُن کی حکومت و سلطنت بڑی مستحکم تھی۔ اُن کو حکومت عطا ہوئی تھی۔ بڑے فصیح و بلیغ و گویا تھے (یا اُن کا کلام صاف اور واضح ہوتا)۔ یا مقدمات کے فیصلے کو خوب سمجھتے۔ یا گفتگو کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں فرما لیتے پھر کلام شروع کرتے)۔ اللہ کے نزدیک اُن کا بڑا رتبہ اور عمدہ ٹھکانا ہے۔ دنیا میں اللہ کے خلیفہ تھے۔

اے پیغمبر! کیا تمہارے پاس جھگڑے (اور دو متخاصمین) کی خبر آئی ہے:- (سنو وہ قصہ یہ ہے:-) داؤدؑ کے پاس دو متخاصمین لڑتے ہوئے مسجد کی دیوار کو پھاند کر پینچے۔ داؤدؑ ڈر گئے۔ اُن دونوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں بلکہ پورا پورا انصافاً فیصلہ کریں اور راہِ راست کی طرف ہدایت فرمائیں۔ ایک نے کہا کہ میرے پاس ایک بھیڑی ہے اور دوسرے کے پاس ۹۹ بھیڑیاں ہیں۔ اُس پر بھی میری ایک بھیڑی کو چھین لینا چاہتا ہے اور کلام میں بھی سختی کرتا ہے۔ داؤدؑ نے کہا کہ بے شک اُس نے ظلم کیا (جب) داؤدؑ (اس قصے کو سُن چکے تو) کہا کہ بیشک شرکا میں سے بہت ایسے ہیں جو ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں مگر جو مومن نیکوکار ہیں وہ ایسا نہیں کرتے۔ مگر مومن نیکوکار بخوڑے ہیں۔ پھر سمجھ گئے کہ یہ اللہ کی طرف سے میری آزمائش ہے۔ فوراً توبہ و استغفار میں جھک کر گر پڑے صرف سجدہ کیا یا رکوع کے ساتھ سجدہ کیا۔ چنانچہ اللہ نے اُن کی لغزش کو معاف کیا۔ (داؤدؑ کی آزمائش کے بارے میں اور توبہ و استغفار کے سبب کو مفسروں نے مختلف طور سے بیان کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ آزمائش یہ تھی:- وہ دو متخاصمین دیوار پھاند کر گئے تھے اور فیصلہ کرنے کو گستاخانہ طور سے کہا۔ تو اس میں لامحالہ آدمی کو غصہ آ جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ غصہ میں پورے طور سے انصاف کا ہونا مشکل۔ لیکن باوجود اس کے بھی اُنہوں نے انصافاً فیصلہ دیا۔ اور جانچ میں پورے اُترے۔ توبہ و استغفار کرنے کا سبب یہ ہے کہ اُن کے بے قاعدہ آنے اور بے باکانہ بات چیت کرنے پر کچھ جوش آیا ہوگا۔ جو بمقتضائے بشریت و حکومت ہے۔ پس توبہ و استغفار کی۔ تبصروں کہتے کہ ایک مرتبہ داؤدؑ کی نگاہ اوریا کی جو روپر پڑی۔ وہ بڑی خوبصورت تھی۔ آپ کو بھلی معلوم ہوئی اور یا جب لڑائی میں قتل ہوا تو آپ نے نکاح کر لیا بعض کہتے کہ جب نظر اوریا کی جو روپر پڑی تو اوریا کو کسی لڑائی میں بھیج دیا۔ وہاں وہ قتل ہوا۔ آپ نے اُس عورت سے نکاح کر لیا۔ ۹۹ بھیڑی آپ کی ۹۹ بیویوں کی طرف اشارہ ہے اور ایک بھیڑی اوریا کی بیوی کی طرف۔ دو متخاصمین دو فرشتوں کی طرف۔

۵ محلِ بارِ اُلفت کا نہ حضرتؐ ہوا آخر رقم ہے واقعہ صحیفہ میں دائرہ خوشحال کا (

داؤدؑ کو حکم ہوا تھا کہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا اور اپنی خواہش پر نہ چلنا۔

آئے داؤدؑ ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے تو لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرو اور خواہش نفس کی پیروی نہ کرو کہ یہ پیروی تم کو اللہ کی راہ سے گمراہ کرے گی (غرض خواہش نفسانی آدمی کو گمراہ کر دیتی ہے) جو خواہش نفسانی پر چلتے۔ وہ راہ راست سے بہکتے اور قیامت کو بھول جاتے ہیں اُن کو عذاب سخت ہے۔

{نوٹ:- مصیبت میں صبر لازم ہے اور بندگان مقبول کا ذکر مستحب ہے اور موجب تقویت و اطمینان و دفعِ حزن ہے۔ سلطان کو قانون کا پابند ہونا چاہیئے خود مختار نہ کارروائی خلافِ قانون حرام ہے۔

**نتائج:-** قیامت کا انکار نہ کرو۔ صبر کرو۔ فیصلہ انصافاً لگیا کرو۔ اور اس میں خواہش نفسانی کو دخل نہ دو۔ خواہش نفسانی پر نہ چلو۔ انسان کے ساتھ آزمائش آہی ہوتی ہے۔ اللہ مجیب الدعوات ہے۔ اکثر شرکاء کی یہی نیت ہوتی ہے کہ شریک کا مال دبا بیٹھے۔

{خلاصہ:- (۱) مخلوقات کی پیدائش بیکار نہیں۔ (۲) کافروں پر عذاب۔ (۳) مفسد اور صالح۔ فاجر و متقی برابر نہیں۔ (۴) پیغمبر صلعم پر نزولِ قرآن۔ (۵) قرآن ہدایت ہے۔ (۶) تعریفِ سلیمانؑ۔ (۷) سلیمانؑ اور اسیل گھوڑے کا قصہ۔ (۸) سلیمانؑ کے تخت پر ایک جسم کا قصہ۔ اُن کی توبہ و استغفار۔ (۹) دُعائے سلیمانؑ۔

**مطالب:-** ہم نے آسمان و زمین اور کل مخلوقات کو بیکار نہیں بنایا ہے جیسا کہ منکرین خیال کرتے ہیں (بلکہ اُن کے پیدا کرنے میں مصلحت ہے۔)

دوزخ میں کافروں کی خرابی ہے۔ کیا مومن نیکو کار کو فساد پھیلانے والے کے برابر بنائینگے۔ اور کیا متقی کو گمراہ کے برابر کر دیں گے؟ (ایسا تو کبھی ہونے کا نہیں)۔

اسے پیغمبر! ہم نے قرآن کو تم پر اتارا ہے (اس سے رسالت ثابت ہوتی ہے)۔

قرآن بابرکت کتاب ہے۔ اور ہم نے اس لئے اتارا ہے تاکہ عقلمند اُس کی آیتوں میں غور و فکر کریں اور سمجھنے کے بعد نصیحت قبول کریں اور ہدایت پائیں۔ (قرآن میں غور و فکر ان سب باتوں کی طرف ہو سکتے ہیں: صحت الفاظ - تحقیق معانی - خلاصہ مطالب - ربط آیات - نتائج آیات - تخریج مسائل - تعلیم حق و باطل وغیرہ)۔

ہم نے داؤد کو سلیمان جیسا بیٹا عنایت کیا۔ سلیمان اچھے بندہ خدا تھے۔ (تہرات میں) خدا ہی کی طرف رجوع کرتے۔ آخرت میں اُن کا بڑا رتبہ اور مقام ہے۔ ہو اُن کے تابع تھی۔ دیو و جن وغیرہ بھی اُن کے ماتحت تھے۔ ان میں سے بہتیرے تو عمارتیں بناتے۔ اور بہتیرے دریاؤں میں غوطہ لگاتے (اور موتی منگے نکالتے)۔ اور بہتیرے قیدی تھے۔

ایک بار شام کے وقت خاصے کے اصیل گھوڑے سلیمان کے پاس (ملاحظہ کے لئے) لائے گئے تو وہ اُن کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ نماز عصر قضا ہو گئی۔ پھر خیال آیا تو لگے کہنے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل ہو کر) مال کی محبت کو ترجیح دی۔ یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا۔ (پھر کہا کہ) ان گھوڑوں کو میرے پاس لوٹا لاؤ۔ (جب گھوڑے واپس آئے) تو اُن کی پنڈلیوں اور گردنوں کا صفایا کرنے لگے (یعنی گھوڑوں کو قتل یا قربانی کر ڈالا۔ اس آیت میں مفسروں کا بڑا اختلاف ہے: بعض وہ معنی لیتے جو اوپر لکھے گئے۔ بعض یہ معنی کہتے کہ درمیان عصر و مغرب کے سلیمان کے پاس گھوڑے ملاحظہ کے لئے لائے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان کو دنیا کے لئے دوست نہیں رکھتا ہوں۔ بلکہ دین کے لئے محبوب رکھتا ہوں۔ تاکہ لڑائی میں کام دیں پھر گھوڑے نظروں سے غائب ہوئے۔ بحکم آپ کے دوسری بار گھوڑے سب لائے گئے۔ اُس وقت آپ نے پیار سے اُن کی گردنوں اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرا۔ بعض مفسر اس کی معنی یوں لکھتے کہ عصر و مغرب کے درمیان گھوڑے ملاحظہ کے لئے لائے گئے۔ تو سلیمان ایسا اُن

میں مشغول ہوئے کہ نماز عصر قضا ہو گئی اور آفتاب بھی ڈوب گیا۔ آپ کو اس کا بہت صدمہ ہوا کہ دُنیاوی جاہ و جلال نے مجھ کو خدا کی یاد سے بھلا دیا۔ اور حکم الہی و فرشتے جو آفتاب پر متعین ہیں آفتاب کو واپس لائے۔ عصر کا وقت ہو گیا۔ اور آپ نے نماز عصر ادا کی۔

مفسروں نے اس میں مختلف آیتوں کے متفرق معنی بیان کئے ہیں:- **قَالَ اِنِّیْ اَجَبْتُ حُبَّ النِّیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ** = سلیمان نے کہا کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے غافل ہو کر مال کی محبت کو ترجیح دی۔ سلیمان نے کہا کہ ان گھوڑوں کو دُنیا کے لئے دوست نہیں رکھتا ہوں بلکہ دین کے لئے محبوب رکھتا ہوں تاکہ لڑائی وغیرہ میں کام دیں۔ (۲) **حَتّٰی تَوَارَتْ بِالنَّجَابِ** = یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا۔ یہاں تک کہ گھوڑے نظروں سے غائب ہو گئے۔ (۳) **رَدُّوْهُ اَعْلٰی** = میرے پاس گھوڑوں کو پھیر لاؤ۔ اُن فرشتوں کو جو آفتاب پر تعینات تھے یہ حکم کیا کہ حکم الہی آفتاب کو اوپر میرے پھیر لاؤ۔ (۴) **فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْاَعْنَاقِ** = گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں کا صفایا کیا یعنی گھوڑوں کو مار ڈالا یا قربانی کر دیا گھوڑوں کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرا۔

ہم نے سلیمان کو آزمایا اور اُن کے تخت پر ایک جسم ڈال دیا۔ پھر انہوں نے (اپنی لغزش سے) توبہ کی۔ (اس بارے میں مختلف روایتیں ہیں۔ بعض کہتے کہ آزمائش ایک قصہ کی طرف منسوب ہے۔ اور جسم کا ڈال دینا دوسرا قصہ ہے۔ بعض مفسر کہتے کہ آزمائش اور جسم کا ڈالاجانا ایک ہی قصہ ہے۔ آزمائش اور جسم کے ڈالے جانے کا دو قصہ یوں بیان کرتے ہیں۔ آزمائش کا قصہ... سلیمان کے محل میں شاہِ مصر وغیرہ بُت پرست قوموں کی بیٹیاں ان کی بیویاں تھیں۔ اُن میں سے کسی نے کوئی بُت وغیرہ بنا رکھا تھا۔ اس پر خدا کی سرزنش ہوئی۔ جسم کا ڈالاجانا... سلیمان کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس کے سبب سے دیو جن وغیرہ تابعدار تھے۔ ایک روز جب حمام کو گئے اور اس انگوٹھی کو ایک خادم بنام امینہ کو دے گئے۔ ایک جن بن شکل سلیمان نمودار ہوا اور اُس انگوٹھی کو امینہ سے لے لیا اور تخت پر جا بیٹھا۔ سلیمان کو اب کوئی پوچھنا نہ تھا اور اُن کو لوگوں نے

نکال دیا۔ لیکن جب اُس جن کے طور اطوار سے معلوم ہوا کہ یہ سلیمانؑ نہیں ہیں تو لوگوں نے اُس کو نکال باہر کیا۔ وہ بھاگا اور اُس نے انگوٹھی کو دریا میں پھینک دیا۔ مچھلی نکل گئی۔ سلیمانؑ ایک ماہی گیر کے ہاں نوکر ہوئے۔ اور اللہ کی جناب میں توبہ و استغفار کی۔ آخر ش مچھلی کے پیٹ سے انگوٹھی نکلی اور اُن کے ہاتھ لگی۔ پھر بادشاہ ہاتھ آئی۔ آزمائش اور جسم کے تخت پر ڈالے جانے کا قصہ یوں کہتے ہیں: سلیمانؑ اپنے امرا سے کسی بات میں ناراض ہوئے۔ دل میں خیال کیا کہ میں آج شب کو ستر بیویوں سے ہمبستر ہوں لگا تو ستر اولاد ہوگی کہ وہ دین خدا میں لڑ لگی۔ پھر امراء کی چالوسی کرنی نہ ہوگی۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ کہنا بھول گئے۔ چنانچہ اس شب کو آپ ستر بیویوں سے ہمبستر ہوئے مگر صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور جب لڑکا پیدا ہوا تو وہ بھی ناقص الخلقیت یا حمل ساقط ہو گیا اُس کو تخت پر لا ڈالا۔ پھر اس حرکت سے آپ نے توبہ کی۔ اس روایت کو بخاری شریف میں دیکھو ایک لڑکا پیدا ہوا جس کو جن اور شیاطین مار ڈالنے کی کوششیں میں تھے ناکہ بعد سلیمانؑ کے نابعداری کرنی نہ ہو۔ سلیمانؑ کو جب خبر لگی تو انہوں نے خوف ضرر اس لڑکے کو ابر کے حوالہ کیا۔ قضائے الہی سے وہ لڑکا مر گیا۔ سلیمانؑ نے توبہ کی کیونکہ اُن کو خدا پر بھروسہ کرنا تھا نہ کہ ابر کے سپرد کرنا تھا۔ سلیمانؑ کے حرم میں شاہ مصر وغیرہ بہت پرست قوموں کی بیٹیاں تھیں۔ کسی نے کوئی بہت وغیرہ بنا رکھا تھا۔ لوگوں نے سر اٹھایا اور حملہ کیا۔ اور یہ حملہ اور برخلاف کرنا گو یا تخت پر بوجھ ڈالنا ہوا۔ جب اُس بہت پرستی کی خبر سلیمانؑ کو معلوم ہوئی تو توبہ و استغفار کی۔ سلیمانؑ کی یہ آزمائش تھی کہ وہ بیمار پڑے یہاں تک کہ اُن کا جسم تخت پر رکھا جاتا تھا۔ پھر توبہ و استغفار کی تو اچھے ہوئے۔ غرض کوئی سی بھی لغزش ہوئی ہو سلیمانؑ نے اس لغزش سے توبہ و استغفار کی۔

سلیمانؑ نے اللہ سے یوں دعا مانگی کہ :- اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت دے جو دوسرے کو میرے بعد نصیب نہ ہو۔ بیشک تو بہت دینے والا ہے۔

{تسلیج :- لوگوں کو ہر حال میں تنگی ہو یا فراخی اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے}



اللہ سے توبہ واستغفار مانگنا چاہیئے۔ اللہ دعا کو بشرطیکہ قابل سماعت ہو قبول کرتا ہے۔ نیک لوگوں کا اللہ کے نزدیک بڑا مرتبہ اور اُن کے لئے عمدہ مقام ہے کفر نہ کرو۔ فساد نہ پھیلاؤ۔ بدکاری سے پرہیز کرو۔ مومن نیکو کار بنو رجوع الی اللہ کرتے رہو۔ دنیاوی محبت میں یاد الہی سے غفلت نہ کرو۔ گناہوں سے توبہ استغفار کیا کرو۔ دعاء مانگا کرو۔ انسان کے ساتھ آزمائش الہی ہوتی ہے۔ قرآن کلام الہی ہے۔ پیغمبر صلعم رسول برحق ہیں۔ . . . . .

**مسئلہ:** قرآن میں غور و فکر ہر شخص پر بقدر وسع واجب ہے۔ . . { خلاصہ: - (۱) تعریف ایوب - (۲) دعائے ایوب اور شکایت شیطان - (۳) ایوب کا چنگا ہونا - (۴) ایوب کی تعلیم کہ بیوی کو جھاڑو سے مارو - (۵) تعریف ابراہیم ؑ - اسحاقؑ - یعقوبؑ - اسمعیلؑ - الیسعؑ اور ذوالکفلؑ - (۶) متقی کا عمدہ اجر - (۷) سرکشوں کی سزا - . . . . . }

**مطالب:** آئے پیغمبر! ہمارے بندہ ایوب (کے قصے) کو یاد کرو۔

ایوبؑ نے اللہ سے فریاد کی کہ شیطان اند او تکلیف پہنچاتا ہے (اور دعاء مانگی۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ) اپنے پاؤں سے (زمین کو) ٹھکرا دو (چنانچہ ایسی ہی کیا تو دو چشمے نکل پڑے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ) تمہارے نہانے اور پینے کے لئے یہ ٹھنڈا پانی موجود ہے (چنانچہ غسل کیا۔ پانی پیا۔ اور بیماری سے چنگے ہو گئے اور گل عارضہ جاتا رہا)۔ اور اُن کی اولاد کو بھی (جو دب کر مر گئی تھی) اللہ نے جلا دیا اور اُن کے سوا اتنی ہی اور عطا کی (شیطان کے رنج پہنچانے کا یہ قصہ ہے کہ شیطان ایوبؑ کے پاس آکر کہنے لگا کہ یہ تم نے کیا کیا کہ حق تعالیٰ نے تم سے تمام نعمتیں چھین لیں اور تکالیف و شدائد تم پر مسلط کئے۔ آپ نے اس پر لعنت بھیجی۔ اُدھر اُن کی قوم کے دلوں میں اُس نے وسوسہ ڈالا کہ ایوبؑ ایک ایسے متعدی مرض میں مبتلا ہیں کہ عنقریب اُن کا مرض تمہیں لگ جائے۔ چنانچہ سبھوں نے اُن کو شہر سے باہر ڈال دیا)۔

ایوبؑ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ایک جھاڑو کا مٹھا لو اور اپنی بیوی کو اُس سے مارو تا کہ تمہاری قسم پوری ہو جائے (اس کا قصہ یہ ہے کہ جب ایوبؑ بیمار تھے

اور اُن کی خدمت میں صرف اُن کی بیوی تھیں تو شیطان نے اُن کی بیوی سے کہا کہ میں طیب ہوں اگر ایوٹ اچھے ہو جائیں تو کہنا کہ میں نے شفا دی۔ یہ بات ایوٹ پر ظاہر ہوئی۔ آپ نے کہا کہ یہ شیطانی حرکت ہے۔ بیوی کو سُننا نہ تھا۔ آپ قسم کھا بیٹھے کہ تندرست ہونے پر بیوی کو سو کوڑے ماروں گا۔ جب آپ اچھے ہوئے تو حکم خداوندی ہوا کہ ایک جھاڑو جس میں سوتیلیاں ہوں۔ اُس سے مارو۔ قسم پوری ہو جائیگی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ بعض کہتے کہ آپ کی بیوی بہ ضرورت کہیں گئی ہوئی تھیں۔ وہاں دیری ہو گئی۔ ایوٹ نے پکارا وہ نہ تھیں۔ آپ قسم کھا بیٹھے کہ سو کوڑے ماروں گا۔ چنانچہ قسم پوری کرنے کو اللہ نے سوتیلیوں کی ترکیب بتلائی)۔

ایوٹ بڑے صابر تھے (چنانچہ انہوں نے اپنی بیماری پر صبر کیا) اللہ کے اچھے بندے تھے۔ اور ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع کرتے تھے۔  
اے پیغمبر! ہمارے بندے ابراہیمؑ، اسحقؑ اور یعقوبؑ (کے قصے) کو یاد کرو۔

ابراہیمؑ، اسحقؑ، یعقوبؑ (عبادت و نصیحت وغیرہ کے لئے) بڑے قوی تھے اور (عمدۂ تناسخ کمالنے میں اور عبادت میں غور و فکر کرنے میں) بڑی بینائی رکھتے تھے۔ مخصوص بندوں میں سے تھے کہ آخرت کو یاد رکھتے (اور دُنیا پر نظر نہ کرتے) اور برگزیدہ نیک لوگوں میں سے تھے۔

اے پیغمبر! اسمعیلؑ، الیسعؑ اور ذوالکفلؑ (کے قصے) کو یاد کرو۔  
اسمعیلؑ، الیسعؑ اور ذوالکفلؑ نیک بندوں میں سے تھے۔  
انبیاء کے قصے نصیحت و عبرت کے لئے ہیں۔

منتقی کے لئے جنت ہے اور اس میں ہر طرح کے آرام و آسائش ہیں۔  
سرکشوں کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ جہاں طرح طرح کی تکالیف و مصیبت ہونگی۔  
وہ سب ایک دوسرے پر الزام دھریں گے۔

{نوٹ:- انبیاء کا اصل کام حق نمائی ہے دوسرے فنون کا استفادہ ان سے ایک ضمنی امر ہے۔ فضائلِ نبوت و حبیبی ہیں کسبی نہیں۔}

**نتائج:** صبر کرو۔ ہر حال میں توکل بہ خدا کرو۔ شیطان سے بچتے رہو۔ شیطان سے بچنے کے لئے اللہ سے دُعا مانگو۔ دین کی باتوں میں فکر کرو۔ آخرت کو پیش نظر رکھو۔ نیکی کرو۔ متقی بنو۔ سرکش نہ بنو۔ ضرورت کے وقت حیلہ شرعی کرنا جائز و درست ہے۔

**مسائل:-** انبیاء معصوم ہیں۔ انبیاء بہترین خلق اللہ ہیں۔ . . . {**خلاصہ:** پیغمبر صلعم ڈر سنانے والے ہیں۔ آپ کے پاس وحی آتی ہے۔ (۲) توحید۔ الوہیت۔ و ربوبیت اللہ تعالیٰ۔ (۳) قصہ پیدائش آدمؑ اور شیطان کا مردود ہونا۔ (۴) شیطان کا آدمیوں کے بہکانے کا وعدہ سوائے خاص بندے کے۔ (۵) پیغمبر صلعم و عظمیٰ کی مزدوری طلب نہیں کرتے۔ (۶) قرآن کتاب الہی ہے (۷) منکر قرآن کی سزا۔ . . . }

**مطالب:-** اے پیغمبر! (لوگوں سے) کہ دو کہ میں تو ڈر سنانے والا ہوں اور بحرح اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔ وہی قوت والا ہے۔ آسمان و زمین اور کل چیزوں کا وہی مالک ہے۔ وہ زبردست ہے۔ حکمت والا ہے۔ اے پیغمبر! کہ دو کہ یہ (قرآن یا قیامت) بڑی خبر ہے (جس کو تم دھیان میں نہیں لاتے اور) جس سے تم روگردان اور منکر ہو۔ مجھے ملائکہ کی باہمی خصوصیت کا کچھ علم نہ تھا۔ میری طرف تو یہی وحی آتی ہے کہ میں کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں (ملائکہ کی باہمی خصوصیت کیا تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ متعلقہ خلافت آدمؑ و قصہ ابلیس ہے۔ تفسیروں میں دیکھو۔ پھر جب یہ بات ہے کہ پیغمبر صلعم کو ملاء اعلیٰ کی خبرندہ وحی کے معلوم ہوتی ہے تو کفار رسالت۔ قرآن۔ توحید۔ حشر وغیرہ کا کیوں انکار کرتے ہیں)۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ ہم مٹی سے ایک بشر بنانے والے ہیں اور جب ہم اُسے ٹھیک بنا چکیں اور اُس میں اپنی رُوح پھونک دیں تو تم اُس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ) سوائے شیطان کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔ شیطان نے تکبر کیا اور کہا کہ میری پیدائش لگ سے ہے اور آدمؑ کی مٹی سے اور میں مٹی کو کیوں سجدہ کرنے لگا۔ حکم ہوا۔ کہ یہاں

سے نکل جا۔ اور وہ راندہ درگاہ ہوا۔ اور قیامت تک اُس پر اللہ کی لعنت رہے گی۔

۱۰) تکبر عز ازیل را خوار کرد \* بزدانِ لعنت گرفتار کرد  
شیطان نے عرض کیا کہ مجھ کو قیامت تک مہلت ملے (یعنی قیامت تک میں زندہ رہوں اور قیامت تک میرے گناہوں کی سزا نہ ملے)۔ حکم ہوا کہ تجھ کو قیامت تک مہلت ہے۔ شیطان نے کہا کہ سوائے اُن کے جو اللہ کے خاص بندے ہیں سب کو بہکا تا رہوں گا۔ حکم ہوا کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تو اور تیرے پیروکار جہنم میں دھسائے جائیں گے۔

لوگو! اپنے صبرِ صلعم و عطر و نصیحت کی مزدوری نہیں مانگتے (پھر تم اُن کی باتوں کو کیوں نہیں سُننے اور اُن پر کیوں نہیں عمل کرتے) اور نہ وہ اپنے آپ کو بنانے والوں میں تھے (یعنی اپنے جی سے وہ کوئی بات نہ کہتے تھے بلکہ مطابق حکم اللہ کے وہ کہتے تھے)۔

قرآن پیغمبر صلعم کی بنائی بات نہیں بلکہ کتاب الہی ہے۔  
 لوگو! قرآن تمام جہان کے لئے نصیحت ہے۔ اگر تم اس کو نہ مانو گے تو  
 اس کا حال تم کو قیامت میں معلوم ہو جائے گا جب تمہاری سزا ہوگی۔  
 {نوٹ :- کسی مجرم کو جلا وطن کرنا جائز ہے مگر مقام اعلیٰ سے ادنیٰ کی  
 طرف نہ برعکس اس کے۔ . . . . .}

نتائج :- قیامت کا وقوع ضرور ہے۔ تیکڑا اور غور نہ کرو۔ جو حکم ہو اس کی بدل و جان بجا لاؤ۔ شیطان سے بچتے رہو۔ وعظ کے بدلے کچھ نہ لو۔ آج کل کے واعظین کو اس سے سبق لینا چاہیئے۔ اگر کسی مسئلہ کا علم نہ ہو تو صاف کہ دو کہ اس کا علم نہیں یہ نہ کرو کہ مسئلہ کا حکم قیاس پر لگاؤ۔ . . . . .

(۳۹) سُورَةُ زُمر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{ خلاصہ :- (۱) قرآن کا نزول - (۲) خلوص کے ساتھ عبادتِ الہی کا

حکم۔ (۳) کفار کا قول کہ دوسروں کی پرستش سے قربت آتی ہوتی ہے۔ اس قول کا رد۔ (۴) ناشکر گزار کو ہدایت نہیں۔ (۵) اللہ تعالیٰ کو اولاد نہیں۔ (۶) قدرتنا اہی۔ (۷) ناشکری اور کفر کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ (۸) شکر سے اللہ راضی ہے (۹) قیامت کی بے کسی اور بے بسی۔ (۱۰) مصیبت میں اللہ یاد آتا ہے اور رحمت میں اُس سے غفلت ہوتی ہے۔ (۱۱) کافروں کو دُنیاوی عیش مگر اُخروی عذاب۔ (۱۲) فرماں بردار اور نافرمان بردار برابر نہیں۔ عالم اور جاہل یکساں نہیں۔ (۱۳) توصیف اللہ تعالیٰ۔ { . . . . . }

**مطالب:** قرآن کو ہم نے تم پر اتارا ہے اور وہ برحق ہے (اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن کتابِ الہی ہے نہ کلامِ جن و بشر جیسا کہ کفار گمان کرتے۔ اور پیغمبرِ صلعم رسولِ برحق ہیں)۔

لوگو! (بلا شرک اور ریا کے) اخلاص کے ساتھ اللہ ہی کی عبادت کرو (اور دوسرے کی نہیں)۔

اللہ ہی فرماں روائی کے لائق ہے (اور کوئی نہیں)۔

کفار کا یہ قول کہ اوروں کی پرستش خدا سے تقرب حاصل کراتی ہے محض جھوٹ ہے اور یہ ناشکری کی بات ہے (قیامت میں مشرکوں کی سزا ہوگی۔ اور یہ مشرکوں کے قول کا رد ہے)۔

بے شک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں جن میں وہ جھگڑ رہے ہیں فیصلہ کرے گا۔

اگر اللہ اپنے لئے اولاد چاہتا تو اپنے بندوں میں جس کو چاہتا چُن لیتا۔ مگر (اللہ کو اولاد نہیں)۔ اس سے پاک و بری ہے (یہود۔ نصاریٰ۔ مشرک وغیرہ کا جواب ہے۔ یہود عزیٰ کو خدا کا بیٹا مانتے۔ نصاریٰ عیساؑ کو خدا کا بیٹا جانتے۔ کفار بنو بلع فرشتے کو خدا کی بیٹیاں سمجھتے۔ بعض کفار جن کو خدا کا رشتہ دار بناتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب لغویات ہیں)۔

اللہ ہی نے آسمان و زمین کو حق کے ساتھ (یعنی شک و وہم کے طور پر نہیں جیسا کہ بعض فلاسفہ گمان کرتے ہیں۔ یا مصلحتاً) بنایا۔ وہی رات اور

دن میں تغیر و تبدل کرتا ہے۔ آفتاب و ماہتاب کو حُسنِ انداز سے چلاتا ہے۔ اُسی نے ایک تین واحد حضرت آدم ؑ سے اُن کی بیوی کو نکال کر کے انسان کو رحمِ مادر کے تین پردوں کے اندر بنا کر پیدا کرتا ہے۔ اُسی نے آٹھ چار پایوں کو جوڑے جوڑے بنایا۔ پھر تمام خدائی اُسی کی حکومت میں ہے۔ وہی بڑا زبردست ہے۔ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ ایک ہے۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ پس تعجب ہے کہ اس پر بھی کفار بھکے پھرتے ہیں (کہ خدا کو ایک نہیں جانتے اور اُسکا شریک گردانتے۔ لوگو! اللہ کو ایک جانو اُس کا کسی کو شریک نہ کرو)۔

اللہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ اُس کی ناشکری اور کفر کریں۔

تھوڑے اور ناشکر کو اللہ ہدایت نہیں کرتا۔

شکر گزار سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ پس اللہ کا شکر کرو۔

(قیامت میں) ایک دوسرے کا ابو چہ نہیں اٹھائیگا۔ یعنی لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق عذاب و ثواب ملیگا۔ یہ جواب ہے ان کا جو سمجھتے ہیں۔ کہ ایک بار کا گناہ دوسرا اٹھائے گا۔)۔  
سب کو اللہ کے ہاں ایک دن جانا ہے (پس نیک عمل کرو)۔  
آخرت میں اللہ لوگوں کے اعمال کو بتا دے گا (پس لوگو! ڈرتے رہو اور اپنے اعمال کی خبر لو)۔

ضرر پہنچنے پر انسان اللہ ہی کو پکارتا ہے۔ نعمت پہنچنے پر اللہ کو بھول جاتا ہے اور مشرک کرنے لگتا ہے (انسان کو نعمت کا شکر کرنا چاہیئے)۔  
کافرو! (دُنیا میں) تھوڑا مزا اڑالو۔ پھر تو تم کو جہنم میں جانا ہوگا۔  
وہ جو رات کو خدا کی بندگی و اطاعت میں کمر بستہ رہتے۔ سجدہ کرتے کھڑے رہتے۔ آخرت سے ڈرتے۔ اپنے رب کی رحمت کے اُمیدوار رہتے (اور جو نافرماں ہوا  
ہیں یکساں نہیں) علم والے اور بے علم برابر نہیں۔

اللہ زبردست۔ حکمت والا ہے۔ سنتا ہے۔ گناہ بخشنے والا ہے۔ ہر ایک کے دلوں کے خیالات کو جانتا ہے۔

{مُتَبَاہِجُ: قرآن پر ایمان لاؤ۔ اللہ کے فرماں بردار بندے بنے رہو۔  
شُرک نہ کرو۔ اللہ کا شکر کیا کرو۔ آخرت میں اپنا اپنا عمل کام دے گا۔ ہر حال

میں فراخی و تنگدستی و نعمت و مصیبت میں شکر و صبر کرنا چاہیے۔ علم دین حاصل کرو۔ عبادت خالص طور پر کرو۔ عبادت میں ریاء نہ کرو۔ دانا اور نادان برابر نہیں۔

**مسائل:** عبادت غیر اللہ اگرچہ بطور توسل و گمان رضاے الہی بھی ہو حرام ہے۔ اس رکوع میں توسل غیر اللہ کا ذکر ہے تو اس میں کئی حالتیں ہیں۔ مثلاً تدبیر جیسے دوا یا امر اسے التجایہ مباح ہے۔ دعاء... اگر کسی کو فاعل حقیقی یا نفع و نقصان پر قادر جانے تو کفر ہے۔ اور اگر صرف واسطہ و دریعہ گردانا ہے تو اس میں کئی صورتیں ہیں۔ اگر بواسطہ مردودان بارگاہ الہی سے ہے جیسے بُت۔ شیاطین وغیرہ سے نوحرام ہے۔ اور اگر بہ واسطہ مقبولان ایزدی سے ہے۔ جیسے صلحا و انبیاء سے تو اس تعظیم اور اُن کلمات سے جن کا جواز دلائل شرعیہ سے منصوص یا استنباط سلف صالح سے مقبول ہو جائز ہے ورنہ ممنوع۔ پس قبر پرستی۔ اولیاء اللہ کی تعظیم میں بدوں حجت شرعی حد سے تجاوز کرنا یا اُن کی تعظیم حضرت اُویہیت کے برابر کر دینی لغو اور مردود ہے بلکہ شرک یا کفر کا خوف ہے۔ حقائق اشیا حق ہیں۔ { . . . . . }

**خلاصہ:-** (۱) تقویٰ کا حکم۔ (۲) نیکو کار کے لئے بھلائی ہے۔ (۳) ہجرت کی ترغیب۔ (۴) صابروں کے لئے اجر۔ (۵) تعریف پیغمبر صلعم در بارہ عبادت بدعلاں اسلام۔ (۶) اللہ کی نافرمانی کرنے پر عذاب۔ (۷) مشرک کی مذمت اور اُن کی سزا۔ (۸) شرک سے بچنے والے وغیرہ کی فضیلت اور اُن کا اجر۔ (۹) بدبختی ازلی کی استگاری نہیں۔ (۱۰) وعدہ خداوندی خلاف نہیں ہوتا۔ (۱۱) زراعت کی مثال برائے عبرت۔ { . . . . . }

**مطالب:** مسلمانو! اللہ سے ڈرا کرو۔

نیکی کرنے والوں کے لئے آخرت میں بھلائی ہے۔

(اگر وطن میں یا کسی جگہ نیکی کرنے سے کوئی مانع ہو تو جہاں چاہو چلے جاؤ کیونکہ

اللہ کی زمین بہت وسیع ہے

پائے گدالنگ نیست \* ملک خدا تنگ نیست

یہ اشارہ اور ترغیب ہے مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کرنے کی کیونکہ مکہ میں کافر مسلمانوں کو ستایا کرتے تھے۔

(ہجرت میں جو نکالیف پیش آئیں۔ اُن پر صبر کرو کیونکہ) صابروں کے لئے اجر بے حساب ہے۔

اے پیغمبر! کہ دو کہ مجھ کو حکم (آہی) ہے کہ اخلاص کے ساتھ (بلا شرک و ریا کے) صرف اللہ ہی کی عبادت کروں (پس لوگو! اللہ ہی کی عبادت کرو۔ یہ ایمان کی تعریف ہے)۔

اے پیغمبر! کہ دو کہ مجھ کو یہی حکم خدا ہے کہ سب سے پہلے مسلمان و تابع فرمان بنوں (یعنی اللہ کی فرمانبرداری اور نیک عمل کروں۔ پس لوگو! ایسا ہی کرو۔ یہ اسلام کی تعریف ہے)۔

اے پیغمبر! کہ دو کہ اگر میں نافرمانی کروں تو عذاب قیامت کا ڈر لگا ہوا ہے۔ (کیونکہ) جو اللہ کی نافرمانی کرتے اُن کو عذاب قیامت کا ڈر لگا ہوا ہے۔

مشرکوں! تم کو اختیار باقی ہے کہ اللہ کے سوا جس کو چاہو پوجو۔ لیکن اس کا نتیجہ قیامت میں ملے گا۔ تم کو اور تمہارے اہل و عیال کو (جو تمہاری دیکھا دیکھی گمراہی میں پڑے رہتے) گھاٹا ہی گھاٹا ہوگا۔ اور اوپر نیچے اُن کے جہنم کی آگ ہوگی۔

جو بُت پرستی سے بچتے۔ خدا کی طرف رجوع کرتے۔ اللہ سے ڈرتے۔ کلامِ الہی کو سُنتے۔ نیک عمل کرتے۔ وہ سب ہدایتِ الہی پر ہیں اور عقلِ سلیم رکھتے ہیں اور اُن کو جنت ملیگی۔

اے پیغمبر! جو بد بختِ ازلی ہیں اُن کو تم عذابِ دوزخ سے بچا نہ سکو گے۔

خدا کا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوتا۔

اللہ ہی پانی برساتا ہے۔ چشمے نکالتا ہے۔ رنگ برنگ کی زراعت اُگاتا ہے۔ پھر زراعت زرد ہو جاتی ہے تو کاٹ لی جاتی ہے۔ عقلمندوں کے لئے



اس میں عبرت ہے (یعنی عقلمند زراعت کو دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ انسان کی بھی یہی حالت ہوتی ہے کہ قطرہ آب سے رحم میں لڑکا قرار پاتا۔ پھر پیدا ہوتا۔ رنگ برنگ کا ہوتا۔ لڑکپن ہوتا جوانی میں پھولنا پھلنا۔ بڑھاپے کو پہنچتا۔ آخر شش دنیا سے چل بستا ہے۔

۵..... برگ درختان سبز در نظر ہوشیار  
ہر ورقے دفترے است معرفت کردگار

{نوٹ:- خلوص بغیر عبادت کی مثال ایسی ہے جیسے رُوح بے جسم کے ہو اور عبادت بغیر خلوص کی مثال ایسی ہے جیسے جسم بے رُوح کے ہو۔ ۰۰}

{نتائج:- نیکی کرو۔ ہجرت کرو۔ جب ایسی ضرورت پیش آجائے صبر کرو۔ بت پرستی نہ کرو۔ مسلمان ہو جاؤ۔ کلام الہی کو غور سے سُننا چاہیئے اور اُن کو برتنا چاہیئے۔ ماقبل ہر طرح کی بات سُنتا ہے مگر اختیار اُسی کو کرتا ہے جو اُن میں اچھی ہوتی ہے۔ اللہ کے عذاب سے ڈرو۔ نیکی عمل کیا کرو۔ احکام الہی کے خلاف نہ کرو۔

مسئلہ :- خدا پرستی اخلاص کے ساتھ واجب ہے۔ . . . . {  
 خلاصہ :- (۱) جو اسلام کو برتتے ہیں اُن کو نورِ قلبی ہے۔ (۲) جو ذکرِ  
 الہی سے غافل ہیں وہ گمراہ ہیں۔ (۳) نزولِ قرآن۔ (۴) قرآن کے منافع۔ (۵)  
 ہدایت و گمراہی اللہ کے اختیار میں ہے۔ (۶) ظالم کے لئے عذاب۔ (۷) مکذبین  
 کی دین و دنیا میں خرابی۔ (۸) مشرک و موحد کی مثال۔ (۹) قیامت کا فیصلہ۔  
 (۱۰) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . }

**مطلب :-** جن کا سینہ قبولِ اسلام کے لئے کھلا ہے وہ نورِ معرفت سے معور ہیں۔ اور جن کا دل ذکرِ الہی سے غافل ہے اُن پر افسوس ہے اور وہ گمراہی میں ہیں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ صحتِ روحانی کے لئے ذکرِ الہی سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں۔ یادِ الہی سے نورِ الہی حاصل ہوتا ہے۔

قرآن شریف کو اللہ ہی نے اُتارا ہے۔

قرآن شریف سب باتوں سے بہتر اور عمدہ ہے۔ اس کی بعض آیتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں (نصیحت صدق۔ یا حکمت وغیرہ میں)۔ بعض باتیں (جیسے وعدہ و وعید۔ امر و نہی۔ ذکر و فکر۔ رحمت و عذاب۔ نصائح و عبرتیں۔ اخبار و قصائص وغیرہ) مکرر اور بار بار دہرائی گئی ہیں (تاکہ لوگوں کے دل پر اثر ہو)۔ اس کے پڑھنے سے اُن لوگوں کا بدن جو اللہ سے ڈرتے ہیں کانپ اٹھتا ہے (اور اُن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں)۔ اور پھر اُن کے جسم و دل نرم ہو کر یادِ الہی کی طرف رغبت کرتے ہیں (یعنی قرآن کی تہدید آمیز آیتوں سے اُن پر خوف طاری ہوتا ہے۔ اور پھر رحمت بھری آیتوں سے اطمینان و تسلی پیدا ہو جاتی ہے)۔ ہدایتِ الہی ہے۔ غریب زبان میں ہے (تاکہ عرب کے لوگ جہاں اُنہیں راگیا ہے خوب سمجھیں۔ پھر جہاں کے لوگ ہدایت پائیں)۔ اس میں کوئی کجی نہیں (یعنی مضامین و مطالب صاف صاف ہیں۔ اس کی باتیں خلافِ عقل نہیں) اور یہ اس لئے تاکہ لوگ سمجھ کر اور اُس پر عمل کر کے پرہیزگاری اختیار کریں۔ اس میں طرح طرح کی مثالیں دی گئی ہیں تاکہ لوگ خوب اچھی طرح سمجھیں۔

قرآن سے ہدایت اُسی کو ہوتی ہے جس کو اللہ چاہتا ہے۔ جس کو نہیں چاہتا ہے اس کو ہدایت نہیں ہوتی ہے (یعنی جو قرآن کو ماننا اور اُس پر عمل کرتا ہے وہ ہدایتِ الہی پر ہے اور جو نہیں ماننا اور عمل نہیں کرتا ہے وہ گمراہ ہے)۔

اللہ جس کو گمراہ کرتا ہے اُس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

کیا وہ شخص (بدکار) جو اپنے مُنہ کو عذابِ قیامت سے چھپاتا ہے (برابر ہے اُس شخص ایمان دار کے جو عذابِ دوزخ سے بچا رہتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پھر ظالموں سے کہا جائیگا کہ (اپنے اعمالِ بد کے بدلے) عذاب کا مزہ چکھو۔ (اللہ۔ رسول۔ کتبِ الہی کے) گزشتہ جھٹلانے والوں کو دُنیاوی رسوائی ہو چکی ہے اور عذاب بھی نازل ہو چکا ہے۔ علاوہ بریں عذابِ آخرت بھی ہوگا (پس کفار کو اگلی ہدایت شدہ قوموں سے سبق لینا چاہیئے)۔

عذابِ آخرت دُنیاوی عذاب سے سخت تر ہے۔

(لوگو! اس مثال کو خیال کرو :-) ایک آدمی ایسا ہے جو کئی مالکوں کا نوکر ہے۔ اور ایک آدمی ایسا ہے جو صرف ایک مالک کا نوکر ہے۔ (اب بتاؤ کہ) یہ دونوں نوکر کبھی برابر ہو سکتے ہیں؟ (ہرگز نہیں۔ یہی حالت مشرک اور موحد کی ہے۔ مشرک کئی کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے۔ موحد صرف ایک خدا کو مانتا ہے تو مشرک و موحد کی حالت برابر نہیں۔ مشرک پر سر غلط ہے۔ اور موحد راہ راست پر ہے)۔

اسے پیغمبرِ اتم کو اور کافروں کو بھی مرنا ہے۔ پھر قیامت میں سب جھگڑینگے (پھر ہم جھگڑے کا فیصلہ کر دیں گے اور دکھلا دیں گے کہ تم راہِ راست پر تھے اور کفار گمراہی میں تھے)۔

اللہ ہی کو سب تعریف زیبا ہے (اور اُسی ایک اللہ کا شکر کرنا چاہیے)۔

{نوٹ :- حضرات صوفیہ کا وجد و حال موجب ترقی درجات

ہے۔} نتائج :- ذکرِ الہی سے کسی دم غفلت لازم نہیں۔ قرآن پڑھا کر واؤ اُس کی مزاولت رکھو۔ رسول کو نہ جھٹلاؤ۔ کتبِ الہی پر ایمان لاؤ۔ شرک نہ کرو۔ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو۔

مسئلہ :- قرآن سن کر رونا مضطرب ہونا اور ڈرنا مستحب ہے۔ . . .

{خلاصہ :- (۱) ملذذوں کی سزا۔ کفار پر تہدید۔ شرک کا رد۔ (۲) فضیلت پیغمبرِ صلعم اور اُن کو سچا جاننے والے کا اجر۔ (۳) پیغمبرِ صلعم کو ہدایت کہ کافروں کا خوف نہ کریں۔ اُن کے ذمہ وار آپ نہیں۔ (۴) اختیارِ الہی پر ہدایت و ضلالت و قدرتِ باری تعالیٰ۔ (۵) معبودِ باطل کی بے اختیار سی۔ (۶) متوکل کی تعریف۔ (۷) قرآن سچی کتابِ الہی ہے۔ اور ہدایت ہے۔ (۸) عاملانِ قرآن کے منافع۔ بے عمل کا نقصان۔ (۹) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . .

مطالب :- بعدِ علم کے جو خدا پر جھوٹ بولتے (جیسے کہنا کہ اللہ کو اولاد ہے یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانتا اور اُن کو اللہ کے حکم کی طرف منسوب

کرنا) اور جو سچ کو (یعنی رسول - قرآن یا اسلام کو) جھٹلاتے۔ وہ بہت بڑے ظالم ہیں۔ اُن کا ٹھکانا جہنم ہے۔

جو کوئی سچ بات (یعنی قرآن) لایا اور جس نے سچ (یعنی قرآن) کی تصدیق کی وہ سب متقی ہیں اور (آخرت میں) جس چیز کی خواہش کریں گے پائیں گے اور اللہ اُن کی خطائیں اور گناہ معاف کرے گا اور اعمال نیک کا اجر بھی دیگا (سچ بات کیا ہے۔ سچ بات لانے والا اور تصدیق کرنے والا کون ہے۔ اس میں مفسروں کی مختلف رائے ہے۔

سچ بات	سچ بات لانے والا	سچ بات کی تصدیق کرنے والا
قرآن	جبریل ؑ	پیغمبر صلعم
قرآن	پیغمبر صلعم	ابوبکر رضی اللہ عنہ
کلمہ	جبریل ؑ	پیغمبر صلعم
کلمہ	پیغمبر صلعم	ابوبکر رضی اللہ عنہ یا علی رضی اللہ عنہ یا کل مومنین

اپنے بندے (یا پیغمبر صلعم کی حفاظت) کے لئے اللہ کافی ہے۔  
اے پیغمبر! تم کو کفار اپنے جھوٹے معبودوں سے ڈراتے ہیں (تم اس کی پروا نہ کرو کیونکہ) ہم تمہارے محافظ ہیں۔ کفار تو گمراہ ہیں۔ تم برسرِ ہدایت ہو۔

جس کو خدا گمراہ کرے اُس کو کوئی ہدایت دے نہیں سکتا۔  
جس کو خدا ہدایت دے اُس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔  
کفار مانتے ہیں کہ آسمان و زمین کو اللہ ہی نے بنایا ہے (پھر بھی یہ سب باطل معبودوں کو پوجا کرتے ہیں)۔

اے پیغمبر! مشرکوں سے کہ دو کہ بھلا دیکھو کہ اگر اللہ مجھے تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا تمہارے باطل معبود اُس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں۔ یا اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اُس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ (بھلائی پہنچانے میں اور بُرائی سے بچانے میں) مجھے اللہ کافی ہے۔

بھروسہ رکھنے والے اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

اُسے پیغمبر! (کافروں سے) کہ دو کہ تمہارا جو جی چاہے کرو۔ میں بھی عمل کرتا ہوں۔ پھر تم دیکھ لینا کہ کس پر دُنیاوی و اُخروی عذاب نازل ہوتا ہے (کفار کو دنیوی و اُخروی دونوں طرح کا عذاب ہوگا۔ مسلمان نیکو کار کو دونوں جہان میں رستہ ہے)۔

اُسے پیغمبر! ہم نے قرآن کو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے تم پر سچائی اور خوبی (یا دین حق) کے ساتھ اُتارا ہے (اس آیت سے قرآن کا کتاب الہی اور ہادی ہونا اور پیغمبر صلعم کا رسولِ برحق ہونا ثابت ہے)۔  
جو قرآن کی باتوں پر عمل کرتے اُن کا اپنا فائدہ ہے اور جو قرآن کی باتوں پر عمل نہیں کرتے اُن کا اپنا نقصان ہے۔

اُسے پیغمبر! کافروں کے تم ذمہ وار نہیں۔ (تمہارا کام تو تبلیغ رسالت کا ہے۔ عمل کرتے یا نہ کرنے کا اختیار لوگوں کو ہے۔ لوگوں کے اعمال کی پریشانی اُن سے ہوگی نہ کہ تم سے۔ کفار کے اعمال پر تم رنجیدہ خاطر نہ ہو۔ ہدایت و ضلالت اللہ کے اختیار میں ہے)۔

اللہ زہرِ دوست اور بدلہ لینے والا ہے۔

{ **نتائج:** - اللہ پر جھوٹ نہ بولو۔ سچ کو نہ جھٹلاؤ۔ دین میں کفار سے نہ ڈرو۔ احکامِ قرآنی پر چلو۔ پیغمبر صلعم رسولِ برحق ہیں۔ شرک نہ کرو۔ توکل اختیار کرو۔ نیک عمل کرو۔ عملِ بد سے بچو۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ نصیحت کرنی چاہیے کوئی سُننے یا نہ سُننے۔ . . . . . }

{ **مسئلہ:** - غیر و شر اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ . . . . . }

{ **خلاصہ:** - (۱) حیات و موت کی تمثیل بیداری اور ناپید سے۔ (۲) شرکِ مشرک کی مذمت۔ مشرک کے معبودوں کی بے اختیاری۔ (۳) شفاعت بے اختیار اللہ تعالیٰ۔ (۴) مشرکوں کی تنگدلی بوقتِ ذکرِ خدا۔ خوشی بوقتِ ذکرِ معبودِ باطل۔ (۵) قیامت میں فیصلہ۔ (۶) مشرکوں کی سزا۔ (۷) مذمت انسان کہ مصیبت میں اللہ یاد آتا ہے اور نعمت کو اپنی لیاقت کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ (۸) نتیجہ ناشکری و ہلاکت قوم سابق۔ (۹) فراخی و تنگی۔ (۱۰) اوصافِ



کرتے اُن کا یہی حال ہے)۔

اے پیغمبر! کہہ دو کہ اللہ (قیامت میں) توحید و شرک کے بارے میں فیصلہ کر دے گا (یعنی قیامت میں توحید کو سچ ثابت کر دے گا اور شرک کو غلط)۔

وہ کہے وقت انسان اللہ کو پکارتا ہے۔ نعمت جو ملتی ہے تو سمجھتا ہے کہ اپنی لیاقت سے ملی (اور اللہ کو بھول جاتا ہے اور اپنے مُمنہ میاں بٹھو بن جاتا ہے۔ اور شکر بالائے طاق کر دیتا ہے) یہ نعمت اُسکی آزمائش ہے۔

مشرک کو سخت سزائے جہنم ہوگی۔ اور کسی طرح اُن کی رستگاری نہ ہوگی اگرچہ جتنا کچھ زمین میں ہے اُس کا دو گنا بھی اپنی رستگاری کے لئے دے ڈالیں۔ اور اللہ کی طرف سے وہ امر ظاہر ہو جائیگا جس کا انہیں خیال بھی نہ تھا (یعنی اعتقادِ کفر۔ اطاعتِ اصنام۔ شفاعتِ معبودِ باطل وغیرہ کا ابطال کر دیا جائیگا اور ثوابت کر دیا جائیگا کہ تمہاری یہ سب باتیں لغو تھیں) اور ان کے اعمال کی بُرائیاں دکھا دی جائیگی۔ اور جس شے پر ٹھٹھا کرتے تھے وہ اُن کو اُگھیرے گی (یعنی ان پر عذابِ دوزخ کی بھرمار پڑیگی)۔

پہلے لوگوں نے بھی اسی طور سے ناشکری کی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن پر آفت آئی اور مال و دولت اور علم و حکمت اُن کے کام نہ آیا۔

(اور اب بھی) جو ناشکری کرتے ہیں اُن پر اعمالِ بد کے بدلے آفت آئیگی اور اُن کا کوئی زور نہ چلے گا۔

اللہ کسی کے لئے روزی فراخ کرتا ہے اور کسی کے لئے تنگ (دنیاوی) روزی کو خوشنودے خدا کا باعث نہ سمجھنا چاہیئے۔ اور نہ دنیاوی عسرت کو ناراضی خدا کا سبب۔ روزی آزمائش ہے۔ روزی وغیرہ کا اختیار اللہ ہی کو ہے۔ اپنی لیاقت پر موقوف سمجھنا غلط ہے)۔

آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہی ان کا بنانے

والا ہے۔ ظاہر و باطن کا وہی جائنے والا ہے (پس ایسے اللہ کو پوجو نہ کہ فخریٰ  
معبودوں کو)۔

{نوٹ:- وسیلہ جائز و دھونڈھنا منع نہیں اگر اللہ کو فاعل حقیقی جانے  
اور اپنی تدبیر و عقل پر مغرور نہ ہو۔ . . . .}

{نتیجہ:- شرک فی الدعاء منع ہے۔ آجکل بے سمجھ مسلمانوں میں یہ بات  
پھیلی ہوئی ہے۔ اس سے احتراز چاہیئے اور یہ کفر ہے۔ خدا فراموشی نہ کرو۔  
شرک نہ کرو۔ ہر حال میں اللہ کا شکر کرو اور صبر سے کام لو۔ ناشکری سے بچو۔  
نیک و بد کام کا ضرور اثر ہوتا ہے۔ نیک کام کا عمدہ اثر اور بد کام کا خراب  
اثر ہوتا ہے۔ . . . .}

{خلاصہ:- (۱) رحمت الہی سے تا امید ہونے کی منافی۔ (۲) مغفرت  
کا وعدہ بشرط توبہ و استغفار۔ (۳) توبہ و استغفار کا حکم قبل نزول عذاب۔  
(۴) حکم فرمانبرداری اللہ و اتباع قرآن و عمل نیک قبل نزول عذاب۔ (۵) مژدہ بین  
اور منکرین کی سزا۔ (۶) نجات متقی۔ (۷) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . .}

**مطالب:-** گنہگار و اور خطاکار و! اللہ کی رحمت سے ہرگز نا امید نہ ہو  
(کیونکہ سچی توبہ کے بعد اور عمل نیک کرنے پر) اللہ سب گناہوں کو معاف کر دیتا  
ہے۔ اور بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

قبل اس کے کہ تم پر دفعۃً یا بے خبری میں عذاب (یا موت یا قیامت) لگے  
توبہ و استغفار کرو اور اللہ کی فرمانبرداری کرو۔ اور قرآن کی عمدہ باتوں پر چلو اور  
نیک عمل کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اس وقت کوئی شخص کہنے لگے کہ اے افسوس میری  
اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کے حق میں کی اور البتہ میں ٹھٹھا کرنے والوں میں  
تھا یا اس وقت کہنے لگے کہ اگر مجھے اللہ ہدایت کرتا تو میں متیقوں میں ہوتا۔  
یا جب عذاب (یا موت یا قیامت) کو دیکھے تو کہنے لگے کاش کہ میں پھر کسی طرح  
دُنیا میں جاؤں تو نیکوں میں ہو جاؤں۔ (عرض اُس وقت افسوس و استغفار  
کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ پھر کہا جائیگا کہ تیرے پاس میری آیتیں آئی تھیں تو  
انہیں تو نے جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں تھا



جو اللہ پر جھوٹ باندھتے (جیسے یہ کہنا کہ اللہ کو اولاد اور جوڑو ہے - یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال جان کر اس کو حکیم الہی تصور کرنا) - قیامت میں ان کا منہ سیاہ ہوگا اور داخل جہنم ہوں گے - اور جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے وہ گھاٹے میں ہوں گے -

متقیوں کو قیامت میں نجات ہوگی -

اللہ (گناہوں کا بخشنے والا - مہربان - ہر چیز کا پیدا کرنے والا - اور ہر چیز کا نگہبان ہے - آسمان و زمین کی گنجیاں اُسی کے اختیار میں ہیں -  
 { نتائج :- رحمت الہی کے اُمیدوار رہو - قرآن کو مانو - پرہیزگار

بنو - . . . . . مسئلہ :- رحمت الہی سے مایوسی کفر ہے - . . . . . {

{ خلاصہ :- (۱) ردِ شرک فی العبادت - منا ہی شرک - (۲) پیغمبر صلعم اور پہلے پیغمبروں کی طرف نزولِ وحی - بہ صورت شرک عمل کا ضائع ہونا - (۳) حکیم عبادت و شکر گزاری - (۴) اللہ کی قدر نہ پہچاننے کی شکایت - (۵) قیامت میں آسمان و زمین کا اللہ کے اختیار میں ہونا - (۶) اللہ شرک سے پاک ہے - (۷) صور اور قیامت کی حالت - (۸) توصیف اللہ تعالیٰ - . . . . . {

مطالب :- آئے پیغمبر! (کفار اور مشرکوں سے) کہو کہ کیا جاہلو! تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں (تو یہ ہونے کا نہیں) -

آئے پیغمبر! بے شک تمہاری طرف اور پہلے پیغمبروں کی طرف بھی وحی بھیجی گئی تھی کہ اگر تم شرک کرو گے تو ضرور تمہارا اعلیٰ ضائع ہو جائے گا اور تم خسار میں پڑو گے بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ -

لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ (بہ عبد استطاعت) قدر کرنی چاہیے (اگر قدر کرتے اور سمجھتے تو شرک نہ کرتے) -

قیامت میں آسمان و زمین اللہ ہی کے اختیار میں ہوں گے -  
 اللہ مشرکوں کے شرک سے برسی و پاک ہے اور اُس کا مرتبہ بہت بلند

ہے (یعنی سوائے اللہ کے اور کوئی دوسرا معبود نہیں)۔

جب (پہلا) صور پھونکا جائے گا تو سب جو آسمان و زمین میں ہیں بیہوش ہو جائیں گے۔ مگر جسے اللہ چاہے (وہ بیہوش نہ ہونگے)۔ اور جب دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب مر جائیں گے) اور جب پھر (تیسرا) صور پھونکا جائے گا تو سب حشر میں اُٹھ کھڑے ہونگے۔ زمین روشن ہو جائیگی۔ اور ہر ایک کا نامہ اعمال اُس کے سامنے رکھا جائے گا اور پیغمبروں اور گواہوں کے ساتھ انصاف ہوگا۔ کسی پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا۔ سب کو اُن کے اعمال کے مطابق پورا پورا دیا جائے گا (روایت ہے کہ شہدا بیہوش نہ ہونگے)۔

اللہ سب کے عملوں کو جانتا ہے۔

{نتائج:-} دُنیا عمل کرنے کی جگہ ہے۔ آخرت عمل کی جزا و سزا ملنے کی جگہ ہے۔ جو کچھ کرنا ہے دُنیا میں کر دھرو۔ شرک سے بالکل عمل اکارت ہو جاتے ہیں۔ ایمان لانا بڑی شکرگزاری ہے۔ - - - - - {

{خلاصہ:-} (۱) کفار کے لئے جہنم۔ (۲) متکبروں کا ٹھکانا بُرا ہے

(۳) پرہیزگاروں کے لئے جنت۔ (۴) قیامت میں فرشتوں کی تسبیح و تقدیس

اور لوگوں کا فیصلہ۔ (۵) قیامت میں تجید باری تعالیٰ۔ - - - - - {

مطالب:- کفار جہنم کی طرف گروہ گروہ کر کے ہانکے جائیں گے۔ جب

قریب پہنچیں گے تو جہنم کے دروازے کھولے جائیں گے اور داروغہ جہنم ان

سے سوال کریں گے کہ بھلا آیاتِ الہی پہنچانے کو اور قیامت سے ڈرانے کو

تمہارے پاس رسول گئے تھے یا نہیں۔ اس پر وہ سب اقرار کریں گے۔ پھر تو

حکم ہو جاوے گا کہ دوزخ میں چلے جاؤ اور وہیں رہو۔ غرض متکبروں کا ٹھکانا

بُرا ہے۔

پرہیزگار گروہ گروہ جنت کی طرف جائیں گے اور محافظانِ بہشت اُن کو

سلام علیکم کہیں گے۔ یہ اُن کے عملِ نیک کا بدلہ ہوگا۔ وہ سب شکرِ الہی ادا

کریں گے اور خوش خوش ہونگے۔

قیامت میں فرشتے عرش کے گرد اگردہ ہونگے۔ اور اللہ کی تسبیح و تقدیس

میں رہیں گے اور لوگوں کا انصافاً فیصلہ ہوگا۔  
قیامت میں یہ صدا بلند ہوگی کہ سب تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں (اللہ کا نام سانچا سب جھوٹا ہے جتن)۔

{ نشان: - کفر نہ کرو۔ نیک عمل کرو۔ اللہ کی تسبیح و تقدیس کرو۔ . . }

## (۴۰) سُورَةُ مُؤْمِن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{ خلاصہ: - (۱) نزولِ قرآن - (۲) اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں - (۳) سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے - (۴) کافروں کا قرآن سے انکار اور اس میں جھگڑنا - (۵) تعلیم کہ کافروں کی جاہ و جلال پر نہ جاؤ - (۶) قوم نوحؑ اور دوسری قوموں پر عذاب یہ سب تکذیبِ رسول - (۷) منکرینِ جہنمی ہیں - (۸) فرشتے تسبیح و تقدیس کرتے - اور مومن کے لئے اور ان کے باپ دادا بیوی اور اولاد کے لئے دعائے مغفرت مانگتے - (۹) اوصافِ اللہ تعالیٰ - . . . }

**مطالب:** - قرآن شریف اللہ کے ہاں سے اُتر ہے (اس سے قرآن شریف

کا کتاب الہی ہونا ثابت ہوتا ہے)۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

قرآن میں سوائے کافروں کے اور کوئی نہیں جھگڑنا (یعنی قرآن کا وہی انکار کرتے ہیں جو کافر ہیں)۔

آپسے پیغمبر (اور مسلمانوں) کافروں کی کامیابی دیکھ کر دھوکے میں نہ آجانا (یعنی مسلمانوں کو ایسا خیال نہ کرنا چاہیے کہ چونکہ کافروں کو دنیاوی بہبودی ہے اس لئے وہی اچھے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اللہ ان کو مال و اولاد دے کر ڈھیل دیتا ہے اور دھوکے میں رکھتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ دنیاوی جاہ و جلال موجبِ عزتِ آخری نہیں)۔

قوم نوحؑ اور دوسری قوموں نے اپنے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا اور ان پر

قابو پانے کا قصد کیا کہ اُن کو ایذا دیں یا قید کریں یا قتل کریں (اور غلط باتوں سے دین حق کے مٹانے کی کوشش کی۔ اس کا مزہ چکھتے گئے کہ ان پر عذاب نازل ہوتا گیا)۔ پس (روزِ ازل کا) وعدہ کہ منکرین جہنمی ہیں ثابت ہو کر رہا (پھر کھڑا چھ پیغمبر صلعم اور قرآن کو نہیں مانتے اُن کی یہی دُرگت ہوگی)۔

جو (اللہ- رسول- کتب الہی وغیرہ کے) منکر ہیں وہ جہنمی ہیں۔

فرشتے جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُس کے گرد بگرو ہیں اللہ کی تسبیح و ثناء میں کمر بستہ رہتے ہیں اور خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں اور اُن کے آباؤ اجداد اور اُن کی بیویوں اور اُن کی اولاد جو مومن شیکوکار ہیں سب کے حق میں اللہ سے مغفرت (ذکیوں دُعائیں) مانگتے ہیں اور اُن کو بہشت میں داخل کرنے کے لئے اور دوزخ سے بچانے کے لئے یوں عرض کرتے ہیں :-

علم و رحمت میں تیری سارا جہاں	ذّرہ ذّرہ ہے سمایا بے گماں
ہے ہر اک شے یا الہی سر بسر	رحمت و احسان سے تیرے بہرہ ور
علم سے تیرے بھی ہے باہر نہیں	ایک ذّرہ اے الہ المسلمین
پس انہیں تو بخش لے پروردگار	جو گناہوں سے ہیں اپنے شرمسار
اور کریں تو تیری درگاہ میں	اور تیری راہ پر یارب چلیں
اُن کو دوزخ کے عذابوں سے بچا	حسب وعدہ اُن کو جنت کر عطا
اُن کے جو آباہوں اور اجدادوں	عوتیں اُن کی ہوں اور اولادوں
نیک بندے اُن میں ہوں جو اکرم	کرا نہیں بھی باغِ جنت میں مقیم
ہے تو ہی یارب زبردست و حکیم	نام ہے تیرا ہی رحمن و رحیم
ہر خرابی سے انہیں روزِ جزا	فضل سے اپنے بچانا اے خدا
جو خرابی سے بچا روزِ حساب	کھل گیا اُس پر تیری رحمت کا تابا
رحم فرمائے تو جس پر روزِ دیں	کامیاب اس سے کوئی بُرہہ کر نہیں
اللہ کی رحمت ہر چیز پر ہے۔	

اللہ زبردست اور دانا۔ گناہ کا معاف کرنے والا۔ حکمت والا۔ توبہ کا قبول کرنے والا۔ سخت سزا دینے والا۔ مقدور والا۔ فراخی اور غنا والا ہے (یعنی اُس کے

ہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔ جس کو چاہے جو کچھ اور جتنا دے۔)۔ اُس کو سب چیزوں کا علم ہے۔

{ **نوٹ:** - مومنین کے حق میں دعاء اور اُن کی خیر خواہی شعرا ملائکہ ہے۔  
**نتائج:** - قرآن کو سچ اور کتابِ خداوندی جانو۔ پیغمبروں کو سچ مانو پیغمبروں کے کہنے پر چلو۔ حق باتوں کو باطل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ حق باتوں کو پھیلاؤ۔ ذکرِ الہی کیا کرو۔ توبہ کیا کرو۔ اپنے لئے اور اپنے مسلمان آبا و اجداد ہیوی اور اولاد کے حق میں دعائے مغفرت کرتے رہو۔ نیک عمل سے اس کی اولاد اور رشتہ داروں کو بھی آخرت میں فائدہ پہنچے گا۔ . . . . }

{ **خلاصہ:** - (۱) دوزخ میں کافروں کو اُن کے عذاب کا سبب کہ دیا جائے گا۔ اُن کی التجا نہ سنی جائیگی۔ (۲) قدرتِ خداوندی کا بیان۔ (۳) اخلاص کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم۔ (۴) نزولِ وحی کا منشاء۔ (۵) حالتِ نشر اور قیامت میں انصاف۔ (۶) قیامت قریب ہے۔ (۷) قیامت کا دن سخت ہوگا۔ . . . }

**مطالب:** - (۱) کفار کی نسبت قیامت میں جب حکم ہوگا کہ انہیں جہنم میں لے جاؤ تو وہ اپنی جانوں پر غصہ کریں گے کہ کیوں کفر و شرک کر کے عذاب میں پھنسے۔

اُس وقت) منکروں سے کہ دیا جائیگا کہ تم جس قدر اپنی جانوں پر اس وقت غصہ کرتے ہو اُس سے کہیں زیادہ اللہ کا غصہ تم پر (دُنیا میں اُس وقت) تھا کہ جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے تو انکار کرتے تھے۔ پھر جہنمی عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! تو ہمیں دوبار مار چکا اور دوبار ہمیں جلا چکا۔ ہم نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔ بھلا اب نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے (کہ عذاب سے نکل بھاگیں۔ ارشاد ہوگا کہ) تمہاری یہ حالت بہ سبب کفر و شرک کے ہے (اور تمہاری اب رستگاری نہیں۔ غرض دوزخ میں کافروں کو سنا دیا جائیگا کہ یہ حالت تمہاری بے ایمانی کفر اور شرک کے سبب سے ہوئی۔ دوزخی اپنے گناہوں کے مقر ہونگے اور عذاب سے رستگاری کی التجا کریں گے لیکن شنوائی نہ ہوگی۔ اس آیت میں دو موت اور دو حیات کا ذکر ہوا ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔

موت اول	حیات اول	موت دوم	حیات دوم
بقول ابن عباسؓ جب آدمی لطف تھا	دنیاوی حیات	معمولی موت	آخری حیات
بقول دیگر معمولی موت	قبر میں سوال کیلئے دنیا	قبر میں بعد سوال کے نما	آخری حیات

تفسیروں میں دیکھو۔

لوگو! اللہ تو ایک اور بیکتا ہے جو اپنی (قدرتِ کاملہ سے ہر طرح کی) نشانیاں دکھلاتا ہے (جو اُس کی وحدت - اَلْوَحْدِیَّت پر دلالت کرتی ہیں)۔ آسمان سے (پانی برسا کر) روزی اُتارتا ہے۔ وہ (جمعِ صفات کمال و جلال میں تمام موجودات سے) بلند مرتبہ ہے (یا ایک کو ایک سے بالا مرتبہ دیتا ہے)۔ عرش کا مالک ہے۔ وہ جس پر چاہتا ہے وحی بھیجتا ہے (یا جس پر چاہتا ہے جبرئیل کو بھیجتا ہے)۔ جس کو چاہتا ہے پیغمبر بناتا ہے۔ قیامت میں اُسی ایک زبردست کی حکومت ہوگی۔ وہاں وہی فیصلہ کریگا (دوسرا نہیں)۔ وہاں وہ بہت جلد حساب لے گا۔ اس سے کوئی بات چھپی نہیں۔ آنکھوں کی خیانتوں کو اور دلی خیالات کو جانتا ہے وہ ہر چیز کو سنتا ہے اور ہر چیز کو جانتا ہے (پس ایسے ہی اللہ کو پوچھو نہ کہ جھوٹے جھوٹے معبودوں کو)۔

جو (اللہ کی طرف) رجوع کرتا ہے وہی (قدرتِ الہی کو) خیال کرتا ہے (یعنی نصیحت کو وہی قبول کرتا ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے)۔  
لوگو! اللہ ہی کی فرمانبرداری مد نظر رکھ کر اُسی کو پکارو (اور کسی کو نہیں)۔  
اگرچہ کافر بُرا کیوں نہ مانیں!

وحی بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر لوگوں کو قیامت سے ڈرائیں۔  
قیامت میں لوگ قبروں سے باہر آئیں گے۔ لوگوں کے اعمال اللہ کو معلوم رہیں گے۔ وہی انصاف سے فیصلہ کرے گا (نہ کوئی دوسرا اور نہ مشرکوں کے معبود) اللہ بہت جلد حساب لے گا۔ اُس دن کچھ ظلم نہ ہوگا۔ کفار و مشرک کا کوئی مددگار نہ ہوگا نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے۔ لوگوں کو اپنے کئے کا پھل ملے گا۔ اُسے پیغمبر قیامت (یا موت) سے لوگوں کو ڈراؤ۔ وہ بہت قریب ہے۔

قیامت (یا موت) بڑی مصیبت اور رنج و محن کا دن ہے۔

**{ نتائج :-}** بے ایمانی نہ کرو۔ شرک سے بچو۔ دنیا میں آخرت کے لئے

کمر دھرو۔ قیامت میں آنکھوں کی خیانتوں کا بھی حساب ہوگا۔ آخرت میں اعمال صالحہ کام آئیں گے۔ . . . . . {

**{ خلاصہ :-}** (۱) قوم سابقہ کی ہلاکت بہ سبب نافرمانی رسول۔ (۲) بیان

کہ موسیٰ کو فرعون ہامان اور قارون نے جھٹلایا۔ فرعون غرق ہوا۔ (۳) کافروں کا

داؤ غلط ہے۔ (۴) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . . . {

**مطالب :-** کیا کفار سفر کر کے اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ اگلے لوگ جنہوں

نے رسول کو نہ مانا اور جو بل بوتے میں اور آثار میں (یعنی صنائع - اسباب - مال

دولت - بادشاہت اور وہ نشانیاں جو چھوڑ گئے) کفار مکہ سے کہیں بڑھے ہوئے

تھے۔ بہ سبب گناہوں کے اور بہ وجہ انکار رسول کے عذاب میں گرفتار ہوئے اور

اللہ سے کوئی اُن کو پچانے والا نہ تھا (اور ہلاک کر دئے گئے۔ پس ان کفار کی

بھی یہی سزا ہوگی)۔

موسے کو ہم نے۔ فرعون۔ ہامان اور قارون کے پاس رسول بنا کر معجزے

دیکر اور دین حق لے کر بھیجا۔ لیکن انہوں نے موسے کو جھٹلایا اور جادو گر ٹھہرایا۔

فرعون نے حکم دیا کہ اُن لڑکوں کو جو بنی اسرائیل میں سے ایمان لائے تھے مار

ڈالو اور لڑکیوں کو زندہ رکھو۔ لیکن فرعون کی ترکیب بیکار ٹھہری۔ فرعون نے

اپنی قوم سے کہا کہ میں موسے کے مار ڈالنے پر کمر بستہ ہوں کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ

تمہارے دین کو کہیں بدل نہ ڈالے یا فساد نہ پھیلانے۔ موسے نے کہا کہ میں ہر

منکبر سے جو حساب کے دن کو نہیں مانتا اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لے

چکا ہوں۔ (فرعون کچھ نہ کر سکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو اور اُس کے ساتھیوں

کو فانی البحر کر دیا۔ کیونکہ موسے اللہ کی پناہ میں تھے پھر کسی کی کیا قدرت و مجال تھی

کہ کچھ کر سکے۔ پس کافرو! پیغمبر صلعم کو جھٹلاتے ہو تمہارے لئے بھی عذاب رکھا

ہوا ہے)۔

کافروں کا داؤ محض غلط ہوتا ہے۔

اللہ زبردست بڑا سزا دینے والا ہے۔

{نوٹ :- دُعا اور التجا میں الفاظ کُلّی اختیار کرنا اولیٰ ہے۔۔۔۔۔}

{نتیجہ :- رسول کو برحق جانو۔ جس کا محافظ اللہ ہوتا ہے اُس کا کوئی

کچھ نہیں کر سکتا۔ اللہ کے سامنے کسی کی دال نہیں گل سکتی۔۔۔۔۔}

{نوٹ :- مومن کا قصہ ۴ اور ۵ رکوع میں سلسلہ وار ہے۔ اس لئے

مومن کا قصہ یہاں پر دونوں رکوع سے بیان ہوتا ہے۔۔۔۔۔}

{خلاصہ :- (۱) اُمّتِ موسیٰ میں سے ایک مومن کا فرعونِ نبیوں کو وعظِ دربارہ

اطاعت اللہ و رسول۔ اور انکار کی سزا۔ مومن کی رستگاری اور آلِ فرعون کی

سزا۔۔۔۔۔}

{مطالب :- خاندانِ فرعون میں سے ایک شخص نے جو موسیٰ پر خفیہ ایمان

رکھتا تھا لوگوں کو بہ عنوانِ نشانیستہ ان باتوں کی نصیحت کی کہ موسیٰ کو نہ مارو۔ وہ

رسولِ برحق ہیں۔ خدا کو اپنا رب مانتے ہیں۔ اُن کو معجزہٴ پیغمبری بھی ہے۔ اگر وہ

جھوٹے ہیں تو جھوٹ کا وبال اُن کے سر ہوگا (پھر تم اچھے رہو)۔ اور اگر وہ سچے

ہیں تو جن غذاؤں سے وہ ڈراتے ہیں اُن میں بعض تو تم پر ضرور نازل ہو کر رہیگا۔

(پھر تمہاری کیسی خرابی ہوگی۔ اور یہ یاد رکھو کہ) بیشک اللہ کسی ایسے شخص کو

ہدایت نہیں کرتا جو حد سے باہر نکلنے والا جھوٹا ہو۔ اللہ کو ایک جانو۔ اُسی کو پوجو۔

شرک نہ کرو۔ جھوٹے معبود نہ دنیا ہی میں پیکار کرنے جانے کے لائق ہیں اور نہ

آخرت میں۔ اللہ کی نافرمانی کرنے میں خرابی ہوتی ہے۔ دنیا چند روزہ ہے۔ ہمیشگی

کا گھر آخرت ہے۔ عملِ بد کا بدلہ خراب۔ نیک عمل کا بدلہ عمدہ۔ سب کو اللہ ہی

کی طرف جانا ہے۔ یوسفؑ کے معجزے کے بارے میں تمہارا شک لغو تھا۔ اور

یہ خیال کہ ان کے بعد کوئی رسول نہ آئے گا غلط پھیرا۔ پس جو میں کہتا ہوں اُس کو

مانو اُسی پر چلو سیدھا راستہ یہی ہے۔ اگر نہ مانو گے تو اس کا وبال تمہارے سر ہوگا۔

اور باوجود حکومت و ملک کے کوئی نہ کوئی عذاب تم پر ضرور آئیگا۔ میں تمہاری نسبت

قیامت کے دن سے ڈرتا ہوں۔ اور مثل قومِ نوحؑ۔ عاد۔ ثمود کے اور اور ہلاک شدہ

قوموں کی طرح تمہاری بُری درگت ہوگی۔ ماسوا اس کے عذابِ آخری بھی ہوگا۔



اور میں تو اپنا معاملہ اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں۔ لیکن اُن لوگوں نے ایک نہ سنی اور موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتے رہے۔ فرعون نے کہا میں تو تم لوگوں کو وہی بات سمجھاتا ہوں جو میں آپ سمجھا ہوں۔ اور وہی راہ دکھاتا ہوں جو سیدھی ہے۔ اس کے بعد اُس نے ہامان کو حکم دیا کہ ایک محل بنواؤ کہ اُس کے ذریعے سے آسمانوں پر جا چڑھوں۔ اور موسیٰ کے خدا تک جا پہنچوں غرض فرعون گمراہ ہی رہا۔ اُس مومن (یا بنی اسرائیل) کو تو اللہ نے فرعونوں سے بچالیا۔ اور فرعونوں کو سزا ملی (کہ دیاے نیل میں غرق ہوئے)۔ اور (بعد مرگ) صبح وشام اُن کو آگ دکھائی جائے گی اور قیامت میں بھی سزائے سخت ہوگی۔ (صبح وشام اُن کو آگ دکھائی جائیگی اس کا مطلب یہ ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے تو قبر میں ہر روز صبح وشام اُس کا ٹھکانا اُس کو دکھایا جاتا ہے۔ جنتی کو جنت۔ اور دوزخی کو دوزخ۔ اوپر کی آیتوں میں مومن کا بیان ہے اس مومن کے بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ کون تھا۔ کوئی کہتا ہے کہ فرعون کا چچا زاد بھائی تھا۔ فرعون کے شر سے بچنے کا واقعہ یوں کہا جاتا ہے کہ اس سب کلام کے بعد فرعون نے حکم دیا کہ اس مومن کو مار ڈالو۔ لیکن وہ پہاڑوں میں جا چھپا اور یاد الہی میں مشغول ہوا۔ فرعونوں نے تعاقب کیا۔ لیکن درندوں نے بہتیروں کو ہلاک کر ڈالا باقی جو واپس آئے اُن کو فرعونوں نے قتل کر ڈالا)۔

{ یہاں پر پانچ رکوع پھر الگ الگ بیان ہوتا ہے۔ ماسوا قہنہ مومن کے جو اد پر بیان ہوا۔ }  
**{ خلاصہ :- }** (۱) جھوٹ کا وبال جھوٹے پر ہوتا ہے۔ (۲) زیادتی کرنے والے اور جھوٹے کو ہدایت نہیں۔ (۳) دنیاوی ملک و حکومت کام نہیں دیتی۔ (۴) عذاب میں کسی کی مدد بکار آمد نہیں۔ (۵) اللہ ظالم نہیں۔ (۶) قیامت میں رستگاری نہیں۔ (۷) گمراہ کو گمراہی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور اُس کے لئے ہدایت نہیں۔ (۸) شک کرنے والے کی گمراہی۔ (۹) آیات الہی کے بارے میں جھگڑنے والے کو اللہ اور لوگ پسند نہیں کرتے۔ (۱۰) مغرور و سرکش پر مہر۔ (۱۱) اللہ ایک اور یکتا معبود ہے۔ }  
 { . . . . . }

**مطالب :-** جھوٹ کا وبال جھوٹے پر پڑتا ہے (یعنی جھوٹے کو فلاح نہیں مثل مشہور ہے۔ کہ کردہ کیا فت۔ کردنی خویش آمدنی پیش۔ دروغ کو فروغ نہیں)

جو حد سے تجاوز کرتا اور جھوٹا ہو۔ خدا اُس کی ہدایت نہیں کرتا۔  
دنیاوی ملک و حکومت خدا کے نزدیک کام نہیں دیتی۔  
غدا رب خدا کے سامنے کوئی مدد نہیں دے سکتا۔  
اللہ بندوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کرتا (بلکہ انسان اپنے آپ پاؤں پر کلہاڑی مارتا ہے)۔

قیامت میں کوئی کسی کو بچا نہ سکے گا۔  
جس کو اللہ گمراہ کرتا ہے اس کو اپنی بدکرداریاں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔  
جس کو اللہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا۔  
جو (پیغمبر وغیرہ کے بارے میں) شک کرتے اُن کو اللہ گمراہ کرتا ہے۔  
جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے۔ اُن کی حرکتیں اللہ اور ایمان والوں کے نزدیک ناپسند ہیں۔

مغرور اور سرکش کے دلوں پر اللہ مہر کر دیتا ہے۔  
اللہ ہی معبود ہے (اور کوئی دوسرا نہیں)۔

{ خلاصہ :- (۱) دنیا کی بے ثباتی۔ اور آخرت کی پائدار سی۔ (۲) بدی کی سزا بدی کے برابر ہوگی۔ (۳) مومن نیکو کار کا اجر۔ (۴) معبودِ باطل کی بے اختیار سی۔ (۵) سب کو اللہ کی طرف لوٹ جانا ہے۔ (۶) حد سے بڑھنے والے دوزخی ہیں۔ (۷) اللہ تعالیٰ بندوں کا نگرانِ حال ہے۔ (۸) دوزخی دوزخی سے ہمکلام ہونگے۔ غدا رب سے رستگاری کی کوئی شنوائی نہ ہوگی۔ (۹) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . }

**مطالب :-** دنیا کی زندگی چند روزہ ہے۔

آخرت ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔

جس نے بدی کی وہ اُسی کے برابر سزا پائے گا۔

مومن نیکو کار کے لئے مرد ہو یا عورت بہشت ہے اور اس کو روزی بحساب ملے گی۔ (یعنی اُس کے عمل سے زیادہ اجر ملیگا)۔

جھوٹے مہبود اور بُت وغیرہ نہ تو دنیا ہی میں پکارے جانے کے قابل ہیں اور نہ آخرت میں۔

سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔  
(بندگی کی) حار سے بڑھنے والے دوزخی ہیں۔

لوگو! اللہ بندوں کا نگرانِ حال ہے۔

دوزخی آپس میں ہمکلام ہونگے اور کئی عذاب کے لئے ایک دوسرے سے اور دوزخ کے موٹلوں سے استدعا کریں گے اور اقرار کریں گے کہ رسول اُن کے پاس آتے گئے۔ لیکن عرض و معروض اُن کا کچھ کام نہ دے گا۔  
اللہ زبردست اور بخشنے والا ہے۔

{نتائج :-} اللہ کو پوجو۔ شرک نہ کرو۔ برے کام کا بدلہ بُرا ہے۔ آپنے کام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو۔ . . . . .

{خلاصہ :-} (۱) پیغمبر اور مومن کی مددِ الہی دونوں جہان میں ہوتی ہے۔ (۲) قیامت میں گواہی ہوگی۔ نافرمانوں کی کیفیت۔ (۳) موسیٰ کو تورات عطا ہوئی۔ بنی اسرائیل تورات کے وارث بنے۔ (۴) تورات ہدایت تھی۔ (۵) حکمِ صبر۔ استغفار۔ تسبیح و تہجد۔ مجادلہ کرنے والوں سے پناہ۔ (۶) وعدہ الہی حق ہے۔ (۷) آیاتِ الہی کے جھگڑنے والے کو کامیابی نہیں۔ (۸) ثبوتِ حیلے موتی۔ (۹) مومن و بدکار برابر نہیں۔ (۱۰) قیامت ضرور ہوگی۔ (۱۱) دعاء۔ وعدہ قبولیت و دعاء۔ عبادت سے سرتابی کی سزا۔ . . . . .

**مطالب :-** ہم سب پیغمبروں کی اور مومنوں کی مددِ دین و دنیا میں کرتے ہیں۔

قیامت میں گواہی ہوگی (جیسے پیغمبر اپنی اپنی اُمت کے بارے میں گواہ ہوئے) کراماتین گواہی دیں گے۔ فرشتے انبیاء کی تبلیغ رسالت اور اُن کی اُمتوں کی تائید پر گواہی دیں گے۔ اُمتِ محمدی دوسرے پیغمبروں کی تبلیغ رسالت اور اُن کی

اُمّتوں کی تکذیب پر گواہی دینگے۔ اور پیغمبر صلعم اپنی اُمت کی صداقت پر گواہی دینگے۔ اعضاء انسان اُس آدمی کے بارے میں گواہ ہونگے۔

قیامت میں نافرمانوں کی مغذرت کچھ کام نہ آئیگی اور اُن پر لعنت ہوگی۔ اور اُن کو دوزخ نصیب ہوگا۔

ہم نے موسیٰ کو تورات دی اور بنی اسرائیل کو تورات کا وارث بنایا۔ تورات عقلمندوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں نصیحت ہے۔

اے پیغمبر! دشمنوں کی ایذا دہی پر صبر کرو۔ اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے رہو۔ صبح و شام اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو (بعض کہتے کہ فجر و عصر کی نماز مراد ہے۔ بعض کہتے کہ پانچوں وقت کی نماز کا حکم ہے۔ اور بعض کہتے کہ سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر صبح و شام پانچ بار کہنا مراد ہے۔ بعض کہتے کہ استغفار بکثرت کیا کرو)۔ اور جو بلا دلیل اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے اُن سے پناہ مانگتے رہو۔

جو بلا دلیل اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں۔ اُن کے دلوں میں بُرائی ہے اور وہ اپنی مراد میں کامیاب نہ ہونگے (جیسے اُن کا یہ زعم ہے کہ پیغمبر صلعم پر غالب آجائینگے۔ یا نبوت کا طالب ہونا۔ یا پیغمبر صلعم کے قتل کی کوشش۔ یا قرآن مجید کو کلام الہی نہ ماننا۔ یا قیامت کا انکار وغیرہ)۔

اللہ کا وعدہ سچا ہے (کہ مسلمانوں کو دنیا میں فتح و نصرت عطا ہوگی اور آخرت میں بہشت)۔ اور کافروں کو دنیا میں شکست اور آخرت میں جہنم)۔ آسمان و زمین کا پیدا کرنا۔ آدمیوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے سے مشکل ہے (پھر لوگو! احیاء موتی کے قائل کیوں نہیں ہوتے۔ لیکن بات تو یہ ہے کہ تم اندھے ہو)۔

مومن اور بدکار برابر نہیں جیسا کہ بینا اور نابینا برابر نہیں۔ قیامت کے وقوع میں شک نہیں۔ ضرور ہو کر رہیگی۔ اگرچہ اکثر لوگ اس کو نہ مانیں۔

لوگو! دعا مانگو ہم دعا کو قبول کریں گے۔ (حدیث میں ہے کہ دُعا عبادت

ہے۔

جو عبادت سے سرتابی کرتے وہ جہنم میں جھونکے جائیں گے (حدیث میں ہے کہ دُعا عبادت ہے)۔

**نتیجہ:** ایمان لاؤ۔ صبر کرو۔ استغفار کرو۔ ذکر الہی کرو۔ نماز پڑھو۔ قرآن کی باتوں میں نہ جھگڑو۔ ایسے جھگڑے والوں سے الگ رہو۔ قیامت کا وقوع ضرور ہے۔ بدکاری نہ کرو۔ اللہ و رسول کی نافرمانی نہ کرو۔

**مسئلہ:** استغفار واجب ہے اگرچہ ایک ہی بار ہو۔ . . . . {

**خلاصہ:** (۱) اللہ تعالیٰ قدرتوں اور احسانات کا بیان۔ (۲) توحید (۳) مانعِ شرک۔ (۴) خلقتِ انسانی میں چھ حالتیں ہیں۔ مٹی۔ نطفہ۔ لوطہ۔ لڑکپن۔ جوانی۔ بڑھاپا۔ (۵) پہلے لوگوں کی ناشکری۔ (۶) حکم کہ اللہ کی شکر گزاری کرو اور اُسی کے فرماں بردار بندے بن جاؤ۔ (۷) غرضِ زندگی {

**مطالب:** لوگو! اللہ ہی نے رات کو بنایا تا کہ تم آرام کرو۔ اور دن کو روشن کیا تا کہ سب چیزوں کو تم دیکھ سکو۔ زمین کو تمہاری بود و باش کے لئے بنایا اور آسمان کو چھت کیا۔ وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہی تمہارا اور تمام جہان کا پروردگار ہے۔ وہی آدم کو مٹی سے بنا کر تم کو نطفہ اور لوطہ سے پیدا کرتا ہے۔ لڑکپن سے جوانی تک جوانی سے بڑھاپے تک پہنچاتا ہے۔ بعض اسی درمیان میں قبل از وقت مر جاتے ہیں۔ اور بعض حدِ عمر تک زندہ رہتے۔ وہی تمہاری اچھی اچھی صورتیں بناتا ہے۔ وہی تم کو پاک روزی دیتا ہے۔ وہی جلانا مارتا ہے۔ جب کسی چیز کا کرنا اُس کو منظور ہوتا ہے تو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا اور وہ چیز ہو جاتی ہے۔ وہی لوگوں پر فضل کرتا ہے۔ اُس کی ذات بڑی بابرکت ہے۔ سب تعریفیں اُسی کو سزاوار ہیں۔ وہی زندہ ہے (جو فنا قبول نہیں کرتا)۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ پھر لوگو! تم کیوں بہکتے کہ سوا سے اللہ کے (جھوٹے معبودوں کو پوجتے اور) پکارتے (اور ایسے اللہ کا شریک گردانتے)۔ پہلے لوگ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کی تکذیب کی تھی اسی طرح بہکے تھے (اور اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہلاک کر دیئے گئے۔

اگر تم بھی شرک اور نافرمانی کرو گے تو تم بھی نباہ ہو گے۔ اور تجسّب ہے کہ باوصف ایسے فضل و انعامات کے بھی، اکثر لوگ اللہ کی نعمتوں کا شکر نہیں کرتے۔ لوگو! تم کو لازم ہے کہ خالص اللہ کی فرماں روائی مد نظر رکھ کر اُسی کو پکارا کرو۔ اُسی کے حکم کے تابع ہو جاؤ۔

لوگو! غرض زندگی یہی ہے کہ تم اللہ کو پہچانو اور اُس کے حکم کے تابع ہو جاؤ۔

{ **نتائج :-** انسان کو لازم ہے کہ اپنی حقیقت پر نظر رکھے اور تکبر و غرور نہ کرے۔ سب کو موت کا مزہ چکھنا ہوگا۔ اللہ کا شکر کرو۔ دعائیں کسی کو شریک نہ گردانو۔ . . . . }

{ **خلاصہ :-** (۱) آیات الہی کے مجادلہ اور تکذیب کرنے والے مشرک۔ ناحق خوشیاں کرنے والے اور اترانے والے۔ غرور کرنے والے کے لئے جہنم ہے۔ (۲) تعلیم صبر۔ (۳) کفار کے لئے وعدہ سزا۔ (۴) بعض پیغمبروں کا ذکر قرآن میں ہے اور بعض کا نہیں۔ (۵) بغیر اذن خدا کے کسی پیغمبر کو معجودہ دکھانے کی قدرت نہ تھی۔ . . . . }

{ **مطالب :-** جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ (راہ راست سے) پھرے جاتے ہیں اور جو قرآن کو اور جو اُن پیغامات خداوندی (یعنی مجرے یا کتب الہی) کو جو (گذشتہ) رسولوں کی معرفت بھیجے گئے تھے جھٹلاتے ہیں اُنکے لئے جہنم اور جہنم کی سختیاں ہیں۔

مشرکین جہنم میں جائیں گے اور اُن پر عذاب ہوگا۔ اُن سے کہا جائیگا کہ یہ سکا بدلہ ہے جو تم ناحق دُنیا میں خوشیاں مناتے اور ناروا اتراتے اور عسر و رکر کرتے تھے۔

۲۹۷۵۱۲ . . . . . شبنم پہ گل ہنسا تھا کھلا گیا خزاں سے

ع ل ی

رونے پہ یاں کسی کے ہنسنے کی جا نہیں ہے

۱۳۰۰ ج

آئے پیغمبر! (کافروں کی ایذا دہی پر) صبر کرو۔

آئے پیغمبر! اللہ کا وعدہ سچا ہے (کہ ان کفار کی سزا ہوگی)۔ خواہ تمہارے

جیتے جی اس دنیا میں ہو خواہ آخرت میں -

کفار کو اللہ ہی کی طرف لوٹ جانا ہے (پھر اُن کو وہاں اُن کے کروت معلوم ہو جائیں گے)۔

اللہ نے بہت رسولوں کو اس دنیا میں بھیجا۔ بعض کا تو قرآن میں تذکرہ کیا اور بعض کا نہیں۔ حالانکہ کسی رسول کو قدرت نہ تھی کہ بغیر حکم خدا کے کوئی معجزہ دکھا سکے (یہ جواب ہے کافروں کا جو پیغمبر صلعم سے فرمایشی معجزے طلب کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پیغمبر صلعم بغیر حکم اللہ تعالیٰ کے فرمایشی معجزے دکھا نہیں سکتے۔ میں سب کافروں کا رسالت سے انکار کرنا سیکار ہے۔ کیونکہ پہلے رسولوں نے بھی فرمایشی معجزے کو نہ دکھلایا۔ اور اس سبب سے کفار رسولوں کی تکذیب کرتے گئے۔ اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آفت میں پھنسے اور اُن پر عذاب آخرت ہوا۔ پس جو پیغمبر صلعم کی تکذیب کرتے۔ اُن کی بھی یہی حالت ہوگی۔ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں آئے۔ اُن میں سے تین سو چھپیس رسول ہوئے)۔

جب خدا کا حکم آجائے گا تو انصاف سے فیصلہ ہو جائیگا اور جھوٹے اُس وقت نقصان اٹھائیں گے -

{نوٹ :-} خوشی جو باعثِ تغافل ہو ممنوع ہے۔ خوشی جو نعمتِ الہی کی وجہ سے ہو محمود ہے۔ اترانا اور تکبر کرنا مطلقاً حرام ہے۔ . . .

نتائج :- منکر قرآن جہنمی ہے۔ ناحق خوشی نہ مناؤ نہ اترؤ۔ غرور نہ کرو۔ صبر کرو۔ . . . . .

{خلاصہ :-} (۱) احساناتِ اللہ تعالیٰ - (۲) قوم سابقہ نے عذاب کے بارے میں مضحکہ کیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عذاب آیا۔ عذاب آتے دیکھ کر توبہ کی۔ لیکن سودمند نہ ہوئی۔ (۳) ہلاکت کے وقت کا ایمان لانا فائدہ نہیں دیتا {

مطالب :- لوگو! اللہ ایسا قادرِ مطلق ہے جس نے تمہاری راحت و آسائش کے لئے چار پائے بنائے۔ جن میں سے کسی پر تم سوار ہوتے ہو۔ کسی کو تم کھاتے۔ اور بھی بہت سے فوائد حاصل کرتے۔ اور اُن پر چڑھ کر اپنے مفاد

ولی کو پورا کرتے (جیسے سفر کرتے۔ اسباب لادتے۔ دشمنوں پر چڑھائی کرتے۔ تجارت کے مال لے جاتے وغیرہ)۔ علاوہ ان چار پایوں کے تم کشتیوں پر بھی سوار ہوتے۔ یہ سب خدا کی خدائی کی نشانیاں ہیں۔ پھر تم خدا کی کون کون قدر سے انکار کرو گے؟

کیا کفار اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ پہلے لوگوں نے اپنی لیاقتِ علمی پر نازاں ہو کر پیغمبروں کے ڈرائے ہوئے عذاب کی ہنسی اڑائی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر عذاب نازل ہوا۔ اور ان کی تدبیر اور ان کا زور کچھ نہ چل سکا۔ اور جب عذاب آتا دیکھا تو اللہ واحد پر ایمان لائے اور جھوٹے معبودوں کے منکر ہو گئے۔ لیکن اُس وقت کا ایمان لانا بے سود ٹھیکر الپس ان کفار کی بھی یہی دُرگت ہوگی۔

اللہ کا دستور ہمیشہ سے تو یہی چلا آتا ہے کہ ہلاکت کے وقت کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

{نتائج :-} اللہ کی نعمتوں کو غور کرو۔ اللہ پر ایمان لاؤ۔ آحساناتِ الہی پر شکریہ کرو۔ دنیاوی جاہ و جلال اور علمی لیاقت پر نازاں نہ ہو۔ قبل عذاب اور موت کے کر دھرو۔ پھر مُہلت نہیں۔ جب عذاب پہنچ جائے تو اُس وقت کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ . . . . .

مسئلہ :- ایمان باس یعنی بوقت موت مقبول نہیں۔ . . . .

## (۲۱) سُورَةُ خُم سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ :-} (۱) قرآن کی تعریف۔ (۲) قرآن عربی زبان میں ہے۔ اس کا سبب۔ (۳) کفار قرآن کو نہیں مانتے۔ (۴) پیغمبر صلعم بشر ہیں۔ لوگوں سے پیغمبری کا فرق ہے۔ (۵) عبادتِ الہی اور استغفار کا حکم۔ (۶) مشرکین زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور قیامت کا انکار کرتے۔ ان کی خرابی۔ (۷) مؤمن نیکو کار کے لئے اجر۔ (۸) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . .



**مطالب :-** قرآن اللہ کی طرف سے اُتر رہا ہے۔ یہ عربی زبان میں ہے۔ اسکی آیتیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ (مومنوں کو ثواب کی) خوش خبری دیتا ہے اور (منکروں کو عذاب الہی سے) ڈراتا ہے۔

قرآن عربی زبان میں اس لئے آیا ہے اور اس کی آیتیں تفصیل وار اس لئے بیان ہوئی ہیں تاکہ سمجھنے والے اچھی طرح اس کو سمجھیں۔

(بآوصف ان باتوں کے بھی) اکثر کفار قرآن کو (کتاب الہی نہیں جانتے اور اُس کے احکام کو) نہیں مانتے۔ اور پیغمبر صلعم سے کہتے کہ ان باتوں کو نہ ہمارا دل قبول کرتا اور نہ اُن کو ہم سنتے ہیں۔ پھر تم اپنے طور پر عمل کرو اور ہم اپنے طور پر۔

اُسے پیغمبر (کافروں سے) کہ دو کہ تم جیسا میں بھی آدمی ہوں۔ (ہاں البتہ اتنا فرق ہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے (اور تم پر وحی نہیں آتی۔ پھر تم شرک کیوں کرتے ہو؟)۔

کافرو! تمہارا معبود تو وہی ایک اللہ ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ سیدھے اُسی کی طرف چلے جاؤ۔ اور اپنے گناہوں کی اُسی سے معافی مانگو۔

مشرکین نہ تو زکوٰۃ دیتے (بقول دیگر مشرکین کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ نہیں کہتے) اور نہ آخرت پر ایمان لاتے۔ (پس) ان پر افسوس ہے۔

مومن نیکو کار کے لئے بے انتہا اجر ہے۔

اللہ ہر بان ہے۔ نہایت رحم والا ہے۔

**نتائج :-** قرآن پر ایمان لاؤ۔ قرآن کی عبارت آسان ہے۔ شرک نہ

کرو۔ توبہ و استغفار کرو۔ زکوٰۃ دو۔ آخرت پر ایمان لاؤ۔ مومن نیکو کار بنو۔ . .

**خلاصہ :-** (۱) قدرت اے الہی کا بیان۔ (۲) آسمان و صواں تھا۔ (۳)

آسمان و زمین کا مطیع ہونا۔ (۴) کفار مکہ کو ڈرانا کہ پیغمبر صلعم کی تکذیب نہ کرو۔ (۵)

عاد و ثمود کا رسولوں کی تکذیب کرنی۔ (۶) تذکرہ ہلاکت عاد۔ (۷) تذکرہ ہلاکت ثمود۔ (۸) مومن و متقی ہلاکت سے بچا لئے گئے۔ (۹) قیامت میں اللہ کے دشمنوں

کا گروہ جدا جدا ہوگا۔ (۱۰) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . .

**مطالب :-** کافرو! ایسے (قادِ مطلق) سے انکار کرتے ہو اور دوسروں کو اُس کا ہمسر بناتے ہو جس نے دودن میں زمین کو بنایا۔ دودن میں پہاڑ بنا کر زمین کو ہر طرح کی برکت دی اور اندازہ مناسب سے رہنے والوں کے لئے کھانے پینے کا بندوبست کیا۔ پھر دو روز میں سات آسمانوں کو بنایا۔ اور ہر ایک آسمان کے کارکنانِ قضا و قدر کو انتظام بتا دیا۔ اور آسمانِ دنیا کو ستاروں سے مزین کیا۔ اور (شیاطین) آسمان کو محفوظ رکھا۔

آسمان (قبل بننے کے) دھواں تھا۔

آسمان و زمین کو ہم نے کہا کہ چار و ناچار مطیع ہو جاؤ۔ چنانچہ اُن دونوں نے کہا کہ یہ رضا و رغبت ہم حکم بجالانے میں مستعد ہیں۔

اے پیغمبر! اگر کفار مکہ مطیع ہونے سے سرتابی کریں تو کہ دو کہ میں تم کو ایسے عذاب سے ڈراتا ہوں جو عاد و ثمود پر نازل ہوا تھا (یعنی کہ دو کہ اگر سرتابی کرو گے تو تمہاری حالت بھی عاد و ثمود کی سی ہوگی)۔

عاد و ثمود کے قبل و بعد رسول آتے گئے اور قوم کو وہ سب سمجھاتے رہے کہ خدا کے سوا کسی اور کو نہ پوجو۔ مگر اُن قوموں کا جواب یہی تھا کہ اگر خدا کو منظور ہوتا تو (ہدایت کے لئے) فرشتوں کو اُتارتا۔ پس (جب ایسا نہیں ہے تو) ہم تمہارا کہا اور تمہارے دین کو نہیں مانتے۔

عاد و پیغمبر کو جھٹلاتے۔ شرک کرتے۔ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے۔ ناروا تکبر کرتے۔ اپنے بل بوتے پر نازاں ہوتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ منحوس دنوں میں زور کی آندھی سے ہلاک کر دئے گئے۔ اور آخرت کا بھی عذاب ہوگا۔ کسی نے کہا ہے کہ یہ دن بُدھ کا تھا۔

ثمود (پیغمبر کو جھٹلاتے۔ شرک کرتے) سیدھا راستہ چھوڑ کر گمراہی میں پڑتے اور اعمالِ بد میں پھنسے رہتے تھے۔ پھر تو کڑک سے ہلاک کر دئے گئے۔

عاد و ثمود میں جو ایمان دار اور متقی تھے اُن کو اللہ نے بچالیا۔

اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف جُدا جُدا اگر وہ کئے جائیں گے (یعنی ہر فریق)

علیحدہ علیحدہ ہو گا۔ مشرک ایک طرف۔ متکبر ایک طرف وغیرہ۔

اللہ زبردست۔ دانا ہے۔

{ **نتیجہ:** رسول کو مانو۔ اللہ کے سوا اور کسی کو نہ پوجو۔ نار و اتکبر نہ کرو۔ اپنے زور پر نازاں نہ ہو۔ اللہ کی آیتوں کا انکار نہ کرو۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ سب سے زور آور اللہ ہے۔ آخرت میں کوئی کسی کی مدد نہ کرے گا۔ آخرت کا عذاب دنیاوی عذاب سے سخت تر ہے۔ ایمان دار اور متقی کو دینی و دنیوی عذاب سے نجات ہے۔ . . . . . }

{ **خلاصہ:** (۱) قیامت میں اعضاء کی گواہی۔ (۲) کفار کے لئے دوزخ۔ (۳) اعضاء کی گواہی پر کفار کا اعتراض اور اس کا جواب۔ (۴) جن و انس میں جو کفار ہیں ان کی ہلاکت مشرکوں کی سزا۔ صبر و عذر وہاں پر کچھ کام نہ دینگے۔ (۵) اوصاف خداوند تعالیٰ۔ . . . . . }

**مطالب:** قیامت میں آنکھ۔ کان۔ (گوشت) پوست زبان حال گویا ہونگے اور اعمال کی گواہی دینگے

..... خلاف اپنے دینگے یہ اعضاء گواہی

شکست اپنی اپنے گواہوں سے ہوگی

کفار دوزخ میں جائینگے۔

اللہ ہی سب کو اول بار پیدا کرتا ہے اور پھر اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جاتا ہے۔

انسان سمجھتا ہے کہ اکثر اعمال بد کو اللہ نہیں جانتا ہے مگر ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ قیامت میں ان کی آنکھ۔ کان۔ (گوشت) پوست گواہی دینگے ان سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے (لیکن قیامت میں سب باتیں کھول دی جائیں گی۔ بعض کفار کا اعتقاد تھا کہ جو کام ظاہر میں کرتے ہیں خدا انہیں جانتا ہے۔ مگر جو کام ہم پوشیدہ کرتے ہیں ان سے ان کو واقفیت نہیں۔ اس اعتقاد کا یہاں پر رد ہے۔ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن کعبہ کے پردے میں چھپا ہوا بیٹھا تھا کہ نین آدمی آئے اور مخفی طور پر کچھ باتیں کرنے لگے۔

ایک نے اُن میں سے کہا کہ کیا اللہ ہماری یہ باتیں سنتا ہے۔ دوسرا بولا کہ اگر بلکہ آواز سے کہیں گے تو سُنے گا۔ تیسرا بولا کہ اگر سُنتا ہے تو ہر طرح سے سُنے لے گا۔ یہ قصہ میں نے آنحضرت صلعم سے آکر بیان کیا۔ اُسی پر یہ آیت نازل ہوئی (دوزخ میں نہ صبر کام دے گا۔ نہ عذر و معذرت۔ آگ میں (جلتے) رہیں گے۔

مشرکین کے بہت ساتھی ایسے ہیں کہ یہ سب اُن کے بُرے اعمال اچھے کر دکھاتے ہیں (اور پھر مشرکین بھکے رہتے ہیں) یہاں تک کہ اُن پر کُل عذاب واجب ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے زیاں کا رجن و انس پر واجب ہوتا گیا (جو کفر کرتے گئے اُن پر آفت آتی گئی اور اللہ کا قول و وعدہ یعنی نوشتہ ازلی پورا ہوتا گیا)۔  
**{نوٹ :-}** ایسے جلسے سے الگ رہو جو خیر سے خالی اور اللہ تعالیٰ سے بے پروا کرنے والے یا کسی اور فعلِ حرام میں پھنسانے والے ہوں۔ . .

**نتائج :-** نیک عمل کرو۔ عملِ بد سے پرہیز کرو۔ قبروں سے الگ رہو۔ اللہ حاضر و ناظر ہے۔ . . . . .

**{خلاصہ :-}** (۱) کفار کہتے کہ قرآن نہ سُنو اور جب پیغمبر صلعم پڑھیں تو غل مچا دو۔ اُن کی سزا۔ (۲) دشمن اللہ اور منکرینِ آیات کی سزا۔ (۳) دوزخیوں کی اپنے بہکانے والے کے حق میں بدخواہی۔ (۴) موحد کو مدِ ملائکہ۔ مرتے دم رحمت اور پھر جنت۔ (۵) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . .

**مطالب :-** کفار کہتے کہ قرآن نہ سنو اور (پیغمبر صلعم جب قرآن پڑھیں تو غل مچا دیا کرو۔ شاید اس سے تم غالب آ جاؤ گے۔ ان کفار پر عذابِ سخت ہو گا اور سدا دوزخ میں رہیں گے۔ (جب مکہ میں پیغمبر صلعم قرآن مجید پڑھا کرتے تھے تو کفار بیہودہ باتیں بکتے۔ سیٹیاں اور تالیاں بجاتے۔ غل مچاتے۔ غرض اس بات کی کوشش کرتے کہ آنحضرت صلعم کی مجلس میں پر آگندگی اور پریشانی پڑ جائے۔ دشمنِ خدا اور منکرینِ آیاتِ الہی کو عذاب اور دوزخ ہے۔

جہنم میں کفار اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ ہمارے بہکانے والوں کو دکھا خواہ وہ جن میں سے ہوں یا انس میں سے۔ تاکہ ان کو اپنے پاؤں تلے روندیں

کہ وہ سب سے نیچے درجے میں ہو جائیں۔

جو لوگ اللہ ہی کو اپنا پروردگار مانتے اور اس ایمان پر جمے رہتے اُن پر (موتے دم یا قبر میں یا بہ وقت بعث) رحمت کے فرشتے نازل ہوتے اور کہتے کہ (موت کی مصیبت یا قبر کے عذاب یا قیامت کی باز پرس سے) نہ ڈرو اور دُنیا اور اُقارب کے چھوٹنے کا غم نہ کھاؤ۔ جنت کی خوشخبری سنو جس جنت کا (انبیا اور علما کی زبان سے اور کتاب کی تحریر سے) تم کو وعدہ کیا جاتا تھا۔ اور پھر دونوں جہان میں ملائکہ ایسے لوگوں کے مددگار رہتے۔

اللہ زبردست اور رحیم ہے۔

**نتائج :-** وعظ و نصیحت کو بگوشِ دل سُنو۔ وعظ و نصیحت کے وقت غلِ شور نہ کرو۔ موحّد بنو۔ شرک نہ کرو۔ . . . . .

**مسائل :-** تلاوت قرآن کے وقت ادھر ادھر کی بات نہ چاہیے کہ سننے میں متور پڑے۔ تلاوت و سماعت و فہم قرآن سے کسی کو روکنا علامات کفر سے ہے۔ . . . . .

**خلاصہ :-** (۱) فضیلتِ مومنین کو کار۔ داعی الی اللہ۔ بندہ فرمانبردار۔ (۲) نیکی اور بدی برابر نہیں۔ (۳) شیطانی وسوسے پر استعاذہ کا حکم۔ (۴) حکم کہ بُرائی کا دفعیہ حُسنِ اخلاق کے ساتھ کرو۔ (۵) آفتاب و ماہتاب کی پرستش سے مناجی۔ خدا پرستی کا حکم۔ (۶) ملائکہ تسبیح و تقدیس میں مشغول رہتے۔ (۷) احیاءِ موتے کی دلیل۔ (۸) قرآن میں کجی کرنے والے کی سزا۔ (۹) جہنمی اور بہشتی برابر نہیں۔ (۱۰) کفار کے اعمال کو اللہ دیکھتا ہے۔ (۱۱) منکر قرآن کی سزا۔ (۱۲) قرآن ہدایت و شفاء ہے۔ اس میں غلطی کا دخل نہیں۔ (۱۳) کفار کی عادت کہ پیغمبروں پر مُنہ آتے۔ (۱۴) عربی زبان میں قرآن کے ہونے کی وجہ۔ (۱۵) منکر قرآن مثل اندھے بہرے کے ہیں۔ (۱۶) اوصافِ باری تعالیٰ۔ . . . .

**مطالب :-** جو لوگوں کو خدا کی طرف (یعنی اچھی باتوں کی طرف) بلاتے اور جو نیک عمل کرتے اور اپنے کو فرمانبردار بندوں میں شمار کرتے۔ اُن سے بہتر کوئی نہیں (بعض مفسر کہتے کہ پیغمبر صلی علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے۔ کوئی کہتا کہ عام

ہے۔ بعض کہنے کہ یہ آیت مؤذِنوں کے بارے میں اُتری ہے۔  
(مکافات میں) نیکی و بدی برابر نہیں۔

شیطانِ وسوسہ آجائے تو اللہ کے ساتھ پناہ پکڑو (یعنی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہا کرو۔ یہ کہنا مستحب ہے۔ فریبِ شیطانی سے بچنا واجب ہے)۔

(آپے پیغمبر اور لوگو!) بُرائی کا دفعیہ عمدہ طور اور حُسنِ اخلاق سے کرو۔ ایسا کرو گے تو دشمن بھی دوست دل سوز ہو جائے گا۔ یہ خوبی اُن کو دی جاتی ہے جو صابر ہیں اور صاحبِ قسمت

(۵)۔۔۔۔۔ آسائش دو گیتی تفسیر میں دو حرف است

با دوستان تَلَطَّف با دشمنان مدارا

(۵)۔۔۔۔۔ دُشمنوں سے دوستی غیروں سے یاری چاہیے

خاک کے پتلے بنے تو خاکسار ی چاہیے

آفتاب و ماہِ تاب کو سجدہ نہ کرو۔ آفتاب اور ماہِ تاب دن اور رات کو تو اللہ ہی نے بنایا ہے۔ لازم تو یہ ہے کہ اُن کے بنانے والے کو یعنی اللہ کو سجدہ کرو اور اُسی کی عبادت کرو (دوسرے کی نہیں)۔

تو گو! اگر تم (عبادتِ رحمانی و سجدۂ الہی سے) انکار و تکبر کرو گے (تو کچھ پروا نہیں۔ کیونکہ) ملائکہ منقرض بین رات اور دن تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے اور اُکاتے نہیں۔ (تو انسان کو بھی یہی لازم ہے)۔

جیسے بارش سے مُردہ زمین کو اللہ تر و تازہ کرنا ہے۔ اُسی طور سے اللہ مردوں کو بھی قیامت میں جلا اُٹھائے گا۔ (اجاے موتنے کی دلیل ہے اور منکرِ احیاء موتنے کے قول کا رد ہے)۔

اللہ کی آیتوں میں جو کجروی کرتے (یعنی جو تحریف کرتے اور ہیر پھیر کر غلط مطلب کو ثابت کرتے یا بقول قتادہ جو کفر و عناد کرتے) وہ مستوجبِ عذابِ اُخروی ہونگے۔ اور وہ کجروی اللہ سے مخفی نہیں۔

جہنمی اور بہشتی برابر نہیں ہو سکتے۔

کافرو! تمہارا جو جی چاہے کرو۔ اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے (اس کا نتیجہ تم کو بھگدنا ہوگا)۔

جو قرآن کے منکر ہیں اُن کی سزا ہوگی۔

بیشک جو قرآن نازل ہوئے بعد اس سے منکر ہوئے (وہ ناری

ہیں)۔

قرآن بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ اُس میں غلطی کو دخل نہیں نہ اس وقت نہ اس کے بعد (بقول سدی اس میں شیطان کا دخل نہیں۔ بقول زجاج مشیٰ کمی کا ڈر نہیں۔ بقول مقاتل نہ کتب سابقہ اس کی مبطل و مکذب ہیں نہ بعد اسکے کوئی اس کا مبطل آنے والا ہے)۔ اللہ ہی کا اُتارا ہوا ہے۔ مومنوں کے لئے ہدایت ہے اور (آمرأض روحانی کی) شفا ہے۔ عربی زبان میں ہے۔

اے پیغمبر! کفار کچھ تمہیں پر منہ نہیں آتے۔ بلکہ اپنے رسولوں کے ساتھ اگلے کفار کی بھی یہی عادت رہی (پس تم کو صبر لازم ہے)۔

۵۔۔۔ کی وفا تو نے تو غیر اس کو جھا کہتے ہیں

ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو بُرا کہتے ہیں

یا بقول بعض یہ معنی ہیں۔ اے پیغمبر! تم سے وہی کچھ کہا جاتا ہے جو اگلے پیغمبروں سے کہا جا چکا ہے)۔

اللہ گناہوں کا معاف کرنے والا ہے (یعنی کفار اگر باز آئیں گے تو ہم معاف کر دیں گے اور اے پیغمبر! تم بھی درگزر کرو) اور عذاب دردناک دینے والا ہے (یعنی اگر کفار تائب و نادم نہ ہوئے تو ہم سخت سزا دیں گے اور اے پیغمبر! تم بھی ان کے قتل و حبس میں دریغ نہ کرو)۔

قرآن عربی زبان میں اس لئے آیا کہ عرب کے لوگ خوب سمجھیں (اور سمجھ کر دوسرے لوگوں کو سمجھائیں) اور یہ نہ کہیں کہ اوپری زبان میں آیا۔ اس لئے ہم لوگ سمجھتے نہیں۔ (یہ جواب ہے اُن کا جو طعنہ زنی کرتے کہ قرآن کیوں عربی زبان میں آیا۔

۵ ذات پاک تو کہ در ملک عرب کر ظہور ہوا سبب آمدہ قرآن بزبان عربی)

جو قرآن کو نہیں مانتے وہ مثل بہرے اندھے کے ہیں کہ قرآن کے احکام کو سنتے نہیں اور اس پر عمل کرتے نہیں)۔

اللہ (سب کی) سُنتنا۔ (سب کچھ) جانتنا۔ ہر چیز پر قادر۔ حکمت والا۔ سزاوار۔ حمد و ثنا۔ گناہوں کا معاف کرنے والا۔ سزا سے سخت دینا۔ لوگوں کے کام کو جانتنا۔ اور اعمال کو دیکھنا ہے۔

**نوٹ :-** اچھے اخلاق والا عموماً محبوب ہو جاتا ہے۔ . . .  
**نتیجہ :-** جو باتیں وعظ و نصیحت میں کہو اُس کے محلِ تم خود بھی رہو۔ اچھی باتوں کا وعظ و نصیحت کیا کرو۔ بندہ فرماں بردار بنو۔ تھل کیا کرو۔ اللہ کی سبج و نقدیس میں لگے رہو۔ دشمن کے ساتھ بھلائی کرنے سے وہ دشمن دوست ہو جاتا ہے۔

**مسائل :-** خلوت و سکوت سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آوے ہے۔ نیکیاں بُرائیوں کو مٹاتی ہیں۔ اَعُوذِ بِاللّٰہِ کے کہنے سے شیطانی وسوسا دفع ہوتے ہیں۔ سجدہ غیر خدا حرام ہے۔ قرآن کا ترجمہ کسی زبان میں بھی کیوں نہ ہو قرآن کا حکم نہیں رکھتا۔ . . . . .

**خلاصہ :-** (۱) یہود کا شک اور اختلاف دربارہٴ تورات۔ (۲) فیصلہ قیامت پر موقوف ہے۔ (۳) کفار قرآن کے کتاب الہی ہونے میں شک کرتے۔ (۴) نیکی و بدی کا نتیجہ کرنے والے پر ہے۔ (۵) اللہ ظالم نہیں۔ پارہ ۲۵۔ . . . (۶) علیم اللہ تعالیٰ۔ (۷) قیامت میں مشرک اور مشرکوں کے معبود باطل کا حال۔ (۸) حالت انسان وقت مصیبت و نعمت۔ (۹) کافر کا شک دربارہٴ قیامت۔ (۱۰) منکرین قرآن گمراہ ہیں۔ وعدہ فتوحات اسلام۔ (۱۱) اوصاف اللہ تعالیٰ **مطالب :-** موسیٰ کو تورات ملی۔

تورات کو بعضوں نے جھٹلایا اور بعض اُس پر ایمان لے آئے (پس قرآن کی بھی یہی کیفیت ہے)۔

اگر اللہ تعالیٰ قیامت پر فیصلہ کرنے کا حکم اُٹھانے لگتا تو اختلاف کا فیصلہ یہیں کر دیا گیا ہوتا۔



کافر قرآن کے کتاب الہی ہونے میں شک کرتے ہیں۔  
جو نیک کام کرتا ہے اپنے لئے کرتا ہے اور جو بُرا کرتا ہے اُس کا وبال  
اُس کے سر ہوتا ہے۔

اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا (بلکہ اعمالِ بد کرنے سے لوگ اپنے اوپر آپ  
ظلم کرتے ہیں)۔

قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور پھلوں اور میووں اور حمل اور بچہ پیدا  
ہونے کا حال بھی اُسی کو معلوم ہے۔

قیامت میں کفارِ مشرک اور معبودِ اینِ باطل کی الوہیت سے اپنی ناواقفیت  
ظاہر کریں گے۔

قیامت میں کافروں کے جھوٹے معبود غائب ہو جائیں گے اور ہمیں نظر  
نہ آئیں گے۔ پھر کافر یقین کر لیں گے کہ عذاب سے اب کسی طرح رستگاری  
نہیں۔

انسان (کی عادت ہے کہ) بہتری کی دُعا مانگنے سے اکتاتا نہیں اور اگر کوئی  
تکلیف پہنچتی ہے تو دل شکستہ اور نا اُمید ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد جب  
اللہ تعالیٰ اُس پر فضل و کرم کرتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ (یہ میری تدبیر اور سعی  
کا نتیجہ ہے اور) میں تو اس کا مستحق ہی ہوں اور (اس میں خدا کا کوئی احسان  
نہیں۔ اور اللہ کے شکر کو بالائے طاق کر دیتا ہے۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتا  
بلکہ) قیامت کا انکار کر بیٹھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اگر بالفرض اللہ تعالیٰ کے پاس  
جانا بھی ہوا تو وہاں بھی ضرور اچھا ہی اچھا ہے۔ مگر کفار جو کچھ بھی سمجھیں ان کے  
اعمال کے بدلے میں اُن کو سزا سے سخت دی جائیگی۔

جب انسان پر اللہ کا فضل و کرم ہوتا ہے تو انسان سرکشی کرنے لگتا ہے  
(اور شکر نہیں کرتا) اور جب مصیبت پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرتا ہے  
تو گو! جو قرآن سے انکار کرتے ہیں وہ بڑے گمراہ ہیں۔ ہم ایسوں کو بہت جلد  
ملکوں میں اور مکے میں فتوحاتِ اسلام کی نشانیاں دکھائیں گے جس سے یہ بات  
ثابت ہو جائے گی کہ قرآن برحق ہے (یہ فتوحاتِ اسلام کی پیشین گوئی ہے)۔

اللہ تعالیٰ سے ملنے کے بارے میں کفار شک کرتے ہیں (ضرور اٹھا کھڑا کئے جائیں گے)۔

اللہ ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ اُس کا علم (اور اُس کی قدرت) ہر چیز پر حاوی ہے۔

{**نتائج**:- قرآن کو کتابِ الہی جانو۔ مشرکوں کے جھوٹے معبود کچھ کام نہ آئیں گے۔ مومن نیکو کار بنو۔ شرک نہ کرو۔ نعمت پر شکر اور مصیبت میں صبر چاہیے۔ قیامت کو برحق جانو۔ مُنکر قیامت کو اُخروی سزا ملے گی۔}

## (۴۲) سورہ شورے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{**خلاصہ:-** (۱) پیغمبر صلعم اور دوسرے رسولوں پر نزولِ وحی - (۲) مالکیت و عظمت اللہ تعالیٰ - (۳) ملائکہ تسبیح و تقدیس میں مصروف رہتے ہیں اور انسان کے لئے دُعائے مغفرت مانگتے - (۴) مشرک کو اللہ تعالیٰ سزا دے گا - (۵) مشرک کے اعمال کے پیغمبر صلعم ذمہ دار نہیں - (۶) عربی زبان میں قرآن کے ہونے کی مصلحت - (۷) قیامت کے وقوع میں شک نہیں - (۸) قیامت میں جنتی اور دوزخی ہوں گے - (۹) اللہ چاہتا تو سب کو ایک اُمت بنا دیتا - (۱۰) دوزخی کا کوئی حامی مددگار نہیں - (۱۱) تقدیر خیر و شر منجانب اللہ ہے - (۱۲) اوصافِ اللہ تعالیٰ - . . . . . }

**مطالب:-** آئے پیغمبر! جیسا کہ ہم تم پر وحی اتارتے ہیں اُسی طور سے پہلے پیغمبروں پر بھی ہم وحی اتارتے چلے آئے ہیں۔ (یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ یہ جواب ہے کافروں کا جو تعجب کرتے تھے کہ پیغمبر صلعم پر اللہ وحی اتارتا ہے۔ اس آیت سے پیغمبر صلعم کی رسالت اور قرآن کا کتابِ الہی ہونا ثابت ہوتا ہے)۔

لوگو! آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ تو اللہ ہی کا ہے۔ اللہ برتر اور بزرگ ہے۔

تو گو! (اللہ کی عظمت کا یہ حال ہے کہ اُس کی ہدیت و عظمت سے) آسمان پھٹے جاتے ہیں۔ ملائکہ (شانِ کبریائی سے) اس درجہ لرزاں و ترساں ہیں کہ ہر وقت اُس کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے ہیں اور اہل زمین کے لئے مغفرت کی دعاء مانگتے رہتے ہیں (باوصف ایسی شانِ کبریائی کے بھی انسان ایسا غافل ہے کہ نہ خدا کی بندگی کا دھیان۔ نہ معصیت سے بچنے کا خیال)۔

جنہوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا حمایتی بنا لیا ہے (یعنی مشرک) وہ اللہ کے زیر نظر ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ ان کے اعمالِ بد کو دیکھتا ہے اور ان کو سزا دے گا)۔

آئے پیغمبر! مشرکوں کے اعمال کے تم ذمہ دار نہیں۔ (اُن کا جو جی چاہے کریں اُن کے اعمال کی سزا ہم دیں گے۔ تم اُن کو صرف وعظ و نصیحت کر دو۔ اُن کے اعمالِ بد کے بارے میں تم سے پرسش نہ ہوگی)۔

آئے پیغمبر! ہم نے قرآن شریف کو عربی زبان میں اس لئے اُتارا ہے تاکہ تم مکہ والوں کو اور اُس کے آس پاس کے رہنے والوں کو ڈراؤ اور قیامت کا خوف دلاؤ۔

قیامت کے واقع ہونے میں کوئی شک نہیں (ضرور ہو کر رہے گی۔ منکرینِ قیامت کے قول کا رد ہے)۔

قیامت میں سب لوگ مجتمع ہوں گے۔

قیامت میں کچھ لوگ جنتی ہوں گے اور کچھ دوزخی۔

اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک فرقہ بنا رکھتا لیکن جس کو چاہتا ہے اُس کو وہ رحمت عطا کرتا ہے۔

دوزخی کا نہ کوئی حامی ہو گا نہ کوئی مددگار۔

مشرکوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا حمایتی بنا لیا ہے۔ (تو وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ) اللہ ہی مددگار ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے (نہ غیر اللہ اور اُن کے جھوٹے معبودوں کو ان سب باتوں میں کچھ اختیار ہے)۔

اللہ تعالیٰ زبردست ہے۔ حکمت والا۔ بڑا معاف کرنے والا۔ ہر بان۔ سب سے بڑا اور عالی شان ہے۔

{ **نتیجہ:** - اللہ سے مغفرت کی دُعا مانگا کر۔ - واعظ کا کام نصیحت کرنے کا ہے۔ ماننے نہ ماننے کا اختیار لوگوں کو ہے۔ ایمان و کفر۔ ہدایت و ضلالت۔ رحمت و قہر مشیت ایزدی پر موقوف ہے۔ -

{ **خلاصہ:** - (۱) فیصلہ باختیار اللہ تعالیٰ - (۲) توکل کا حکم - (۳) قدرت کا خداوندی - (۴) سب پیغمبروں کا دین دین اسلام تھا - (۵) تعلیم دین حق - (۶) چھوٹ ڈالنے کی منافی - (۷) توحید اور اتباع سنت سے مشرکوں کی بیزاری - (۸) اہل کتاب کی چھوٹ بہ سبب ضد - (۹) قیامت میں اختلاف کا فیصلہ - (۱۰) اسلام کی دعوت اور اس پر استقامت کا حکم - اہل کتاب کی خواہشوں پر چلنے کی منافی - (۱۱) کتب الہی پر ایمان لانے کا حکم - (۱۲) پیغمبر صلعم عدل و انصاف پر امور کئے گئے - (۱۳) خدا سب کا پروردگار ہے - (۱۴) قطع محبت درمیان مومن و کافر - (۱۵) قیامت میں سب جمع کئے جائیں گے - (۱۶) خدا کی وحدانیت میں جو حجت کرتے اُن کی خرابی - (۱۷) کتب الہی برحق ہیں - (۱۸) قیامت برحق ہے اور قریب ہے - مومن اس سے خوف کرتے اور کافر براہ طنز اس کے لئے جلدی مچاتے - اس کا وقت مقرر ہے - (۱۹) منکرین قیامت گمراہی میں ہیں - (۲۰) اوصاف اللہ تعالیٰ -

**مطالب:** - مسلمانو! اختلافی باتوں میں فیصلہ اللہ کے سپرد کرو۔ اُسی پر بھروسہ رکھو۔ اُسی کی طرف سب امور کو رجوع کرو۔

..... اُمید اُس کی ذات سے اے دافع چاہیے

سب منحصر ہے رحمت پروردگار پر

(اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا ملہ کو بیان فرماتا ہے: -) اُسی نے آسمان و زمین کو بنایا۔ انسان اور چار پائے میں جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ پھر اُن کی نسل کو بڑھایا۔ اُس کے برابر کوئی نہیں۔ وہ (سب کی) سُنتا اور (سب کچھ) دیکھتا ہے۔ آسمان اور زمین کی گنجیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ سب کا پروردگار۔

ہے۔ جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کی چاہتا ہے تنی کر دیتا ہے۔ سب چیز کے حال سے واقف ہے۔

نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ۔ اور پیغمبر صلعم کو ایک ہی دین (یعنی دینِ اسلام) کی تلقین کی کہ اصولِ دین پر قائم رہو۔ اور پھوٹ نہ ڈالو۔

اے پیغمبر! جس دین (دینِ اسلام) کا کفار کو وعظ و تلقین کرتے ہو وہ ان پر بہت شاق گزرتا ہے۔ (مگر حقیقت تو یہ ہے کہ) اللہ جس کو چاہتا ہے برگزیدہ کرتا ہے (یعنی جس کو چاہتا ہے پیغمبر بناتا ہے)۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے اُس کو وہ ہدایت کرتا ہے۔ (یہ کفار مکہ کا جواب ہے جو کہتے کہ پیغمبر صلعم رسول کیونکر ہو سکتے ہیں کفار اتنا بھی نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ ان کا دین ہے۔ جس کو چاہے دے جس کو چاہے نہ دے)۔

اگلے اہل کتاب جان بوجھ کر اپنی ضد سے پھوٹ میں پڑے تھے۔ اور اس وقت کے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) دینِ اسلام کی طرف سے شک و رشک میں پڑے ہیں (دونوں کے دونوں بے سرِ غلط)۔

اگر اللہ تعالیٰ قیامت پر فیصلہ کرنے کا حکم اٹھانے رکھتا تو ان اختلافات کا فیصلہ اسی دنیا میں کر دیتا۔

اے پیغمبر! لوگوں کو دینِ اسلام کی طرف دعوت کرتے رہو اور تم خود بھی اُس پر قائم رہو (کفار کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو)۔

اے پیغمبر! (اور لوگو!) یہود و نصاریٰ کی خواہشوں پر نہ چلو۔

اے پیغمبر! (اہل کتاب اور کافروں سے) کہہ دو کہ میں کتابِ خداوندی پر ایمان لایا۔ میں عدل و انصاف پر مامور کیا گیا ہوں۔ ہمارا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے۔ ہمارا کیا ہم کو اور تمہارا کیا تم کو۔ پھر اس میں جھگڑے کی کوئی بات نہیں۔ (غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کو کفار کی بیجا نفیروں سے الگ رہنا لازم ہے)۔ اللہ تعالیٰ سب کو (قیامت میں) جمع کرے گا اور سب کو اُسی کی طرف جانا ہے۔

جو اللہ کی واحدانیت کے بارے میں جھٹیں کرتے اُن کی جھٹیں باطل ہیں

اور اُن پر غضب اور عذاب الہی ہوگا۔ (قریش عرب جب ایمان لاتے تو یہود و نصاریٰ انہیں بہکاتے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان یہود و نصاریٰ پر عذاب ہوگا)۔  
اللہ ہی نے کتاب برحق اُتاری اور اُتاری نرا زور (یعنی شرع)۔

قیامت کا قریب ہونا ممکن ہے۔

منکرین قیامت (ازراہ طنز و استہزا) قیامت کے لئے جلدی مچاتے ہیں (یعنی پیغمبر صلعم سے کہتے کہ اگر قیامت واقعی ہوگی تو جلدی ہو جائے)۔ مگر ایمان دار اس سے کانپتے ہیں اور قیامت کا ہونا برحق سمجھتے ہیں۔

قیامت برحق ہے۔

منکرین قیامت گمراہی میں ہیں۔

اللہ بندوں پر مہربانی کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے۔

اللہ بڑا زور آور اور زبردست ہے۔

{ نوٹ :- اختلافی مسائل کو تحقیق کرو۔ اور جو کچھ نصوص قرآن سے ثابت ہو اُس پر عمل کرو۔ تمام پیغمبروں کے شرائع اصول میں متفق ہو کر رہو۔ توحید۔ نبوت۔ اخبار۔ معاوہ۔ سب کے ہاں یکساں ہوتے ہیں۔ پس جس دین میں اور جس کتاب میں اُس کے خلاف مضامین ہوں سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ دین آسمانی نہیں ہے یا ہے تو منحرف ہے۔ فروعی اختلافات ہر شریعت میں ہوتے چلے آئے ہیں۔ اجماع کا انکار و کالت ہے۔ مناظروں میں سر مو تنجاوز اور اپنے مسلم کے خلاف مخالف کے زک دینے کو کچھ کہنا ناجائز ہے۔ . . . . . }

نتیجہ :- جمیع امور میں احکام الہی کا پابند ہونا چاہیئے۔ دین اسلام کو اختیار کرو۔ دین میں پھوٹ نہ ڈالو۔ دین کی باتوں میں ضد سے کام نہ لو۔ جیسا کہ آج کل دستور ہو گیا ہے۔ عدل و انصاف کرو۔ علما کو لازم ہے کہ اسلام کا وعظ کیا کریں۔ و اعظ کو لازم ہے کہ جو کہے وہ خود کرے۔ یہ نہیں

۵ . . . . . واعظاں کیں جلوہ در محراب و منبر مے کنند

یہ چون بخلوت می روند آن کار دیگر مے کنند

اپنا اپنا عمل کام دیگا۔ اللہ کو ایک اور یکتا جانو۔ . . . . }

{ خلاصہ :- (۱) دنیا و دین طلبی کا نتیجہ - (۲) اختلافات کا فیصلہ قیامت میں ہوگا - (۳) مشرک و کفار کی سزا - (۴) مومن نیکو کار کا اجر - (۵) وعظ پر پیغمبر صلعم مزدوری طلب نہیں کرتے - (۶) مودۃ فی القربا کا حکم - (۷) کافروں کے کلام کا رد جو کہتے کہ پیغمبر صلعم اقترا پردازی کرتے ہیں - (۸) قرآن باطل کو مٹاتا ہے اور حق کو ثابت کرتا ہے (۹) انسان کو روزی بقدر مناسب دینے کی ضرورت - (۱۰) انسان پر رحمت الہی کا ذکر - (۱۱) دلیل احیائے موتی - (۱۲) اوصاف اللہ تعالیٰ - . . . . . }

**مطالب :-** جو دین کے کاموں میں لگا رہتا ہے اُس کو ہم برکت اور برہنہ دیتے ہیں جو (صرف) دنیا میں لگا رہتا ہے اُس کو دنیا کا حصہ ہم بقدر مناسب دیتے ہیں اور آخرت کے حصے سے وہ محروم رہتا ہے۔

لوگ شرک کرتے ہیں تو اللہ اگر اختلافات کے فیصلے کا حکم قیامت پر اٹھانہ رکھتا تو ہسی دنیا میں ان کا فیصلہ کر دیتا۔

مشرکین نافرمان اور کفار کو قیامت میں عذاب دردناک ہوگا۔ وہ سب اپنے اعمال بد سے ڈر رہے ہونگے۔ اور وہ اُن پر پڑ کر رہیں گے۔

مومن نیکو کار کے لئے جنت الفردوس ہے۔

لوگو! پیغمبر صلعم تو تم سے وعظ و نصیحت کی مزدوری طلب کرتے نہیں۔ پھر تمہیں اتنا تو لازم ہے کہ صرف رشتے تاتے کی محبت قائم رکھو (یعنی رشتہ نانا خیال کر کے پیغمبر صلعم کو ایدانہ دو۔ یا آل رسول کے ساتھ رعایت و محبت رکھو۔ یا تقرب الی اللہ حاصل کرو۔ غرض مودۃ فی القربا کی تفسیر کئی انداز سے بیان کی گئی ہے۔ تفسیروں میں دیکھو) جو لوگ کہتے کہ پیغمبر صلعم اللہ پر اقترا کرتے ہیں (یعنی قرآن کا امتزنا اللہ کی طرف سے جھوٹ بتاتے حالانکہ یہ کلام بشر یا حق ہے)۔ وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر ایسی بات ہو تو اللہ پیغمبر صلعم کے دل کو ہر کر دیتا (یعنی پیغمبر صلعم نہ ایسے کلام کے بنانے کا ارادہ ہی کر سکتے نہ ایسا کلام ہی بنا سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن برحق ہے)۔

اللہ اپنے کلام (یعنی قرآن) کے ذریعے سے جھوٹ کو مٹاتا اور حق کو جتانے ہے۔ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور اُن کی خطاؤں سے درگزر کرتا ہے۔ مومن نیکو کار کی دُعا میں قبول کرتا ہے۔ اپنے فضل سے اُن کے استحقاق سے بڑھ کر ثواب

دیتا ہے۔ کافروں کے لئے عذاب سخت ہے۔

اگر اللہ روزی فراخ کر دیتا تو دنیا میں سرکشی ضرور پھیل جاتی۔ اسی حکمت سے وہ روزی کو بقدرِ مناسب جتنی جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کی ضرورتوں سے خبردار اور اُن کا نگراں حال ہے۔

اللہ ہی وہ کارساز و مہر و ارجمند تھا ہے کہ لوگوں کی نا اُمید سی پر بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت کو عام کر دیتا ہے۔ آسمان و زمین کی پیدائش اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔ اُن کے درمیان جانداروں کو پہلارکھا ہے۔ اور قیامت میں ان سب کے جمع کرنے پر قادر ہے۔

اللہ گناہ کا بخشنے والا ہے۔ قدر دان ہے۔ لوگوں کے نئی خیالات و عمل سے واقف ہے۔ ان کی ضرورتوں سے خبردار اور اُن کا نگراں حال ہے۔

**فصل ششم**۔ آخرت کی فکر میں رہو۔ دنیا کی فکر ایسی نہ کرو کہ اللہ کو اور آخرت کو بھلاؤ۔ شرک نہ کرو۔ آخرت پر دازی نہ کرو۔ قرآن پر عمل کرو۔ نا اُمید نہ ہو۔ توبہ و استغفار کیا کرو۔ رشتے نالتے کا خیال رکھو۔ وعظ و نصیحت کی مزدوری نہ لو۔ آل رسول سے محبت رکھو۔ وسعت رزق موجب بغاوت بھی ہوتا ہے۔ . . . .

**فصل ہفتم**۔ مصیبت عمل بد کا نتیجہ ہے۔ (۲) اللہ کو کوئی ہرگز نہیں سکتا۔ (۳) اللہ کے سوا کوئی حامی و مددگار نہیں۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا بیان۔ (۵) آیات الہی میں حجت کرنے والوں کی خرابی۔ (۶) دنیاوی مال و متاع کی تحقیر۔ (۷) فضیلتِ توکل و اعتماد۔ (۸) مومن کے اوصاف اور اُن پر رحمتِ الہی۔ (۹) فضیلتِ صبر و عفو و اصلاح و مشورہ۔ (۱۰) انتقام بقدرِ بُرائی۔ (۱۱) ظالموں اور زیادتی کرنے والوں پر الزام۔ . . .

**مطلب**۔ لوگو! مصیبت تمہارے ہاتھوں کی کرنی ہے۔ یعنی کردنی خویش آمدنی پیش۔ یا اناست انچہ براست۔ حالانکہ اللہ تمہارے بہتیرے قصوروں سے درگزر کرتا ہے۔ (روایت ہے کہ دنیا میں جو بیماری۔ سزا۔ تکلیف تم کو پہنچتی ہے۔ وہ تمہارے کثرت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور اللہ پاک اس بات سے بہت زیادہ ہر دوار ہے کہ آخرت میں پھر اُس پر دوبارہ سزا کا اعادہ کرے۔ اور جس چیز کو اللہ پاک نے دنیا ہی میں معاف کر دیا۔ پس وہ اس سے بہت زیادہ صاحبِ کرم ہے۔ کہ معاف کرنے کے



بعد پھر اس سے پٹ جاے۔

اللہ کو کوئی ٹہرا نہیں سکتا۔ (یعنی مصیبت کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ہاں دعا و استغفار مصیبت کو ٹال دیتی ہے۔)

لوگو! اللہ کے سوا کوئی حامی و مددگار نہیں۔

یہ اللہ کی قدرت ہے کہ جہاز کو سمندر میں چلاتا ہے۔ اگر وہ چاہے۔ تو ہوا کو روک کر جہاز کو سمندر کی سطح پر کھڑا کھڑا رکھے۔ اور اگر چاہے۔ تو بوجھ ان کی بدکرداریوں کے جہاز کو غرق کر دے۔ مگر یہ نہیں کرتا۔ اس لئے کہ وہ بہت درگزر کرتا ہے (یا۔ باوجود اس کے کہ بدکرداریوں کے بدلے جہاز کو غرق کر دیتا ہے۔ لیکن اس پر بھی بہتیروں کو ہلاک نہیں کرتا۔ بے شک اس (قدرت الہی) میں ہر ایک صابر شاکر کے لئے نشانیاں ہیں۔ جو اللہ کی قدرت کی نشانیاں میں کٹ جاتی کرتے ہیں۔ ان کو گریز نہیں۔ دنیاوی مال و متاع قلیل ہے۔ رحمت الہی اس سے کہیں بہتر ہے۔

جو اللہ پر ایمان لاتے اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ گناہ کبیرہ اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے۔ غصے کے وقت درگزر کرتے خدا کے حکم کو مانتے۔ نماز و قنوت پر یا رکعتان خضوع و خشوع کے ساتھ برابر) ادا کرتے۔ صلاح و مشورے سے کام کرتے۔ (جیسا کہ مثل مشہور ہے۔ چار مل کیجئے کاج۔ ہار سے جیتے نہیں لاج) خیرات دیتے۔ بیجا زیادتی پر واجبی بدلہ لیتے برائی کے بدلے اسی قدر بدلہ لیتے۔ (زیادہ نہیں)۔ برائی کو معاف کرتے۔ مخالف سے صلح کر لیتے۔ تو ان سب پر اللہ کی رحمت ہے۔

دشمنوں سے جو صلح کرتے ان کو ثواب ہے۔

برائی کے بدلہ لینے میں بقدر برائی کے کوئی الزام نہیں۔ ہاں الزام تو ان ہی پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور ناحق نادر و ملک میں زیادتی کرتے۔ اللہ ان کو دوست نہیں رکھتا۔ اور ان پر عذاب و رزق ناک ہے جو صبر کرتے اور جو تصور معاف کرتے (یعنی جو مومن خالص ہیں) ان کے لئے ثواب ہے اور بڑی ہمت کا کام ہے۔

**نتیجہ** گناہوں کے سبب سے مصیبت آتی ہے جیسا عمل و سیما پھیل چسپی کرنی ویسی پھرنی اللہ کو اپنا حامی و مددگار بناؤ۔ دنیاوی مال و متاع پر بھروسہ انتقام میں زیادتی نہ کرو۔ کام کرنے میں مشورہ کیا کرو۔

**مسائل** :- جو کسی کے ساتھ برائی کی ابتدا کرتا ہے۔ اس پر الزام ہے۔ نہ کہ بدلہ

لیٹے پڑے۔ البتہ اگر بُرائی سے زیادہ بدلہ لے گا۔ تو اس پر بھی الزام ہے۔ نیکی اگرچہ معاصی سے کم  
بھی ہو۔ تو بھی عفو کی امید ہے۔ . . . . {

۵

﴿محلہ ص ۵۰ :- (۱) گمراہ انہی ہدایت پانہیں سکتے۔ (۲) قیامت میں ظالموں کا  
حال۔ (۳) دنیا میں نیک عمل کرنے کی ترغیب۔ (۴) قولِ مومن در بارہ کفار۔ (۵) پیغمبر  
صلعم کافروں پر وکیل نہیں۔ (۶) پیغمبر صلعم کا فرض منصبی۔ (۷) حالتِ انسان وقتِ نفث  
و مصیبت۔ (۸) تقدیر تھاے اللہ تعالیٰ۔ (۹) اللہ سے ہم کلام کوئی نہیں ہو سکتا۔ (۱۰)  
افسوس و وحی۔ (۱۱) نزولِ قرآن بہ ذریعہ وحی۔ (۱۲) عطاے قرآن و علم و ایمان سے  
احسانِ الہی۔ (۱۳) قرآن نور و ہدایت ہے۔ (۱۴) پیغمبر صلعم راہِ راست بتاتے۔ (۱۵) سب  
کام کا مرجعِ اخیر اللہ ہی ہے۔ (۱۶) اوصافِ اللہ تعالیٰ . . . . {  
**مطالب :-** جس کو اللہ گمراہ کرے۔ اس کا کوئی یار و مددگار نہیں اور نہ اس کو کوئی  
ہدایت کر سکتا۔

ظالم عذابِ قیامت کو دیکھ کر دنیا میں واپس جانے کی خواہش کرینگے۔ لیکن یہ تو  
مہو نہیں سکتا۔ یہ لوگ دوزخ کے رو بہ ولاے جائیں گے۔ اور مارے ذلت کے جھکے ہوئے  
کنکھیل سے دیکھتے جاتے ہوں گے۔ اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اور خدا کے سوا ان کا  
کوئی حمایتی اور مددگار نہ ہوگا۔

مومن ان دوزخیوں کو کہیں گے کہ یہ سب بڑے بد نصیب ہیں۔ کہ بہ سبب اس  
کے کہ دنیا میں گمراہ تھے۔ قیامت میں اپنے اور اپنے گھر والوں کو بھی تباہ کر چھوڑا۔  
لوگو! قبلِ موت احکامِ الہی کو مانو اور ان پر عمل کرو۔ یعنی دنیا میں جو کرنا ہو کر و صلو  
کیونکہ پھر نہ ملت ملتی۔ اور نہ قیامت میں (گناہوں کا) انکار کرتے بن پڑے۔

اے پیغمبر! اگر کفار نہ مانیں (اور نیک کام نہ کریں) تو کچھ مضائقہ نہیں۔ تم کو ترو و کرنے  
کی ضرورت نہیں۔ تم کسی پر وکیل نہیں (اور ان کے اعمالِ بد کی پریش تم سے نہ ہوگی)  
تمہارا کام صرف وعظ و نصیحت کر دینے کا ہے (ع۔ ۱۰۰ بر رسولان بلا غ بلاش)۔  
جب ہم اپنی طرف سے انسان کو رحمت چکھاتے ہیں۔ تو وہ اُس سے خوش ہوتا ہے  
اور جب اپنے کئے کے نتیجے پر اس کو مصیبت پہنچتی ہے تو اس وقت اللہ کی شکایت  
کرنا ہے اور (وہ ناشکر بنتا ہے۔

آسمان میں تو اللہ ہی کا راج ہے۔ جہی جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے نری بیٹیاں دیتا ہے جس کو چاہتا ہے نرے بیٹے۔ اور جس کو چاہتا ہے۔ دونوں دیتا ہے یا جس کو چاہتا ہے بانجھ بناتا ہے۔

کسی بشارت کا یہ رتبہ نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے۔ مگر ہاں اللہ کا حکم بذریعہ وحی کے یا فرشتے کے یا پردے پیچھے سے نازل ہوتا ہے (یہ ان کا جواب ہے۔ جو اللہ سے ہم کلام ہونے کی خواہش کرتے تھے۔ یہاں پر وحی کا طریقہ بتایا جاتا ہے۔ اس کے تین طریقے ہیں دل میں بت پڑ جائے بغیر واسطہ فرشتے کے۔ بذریعہ فرشتے کے۔ ذات اقدس باری تعالیٰ کی رویت نہ ہو۔ مگر اس کا کلام پاک کانوں سے سنا جائے۔)

اے پیغمبر! ایسا ہی (جیسا کہ مذکور ہوا) ہم نے اپنے حکم سے قرآن وحی کے ذریعے سے بھیجا ہے (یعنی قرآن وحی کے ذریعے سے نازل ہوا ہے)۔

اے پیغمبر! (قبل نزول قرآن کے) تم قرآن اور ایمان کو نہ جانتے تھے۔ کہ یکساں ہیں اے پیغمبر! قرآن نذر ہے۔ اور اس کے ذریعے سے جس کو ہم چاہتے ہیں (دین) کا رستہ دکھاتے ہیں۔ اے پیغمبر! اس میں شک نہیں کہ تم (دین) کا سیدھا رستہ یعنی راہِ خدا بتاتے ہو (اس سے رسالتِ نبیؐ سب کاموں کا مرجع اخیر اللہ ہے) (یعنی بندوں کے تمام اعمال نیک و بد اس کے حضور میں پیش ہونگے۔ یا جتنے واقعات دنیا میں ہوتے ہیں۔ ان کا سبب اخیر خدا ہی ہے)۔

اللہ واقف۔ قادر۔ مالیشان۔ حکمت والا ہے۔ اسی کے قبضہ میں آسمان و زمین

کی چیزیں ہیں۔

{نتیجہ:-} علما کو چاہیے کہ وعظ و نصیحت کئے جائیں۔ کوئی سنے یا نہ سنے۔ ہر حال میں شکرِ الہی کیا کرو۔ اعمالِ بد سے مصیبت آتی ہے۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ قرآن اور حدیث کے احکام پر چلو۔ . . . .

## (۲۳) سورۃ زخرف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:-} (۱) قرآن کے اوصاف۔ (۲) پیغمبر صلعم پر نزول وحی بند ہوگی۔ (۳) قوم سابقہ کی ہلاکت بہ سبب استنزا سے رسول۔ (۴) کافروں کا اقرار کہ آسمان و زمین

کو اللہ ہی نے پیدا کیا۔ مذمتِ شرک۔ (۵) قدرتِ الہی کا بیان۔ (۶) شکر گزاری کا حکم۔ اور سواری پر چڑھنے کی دعا کی تعلیم۔ (۷) احیاءِ موتے کی دلیل۔ (۸) اللہ کو دلا دہنیں۔ کافروں کے خیال کا رد۔ (۹) انسان کی ناشکری۔

**مطلب:** اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے۔ کہ قرآن صاف اور واضح ہے۔ عربی زبان میں ہے۔ تاکہ (عرب کے لوگ) بخوبی سمجھیں۔ لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔ بڑے پایہ اور حکمت کی کتاب ہے۔

کافرو! اس پر بھی کہ تم قرآن سے انکار کرتے ہو۔ ہم اپنی وحی بندہ کریں گے (بلکہ پیغمبر صلعم کو بھیجتے رہیں گے)۔

پہلے پیغمبروں کی بھی لوگوں نے ہنسی اڑائی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا۔ اور ان کا قصہ ابھی تک زباں زد ہے۔ (تو اے پیغمبر! کافروں کی ایذا دہی سہرا اور ان کی طعن و تشنیع سے دل تنگ نہ ہو۔ بہتر ہے۔ کہ صبر کرو۔ ان کی بیہودہ گوئی سے ہم وحی بندہ کریں گے۔ جیسا کہ پہلوں کی بے ادبیوں سے ہم نے وحی بندہ کی تھی)۔ کفار اقرار کرتے ہیں۔ کہ آسمان و زمین کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ (اس پر بھی شرک کرتے)۔

(اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کی چند مثالیں بیان فرماتا ہے:۔) اللہ ہی نے آسمان و زمین کو بنایا۔ اسی نے زمین کو فرش کر کے اس میں رستے نکالے۔ وہی انداز سے پانی برساتا ہے۔ اور پانی سے خشک زمین کو تروتازہ کرتا ہے۔ اسی نے ہر قسم کی چیزیں پیدا کیں۔ تمہاری سواری کے لئے کشتیاں اور چارپائے بنائے۔ (پس)

لوگو! ان نعمتوں کے بدلے اللہ کا شکریہ ادا کرو۔ (اور) رشتی میں یا چارپائے پر سوار ہو۔ تو اللہ کی یہ تسبیح پڑھو۔ کہ پاک ہے وہ ذات جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا۔ حالانکہ ہم ایسے طاقتور نہ تھے۔ بیشک ہم کو اپنے رب کے پاس جانا ہے؛ (یہ کہنا مستحب ہے۔ واجب نہیں)

جیسا کہ بارش برسا کر زمین کو مرے پیچھے اللہ تروتازہ کر دیتا ہے۔ اسی طور سے وہ قادر ہے۔ کہ سب کو قیامت میں جلا اٹھے گا۔ (احیاءِ موتے کی دلیل ہے) کافر اللہ کے لئے اولاد قرار دیتے ہیں۔ (یہ محض بیہودہ اور لغویات ہے)۔



اسی طور سے ان کافروں پر بھی آفت آئیگی۔

دین کے جھٹلانے والوں کا انجام برا ہوتا ہے۔

{نوٹ:- عورتیں ضعیف الخلق۔ ناقص العقل۔ مردوں سے مرتبہ میں کم ہوتی

ہیں۔

**نتائج** برے کاموں میں اپنے باپ دادا کی تقلید نہ کرو۔ نصیحت مانا کرو پیغمبروں کے کہنے پر چلو۔ اٹکل بچہ باتوں پر عمل نہ ہو۔ بغیر علم کے کوئی بات نہ کہو۔ چوڑیاں پہننے والے مرد میدان نہیں ہوتے۔

{**خلاصہ:-** (۱) ابراہیمؑ کا تذکرہ۔ تقلید آبائی اور شرک سے بیزاری۔ لوگوں کے لئے توحید کو پیچھے چھوڑنا۔ لوگوں کا اسلام سے غافل ہونا۔ بعثت پیغمبر صلعم۔ (۲) کفار کا پیغمبر صلعم کو جادوگر کہنا۔ (۳) کفار کے اعتراض کا جواب دربارہ رسالت پیغمبر صلعم۔ (۴) بعض پر بعض کو فوقیت کی مصلحت۔ (۵) دنیاوی مال و متاع سے پیغمبری بہتر ہے۔ (۶) دنیاوی فارغ البالی موجب رضا مندے خدا نہیں۔ (۷) دنیاوی ساز و سامان چند روزہ ہیں۔ (۸) رحمت الہی کا مستحق شقی ہے۔

**مطالب:-** ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم سے کہا۔ کہ جس کو تم پوجتے ہو۔ اُسے میں نہیں پوجتا۔ میں تو اپنے خدا کو پوجتا ہوں۔ وہی سیدھا رستہ دکھائیگا۔

ابراہیمؑ نے کلمہ توحید کو اپنے پیچھے چھوڑا۔ تاکہ شاید لوگ (شرک سے توحید کی طرف) رجوع کریں۔ بلکہ (اس کے بعد) ہم نے ان (اہل عرب) کو اور ان کے باپ دادوں کو (جو ابراہیمؑ کی نسل میں ہیں۔ دنیا میں) رسیا لے لیا۔ (اس پر بھی یہ سب دین اسلام سے غافل ہو گئے۔ اور لگے شرک کرنے) یہاں تک کہ اب ان کے پاس دین حق آپہنچا۔ اور پیغمبر صلعم آمو جو ہوئے۔ پھر تو (تعجب کرنے لگے اور) کہنے لگے کہ یہ جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے۔ (ادویوں)

کفار کہتے کہ پیغمبری طائف اور گئے کے کسی سردار کو کیوں نہ عطا ہوئی (ان کا کلام محض بیہودہ ہے) کیونکہ جیسا کہ ہم نے دنیا میں کسی کو کسی کا حاکم و محکوم کر دیا ہے (اسی طور سے ہم نے پیغمبری بھی کسی کو عطا کی۔ یہ کچھ ضرور نہیں۔ کہ جو دنیا کا سردار ہو۔ وہی دین کا بھی سردار ہو۔ یہ جواب ہے کفار کا جو کہتے تھے۔ کہ پیغمبر صلعم پیغمبر نہیں۔ اگر اللہ کو پیغمبر

بھیجتا تھا۔ تو وہ کسی سرور یا نگہ یا طائف کو پیغمبر بنا کر بھیجتا۔ مگر بات تو یہ ہے کہ  
 اِس سعادت بزرور بازو نیست تانہ بخشد خداے بخشندہ  
 اللہ نے بعض کو بعض پر فوقیت دی ہے۔ تاکہ ایک دوسرے کا محکوم رہے (اور  
 دنیاوی انتظام کا سلسلہ قائم رہے)۔

پیغمبری دنیاوی مال و متاع سے کہیں بہتر ہے۔  
 خدا آچاہتا تو کافروں کو چاندی اور سونے میں مڑھ دیتا۔ مگر صرف اس مصلحت سے  
 کہ کہیں (مومن) لوگ دنیا کی فارغ البالی کو موجبِ رضامندی آہی سمجھ کر کفر نہ کرنے لگیں  
 ایسا نہیں کیا۔ ورنہ خدا کی نظر میں دنیاوی ساز و سامان کی کچھ بھی وقعت نہیں۔ اس کی  
 وقعت ہے۔ تو ان کو جو خدا کو نہیں مانتے اور فکرِ عاقبت سے غافل رہتے۔  
 دنیا کے ساز و سامان چند روزہ ہیں۔

رحمت پروردگار کا مستحقِ منتفی ہے۔  
 (نوٹ :- تمام کمالات کی انتہا کو پہنچنا حُبِ دنیا کے ترک کرنے اور لباسِ تقویٰ  
 کو زیبِ بدن کرنے کے ساتھ مشروط ہے۔ جب تک حُبِ دنیا میں پھنسا ہے۔ اور خدا  
 کو بھولا ہوا ہے۔ اس وقت تک خدا مل نہیں سکتا۔

ہم خدا خواہی وہم دنیا سے دوں اِس خیالِ ست و محالِ ست و جہول  
 یعنی یہ نہیں کہ دنیا کو آدمی بالکل چھوڑ دے۔ اور پہاڑ و جنگل میں گزران کرے۔ بلکہ دنیا  
 میں اس قدر پھنس جائے کہ دین کو چھوڑ دے۔ اگر دین و دنیا کا کام ساتھ ساتھ کرے  
 تو زیادہ بہتر ہے۔

نتیجہ :- اسلام پر چلنے سے دینی و دنیاوی فائدے ہیں۔ دنیاوی مال و متاع  
 آخری عزت کا باعث نہیں۔ . . . . .

{ خلاصہ :- (۱) یادِ آہی سے غفلت کا نتیجہ۔ (۲) شیطان آدمیوں کو راہِ  
 راست سے روکتا ہے۔ (۳) گمراہ ازلی ہدایت نہیں پاسکتے۔ (۴) کفار سے انتقام لینے  
 کا وعدہ۔ (۵) احکامِ قرآنی پر چلنے کا حکم۔ (۶) قرآن نصیحت ہے۔ (۷) قرآن پر نہ  
 چلنے کے بارے میں باز پرس۔ (۸) اللہ کی پرستش کا حکم۔ . . . .  
 مطالب :- جو شخص اللہ کی یاد سے اعراض کرتا ہے۔ دیا قرآن سے غفلت

کرتا ہے) اس پر ہم شیطان تعینات کر دیتے ہیں۔ شیطان اس کو راہ راست سے روکتا ہے۔ اور پھر وہ شخص اپنے بڑے کاموں کو اچھا سمجھنے لگتا ہے۔ اور وہ قیامت میں اپنے اعمال پر اور شیطان کی پیروی سے افسوس کرے گا۔ لیکن اس وقت کافروں کے فائدہ نہ دیگا۔ اور عذاب سے رستگاری نہ ہوگی۔

اے پیغمبر! تم بہروں کو سنانہیں سکتے۔ اندر سے اور گمراہوں کو راہ دکھانہیں سکتے (یعنی جو گمراہ ازلی ہیں۔ وہ ہدایت پانہیں سکتے۔ ان کا بُرا نتیجہ ہوگا)۔

اے پیغمبر! تمہارے جیتے جی یا تمہاری وفات کے بعد دیا بھروسہ کے بعد گمراہی سے ہم بدلہ لینے پر قادر ہیں۔ (یعنی کبھی نہ کبھی ہم ضرور کفار نگاہ سے بدلہ لیں گے۔ تم ان کا بدلہ کے کہنے کی کچھ پروا نہ کرو)۔ قرآن کو تم مضبوط پکڑے رہو۔ (یعنی قرآن کے احکام پر عمل کرو)۔ بے شک تم سیدھی راہ پر ہو۔

اے پیغمبر! قرآن تمہارے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے (بعض منشرین نے ذکر کے معنی شرف کے لئے ہیں)۔ اس صورت میں اس آیت کے یہ معنی ہونگے کہ قرآن تمہارا اور تمہاری قوم کا شرف اور یادگار ہے)۔

قرآن کے احکام پر نہ چلنے کے بارے میں سب سے باز پرس ہوگی۔ پہلے رسوں کے پاس بھی یہی حکم بھیجا تھا۔ کہ سوائے ایک اللہ کے اور کسی کی پرستش نہ کرنا۔ اس بات کو (علمائے اہل کتاب سے) تم پوچھ دیکھو۔

{نوٹ:- ذکر اللہ سے شیطان مغلوب ہوتا ہے۔ اور غفلت میں غالب ہو جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ جہل مرکب میں ڈالتا ہے۔}

{نتائج:- یادِ الہی سے ایک آن بھی غفلت نہ چاہئے۔ ہمہ دم اس کو یاد کرنا چاہئے۔ شیطان کی حرکتوں میں نہ رہو۔ خواہش نفسانی پر نہ چلو۔ احکام قرآنی کو برتو۔}

{خلاصہ:- (۱) قصہ موسیٰ ع۔ فرعون کی نافرمانی اور اس کی ہلاکت۔ (۲)

فرعون اور اس کے خیال کار دور بارہ پیغمبر سے موسیٰ ع۔ . . . . {

مطالب:- ہم نے موسیٰ ع کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا ہوئے تھے کہ کما کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اُن لوگوں نے معجزات کی ہنسی اڑائی۔ تب ہم نے ان کو آفت میں پکڑا۔ شاید ہماری طرف رجوع کریں۔ اُس پر موسیٰ ع سے کہنے لگے۔ کہ



اللہ کی جناب میں دعا کرو۔ (اگر آفت ہٹ گئی تو) بے شک ہم لوگ راہ پر آئیں گے۔ لیکن جب ہم نے عذاب ہٹالیا۔ تو اُن لوگوں نے عہد شکنی کی۔ پھر فرعون نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ بھلا میں اچھا ہوں یا موسیٰؑ۔ (غرض) فرعون اور اس کی قوم نے موسیٰؑ کو رسول نہ مانا۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر یہ پیغمبر ہوتے۔ تو امیر ہوتے۔ یا اُن کے ساتھ فرشتے آتے (مگر ان کا یہ خیال محض غلط تھا۔ پیغمبری اس پر منحصر نہیں) پس فرعون (خود شراب ہوا اور) اپنی قوم کو بہکا دے۔ میں رکھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو غرق کر دیا۔ (پس کفار قریش اگر پیغمبر صلعم کو نہ مانیں گے۔ اور اُن کو جھٹلائیں گے۔ تو اُن کی بھی یہی حالت ہوگی)۔ اور اُن کی ہلاکت کو پھپھلوں کے لئے عبرت بنا دیا۔

**نتائج:** جب اللہ کسی کو سختی میں ڈالتا ہے۔ تو اللہ کی غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اللہ کی طرف رجوع کرے۔ جب اللہ تعالیٰ انسان کو تکلیف سے آرام کی طرف پھیر دیتا ہے۔ تو انسان بڑا ناشکر ہے۔ کہ وہ عہد شکنی کر بیٹھتا ہے۔ نعمت پر اللہ کا شکر کرنا چاہتا۔ رسول کے جھٹلانے کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے۔ دنیاوی گرد و فر موجب عزت اخروی نہیں ہے۔

**خلاصہ:** (۱) کفار قریش کا خیال فاسد کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اس کا رد۔ (۲) عیسیٰؑ پیغمبر اور بندہ خدا تھے۔ نہ کہ خدا اور خدا کے بیٹے۔ قیامت کے قریب دنیا میں آئیں گے۔ مختلف خیالات کا رد و بارہ عیسیٰؑ (۳) قیامت کے وقوع میں شک کرنے کی منافی (۴) شیطان کی پیروی کی منافی (۵) شیطان انسان کا دشمن ہے۔ (۶) عیسیٰؑ کا وعظ و نصیحت۔ لوگوں کا اختلاف۔ اور لوگوں کی منرا۔ (۷) شریعت پیغمبر پر چلنے کا حکم۔ (۸) قیامت یک بیک آئیگی۔ دوست دشمن ہو جائیں گے۔ مگر پرہیزگاروں کی دوستی قائم رہیگی۔

**مطالب:** (۱) مشرک مکہ کٹ جاتی اور جھگڑنے کے طور پر کہتے ہیں۔ کہ عیسائی تو عیسیٰؑ کو خدا یا خدا کا بیٹا مانتے۔ اور ہم لوگ تو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے۔ پھر جب عیسائی برسرِ حق ہیں۔ تو ہم لوگ برسرِ حق کیوں نہ ہوں گے۔ کیونکہ فرشتے تو عیسیٰؑ سے اچھے ہیں۔ (مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ)۔

عیسیٰؑ تو صرف ایک برگزیدہ بندہ خدا تھے۔ (اور خدا کے بیٹے نہ تھے) اور بنی اسرائیل کے لئے نمونہ تھے (یعنی ان کو بن باپ کے پیدا کیا۔ تاکہ بنی اسرائیل قدرت خدا

کو سمجھیں) اور وہ قیامت کی ایک دلیل ہیں (یعنی قریب قیامت کے دنیا میں اترینگے۔ یا جیسا کہ ہم نے عیسیٰ کو بن باپ کے پیدا کیا اسی طور سے ہم قیامت کے واقع کرنے پر بھی قادر ہیں)۔

(کا قرو!) اگر ہم چاہتے تو زمین پر فرشتے کو خلیفہ بنا کر بھیجتے۔

لوگو! قیامت میں شک و شبہ نہ کرو۔

لوگو! دیکھو (شیطان سے بچتے رہو کہیں) تم کو شیطان راہ راست سے روکنے نہیں شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

جیسے معجزے لے کر آئے۔ اور لوگوں سے کہنے لگے کہ میں خدا کی طرف سے پیغمبر آیا ہوں

تاکہ حکمت کی باتیں بتاؤں۔ اور ان باتوں کا پسند کروں۔ جن میں تم سب اختلاف کرتے

ہو۔ کیا ہم کیا تم سب ہی اللہ کے بند سے ہیں۔ اُسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ

ہے۔ پھر لوگ مختلف ہوئے (کوئی کہتا کہ عیسیٰ ع خدا ہیں۔ کوئی مانتا کہ عیسیٰ ع خدا کے

بیٹے ہیں۔ کوئی سمجھتا کہ عیسیٰ ع پیغمبر نہیں)۔ ان سب کے لئے (جو عیسیٰ کو خدا یا خدا کا

بیٹا جانتے۔ یا ان کو پیغمبر نہیں مانتے) خرابی اور قیامت میں سزا ہے (سب مشرکین

قریش جو پیغمبر صلعم کو پیغمبر نہیں کہتے۔ ان کی قیامت میں یہی دُرگت ہوگی)۔

لوگو! پیغمبر صلعم کی شریعت کی پیروی کرو۔ اس کے احکام پر سر تسلیم خم کرو۔

کیونکہ یہی سیدھا راستہ ہے۔

کفار اس وقت نہیں مانتے۔ تو کیا قیامت میں مانیں گے۔ جب کوئی دوست

نہ ملے گا؟

قیامت یکایک آجائیں گی۔

قیامت میں دوست دشمن ہو جائیں گے۔ (یعنی مشرک کے معبود و مشرک

کے دشمن ہو جائیں گے)۔

قیامت میں صرف پرہیزگاروں کی دوستی قائم رہے گی۔

{نوٹ:- روایت ہے کہ کوئی قوم اُس ہدایت پانے کے بعد جس پر وہ پہلے

تھی۔ ہرگز گمراہ نہیں ہوئی۔ مگر یہ کہ اس نے بدل یعنی مناظرہ کو اختیار کیا۔ . . .

نتیجہ:- فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں نہ مانو۔ عیسیٰ کو خدا یا خدا کا بیٹا نہ جانو۔

اللہ کو کوئی اولاد نہیں۔ مشرک سے الگ رہو۔ اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور کسی کی نہیں  
جدل و جدال نہ کرو۔ مناظرہ سے پرہیز رکھو۔ ایمان لاؤ اور اسلام پر چلو۔ حدیث کی پیروی کرو۔  
دوستی پیدا کرو۔ تو پرہیزگاروں سے . . . . .

{ خلاصہ :- (۱) مخلص اور مومن کے لئے جنت۔ (۲) مجرموں کے لئے جہنم۔ (۳) کافروں

کی حق باتوں سے نفرت (۴) کافروں کی شرارت اللہ کے نزدیک کارگر نہیں ہوتی۔ (۵)  
کرنا کاتبین اعمال کو لکھتے ہیں۔ (۶) اللہ کو اولاد نہیں۔ (۷) کافروں کو مہلت۔ قیامت  
میں سزا۔ (۸) قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ (۹) سب کو اللہ کے پاس جانا ہے۔ (۱۰)  
معبود باطل کو اختیار شفاعت نہیں۔ (۱۱) اختیار شفاعت۔ (۱۲) کفار کا لقیۃ اللہ تعالیٰ  
کے مقرر ہیں۔ اس پر بھی مشرک کرتے۔ (۱۳) قدرت ہائے اللہ تعالیٰ . . . . .

**مطالب :-** جو اللہ کی آیتوں پر ایمان لاتے۔ اور اس کے فرمانبردار بنے رہتے۔

وہ اپنی (مسلمان) بیویوں سمیت جنت میں جا بیٹھیں گے۔ وہاں خوف و خطر ہو گا۔ نہ حزن  
و ملال۔ اور وہاں ہر طرح کے آرام و آسائش میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اعمال حسنہ کا بدلہ ہو گا۔

(۱۴) بہشت آنجاست کا ازار سے نباشد کسے را با کسے کارے نباشد

گنہگاروں کو جہنم نصیب ہو گا۔ وہاں عذاب کم نہ ہو گا۔ موت مانگیں گے۔ موت  
بھی نہ آئیگی۔

(۱۵) موت آتی نہیں جہنم میں) یہ حق بات کو نہ ماننے کا بدلہ ہو گا۔ ہم نے ان پر ظلم نہ کیا۔ بلکہ  
یہ سب آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔

(اے کفار مکہ) ہم نے تمہارے دین حق بھیجا ہے۔ لیکن تم میں اکثر (کا حال یہ ہے  
کہ) حق بات سے چڑتے ہیں۔ (بھلائی تو بتاؤ کہ) تم نے (پیغمبر صلعم کے ساتھ بُرائی کرنے  
کے لئے) کوئی بات مٹھان رکھی ہے۔ (اگر ایسی بات ہے تو جان رکھو۔ کہ تمہاری  
شرارت میرے نزدیک کچھ چل نہیں سکتی۔ کیونکہ میرے پاس اس کا توڑ ہے اور)  
ہم نے (بھی یہ بات) مٹھان رکھی ہے (کہ تم پر عذاب کریں گے) کیا تم خیال کرتے ہو۔  
کہ ہم تمہاری مخفی باتوں اور مشوروں کی خبر نہیں رکھتے (ضرور خبر رکھتے۔ اس کے علاوہ)  
ہمارے فرشتے (کرنا کاتبین) تمہارے اعمال کو لکھتے جاتے ہیں۔

(اے پیغمبر کفار سے) کہہ دو کہ اگر اللہ کو کوئی بیٹا ہوتا۔ تو میں سب سے پہلے اُس

کی عبادت کرتا دگر اللہ کو کوئی بیٹا نہیں یہ جو اب ہے۔ ان کا جو علیہ ۴ اور عزیز ۴ کو اللہ کا بیٹا جانتے۔ اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں سمجھتے۔ حق تو یہ ہے کہ اللہ بیٹا بیٹی کے بکھیڑوں سے پاک ہے۔

اے پیغمبر! کافروں کو اپنے حال پر چھوڑ دو اور کھیلنے دو۔ یہ تو ایمان لانے والے نہیں۔ قیامت میں ان کو اس کی حقیقت کھل جائیگی۔

اللہ کی ذات بابرکت اور پاک ہے۔

قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ (اور کسی کو نہیں)

سبھوں کو اس کے پاس جانا ہے۔

کفار کے معبود کو تو شفاعت کا اختیار ہی نہیں۔ مگر ہاں ان کے معبودوں میں سے جو علم و یقین کے ساتھ کلمہ توحید (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کے قائل ہیں۔ وہ شفاعت کرینگے (ارواحِ طیبات) اور ملائکہ کرام مراد ہیں۔ مثلاً کفار بہت سے بتوں کو پوجتے تھے۔ اور فرشتوں کو معبود بناتے تھے۔ تو بتوں کو کوئی اختیار نہیں۔ فرشتوں کو اختیار شفاعت کا ہوگا۔

کفار باوجود اس اقرار کے بھی کہ ان کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ جکے جاتے ہیں (اور دوسروں کو اپنا معبود ٹھہراتے ہوئے ہیں۔

پیغمبر صلعم کا قول ہے۔ کہ اے رب یہ ایسی قوم ہے۔ کہ ایمان لانے والی نہیں (میشک یہی بات ہے۔ کہ یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے) تو داے پیغمبر! اس وقت تم ان سے درگزر کرو اور کہو (کہ تم کو میرا سلام ہے۔ پھر آگے چل کر قیامت میں) وہ سب معلوم کر لیں گے۔

وہی آسمان و زمین کا مالک ہے۔ آسمان و زمین میں اسی کی بندگی ہے حکمت والا اور جاننے والا ہے۔ آسمان و زمین اور جو کچھ بھی ان میں ہے۔ سب کی سلطنت اسی کو ہے۔ قیامت کی خبر اسی کو ہے۔ سب کو اسی نے پیدا کیا ہے۔

﴿تسلخ﴾: حق باتوں کو مانو۔ بندہ فرماں بردار بنو۔ احکامِ الہی پر چلو۔ شرک کے بکھیڑے سے پاک ہو جاؤ۔ شفاعت ہو سکتی ہے۔ مگر معبود باطل کو اس میں اختیار نہیں۔

## (۴۴) سُورَةُ دُحَان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ خلاصہ:- ۱) قرآن کی تعریف۔ ۲) قرآن کا نزول۔ ۳) قرآن کے نزول کا منشاء۔ ۴) شبِ قدر کی تعریف۔ ۵) مقصدِ مبعوث پیغمبر صلعم۔ ۶) ربوبیتِ الوہیت و اختیارِ باری تعالیٰ بر احیاء و امانت۔ ۷) منکرین کا تمسخر اور اُن پر دُھنیں کے عذاب کی پیشین گوئی نزولِ عذاب پر منکرین ایمان لانے کا وعدہ کریں گے۔ اس کا جواب۔ چندے عذاب کی موقوفی۔ بعدہ عذاب سخت میں گرفتاری۔ ۸) قصہ موسیٰ اور ہلاکتِ قوم فرعون۔ ۹) اوصافِ اللہ تعالیٰ { . . . . . }  
مطالع:- قرآن روشن کتاب ہے (یعنی اس میں سب باتیں ادا مرد و نواہی وغیرہ مندرج ہیں۔ جن کے برتنے سے آدمی ہدایت پاتا۔ اور گمراہی سے بچتا ہے)۔  
قرآن کو ہم نے برکت والی رات (یعنی شبِ قدر) میں اتارا ہے۔ صرف پہلی وحی شبِ قدر میں نازل ہوئی۔ اور پھر قرآن وقتہ فوقتہ نازل ہوتا رہا۔ یا شبِ قدر میں سارا اور پورا قرآن آسمان دنیا پر اترا۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بندرج اتارا۔  
قرآن اس لئے اتارا گیا ہے۔ تاکہ ہم (بندوں کو) افعالِ بد کی سزا سے خبردار اور ہوشیار کر دیں۔

شبِ قدر کثیرِ خیر و برکت کی رات ہے۔ اس رات میں ہر ایک امر کا انتظام ہماری طرف سے ہوتا ہے۔

یہ انسان پر اللہ کی رحمت ہی رحمت ہے۔ کہ پیغمبر صلعم کو دنیا میں بھیجا۔ اور اُن پر قرآن اتارا۔ (اور یہ اس لئے کہ انسان کی ہدایت منظور تھی)۔

لوگو! آسمان و زمین کا اور ان میں جتنی چیزیں ہیں۔ اُن کا پروردگار اللہ ہی ہے جس کے سوا اور کوئی مستحقِ عبادت اور قابلِ پرستش نہیں۔ وہی جلالت اور مارتا ہے۔ تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا وہی رب ہے۔ باوجود ان وصفوں کے بھی کافر و حدائیت کے خلاف ہی رہتے اور شکوک و شبہات کرتے اور تمسخر کرتے۔ (خیر کریں تو کریں آخرش ان)

منکرین پر عذاب دردناک ہوگا۔ کہ ایک دھواں ظاہر ہوگا۔ اور سب پر چھا جائیگا بعض کہتے۔ کہ اس دھوئیں سے مراد قحط مکتہ ہے۔ جو سات برس تک برابر رہا۔ اور جس کی یہاں پر پیشین گوئی ہے۔ بخاری میں اس روایت کو دیکھو۔ پانی کے نہ برسنے سے اور سخت گرمی پڑنے کے سبب سے بھوک کی حالت میں معلوم ہونے لگتا ہے۔ کہ آسمان و زمین سے دھوئیں اٹھ رہے ہیں۔ بعض کہتے کہ دھوئیں سے گرد و غبار مراد ہے جو قحط مکتہ کے دن اٹھاتا۔ بقول دیگر۔ اس دھوئیں سے وہ دھواں مراد ہے۔ جو قیامت کے قریب دنیا میں پھیل جائے گا۔ جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے۔ کہ دھواں بھی آثار قیامت میں سے ہے۔ جو چالیس دن تک رہے گا۔ اس سے کافروں کو سخت تکلیف ہوگی اور مومنوں کو کچھ بھی نہ ہوگا۔

اس عذاب کے وقت یعنی قحط کے زمانہ میں یا قحط مکتہ کے وقت۔ یا قیامت کے قریب والے دھوئیں کے وقت (کفار دعا کریں گے۔ کہ عذاب دور ہو جائے۔ تو ایمان لے آئیں۔ مگر یہ لوگ کہاں ایمان لائیں گے۔ دیکھو جب معجزے کے ساتھ (حق) بیان کرنے والے رسول (پیغمبر صلعم) آئے تو کفار ایمان نہ لائے۔ بلکہ ان سے منہ پھیر لیا۔ اور کہا۔ کہ سکھائے پڑھائے ہوئے (یعنی ان کو قرآن کوئی دوسرا آدمی بنا کر دیتا ہے۔ اور یہ) دیوانے ہیں۔ تو اب عذاب کے بعد کہاں ایمان لائیں گے۔ (خیر چونکہ یہ سب ایمان لانے کا وعدہ کرتے ہیں تو پھر تھوڑے دنوں تک ہم ان سے عذاب اٹھالیں گے۔ پھر اس پر بھی یہ لوگ قدیمی کفر کی طرف پھر جائیں گے۔ اس کے بعد تو پھر ہم ان کو قیامت میں یا بقول بعض جنگ بدر میں) سخت پکڑ میں پکڑیں گے (تو اے کفار مکہ! اور فرعون اور اس کی قوم کی حالت خیال کرو کہ :-)

ہم نے موسیٰ کو فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ (موسیٰ نے فرعون سے کہا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالہ کرو۔ اللہ سے سرکشی نہ کرو۔ میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ میں معجزے لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ میں اللہ کی پناہ لے چکا ہوں۔ اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ تو تم مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ موسیٰ نے پھر اپنے رب کو پکارا کہ لوگ مجرم ہیں۔ (موسیٰ کو علم الہی ہوا کہ) میرے بندوں کو رانار اتی لے نکلو۔ قوم فرعون تمہارا پیچھا کریگی۔ وہ غرق ہو جائیگی۔ (چنانچہ وہ لوگ موسیٰ سے پیڑ چھاڑ کر تے

ہی رہے۔ بعد جب حکم خدا موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر راتوں رات نکل کھڑے ہوئے۔ فرعون نے پیچھا کیا۔ تب اللہ نے موسیٰ بنی اسرائیل کو دریا پار اتار دیا۔ اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق دریا کر دیا۔ وہ سب بہت باغ۔ چشمے۔ کھیت۔ گھر۔ اور نعمتیں چھوڑ گئے۔ اور ان چیزوں کے دوسرے لوگ وارث ہوئے۔ ان پر نہ آسمان روئے نہ زمین اور نہ انہیں دولت ملی پس کفار کہہ! اس سے عبرت پکڑو۔ اور کفر کو چھوڑو۔ ورنہ تم پر بھی آفت آئیگی۔

اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

{نتائج} قرآن بڑی عزت والی چیز ہے۔ اس کو کتاب الہی مانو۔ یہ کلام اللہ ہے۔ جن میں پیغمبر صلعم رسول برحق ہیں۔ شرک نہ کرو۔ سرکشی اور تکبر نہ کرو۔ جو اللہ کی پناہ لیتا ہے۔ اس کو کوئی ایذا نہیں۔ مرگیا مردود جس کا فاتحہ نہ درود . . . . . {

{خلاصہ:- (۱) بیان نعمتہائے بنی اسرائیل۔ (۲) پیغمبر صلعم سے منکرین معجزہ طلب کرتے۔ کہ مردے کو جلا اٹھائے۔ (۳) قوم تیج اور سابق قوموں کی ہلاکت قابل عبرت ہے۔ (۴) پیدا ایش مخلوقات بلا سود نہیں۔ (۵) قیامت کی بے کسی۔ رحمت الہی درکار ہے۔ (۶) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . . . {

**مطلب ۱:-** دینی اسرائیل کو جو نعمتیں عطا ہوئی تھیں۔ اُن میں سے اللہ تعالیٰ چند نعمتوں کو بیان فرماتا ہے:-

بنی اسرائیل کو فرعون کے عذاب ذلیل سے نجات دی (جیسے فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مروا ڈالتا۔ اور لڑکیوں کو زندہ رکھتا۔ آخر ش اللہ نے فرعون کو ہلاک کر ڈالا۔ اور بنی اسرائیل کو بچا لیا)۔ (اپنے زمانے کے) اہل علم پران کے ایمان والوں کو برگزیدہ کیا۔ وہ نعمتیں دیں۔ جو ہماری قدرت کی نشانیاں تھیں۔ (جیسے دریا کا بھٹ جانا من و سلوے کا اترنا۔ جنگلوں میں ابر کا سایہ کرنا)۔

فرعون سرکش فضول کا رہتا تھا۔

کفار حیاے موتی کے منکر ہیں۔ وہ سب پیغمبر صلعم سے کہتے ہیں۔ کہ اگر آپ پیچھے ہیں۔ تو ہمارے باپ دادوں کو جلا اٹھائے۔

کفار حیاے موتی کے منکر ہیں۔ ان کو قوم شیج اور اگلی قوموں کی ہلاکت سے

سبق لینا چاہئے)۔ ترج خطاب تھا۔ بادشاہ یمن اور قوم حمیر کا)۔  
 اللہ نے خلقت کو بلا سود اور کھیل کے لئے نہیں پیدا کیا ہے۔ بلکہ اس میں مصلحت  
 ہے۔ رکطاعت پر لوگ ثواب پائیں۔ اور مصیبت پر عذاب)۔ لیکن اکثر لوگ اس  
 بات کو سمجھتے ہی نہیں۔

آن منکرین آخرت کا قیامت میں فیصلہ ہوگا۔  
 قیامت میں کوئی کسی کے کام نہ آئیگا۔ جس پر خدا رحم کرے۔ اس کا پیرا پار  
 ہے۔

(۱۰) باپ بیٹا بھائی کام آتا نہیں ساتھ میکس کے کوئی جاتا نہیں)

اللہ زبردست ہے۔ اور بڑا مہربان ہے۔

{ نتائج :- } اچھے مومنین برحق ہے۔ دنیا جائے عمل ہے۔ آخرت میں  
 عمل کا پھل ملے گا۔ . . . . .

{ خلاصہ :- } (۱) حق باتوں میں شک کرنے والوں کی سزا۔ (۲) متقی کا اجر  
 آخرت۔ (۳) قرآن کی زبان میں آسانی اور اس کی وجہ (۴) کافروں کے انجام کی  
 انتظاری کا حکم۔ . . . . .

**مطالب :-** (جہنم میں) گندگاریوں کا کھانا درخت زقوم سے ہوگا۔ جو پھٹوں  
 میں مانند پگھلائے ہوئے تانبے کے اور مثل کھولتے ہوئے پانی کے جوش مارے گا۔  
 کشان کشان ان کو فرشتے دوزخ میں لچائیں گے۔ اور کھولتا ہوا پانی ان کے سروں  
 پر ڈالا جائے گا۔ اور ان سے کہا جائیگا کہ ہاں تمہیں ہو جو دنیا میں اپنے کو عزت  
 والے اور بزرگ کیا کرتے تھے۔ پھر یہ عذاب اس کا بدلہ ہے۔ جو تم لوگ (دین حق کی  
 باتوں میں) شک کیا کرتے تھے۔ (ع منکراں را وعدۃ ذوق العذاب)

متقی کو رہنے کے لئے امن کی جگہ ہوگی۔ جس میں باغ چشے ہوں گے۔ ریشی پوشاک  
 ہوگی۔ سکھانے کو میوہ۔ ان کے لئے حوریں ہوں گی۔ وہاں موت نہ ہوگی۔ (ع صالحاں  
 وہذہ حُسنُ الآب)۔

ہم نے قرآن کو بولی میں آسان کیا ہے۔ تاکہ اہل عرب (آسانی سے سمجھیں اور)  
 نصیحت پکڑیں۔



اسے پیغمبر اتم بھی منتظر رہو۔ اور کافروں کو عذاب و مصیبت (ہاں بے شک تم کو فتح و نصرت ہوگی۔ اور کافروں کو عذاب و مصیبت)  
 {نتلج: گناہ نہ کرو۔ دین کی باتوں میں شک نہ کرو۔ متقی بنو۔ بعث و نشر کے بعد یہ موت نہیں۔ قرآن میں نصیحت ہے۔ . . . .}

## (۲۵) سُورَةُ جَاثِيَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- (۱) نزول قرآن - (۲) قرآن ہدایت ہے۔ (۳) اللہ کی قدرتوں کا بیان - (۴) قدرت الہی میں مومن اور عقلمند کے لئے نشانی - (۵) قدرت کہ کفار قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ حالانکہ قرآن کلام الہی ہے۔ (۶) منکر اور متکبر وغیرہ کی خرابی و سزا۔ (۷) توصیف اللہ تعالیٰ - . . . . .}

**مطلب:-** قرآن اللہ کی طرف سے اُتر ہے۔ اور سراسر ہدایت ہے۔ مومن یقین کرنے والے اور عقلمند کے لئے ان سب میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں (دہت) ہیں۔ آسمان و زمین (کے بنائے) میں۔ انسان کی پیدائش میں۔ جانور کے پھیلانے میں۔ رات و دن کی آمد و شد میں بارش سے روزی نکالنے میں۔ مے پھیرنے زمین کو تروتازہ کرنے میں۔ ہواؤں کے رد و بدل میں۔ (قدرت الہی کی نشانیاں تو عام ہیں۔ اور سمجھوں کے لئے ہیں۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ ان کو وہی جانتے ہیں۔ اور حق مانتے جو ایمان دار یقین کرنے والے عقلمند ہیں)۔

اسے پیغمبرِ حقیقت میں یہ ہماری ہی آیتیں ہیں۔ جو ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں پھر کفار جب ان آیتوں کو سن کر بھی ایمان نہیں لاتے۔ تو پھر کب ایمان لائیں گے؟ جیسے گندھار کے لئے جو اللہ کی آیتیں سن کر مار سے غرور کے (کفر پر ایسے) اڑے رہے۔ اور بہراپن کچھ دیتے (گویا سنا بھی نہیں۔ اور آیتوں کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ ان کے لئے دردناک اور سخت اور ذلت والا عذاب اور جہنم ہے۔ جہاں ان کی کمائی۔ ان کے چھوٹے معبود کام آئیں گے۔

جو اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں۔ اُن پر دیکھو اللہ کا عذاب ہے۔

اللہ بردست - حکمت والا ہے۔

{ نتائج :- قرآن کو کتاب الہی مانو۔ جو قرآن پر ہنستے وہ گنہگار ہیں۔ منکر قرآن کافر اور گنہگار ہے۔ اللہ کی قدرتوں پر غور کرو سمجھو اور عبرت پکڑو۔ اور شرک نہ کرو۔ مجرور کی بد اعمالیاں آخرت میں کچھ کام نہ دیں گی۔ . . . . . }

{ خلاصہ :- ۱۔ بیان قدرت الہی - ۲) حکم شکر گزاری - ۳) قدرت الہی میں نشانی - ۴) کافروں کے قصور کو عفو کرنے کا حکم - ۵) نیکی و بدی کی جزا و سزا - ۶) بنی اسرائیل کی نعمتوں کا بیان - ان کے اختلافات - ۷) شریعت پر چلنے کا حکم - اہل کتاب کی خواہش پر چلنے کی منافی - ۸) نافرمان آپس میں رفیق ہیں - ۹) پرہیزگار کا اللہ تعالیٰ ساتھ دیتا ہے - ۱۰) قرآن ہدایت و رحمت ہے - ۱۱) مومن نیکو کار و بد کار برابر نہیں۔ . . . . . }

**مطالب :-** (لوگو!) یہ اللہ ہی (کی قدرت) ہے۔ جس نے دیریا کو انسان کے بس میں کر دیا ہے۔ جس میں حکم خدا کشتیاں چلتی ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ تم اپنی روزی تلاش کرو۔ اور اللہ کا شکر کرو۔ اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے۔ سب کو تمہارا لئے کام میں لگا رکھا ہے۔

۔ . . . . ابرو بادومہ و خورشید و فلک در کارند۔

تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری +

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار -

شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نہبری +

ان قدرتوں کو کچھ فکر کرنے والے ہی سمجھتے ہیں۔

۔ . . . . غور سے دیکھو تو ہر گہ سہتا ریخ چین

لکھنے والے نے کوئی بات اٹھا رکھی ہے

مسلمانو! ان لوگوں سے درگزر کرو۔ جو گزشتہ عذاب کو سن کر بھی دتم پر ظلم کرنے سے باز نہیں رہتے۔ اور خوف و اندیشہ نہیں کرتے۔ اللہ ان کے اعمال بد کا بدلہ لے گا۔ دتم کو بدلہ لینے کی ضرورت نہیں۔ یہاں پر قوما سے اگر کفار مراد ہیں۔ تو وہ معنے ہوں گے۔ جو اوپر بیان ہوئے۔ یعنی قوما سے مسلمان مراد نہیں ہیں۔ تو یہ

معنی ہوں گے۔ کہ ان سے درگزر کرو۔ تاکہ اس درگزر کرنے پر اللہ تم کو اجر دے۔ یہاں پر تعلیم عفو ہے۔

تو بھلائی کرتا ہے۔ وہ اپنے لئے۔ جو برائی کرتا ہے۔ وہ اپنے لئے۔ (پھر تو) سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(ان چند احسانات کا ذکر ہے۔ جو اللہ نے بنی اسرائیل کو عطا کئے تھے۔) ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (تورات)۔ حکومت۔ نبوت دیا وہی نعمتیں (یا من و سلم) دیں۔ (اُس زمانے کے) لوگوں پر فضیلت دی۔ دین کے کھلے کھلے احکام کی نصیحت سی (یا معجزے دئے)۔ لیکن ان لوگوں نے جان بوجھ کر جسد اُپھوٹ ڈالا۔ اللہ تعالیٰ قیامت میں ان اختلافات کا فیصلہ کر دے گا۔ (مفسروں نے مینات من الامر سے دو معنی لئے ہیں:۔ دین کے کھلے کھلے احکام یا معجزے۔ اس حالت میں وہ معنی ہونگے۔ جو اوپر بیان ہوئے۔ پیغمبر صلعم کے مبعوث ہونے کی بشارت جو تورات میں مندرج تھی۔ اس حالت میں یہ معنی ہوں گے۔ بنی اسرائیل کو تورات میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی بشارت دی گئی تھی۔ باوجود اس کے بھی بنی اسرائیل اختلاف کرتے۔ بعض آپ کی رسالت کا اقرار کرتے۔ اور بعض انکار۔ تو اس اختلاف کا اللہ قیامت میں فیصلہ کر دے گا)۔

اے پیغمبر! ہم نے تم کو شریعت اسلام عنایت کی ہے۔ پس (اے پیغمبر اور مسلمانو! شریعت اسلام) پر قائم رہو۔ بے علموں کی خواہشوں پر نہ چلو۔ اللہ کے سامنے بے علم تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے۔ (اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ شریعت محمدی سے پہلی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ جب سے یہ شریعت آگئی۔ تب سے اس کے سوا کسی شریعت کی پیروی درست نہیں)۔

نافرمان ایک دوسرے کا رفیق ہے۔

کندہ جنس باہجنس پر داز کبوتر یا کبوتر باز یا بانہ

اللہ پر نیز گاروں کا ساتھ دیتا ہے۔

قرآن (جہان کے) لوگوں کے لئے عقل و دانش کی باتوں کا مجموعہ ہے۔ یقین کرنے والوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

کیا کفار ایسا سمجھتے ہیں۔ کہ ہم ان کو مومن نیکو کار کے برابر بنا دیں گے۔ اور (کیا وہ ایسا خیال کرتے ہیں کہ) ان کی حیات و موت برابر ہوگی؟ (اگر وہ سب ایسا خیال کرتے ہیں۔ تو) اُن کا سمجھنا (غلط اور) بُرا ہے۔ (یعنی نیکوئی کی حیات بھی عمدہ اور موت بھی بہتر۔ بدوں کی دونوں خراب۔ یا گویا حیات میں دونوں برابر ہیں۔ لیکن موت میں برابر نہیں یا بدوں کی موت و حیات دونوں یکساں نہیں۔ کہ جیسے دنیا میں خوشحال تھے۔ ویسے ہی دین میں خوشحال ہوں۔ بلکہ دین میں خراب رہیں گے)۔

{نوٹ :- دین کی باتوں میں عداوتِ اختلاف کرنا گناہ ہے۔ آج کل کثرت سے یہ ہوا پھیلی ہوئی ہے۔ علماء کو لازم ہے۔ کہ اس سے خود باز رہیں۔ اور لوگوں کو بھی باز رکھیں۔}

{مستخرج :- قرآن اور شریعت اسلام پر چلو۔ بندہ فرماں بردار بنو۔ مومن نیکو کار ہو جاؤ۔ . . . . .}

{خلاصہ :- (۱) آسمان و زمین کی پیدائش میں مصلحت - (۲) خواہشِ نفسانی پر چلنے کی مذمت - (۳) کفارِ اذلی کی ہدایت نہیں - (۴) فرقہ و سریرہ کے عقیدے کا رد (۵) منکرِ احیاءے موتے کا قول - احیاءے موتے حقیق ہے . . . . .}

**مطالب :-** اللہ نے آسمان و زمین کو مصلحہً بنایا ہے۔ اور مقصود یہ ہے۔ کہ ہر شخص کو اس کے لئے کا بدلہ دیا جائے۔ اور کسی پر کسی طرح کا ظلم نہ ہو۔ (یعنی دنیا جائے عمل ہے۔ اور آخرت میں عمل کا پھل ملے گا)۔

بہتیروں نے اپنی خواہشِ نفسانی کو معبود بنا رکھا ہے۔ تو ان کو اللہ نے باوجود علم کے گمراہ کر دیا ہے۔ اور ان کے کان اور دل پر مہر کر دی ہے۔ (کہ دشمنیں نہ سمجھیں نہ دل پر اثر ہو) اور ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دئے ہیں۔ (کہ حق اور راہِ راست دیکھ نہ سکیں)۔ تو بھلا وہ سب اتنا بھی خیال نہیں کرتے۔ کہ اس کے بعد ان کی کون ہدایت کر سکتا ہے؟۔ (کوئی نہیں)۔ اگر علم کو خدا کی طرف منسوب کریں۔ تو یہ معنی ہونگے کہ اللہ جانتا تھا۔ کہ وہ اصلاح پذیر نہ ہونگے۔ اس لئے کہ اللہ نے جان کر ان کو گمراہ رکھا۔ اگر علم کو مشرک کی طرف منسوب کریں۔ تو اس کے معنی یہ ہونگے۔ کہ مشرک جان بوجھ کر کہ مشرک کرنا چاہے۔ شرک کرتے ہیں۔ اور اس لئے اللہ نے ان کو گمراہ کر دیا ہے)۔ کفار سمجھتے ہیں۔ کہ مرنا اور جینا دنیا ہی تک ہے۔ (آخرت کچھ بھی نہیں اور پھر

جینا لکھا)۔ اور زمانہ ہلاک کرتا ہے۔ (نہ کہ خدا کے حکم سے مرنا ہوتا ہے)۔ یہ سب منکر احیاء موتے ہیں۔ لیکن بات تو یہ ہے کہ اللہ ہی جلاتا ہے۔ اور مارتا ہے۔ اور پھر قیامت میں اسی طرح جلا اٹھائے گا۔ (فرقہ دہریہ کے عقیدے کا رد ہے۔ حدیث میں ہے۔ کہ زمانہ کی شکایت نہ کرو۔ اور زمانہ کو بُرا نہ کہو)۔

اے پیغمبر! جب کفار کو تم قرآن سناتے ہو۔ تو تم کو کہتے ہیں۔ کہ اگر تم سچے ہو۔ تو ہمارے باپ دادے کو لے آؤ۔ (یعنی زندہ کر دکھاؤ)۔

{ نتائج: سخاوت بیش نفسانی پر نہ چلو۔ . . . . }

{ خلاصہ :- (۱) قیامت میں مکذبین کی خرابی۔ (۲) قیامت میں ہر ایک کی حالت۔ (۳) نامہ اعمال کا ملاحظہ۔ (۴) نامہ اعمال کی سچی تحریر۔ (۵) قیامت میں مومن نیکو کار پر رحمت الہی (۶) مکذبین وغیرہ کی منزاعے آخری۔ (۷) حمد و اوصاف باری تعالیٰ { مطالب: جھٹلانے والے قیامت کے دن گھاٹے میں رہیں گے۔

قیامت میں ہر ایک اُمت دوزخ میں بیٹھیگی۔ نامہ اعمال کے دیکھنے کو بلائی جائے گی۔ اور اُس سے کہہ دیا جائے گا۔ کہ تم کو آج اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

نامہ اعمال میں بالکل باتیں سچ سچ لکھی جاتی ہیں۔

قیامت میں مومن نیکو کار پر اللہ کی رحمت ہوگی۔

کفار جو دنیا میں اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے۔ غور کرتے تھے۔ نافرمان تھے۔ قیامت کے

منکر تھے۔ اُن سب کو آج قیامت میں اُن کے اعمال کی بُرائی معلوم ہو جائے گی۔ اور اللہ کی

آیتوں کی منسی کرنے کا اور دنیاوی زندگی پر بھروسہ رکھنے کا بدلہ مل جائے گا۔ کہ آگ میں گرفتار

ہوں گے۔ نہ وہاں کوئی مددگار ہوگا۔ نہ ان کا عذر قبول ہوگا۔

آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے۔ اسی کو سب تعریف ہے۔ آسمان و زمین میں اُسی کی عزت

..... مراور اسد کبریا و مہنی کہ ملکش قدیم ست و دناش غنی

اور تمام عالم کا مالک۔ زبردست۔ اور حکمت والا ہے۔

{ نتائج: عمل نیک کرو۔ قرآن کو مانو۔ اللہ و رسول کی نافرمانی نہ کرو۔ یعنی قرآن

و حدیث پر چلو۔ قیامت کو سچ جانو۔ عیش دنیا پر بھروسہ نہ کرو۔ بلکہ آخرت کے لئے دنیا

میں کرو دھرو۔ . . . . }

## (۴۶) سُورَةُ احْقَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- پارہ ۲۶- (۱) نزول قرآن- قرآن مجید فسون نہیں۔ (۲) قرآن پر ایک بنی اسرائیل کی گواہی۔ (۳) پیدائش مخلوق ایک وقت معین تک ہے (۴) پیغمبر صلعم کے وعظ سے کفار مٹنے موڑتے ہیں۔ (۵) شرک کا رد۔ (۶) معبودانِ باطل کی پی اختیار می اور قیامت میں اُن کی بے بسی۔ (۷) شرک پر دلیل کی طلب۔ (۸) قرآن کی صداقت و تکذیب پر اللہ تعالیٰ کی گواہی۔ (۹) شیوہ پیغمبران۔ (۱۰) جو قرآن سے تکبر کرتے وہ ظالم ہیں۔ (۱۱) ظالم کو ہدایت نہیں۔ (۱۲) اوصافِ باری تعالیٰ۔ {  
**مطلب:-** قرآن (دو خاص) اللہ (ہی) کا (تدریجاً) آنا راہو ہے۔ کفار اس کو نہ مانیں نہ سہی۔ مگر بنی اسرائیل میں سے تو ایک شخص اس کے کلام آہی ہونے کی گواہی دے چکا ہے (اشارہ ہے عبد اللہ ابن سلام کی طرف جنہوں نے پیغمبر صلعم کی پیغمبری کو تورات کے ذریعے سے حق جان کر اسلام اختیار کیا۔ یا موسیٰ مد کی طرف جو تورات میں نصیحت کرتے چکے ہیں۔ تورات میں آنحضرت صلعم کی پیغمبری کی پیشین گوئی موجود ہے یا کوئی منصب مزاج نبی اسرائیل تورات کو دیکھ کر قرآن کے کلام آہی ہونے کی گواہی ضرور دیگا) کا فراس کو جادو کتے اور پیغمبر صلعم کی بناوٹ۔ (مگر بات یہ ہے کہ نہ جادو ہے نہ پیغمبر صلعم کی بناوٹ نہ کلام انس و جن ہے۔ بلکہ قرآن کتابِ آہی ہے۔

..... الماش از جلیل و پیا مش ز جبرئیل

رائش ناز طبیعت و لطفش ناز ہوا

آسمان و زمین کو اور جو چیزیں ان میں ہیں۔ ان کو تو اللہ ہی نے حکمت و مصلحت (اور ٹھیک ٹھیک اور موزون) بنایا ہے۔ اور پھر ایک وقت معین تک (پھر وقت معین کے بعد فنا ہو جاتی ہیں)۔

کفار کو جب ڈر سنایا جاتا ہے۔ تو وہ سب منہ پھیر لیتے ہیں۔ (پیغمبروں کے وعظ و نصیحت نہ دھیان نہیں دیتے۔ اور قیامت وغیرہ کو سچ نہیں مانتے۔ اور قرآن کو حق نہیں جانتے۔

مشرکوں! (یہی) اللہ (با اختیار) کے سوا تم دوسرے (دوسرے) معبودوں (یعنی بتوں) کو پوجتے ہو۔ حالانکہ انہوں نے نہ تو زمین میں کوئی چیز بنائی ہے نہ آسمان (کے بنائے) میں اللہ کی شرکت دی ہے۔ نہ تو قیامت تک تمہارے پکارنے پر وہ سب جواب دے سکتے ہیں۔ (بلکہ) تمہارے پوجنے ہی کی ان کو کچھ خبر نہیں ہوتی۔ اور (علاوہ بریں) قیامت میں تمہارے دشمن ہو جائیں گے۔ اور تمہاری پرستش کا بھی انکار کرینگے۔ پس جب یہ حالت ہے تو تم سے زیادہ گمراہ کون ہے۔

مشرکوں! اگر تمہارے (باطل) معبودوں نے زمین میں کوئی چیز بنائی ہو۔ یا آسمان (کے بنائے) میں شرکت دی ہو۔ تو گذشتہ کتاب الہی لاؤ۔ (اور اس میں دکھلاؤ)۔ یا کوئی علم (یا خط یا علماء اور انبیاء سے کوئی روایت) ہو تو اُس کو کہو (اور یہ طور ثبوت پیش کرو۔ کہ یہ سچ ہے۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ نہ تو کسی کتاب سے نہ کسی علم سے اس بات کو ثابت کر سکو گے۔ پھر باطل معبودوں کو پوجنا بیکار ہے)۔

اے پیغمبر! کافروں سے کہ دو۔ کہ اگر قرآن کے بارے میں میں اخرا کرتا ہوں تو درمیان ہمارے اور تمہارے اللہ کافی گواہ ہے۔ (اور اگر اللہ مجھے سزا دینا چاہے تو) اللہ سے تو تم سب بچا نہیں سکتے۔ اور نہ تو میں اپنے انجام کو اور نہ کسی دوسرے کے انجام کو جانتا ہوں۔ (اگرچہ پیغمبر صلعم فرمان اور نافرمان کہ انجام کو باذن اللہ خوب جانتے تھے۔ اس پر بھی جب کفار بار بار پیغمبر صلعم سے طرح طرح کا سوال کرتے۔ تو پیغمبر صلعم فرماتے۔ کہ میرا علم کچھ بھی نہیں۔ اللہ ہی کو سب چیزوں کا علم ہے)۔

اے پیغمبر! کافروں سے کہ دو۔ کہ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں۔ جو کچھ کہے (جو کچھ کہے) وہی ہوتی ہے۔ اور میں تو صرف (اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔

پیغمبر صلعم کچھ نئے رسول نہیں آئے۔ بلکہ ماسواے ان کے اور بھی پیغمبر دنیا میں ہوتے آئے۔ ان کا شبہ وہی رہا۔ کہ اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے۔ اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے۔

قرآن سے تکبر کرنے والے ظالم ہیں۔

ظالموں (نا فرمان) کو اللہ ہدایت نہیں کرتا۔

اللہ زبردست۔ حکمت والا۔ بخشنے والا مہربان ہے۔ ہر بات کی اس کو خبر ہے

{نتائج:- قرآن پر ایمان لاؤ۔ ہر مخلوق کے لئے فنا ہے۔ معبود و مرجع ایک ہے۔ شرک ذکر و۔ شرک مگر ابی ہے۔ احکام الہی پر چلو۔ پیغمبر صلعم سچے رسول ہیں۔ علم غیب کسی کو نہیں۔ رسول کا کما نانو۔ قیامت کا برپا ہونا یقینی امر ہے۔ ارواح طیبات۔ ملائکہ اور بزرگوں کو پکارنا شرک ہے۔ شرک فی الدعا کی منافی۔ افترا خصوصاً اگر دین میں ہو تو موجب غضب الہی ہے۔ مژدوں سے حاجت روائی کی دعا مانگنی گمراہی ہے۔ . . . . . }

{خلاصہ:- ۱) کافروں کا قول دربارہ دین اسلام۔ اور اس قول کا رد۔ ۲) تورات امام اور رحمت تھی مثل قرآن کے۔ ۳) قرآن تورات کی تصدیق کرتا ہے۔ ۴) عربی زبان میں قرآن کے ہونے کی مصلحت۔ ۵) موحّد کا اجر۔ ۶) والدین کی فرماں برداری کا حکم اور اس کا اجر۔ ۷) دعا سے خیر اپنے لئے۔ والدین اور اولاد کے لئے۔ اس کا اجر۔ ۸) نافرمانی والدین کی سزا۔ ۹) خود راہ نافرمانی کی سزا۔ ۱۰) قیامت میں عمل کی جزا و سزا۔ . . . . . }

**مطالب:-** کفار مسلمانوں سے (جویہ) کہتے ہیں۔ کہ اگر (دین اسلام) بہتر ہوتا۔ تو (عوام الناس) ہم سے پہلے ایمان نہ لے آتے۔ یہ کہنا محض غلط ہے کیونکہ (تورات بھی تو اللہ ہی کی کتاب تھی اور) پیشوا اور رحمت تھی مثل قرآن کے۔ (پھر کفار بنی اسرائیل نے تورات کو جھوٹ جانا۔ وہی حالت کفار مکہ کی ہے۔ کہ قرآن کو جھوٹ جاتے۔ حالانکہ قرآن تورات کی تصدیق کرتا ہے۔ مکہ کے مشرک کہتے تھے۔ کہ ہم لوگ بزرگی اور شرافت والے ہیں۔ اگر یہ سچا دین ہوتا۔ تو ہمارے اوپر نازل ہوتا۔ لباب میں ہے۔ کہ قبل اسلام لانے عمر رض کے ان کی ایک لونڈی مسلمان ہو گئی تھی۔ تو قریش کے لوگ کہتے۔ کہ اگر یہ دین اچھا ہوتا۔ تو ایک لونڈی کے سمجھ میں کیوں آ جاتا۔ اور ہم نہ سمجھتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی:-

قرآن عربی زبان میں ہے۔ اور وہ اس لئے کہ مشرکوں کو (عذاب سے) ڈرائے اور نیکو کاروں کو (رحمت الہی کی) خوشخبری سنائے۔

جن لوگوں نے اللہ کو اپنا پروردگار مانا۔ اور اسی پر چھڑے۔ تو ان کے عمل کا بدلہ جنت ہے۔



ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔  
 (پس ہماری بات جو کچھ وہ کہیں۔ اُس کو مان لینا چاہئے۔ کیونکہ) ماں کس مشکل سے  
 پیٹ میں رکھتی ہے۔ اور کس مصیبت سے جنتی ہے۔ اور دھیرے پیٹ میں رہنے اور دودھ  
 چھوٹنے کی مدت تین مہینے ہوتے ہیں۔ (تو انسان کو لازم ہے۔ کہ ان مصیبتوں کو  
 خیال کر کے ان کا مطیع و فرمان بردار ہو جاوے)۔ اور جب (آدمی) چالیس برس میں  
 اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے تو (اللہ سے) دعا کرتا ہے۔ کہ اسے پروردگار! مجھ کو توفیق  
 دے۔ کہ تو نے جو کچھ مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں۔ تیرے ان احسانات  
 کا شکریہ ادا کرنا ہوں۔ اور توفیق دے۔ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جس سے توفیق  
 ہو۔ اور میری اولاد میں نیک بختی دے۔ اور میں نے توبہ کی تیری طرف اور تیرے  
 فرمان بردار بندوں میں ہوں۔ (یہ آیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے۔ وہ چھ مہینے میں  
 پیدا ہوئے تھے۔ دو برس تک دودھ پیا۔ اُن کے ماں باپ اسلام لے آئے۔ ان کی  
 اولاد بھی اسلام پر تھی۔ لیکن زیادہ موضوع ہے۔ کہ اس کا اطلاق عام ہو)۔  
 جو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرتے۔ اور اللہ سے اپنے لئے اور اپنے  
 والدین کے لئے اور اولاد کے لئے یوں دعا مانگتے۔ اور اللہ کے احسانات کا شکریہ ادا  
 کرتے تو ان سب کے نیک عملوں کو اللہ قبول کرے گا۔ اور ان کی خطائوں سے  
 درگزر کرے گا۔

جنہوں نے اپنے ماں باپ کے کہنے پر اُٹ کما۔ اور ان کے کہنے کو دربارہ وقوع  
 قیامت نہ مانا۔ وہ لوگ مستحق عذاب ٹھہریں گے۔

جو دنیا دار دنیا میں غور کرتے۔ اور نافرمانیاں کرتے۔ ان کے لئے عذابِ آخری  
 ہے۔ اور ان کو دوزخ میں کہا جائیگا۔ کہ دنیاوی زندگی میں تو مزہ لوٹ چکے۔ اب  
 یہاں عذاب چکھو۔

لوگوں کو قیامت میں اُن کے عمل کا بدلہ پورا پورا دیا جائے گا۔ کسی پر دہاں  
 ظلم نہ ہوگا۔ اور اپنے اپنے عمل کے مطابق سب کے درجے ہوں گے۔

{نتیجہ} قرآن کو مانو۔ منکر قرآن کے لئے آخری عذاب ہے۔ اللہ کو جہود  
 یکتا جانو۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اور اُن کے فرمان بردار رہو۔ اللہ کی

بائیں جو کچھ والدین کہیں۔ اُن کو مانو۔ مآں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔ یہ بات اس رکوع کی آیت سے نکلتی ہے۔ اور حدیث سے بھی ثابت ہے۔ (اپنے حق میں۔ والدین اور اولاد کے حق میں دعا مانگتے رہو۔ اللہ کا شکر یہ ادا کرو۔ رقوق قیامت کو حق جانو۔

**مسائل:** کم سے کم محل کا زمانہ چھ مہینہ ہے۔ والدین کے ساتھ احسان و احترام

ہے۔ اور ان کے لئے دعا سے خیر لازم اور اولاد کے حق میں دعا بھی مناسب۔ شیر خوارگی کا زمانہ بنو ل امام اعظم رحمہ اللہ کے ڈھائی برس ہے۔ مگر فتوے دو برس پر ہے۔ والدین کی نافرمانی گناہ ہے۔ اور دین کی بات نہ سننا گناہ ہے۔ مگر والدین سے ضروریات دین قبول کرنے میں سخت تر گناہ ہے۔ مآں باپ کو لازم ہے۔ کہ امرِ الہی میں تشدد کرتے ہیں۔ {

**خلاصہ:** (۱) ذکرِ ہلاکت قوم عاد۔ عبرت برائے کفار۔ . . . .  
**مطالب:** اے پیغمبر! (کفار قریش کو قوم) عاد کے بھائی (یعنی ہود کے قہقے)

کو یاد دلاؤ۔ (اور وہ یہ ہے): ہود نے قوم کو سمجھایا۔ کہ خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو اور ایک عذاب سخت سے ان کو ڈرایا۔ لیکن ان لوگوں نے ہود کو جھٹلایا۔ اور (مسخرانہ سے) عذاب کے طالب ہوئے۔ ہود نے کہا۔ کہ اس کی خبر تو اللہ ہی کو ہے۔ (کہ تم پر کب عذاب آئیگا)۔ میں تو تم کو صرف پیغام پہنچا دیتا ہوں۔ پھر اللہ نے ایک روز کی آمد ہی ان لوگوں پر احقاف میں بھیجی۔ اور وہ سب کے سب نہیں بچ سکے۔ سو انھوں نے اور کچھ باقی نہ رہا۔ ان کو اللہ نے ایسے ایسے کاموں کا مقدر دیا تھا۔ جو اہل مکہ کو مقدر نہیں۔ (پس) او کفار قریش! خدا اور پیغمبر صلعم پر ایمان لاؤ۔ ورنہ تمہارے لئے بھی خرابی ہے۔

ہود کے پہلے اور بعد بھی پیغمبر آئے ہیں۔

**نتائج:** کسی باطل معبود کی عبادت نہ کرو۔ پیغمبروں کو نہ جھٹلاؤ۔ علم غیب سوائے اللہ کے کسی کو نہیں۔ رسولوں کا کام پیغام الہی کا پہنچانا ہے۔ نافرمانی اللہ و رسول سے عذاب نازل ہوتا ہے۔ اللہ کے سامنے کچھ زور چل نہیں سکتا۔ دنیاوی کروڑوں مال و دولت کچھ کام نہیں آتے جب تک فرمانِ برداری خدا اور رسول نہ ہو۔ جسے بری بات کرتے دیکھے۔ اس سے آپ غمزدہ رہے۔ اور جسے عمدہ بات کرتے دیکھے۔ اس کو اختیار کرے۔ . . . . {

{ خلاصہ :- (۱) کفار قریش کو قوم سابقہ کی ہلاکت یاد دلانا۔ اور معبود باطل کا کام نہ آنا۔ (۲) حالات جنّات کو قرآن اور پیغمبر صلعم پر ایمان لے آئے۔ دس دلیل اجیائے موثر (۳) قرآن اگلے کتب الہی کی تصدیق کرتا ہے۔ (۴) قرآن حق اور ہدایت ہے۔ (۵) منکر پیغمبر صلعم گمراہ ہیں۔ (۶) مالعت کہ پیغمبر صلعم کافروں کے عذاب کے لئے جلدی دعا نہ مانگیں۔ (۷) منکرین کی سزا (۹) حکم صبر . . . . . }

**مرطالپ :-** دو کفار قریش! دیکھو تو سہی کہ ہم نے تمہارے آس پاس کی (کتنی) بستیوں کو ہلاک کر مارا۔ اور (اگرچہ) ہم نے ان کو بہت سے معجزے دکھائے کہ وہ سب (شرک و کفر سے) باز آئیں۔ (مگر انہوں نے ایک نہ سنی) اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ سب ہلاک کر دئے گئے۔ اور ان کے باطل معبود اس وقت کچھ کام نہ آئے۔ بلکہ غائب غلام ہو گئے۔ پس تم کو بھی اس سے سبق لینا چاہئے۔ اگر تم سب بھی شرک اور کفر سے اور پیغمبر صلعم کی تکذیب سے باز نہ آؤ گے۔ تو تم پر بھی عذاب آئے گا۔

دیباچہ اس کا کہ چند جنّات نے پیغمبر صلعم کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔ ان لوگوں نے دو سر جنّات کو جا کر کہا۔ کہ قرآن (کتاب الہی ہے) اگلے کتب الہی کی تصدیق کرتا ہے دین حق بتاتا ہے۔ اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ اور پیغمبر صلعم (رسول برحق ہیں) ان پر ایمان لے آؤ۔ تاکہ تمہاری مغفرت ہو۔ اور عذاب (آخرت) سے بچو۔ اور جو ان پر ایمان نہ لائے گا۔ اُن کو کوئی یار مددگار نہیں۔ اور وہ سب گمراہ رہیں گے۔ چنانچہ وہ سب ایمان لے آئے۔ اور کفار تعجب ہے۔ کہ جنّ تو ایمان لے آئیں۔ اور تم انسان ہو کہ پیغمبر صلعم اور قرآن پر ایمان نہ لائی۔

جو کوئی اللہ کی طرف بلائے والے کو (یعنی پیغمبر کو) نہ مانے گا۔ تو وہ زمین میں ٹھکانہ نہ سکے گا۔ اور نہ خدا کے سوا اُس کے لئے کوئی حمایتی ہے۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

کیا متکبرین قیامت کو اتنا بھی نہیں معلوم ہوتا۔ کہ جس اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے۔ پھر قیامت میں (مردوں کا جلا اٹھانا کیا مشکل بات ہے) کوئی مشکل نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اُسے پیغمبر ایشل اولو العزم پیغمبروں کے صبر کرو۔ اور کافروں کے (عذاب کے)

لئے جلدی دعا مانگو۔ قیامت میں ان کو انکار کا حال معلوم ہو جائیگا۔ (اور نتیجہ بھگتنا پڑیگا)  
ختم کو صرف احکام الہی کا پہنچا دینا ہے۔ بدکار خود ہلاک ہونگے۔

کافروں کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ اور دوزخ میں کفار اس بات کو تسلیم کر لیں گے۔ کہ عذاب ان کے حق میں حق ہے۔

{ نتائج :- } اللہ کو ایک اور بیکتا مانو۔ شرک نہ کرو۔ باطل معبودوں کو کوئی اختیار نہیں۔ رسول کا کام سمجھا دینا ہے۔ ماننے نہ ماننے کا اختیار لوگوں کو ہے۔ قرآن اور پیغمبر پر ایمان لاؤ۔ قرآن دین حق بتاتا ہے۔ اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ صبر کرو۔ پیغمبر صلعم تنوں پر بھی نبی تھے۔

مسائل :- پیغمبر صلعم پر واجب تھا۔ اُمت محمدی کے لئے مستحب ہے۔ {  
(۴۷) سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- } (۱) کفار کے اعمال کی بربادی۔ (۲) مومنوں کی مغفرت۔ (۳) ان دونوں کا سبب۔ (۴) قرآن کتاب برحق ہے۔ (۵) کافروں کے ساتھ مستعدی سے لڑنے کا حکم۔ اور اس کا سبب۔ (۶) شہدا کا اجر۔ (۷) دین میں مدد کرنے والے کا اجر۔ (۸) کافروں کا انجام۔ (۹) مومن کا مددگار اللہ ہے۔ اور کافروں کا کوئی نہیں۔ . . {  
مطالب :- کافروں کے اعمال اور اللہ کے رستہ کے روکنے والوں کے اعمال برباد ہوتے ہیں۔ (یعنی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں)۔

مومن نیکو کار اور قرآن پر ایمان لانے والے کی برائیوں اور نغزشوں کو اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے۔ اور ان کی حالت کو درست کر دیتا ہے۔

یہ یعنی کافروں کے اعمال کی بربادی اور مومن نیکو کار کے گناہوں کی معافی۔ اور ان کی حالت کی درستگی۔ اس لئے ہے کہ کافر غلط رستے پر چلے۔ (اور شیطان کی پیروی کی) اور مومن ٹھیک رستے پر چلے۔ (اور احکام الہی کو برتا)۔

قرآن برحق ہے۔ حضرت محمد صلعم پر اللہ نے نازل کیا ہے۔

مسلمانو! جب کافروں سے لڑائی ہو۔ تو خوب اچھی طرح سے لڑو۔ ان کی گردنیں

مارو۔ قید کرو۔ یہاں تک کہ لڑائی ختم ہو (کہ وہ سب اسلام کو تسلیم کر لیں)۔ اس کے بعد ہمیں اختیار باقی ہے۔ کہ جب وہ سب ہتھیار رکھ دیں۔ تو ان کو معاوضہ (فدیہ) لے کر یا بلا معاوضہ (بلا فدیہ) چھوڑ دو۔ (فدیہ لینے یا نہ لینے کے بارے میں مفسروں کی مختلف رائے ہے۔ پھر یہ رائے ہے۔ کہ آیت کا حکم منسوخ ہے یا نہیں۔ دیکھو تفسیر احمدی۔ تفسیر مظہری۔ تفسیر کبیر۔ ہدایہ۔ عالمگیری وغیرہ)۔

اللہ چاہتا تو کافروں سے بے لڑائی انتقام لے لیتا۔ مگر

دجناد کا حکم اس سبب سے ہے کہ اس لڑائی سے (مسلمانوں کی بھی) آزمائش منظور ہے۔ اور دوسرا سبب یہ ہے کہ (شہیدوں کے اعمال کو اللہ برباد نہ کرے گا۔ توفیق و ہدایت دے گا۔ اور ان کی حالت درست کر دے گا۔ اور جنت میں داخل کرے گا۔

مومنو! اگر تم دین حق کی مدد کرو گے۔ تو تمہاری والدہ لڑ کر لے گا۔ اور دشمنوں کے مقابلے میں تمہارے پاؤں جمائے رکھیں گے۔ کافروں کو اللہ تمہیں نہیں کرے گا۔ اور ان کے عملوں کو برباد کر دے گا۔ اور ان کا انجام دہی ہو گا۔ جو کافرین سابق کا ہوا کہ اللہ نے ان کو ہلاک کر چھوڑا۔ دیس کافرین قرین کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے) اور ان کفار کی بُری حالت اس سبب سے ہو گی۔ کہ انہوں نے دین اسلام کو پسند نہ کیا۔

مومنوں کا حامی و مددگار اللہ ہے۔ اور کافروں کا کوئی بھی نہیں۔

{مسائل:- کافر اگر قید میں آئے۔ تو امام کو اختیار ہے کہ چاہے اس کو قتل کرے یا غلام بنائے۔ چاہے مفت چھوڑ دے۔ یا مسلمان قیدی کے عوض میں چھوڑ دے۔ یا مال لے کر چھوڑ دے۔ . . . . }

{خلاصہ:- (۱) مومن نیکو کار کے لئے وعدہ جنت۔ (۲) کافروں کا انجام۔ (۳) جنت و دوزخ کی حالت۔ (۴) منافقوں کی حالت۔ (۵) جو لوگ رد براہ ہیں۔ ان کی ہدایت۔ (۶) کافروں کو قیامت کا انتظار۔ (۷) قیامت کی علامتیں موجود ہیں۔ (۸) حکم دعا مغفرت۔ (۹) اللہ ہی محبوب و برحق ہے۔ . . . . }

مطالع:- مومن نیکو کار کے لئے جنت ہے۔ اور کفار کے لئے جو (سیکری) کے ساتھ) مثل چار پایوں کے کھانے پینے میں مستغرق رہتے (اور عبادت کا کچھ دھیان نہیں رکھتے) دوزخ ہے۔

کافروں کی بہت سی بستنیوں کو جو بل بوتے میں مکہ سے بڑھی چڑھی تھیں ہم نے ہلاک کر چھوڑا۔ تو پھر کفار مکہ کس گھمنڈ پر بھوئے ہوئے ہیں۔ یہ بھی بسبب کفر کے ہلاک ہونگے) کافر اور مشرک جو اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے۔ اور قریٰ بانوں کو بھلا سمجھتے۔ اُن ایمان داروں کے برابر ہونہیں سکتے۔ جو اپنے پروردگار کے (سیدھے) کھلے رستے پر ہیں۔

جنت اور دوزخ کے احوال۔ جنتی کے آرام اور دوزخی کی سزا کا بیان۔ پھر جنتی اور دوزخی برابر نہیں۔

اہل مکہ میں سے جو منافق ہیں۔ وہ پیغمبر صلعم کے سامنے تو وعظ سنتے (مگر دھیان نہیں دیتے) اور جب پیغمبر صلعم سے الگ ہو جاتے تو اہل علم (یعنی صحابہ وغیرہ) سے (بطور تسخر) پوچھتے کہ پیغمبر صلعم نے کون سی بات کہی تھی۔ یہ سب وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں پر اللہ مہر کر دیتا ہے۔ اور جو اپنی خواہش (نفسانی) پر چلتے ہیں۔

جو لوگ روبراہ ہیں۔ اُن کو اللہ ہدایت دیتا ہے۔ اور پرہیزگاری کی توفیق دے دیتا ہے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان بڑھتا گھٹتا ہے۔ کیونکہ ہدایت کی زیادتی جب ہی ہے، کہ نیک کام زیادہ ہوں۔ اور نیک کام ایمان میں داخل ہیں۔

..... چاہے بڑھائے اس کو چاہے گھٹائے اُس کو

ہے ہاتھ میں ہر اک کے توقیر اپنی اپنی

کیا کفار قیامت ہی کے منتظر ہیں۔ کہ ایک دم سے ان پر آ نازل ہو۔ سو قیامت کی (دہشتیری) علامتیں تو آچکی ہیں۔ (قیامت کی علامتیں حدیثوں میں مذکور ہیں۔ سب سے پہلی علامت ہے۔ پیغمبر صلعم کا مبعوث ہونا۔ ایک حدیث میں حضرت نے بشرۃ علامتیں بتائی ہیں۔ جن میں سے یہ بھی ہیں۔ انبیاء کا صانع ہونا۔ بیابان کا رواج پانا۔ جھوٹ کو حلال جاننا۔ خوریزی کو آسان خیال کرنا۔ رشتے ناتے کی رسی کا ٹنی۔ ظلم و ستم پھیلانا۔ زنا کاری سے باز اگر مہر ہونا۔ ظلم کا دنیا سے اٹھ جانا۔ جہل کا پھیلنا۔ فحش و بے حیائی کا رواج پانا۔ یہ سب تو ظاہر ہیں۔ پھر اور علامتیں بھی ہیں۔ جو ظاہر نہیں ہوئی ہیں۔ جیسے دجال کا ظاہر ہونا۔

امام مہدی کا پیدا ہونا۔ عیسیٰ کا دنیا پر آنا۔ یاجوج و ماجوج کا قید سے رہا پانا۔

قیامت میں کافروں کا سمجھنا کوئی فائدہ نہیں دے گا

سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔ وہ لوٹنے اور ٹھہرنے کی جگہ کو جانتا ہے۔  
 اللہ سے اپنے لئے اور مومنین کیلئے اور کیا عورت کے لئے دعائے مغفرت مانگتے رہو۔  
**{ نوٹ }**۔ ناشائستہ کاموں اور نازیبا باتوں کو مفید اور نتیجہ خیز امور خیال کرنا کفار کا  
 شیوہ ہے۔ وعظ میں بیٹھنا اور نہ سمجھنا اور غور و فکر نہ کرنا۔ بے سببے بوجھے کتب دین کا  
 مطالعہ یا درس تدریس کرنا۔ وعید میں داخل ہے۔

**نتیجہ**۔ خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است  
 تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

خواہش نفسانی پر نہ چلو۔ دعا مانگا کرو۔

مسئلہ :- عام مومنین کے لئے استغفار واجب ہے۔ گو عمر بھر میں ایک ہی بار ہو۔  
**{ خلاصہ :- }** (۱) حکم جہاد سے منافقوں کا خوف۔ (۲) منافقوں کو حکم اطاعت و  
 قول معروف۔ (۳) مذمت فساد و قطع رحم۔ (۴) قرآن میں غور و فکر کرنے کی ترغیب۔  
 (۵) مذمت یہود و منافق۔ (۶) منافقوں کی سزا اور اس کا سبب ۔ ۔ ۔  
**مطالب :-** مسلمان تو متشی رہتے۔ کہ جہاد کے بارے میں کوئی سورہ نازل ہو۔  
 دلدورہ سب اس حکم کی تعمیل کریں۔ مگر (منافقین جہاد سے بھاگتے ہیں اور) جب دہ بارہ  
 جہاد کے کسی سورہ میں واضح طور سے حکم ہوتا ہے۔ تو منافقین کے چہرے پر موت کی سی  
 بے ہوشی چھا جاتی ہے۔ (ان کو تو یہ چاہئے تھا کہ رسول کی) فرماں برداری کرتے۔ اور (پوچھتے  
 پر) معقول جواب دیتے۔ اور لڑائی چھڑ جانے پر ان کے لئے بہتر ہوتا۔ کہ پورے طور سے  
 جہاد میں لڑنے کی کوشش کرتے۔ مگر ایسا نہیں کرتے۔ اور اسی سبب سے) ایسے  
 لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ یہ سب اندھے۔ بہرے ہیں۔ اور ان کا تہس نہس ہو گا۔  
 منافقوں کیلئے تم سے بعید ہے۔ کہ جب انہیں لوگوں پر حکمرانی میسر ہو۔ تو لگو تم ملک  
 میں فساد کرنے۔ اور اپنے رشتے ناتوں کو توڑنے۔ (جواب ہے منافقوں کے قول کا جو  
 کہتے تھے کہ جہاد سے بیکار خونریزی ہوتی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ منافقوں کا  
 کہنا محض غلط ہے۔ کیونکہ حکمرانی پر تم ہرگز اس کا خیال نہ کرو گے۔ بلکہ رشتہ داری کو بھی  
 بالا سے طاق کر دو گے۔

کیا منافقین قرآن (اور اس کے نصیحت آمیز مضامین) میں غور و فکر نہیں کرتے (اور

اُس سے کام نہیں لیتے) بیان کے دلوں پر تالے لگے ہیں۔ (جو ایسی بات کرتے ہیں۔ مگر بات تو یہی ہے۔ کہ قرآن کے مطالب پر غور نہیں کرتے۔ اور اُس کو نہیں برستے اور اُن کے دلوں پر قہر ہے)

(یہود) جو علم ہوئے بعد (جہالت کی طرف) پلٹ گئے۔ اُن کو شیطان نے دھیل دے رکھی ہے اور اُن کا پلٹنا اس سبب سے ہے۔ کہ منافقین یہودیوں سے کہا کرتے ہیں کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری ہی صلاح پر چلیں گے۔ مگر اللہ تو ان کی خفیہ باتوں کو دیکھ چکا کرتے ہیں خوب) جانتا ہے۔ (دیندہ تورات کے یہودیوں کو بخوبی علم تھا۔ کہ یہ رسول پیغمبر آخر الزماں ہیں۔ اس پر بھی یہ سب منافقوں کے دھوکے میں پڑ گئے۔ منافق دہرہ یہودیوں سے ملتے تھے۔ اگرچہ بظاہر مسلمان تھے)۔

منافقوں کی جانکونی کے وقت فرشتے اُن ماریں گے۔ اور وہ اس سبب سے کہ یہ منافقین اُسی راہ چلے۔ جو خدا کو بُری لگتی ہے۔ اور جن کاموں سے خدا راضی ہوتا ہے۔ اُن کی تعمیل کی پروا نہ کی۔ پس اُن کے اعمال برباد کر دئے جائیں گے۔

{نوٹ:- ہمیشہ بڑی بڑی آرزوئیں رکھنا۔ اور رات دن اسی غور و فکر میں رہنا۔ اور موت کو بھول جانا ممنوع ہے۔ جہاد یا کسی امر دین میں پہلو تپی کرنا۔ علاماتِ نفاق و ضعفِ ایمان سے ہے۔ اللہ کے احکام کا مشتاق۔ عبادت کا شائق۔ امتحان پر آمادہ رہنا۔ نشانِ ایمان ہے۔

**نتائج:-** جہاد سے منہ نہ موڑو۔ رسول کی فرمانبرداری کرو۔ فساد نہ پھیلاؤ۔ رشتے ناتنے کی محبت رکھو۔ قرآن کو غور و فکر سے پڑھو۔ اور اس کے مطالب پر دھیان دو۔ اور اس کے احکام کو برتو۔ شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بُری باتوں کا مشورہ نہ کرو۔ وہی کام کرو جس میں خدا کی رضا مندی ہو۔ اس کام سے احتراز کرو جس میں اُس کی نارضا مندی ہو۔ رعیت کو اپنے بادشاہ پر جہاد جائز نہیں۔ . . . . .

{خلاصہ:- (۱) منافقوں کی شناخت اور اُن کی عداوت کا اظہار۔ (۲) جہاد و صبر میں مسلمانوں کی آمالیش (۳) کفار کے اعمال اور اُن کی مغفرت نہیں۔ (۴) اطاعت اللہ و رسول۔ (۵) مسلمانوں کا غلبہ۔ (۶) دنیا کی زندگی کھیل اور تاشا ہے۔ (۷) مذمتِ بخل۔ (۸) اللہ غنی ہے۔ اور سب محتاج . . . . .



**مطالب :-** کیا منافقین سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی دلی عداوتوں کو کبھی ظاہر نہ کریں گے۔ دہرگز ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ ضرور ظاہر کریں گے۔ اور اے پیغمبر اگر ہم چاہیں تو (اُن کی صورت اس طرح بدل دیں کہ تم اُن کی صورت ہی دیکھ کر اُن کو پہچان لو۔ لیکن ہم ایسا نہیں کرتے تاہم) ان کے طرز گفتار سے تم ضرور اُن کو پہچان لو گے۔ (کہ وہ منافق ہیں۔ چنانچہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد پیغمبر صلعم منافق کو فوراً اُس کے کلام سے پہچان لیتے تھے)۔

مسلمانو! ہم تم سب کو ضرور آزمائیں گے۔ تاکہ تم میں جو جہاد کرنے والے اور اُس کی تکالیف کو برداشت کرنے والے ہیں۔ اُن کے اصلی حالات کی جانچ کر لیں (کہ معلوم ہو جاوے کہ تم میں سے کون مسلمان ہیں اور کون منافق ہیں)۔

ہدایت پہنچنے کے بعد جنہوں نے کفر کیا۔ دین اسلام سے لوگوں کو روکا۔ رسول کی مخالفت کی۔ وہ اللہ کا کسی طرح نقصان نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے اعمال کو آپ نقصان کرتے ہیں۔

مسلمانو! اللہ و رسول کے حکم پر چلو۔ اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔ جو کفر کرتے رہے۔ اور جو اللہ کے رستے سے (لوگوں کو) روکتے رہے۔ اور اس حالت کفر و شرک میں دبیغ توبہ کئے ہوئے مر گئے۔ اُن کی بخشائیش نہیں۔ اور اُن کے بالکل عمل اکارت ہو جائیں گے۔

مسلمانو! کافروں سے بد دے بنکر صلح نہ کرو۔ تم غالب بنے رہو گے۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ تمہارے اعمال (کی جزا) میں کسی کی کمی نہ کریں گے دھت کے ڈر سے صلح کرنا نہ چاہئے۔ ہاں اگر صلح نظر آئے۔ تو صلح کرنا مضائقہ نہیں)۔

دنیا کی زندگی کھیل اور تماشہ ہے۔ (پھر مسلمانو! اس میں کیوں پھنسے رہتے ہو بہتر ہے۔ کہ زوروں سے جہاد کرو۔ اور کافروں سے دب کر صلح نہ کرو)۔

ایمان و تقویٰ کی اجر و ثواب اللہ دے گا۔

مسلمانو! ہم تم سے (کل) مال (اور اپنے لئے) طلب نہیں کرتے۔ اور نہ اس بارے میں زبردستی کرتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کرتے۔ تو تم ضرور بخل کرتے۔ اور تم اس میں مخالفت کرتے۔ لیکن تم سے تو دین کے لئے (صرف تھوڑا) مال (ذکوٰۃ و غنیمت وغیرہ کا) خرچ کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اس پر بھی تم میں سے بہتر ہے ایسے ہیں۔ جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے

سے بخل کرتے ہیں۔ (خیر بخل کریں) اس میں وہ سب اپنا آپ نقصان کرتے ہیں۔ اللہ کو اس کی پروا نہ ہو (مثلاً جب جماد میں تم خرچ نہ کرو گے تو دشمن چڑھ آئیں گے۔ اور اُس وقت تمہارا ہی نقصان ہو گا۔ نہ کہ اللہ کا فرض کرو۔ کہ ایک شخص بھار ہے۔ فیس اور خرچ دو ا کے ڈر سے حکیم کو نہیں بلاتا ہے۔ اس بخل سے وہ آدمی اپنا آپ نقصان کرتا ہے۔ نہ کہ حکیم کا)۔

لوگو! اگر تم بخل کرو گے۔ (اور ہمارے اور رسول کے حکم کو نہ مانو گے) تو تمہاری جگہ ہم قوم نیک لاکھڑا کریں گے۔ (مفسروں کا اختلاف ہے۔ کہ یہ قوم کون تھی۔ چہوڑ اس سے اہل فارس مراد لیتے ہیں۔ ترمذی میں روایت ہے۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیغمبر صلعم سے پوچھا۔ کہ یہ کون قوم نیک ہے۔ پیغمبر صلعم نے سلمان فارسی کے زانو پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ کہ یہ شخص اور اس کی قوم ایسے لوگ ہیں۔ کہ اگر دین آسمان پر ہو۔ تو وہاں سے بھی حاصل کریں۔ چنانچہ امام بخاری رضی اللہ عنہ۔ مسلم رضی اللہ عنہ۔ ابوداؤد رضی اللہ عنہ۔ نسائی رضی اللہ عنہ۔ ترمذی رضی اللہ عنہ سب فارس کے ہیں بقول دیگر۔ اہل یمن۔ اہل روم۔ انصار)۔

اللہ لوگوں کے اعمال کو جانتا ہے۔

لوگو! اللہ بے نیاز ہے۔ (کسی چیز کی اُس کو حاجت نہیں) اور تم اُس کے محتاج ہو۔

{ نوٹ: مومن پر جو مصائب پیش آئیں۔ انہیں امتحانِ الہی سمجھ کر کجاں احتیاط و ہوشیاری صبر و استقامت سے کام لے۔ نافرمانوں پر حکومت و دوسروں کو دلائی جاتی ہے۔

نتائج: مسلمانوں کی اللہ آزمائش کرتا ہے۔ دین اسلام پر ایمان لاؤ۔ کفر نہ کرو۔ پیغمبر پر ایمان لاؤ۔ دنیا میں نہ پھنسے رہو۔ دنیا کی محبت بیکار ہے۔ دین کے بارے میں اپنا مال خرچ کیا کرو۔ یہ ضرور نہیں کہ دین کے کاموں میں اپنا کل مال دے دو۔ بخل بری چیز ہے۔ گناہوں کے سبب نیک عمل ضائع ہوتے ہیں۔ جیسے شرک کے ساتھ کوئی نیک کچھ فائدہ نہیں دیتی۔

مسئلہ: نوافل شروع کرنے سے واجب الادا ہو جاتے ہیں۔ . . }

# سُورَةُ فَتَحٍ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

**خلاصہ :-** (۱) فتح کی بشارت - (۲) پیغمبر صلعم کی اگلی پچھلی لغزشوں کی مغفرت - (۳) مسلمانوں کو اطمینان قلب اور زیادتِ ایمان - (۴) مومنوں کو اجر - (۵) منافق اور مشرک کی سزا - (۶) پیغمبر صلعم گواہ ہیں - خوشخبری اور ڈر سنانے والے ہیں - (۷) ایمان - مدد دین - لحاظِ ادب - اور تسبیح و تقدیس کا حکم - (۸) بیعتِ خدا و بیعتِ پیغمبر ایک ہے - (۹) عہد پورا کرنے والوں کو ثواب اور عہد شکن کو وبال - (۱۰) اوصاف اللہ تعالیٰ .. {

**مطالب :-** اے پیغمبر! ہم نے تمہارے لئے صاف فتح کا حکم لگا دیا ہے (فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے - جو جملہ فتوحاتِ آئندہ کا مقدمہ و ابتدا ہے - یا پیشین گوئی ہے - فتح مکہ کی یا فتحِ قدک یا فتحِ خیبر کی یا اسلام کے جملہ فتوحاتِ آئندہ کی اور وہ اس لئے) تاکہ تم جہاد کی کوشش کرو - اور فتح پاؤ - اور کفر کو مٹا کر دینِ حق کو پھیلاؤ - ان کوششوں کا بدلہ یہ ہے کہ ہم تمہارے اگلے اور پچھلے گناہوں کو (یعنی لغزشوں کو) معاف کر دیں - اور ہم تم پر اپنی نعمت پوری کریں - (یعنی اسلام کو کفر پر غلبہ دیں) اور ہم تم کو سیدھے رستے پر لے چلیں - (یعنی بلا کھٹکے راہِ اسلام پر لے چلیں - یا قوموں کو معلوم ہو جائے کہ تم ٹھیک رستہ پر ہو - اور مذہبِ اسلام ٹھیک ہے) اور ہم تمہاری مدد کریں -

اللہ ہی نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون و قرار دیا ہے - تاکہ اُن کا ایمان دھپلے (سے) اور بھی زیادہ قوی ہو - (اور وہ اس اطمینان میں جہادِ خوب ثابت قدمی سے کریں) آسمان و زمین کے لشکر اللہ ہی کے اختیار میں ہیں (یعنی جس کو چاہے اللہ مدد کرے پس مسلمانو! اللہ تمہاری مدد کرے گا - اور کافروں کی نہیں) -

جو مومن ہیں - کیا مرد کیا عورت وہ سب جنت میں جائیں گے - اور ان کے گناہوں کی بخشش ہوگی -

جو منافق اور مشرک ہیں - کیا مرد کیا عورت جو اللہ کے بارے میں بدگمانیاں کرتے اُن پر غضبِ الہی مصیبت اور لعنت ہوگی - اور جہنم نصیب ہوگا -

اے پیغمبر! تم کو ہم نے رسول بنا کر بھیجا ہے - کہ تم گواہ ہو (ان باتوں کے جو

منافقین اور مشرکین کہتے اور کرتے ہیں۔ یا اللہ جل شانہ کی ذات و صفات کے گواہ ہو۔ اور لوگوں کو (جو عمل نیک کرتے ہیں۔ ثواب اور جنت کی) خوشخبری دو اور (کافروں کو عذاب الہی سے ڈراؤ)۔ پس لوگو! ان کو بھیجئے گا ہمارا مطلب یہ ہے۔ کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ ان کی مدد کرو۔ ان کا ادب ملحوظ رکھو۔ اور صبح و شام اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو۔ (یا صبح و شام کی نماز پڑھا کرو)۔

اسے پیغمبر! جو تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے۔ وہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے۔ ان کے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہے۔ پیغمبر صلعم حدیبیہ میں ٹھہرے۔ اور عثمان رضی سے قریش مکہ کو کہلا بھیجا۔ کہ ہم عمرہ کے ارادے سے آئے ہیں۔ نہ کہ لڑائی کے واسطے۔ قریش نے ارادہ کیا کہ عثمان رضی کو شہید کریں۔ یہ خبر سن کر پیغمبر صلعم نے تمام صحابہ رضی سے جو قریب چوگاڑہ سواذی کے تھے بیعت لی کہ جب جان باقی رہے گی۔ اس وقت تک کافروں کے مقابلے سے نہ ہٹیں گے۔ اس بیعت کا نام بیعت رضواں اور بیعت شجرہ ہے۔

عہد شکن کے لئے وبال ہے۔ عہد و پیمان پورا کرنے والوں کو ثواب۔

اللہ جاننے والا۔ زبردست۔ اور حکمت والا ہے۔

**نوٹ:** صلعم حدیبیہ۔ بیعت رضوان۔ فتح خیبر۔ فتح مکہ۔ غزوات فارس

اور روم کے قصوں کو تفسیروں اور کتب تواریخ میں دیکھ لو۔ . . .

**نتائج:** کسی کے نائب کے ساتھ معاہدہ کرنا عین مالک کے ساتھ معاہدہ کرنا ہے۔

معاہدہ کو توڑنا اپنے کو بے اعتبار کرنا ہے۔

**مسائل:** پیغمبر صلعم پر ایمان لانا۔ اور سنت کا اتباع کرنا اور اس کی اجرائی

جان و مال سے مدد کرنا۔ مطابق قرآن و حدیث کے ہے۔ آپ کی کال تعظیم کرنا واجب ہے

منکر اس کا کافر و تارک اس کا عاصی۔

تسبیح اللہ تعالیٰ کی واجب ہے۔ سبحان اللہ کہنا مستحب ہے۔ بیعت سنت ہے۔

رواجب ہے بدعت۔ قول الجہل میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا ہے۔ بیعت

زبان سے اور کتابت سے بھی ہے۔ مصافحہ مسنون ہے۔ اور ترک اس کا موجب کی

برکات و محرومی شریف الہی ضرور ہے۔ عورتیں بیعت کریں۔ عورتوں سے مصافحہ ناجائز

ہے۔ عوام صوفیہ سمجھتے ہیں۔ کہ دوسرے شیخ سے بیعت کر لینا نقص و نکث ہے۔ حالانکہ

ایسا نہیں اور اس کی دوسو تیس ہیں۔ شیخ اول انتقال کر گیا۔ یا ایسی جگہ ہے کہ شرف صحبت مشکل ہے۔ یا اس کا علم لشکین طالب کو کافی نہیں ہوتا۔ یا اس کے دل میں یقین آگیا ہے کہ دوسرے شیخ سے جلد اور زیادہ فیض ہوگا۔ ان تمام صورتوں میں نہ الزام ہے۔ نہ نقص بلکہ اس کے نظائر حضرات سلف سے بکثرت منقول ہیں۔ اور بہ تجدید مزید شوق اور علو ہمت طالب پر دلیل معقول ہے۔ شیخ اول سے انکار و ترک مقصود و ملحوظ ہو۔ پس اگر وجہ انکار یہ نص صریح و براہین صحیح ثابت ہے۔ کہ شیخ علم معرفت سے جاہل یا اعتقاد و عمل میں ناقص ظاہر ہو یا اب ہلکا تو تجدید سعیت جائز ہے۔ عورتوں کے ہاتھ پر سعیت کرنا جائز نہیں۔ در صورت صریح مخالفت شرع بادشاہ کو تخت سے اٹھا دینا جائز ہے۔ کہ

{ خلاصہ :- (۱) منافقوں کا بہانہ شرکت حدیبیہ سے۔ (۲) منافقوں کا گمان دربارہ پیغمبر صلعم اور مسلمانوں کے کہ جنگ سے واپس نہ آئیں گے یعنی جنگ میں شہید ہونگے۔ (۳) آسمان وزمین کی بادشاہت بدست اللہ تعالیٰ۔ (۴) منافقوں کو شرکت خیبر کی منافی۔ (۵) پیشین گوئی جنگ آیندہ کی۔ (۶) مطیع اللہ و رسول کے لئے جنت اور سرتابی کرنے والوں کے لئے عذاب۔ (۷) جہاد کی شرکت سے کون لوگ معذور ہیں۔ (۸) اوصاف باری تعالیٰ۔ . . . . }

**مرطالاب :-** اسے پیغمبر! دیہاتی جو (سفر حدیبیہ میں) شریک نہ ہوئے اور غدر پیش کرتے۔ کہ اپنے مال اور اہل و عیال (کی پرداخت) کے سبب سے رہ گئے۔ تو وہ عنقریب تم سے کہیں گے۔ کہ خدا سے میرے قصوروں کو معاف کرائے۔ (بات یہ ہے کہ یہ سب منافق ہیں۔ تم ان سے کہدو کہ (اس میں میرا اختیار نہیں۔ بلکہ تمہارا نفع و نقصان اللہ کے اختیار میں ہے۔ تم لوگ تو ایسا سمجھتے تھے۔ کہ پیغمبر صلعم اور مسلمان اپنے بال بچوں میں کبھی واپس آئیں گے نہیں (اور اسی ڈر سے تم لوگ شریک نہ ہوئے) اور پھر طرح طرح کی بدگمانیاں کرتے تھے۔ تو اس میں تم نے اللہ و رسول کا کوئی نقصان نہ کیا بلکہ تم لوگوں نے اپنا آپ نقصان کیا۔ دیس جان رکھو کہ) جو اللہ و رسول پر ایمان نہیں لائے۔ ان کے لئے جہنم ہے۔

آسمان وزمین کی بادشاہت اللہ ہی کو ہے۔  
جو لوگ (سفر حدیبیہ میں) شریک نہ ہوئے تھے۔ وہ (جنگ خیبر میں) بر طع غنیمت شامل ہونا چاہیں گے۔ تو اسے پیغمبر! ان سے کہدو کہ فرمودہ خدا ہے۔ کہ تم سب اس لڑائی

میں شریک ہو نہیں سکتے۔ اس پر وہ جواب دیں گے۔ کہ اسے حسد کے تم سب ہم کو لڑائی میں نہیں لے جاتے۔ مگر یہ بات حسد کی نہیں۔ ہاں جنگِ خیبر میں اس سبب سے شریک ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ کہ سفرِ حدیبیہ میں شریک نہ ہوئے تھے) مگر یہ سب ان باتوں کو سمجھتے ہی نہیں۔ اور اسے پیغمبرِ ان سے یہ بھی کہہ دو کہ (ذرا صبر کرو) کوئی دن میں تم سب بڑی لڑائی والی قوم (یعنی فارس و روم) سے لڑنے کے لئے بلائے جاؤ گے تم ان سے لڑو گے۔ یا وہ مسلمان ہی ہو جائیں گے۔ تو اگر دس وقت) خدا کے حکم کو مانو گے تو تم کو عمدہ اجر دے گا۔ اور اگر تم سرتابی کرو گے تو تم کو عذاب کی سزا دے گا۔ (اس میں فارس و روم کی لڑائیوں کی پیشین گوئی ہے۔ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوئیں) اللہ و رسول کی اطاعت کرنے والوں کو حبس اور سرتابی کرنے والوں کو عذاب دردناک ہے۔

اگر اندھے۔ لنگڑے۔ بیمار۔ لڑائی (یا جہاد) میں شریک نہ ہوں۔ تو کچھ گناہ نہیں۔ ان لوگوں کے لئے البتہ معافی ہے۔ اور یہ سب معذرت ہیں)۔ اللہ جس کو چاہے۔ معاف کرے۔ جس کو چاہے سزا دے۔ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

{نوٹ:-} توبہ تب مقبول ہوتی ہے جب نیت و ندامت کے ساتھ ہو اور خلوص دل سے توبہ ہو۔

۱۔ در دل ہو پس گناہ و بر لب توبہ زیں توبہ ناصواب یا رب توبہ

۲۔ . . . . سُبحہ در کف توبہ بر لب دل پرازدوقِ گناہ۔

معصیت را خندہ می آید ز استغفار ما \*

نتیجہ:- مناقضانہ کام نہ کر دے کسی کے نفع و نقصان میں سوائے اللہ کے اور کسی کو اختیار نہیں۔ بدگمانی نہ کیا کرو۔ جہاد میں بدل و جان شریک ہونا چاہئے۔ اللہ و رسول پر ایمان لاؤ۔ رسول کا کہا مانو۔ مال ملنے کے وقت دشمن بھی دوست دکھائی دیتے ہیں۔ . . . . .

{خلاصہ:-} (۱) حدیبیہ میں جنہوں نے بیعت کی ان سے خدا راضی ہے (۲) فتوحات کا اشارہ (۳) حدیبیہ کی صلح کی مصلحت۔ (۴) اللہ کا دستور بدلتا نہیں۔

دھم دھم و شکایت کفار مکہ کہ انہوں نے مسلمانوں کو مسجد حرام جانے سے اور قربانی بھیجنے سے روک دیا تھا۔ (۶) اوصاف اللہ تعالیٰ - . . . . . {  
**مطلب :-** جب مومنین نے پیغمبر صلعم کے ہاتھ پر ایک دیکیر کے درخت کے نیچے (صدق دل سے حدیبیہ میں) بیعت کی تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بہت خوش ہوا۔ اور بوجہ صدق دلی کے ان کو اطمینان (قلب) عنایت کیا۔ (کہ لڑائی پر مسلمان مستعد نہ ہوئے اور حکم رسول صلعم پر راضی ہو گئے) اور اس کے عوض میں بہت جلد ان کو (خیر کی) فتح دی۔ اور بہت سی غنیمتیں (فتح خیر میں) عنایت کیں۔ اور (پھر) نیدہ فتوحات میں بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا۔ اور (حدیبیہ میں) لوگوں کے دستِ تقدسی کو ان سے روکا (اور صلح کرا دی)۔

یہ (فتح عاجلہ اور غنیمتیں تمیں) اس لئے نصیب کیں۔ تاکہ مسلمانوں کے لئے دلیل ہوں (یعنی مسلمانانِ آیندہ کے لئے اس امر میں کھلی دلیل بن جائے۔ کہ جس چیز کا خدا ان سے وعدہ کرے گا۔ وہ انہیں بالیقین پہنچے گی۔ یا پیغمبر صلعم کی صداقت کی ایک دلیل ہو۔ کہ جو کچھ وہ غیب کی باتیں کہتے ہیں۔ وہ ضرور سچ ہیں۔ اور مسلمانوں کو ماننا چاہئے کہ مسلمانوں کو اللہ (اسلام کے) سید سے رستے پر لے چلے۔ (یا اللہ پر مسلمانوں کو توکل کرنا چاہئے۔ اور فضلِ الہی پر پورا وثوق رکھنا لازم ہے)۔

اگر (حدیبیہ میں) کافر مسلمانوں سے لڑتے تو ضرور بھاگ کھڑے ہوتے۔ اور اُس وقت ان کافروں کا کوئی یار و مددگار نہ ہوتا کیونکہ اللہ کا وسنور کبھی ہلتا نہیں۔ (یعنی حکمِ خدا ضرور ہو کر رہتا کہ کافروں کو شکست ہوتی)۔

اللہ ہی نے مکہ میں (یعنی حدیبیہ میں) جنگ ہونے نہ دیا۔ (اور صلح کرا دی) اور بعدہ مسلمانوں کو فتحیاب فرمایا۔ اور اس میں مصلحت یہ تھی۔ کہ اگر لڑائی ہوتی تو وہ لوگ جو مکہ میں پچھے اور چپکے مسلمان ہوئے تھے۔ لڑائی میں شریک ہوتے۔ اور مارے جاتے تو اس قتل کا گناہ مسلمانوں کے سر پر ہوتا۔ ہاں اگر وہ سب مسلمان (مکہ سے نکل جاتے اور) کافروں سے الگ ہو کر رہتے۔ تو اللہ ضرور کافروں کو عذابِ دردناک دیتا۔  
 کفار مکہ نے مسلمانوں کو زیارتِ مکہ سے اور قربانی سے روک دیا اور حدیبیہ سے

آگے بڑھنے نہ دیا۔

اللہ زبردست - حکمت والا ہے - ہر چیز پر قادر ہے - ہر چیزوں کو دیکھتا ہے - اور ہر چیزوں سے واقف ہے -

**نوٹ :-** نیکوں کی برکت سے بڑے بھی عذاب سے بچ جاتے ہیں۔

**نتیجہ :-** جو ازیعت ثابت ہے - صدق دل سے نتیجہ عمدہ نکلتا ہے - اطمینان

قلب خوب چیز ہے - جو اللہ چاہتا ہے - کرتا ہے - کسی کو اختیار نہیں - اللہ کا کام مصلحت سے خالی نہیں - انسان کی عقل کو اللہ کی مصلحت تک رسائی نہیں -

**مسئلہ :-** کفار کو بعد گرفتاری کے مفت چھوڑ دینا جائز ہے . . . . . {

**خلاصہ :-** (۱) پیغمبر صلعم کے خواب کی تعبیر یعنی فتح مکہ - (۲) اشارہ فتوحاتِ خیبر

و مکہ - (۳) رسالتِ پیغمبر صلعم - (۴) غلبہ اسلام - (۵) اصحاب کی فضیلت - (۶) تورات

و انجیل میں اصحاب کے اوصاف کا ذکر - (۷) مومنین نیکو کار کا اجر - (۸) توصیف اللہ

تعالیٰ - . . . . . {

**مطلب :-** مسلمانوں! پیغمبر صلعم کا خواب دہ نسبت فتح مکہ کے بہت سچا ہے -

تم انشاء اللہ تعالیٰ بے خوف و خطر مسجدِ حرام میں داخل ہو گے - اور وہاں (بعض) سرمنڈو اڈ

اور (بعض) بال کتراؤ گے - اور دکانداروں کا خوف نہ کرو گے - (قبل فتح مکہ کے پیغمبر صلعم

نے خواب دیکھا تھا - کہ مسلمان مکہ میں داخل ہوئے - اور ان میں سے کوئی سرمنڈو اٹا ہے

اور کوئی بال کترنا ہے - یعنی حج و عمرہ کرتا ہے - غرض اس خواب کی تعبیر فتح مکہ تھی -

لوگو! اللہ کو سب باتوں کا علم ہے - اور انسان کو نہیں -

اللہ نے (مسلمانوں کو فتح مکہ کے قبل (دوسری بھی) فتح عنایت کی - (یعنی فتحِ خیبر) -

اللہ ہی پیغمبر صلعم کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے -

پیغمبر صلعم کا دین سب دینوں پر غالب ہے - اور دین حق ہے -

پیغمبر صلعم تو خدا کے رسول ہیں - جو لوگ پیغمبر صلعم کے ساتھ ہیں - دشمنوں کے حق

میں سخت ہیں - اور آپس میں رحمدل - اور برابر (کبھی) رکوع میں اور (کبھی) سجدے میں

رہتے - اللہ کے فضل اور رضا جوئی کے طالب رہتے - (ان کی شناخت یہ ہے کہ) ان کی

پیشانی میں سجدوں کے گھٹ پڑے ہوں گے - اور ان کے یہ سب اوصاف تورات و انجیل میں مذکور



ہیں۔ اور ان کو پوچھا نہ ترقی ہوتی جائیگی۔ تاکہ کافرین (خارکھائیں اور) غصّے کی آگ میں جلیں۔ یہ صفتیں گوتام صحابہ کی ہیں۔ مگر ان الفاظ میں خاص خاص صحابہ کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔ جو خاص خاص صفتوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مثلاً ساقی سے خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی کی طرف اشارہ ہے۔ دشمنوں کے حق میں سخت سے حضرت عمر رضی کی طرف اشارہ ہے۔ آپس میں رحمدل سے حضرت عثمان رضی مراد ہیں۔ رکوع اور سجدہ کرنے والے سے حضرت علی رضی مراد ہیں۔ اللہ کے فضل اور رضا جوئی کے طالب باقی عشرہ مبشرہ صحابیوں کی صفت (ہے)۔

اللہ مومن نیکو کار سے وعدہ کرتا ہے۔ کہ ان کے لئے مغفرت ہے اور اجر عظیم۔

{ **نوٹ:** پیغمبر صلعم کی نبوت عام ثابت اور فتح کاملہ ظاہر ہے۔ پیغمبر صلعم کا دین ناسخ ادیان ہے۔ پیغمبر صلعم کا نام مبارک بدوین و صعب رسالت کے لینا آداب قرآن کے خلاف ہے۔ . . . . . }

## (۴۹) سُوْرَہٗ حُجْرَات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ **خلاصہ:** (۱) پیغمبر صلعم کا ادب سب پر لازم ہے۔ (۲) پیغمبر صلعم کے ادب ملحوظ رکھنے والوں کا اجر۔ خلاف کرنے والوں کی خرابی۔ (۳) فاسقوں سے جو خبر معلوم ہو۔ اُس کی تحقیقات لازم ہے۔ (۴) پیغمبر صلعم جو بات نہیں سنتے اُس کی مصلحت۔ (۵) حکم کہ صلح کرادو۔ (۶) انصاف کی تعریف۔ (۷) مسلمان آپس میں بھائی ہیں (۸) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . . . }

**مطالعہ:** مسلمانو! اللہ اور پیغمبر صلعم کے سامنے کسی کام میں پیش دینی نہ کرو۔ (یعنی پیغمبر صلعم کے سامنے کسی کام میں سبقت نہ کرو۔ بات کرنے میں حکم دینے میں۔ کھانے میں۔ سوال کے جواب دینے میں۔ بیٹھنے میں۔ غرض ہر کام میں آنحضرت کے تابع نہ ہو)۔ ناشی آوازوں کو پیغمبر صلعم کی آواز سے اونچا کرو۔ (بلکہ ادب کے ساتھ نرمی اور پست آواز سے بولا کرو)۔ اُن سے بلند آواز میں باتیں نہ کیا کرو۔ جساکہ آپس والوں سے کرتے ہو۔ (بلکہ کلام میں ادب ملحوظ رکھو) اور جب وہ چھڑے

میں ہوں۔ تو ان کو باہر سے نہ پکارا کرو۔ بلکہ ان کے برآمد ہونے کا انتظار کرو (پیغمبر صلعم سے بنی تمیم ملنے کو آئے۔ حضرت گھر میں تھے۔ بنی تمیم باہر سے پکارنے لگے۔ اس پر یہ آیت اتری)۔  
 جو (متذکرہ بالباتوں میں) ادب ملحوظ نہیں رکھتے۔ اُن کے اعمال خراب ہونے کا ڈر ہے۔

جو پیغمبر صلعم کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں۔ وہی ہیں جن کو اللہ نے پرہیزگاری میں آزمایا ہے۔ اُن کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے (جب آیت لَا تَرْفَعُوا أَصْوَابَكُمْ اُتْرِی۔ تو عمر رضہ بہت آہستہ بولنے لگے۔ یہاں تک کہ پیغمبر صلعم کو پوچھنا پڑتا تھا۔ غرض اللہ کے حکم کی تعمیل میں اس قدر مستعد تھے۔ ان کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی)۔  
 مسئلہ اتنا اگر تمہیں (کسی کے برخلاف) کوئی خبر کسی فاسق سے معلوم ہو۔ تو (پہلے) دریافت کر لیا کرو۔ (اور بلا تحقیق کسی قوم پر چڑھائی نہ کرو۔ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو) کہ نادانی سے کسی قوم میں جا پڑو۔ پھر اپنے کئے پر نشان ہو۔ (اشارہ ہے کہ حارث بن ضرار اپنی قوم بنی المصطلق پر زکوٰۃ کی تحصیل کے لئے تعینات کئے گئے۔ اس کے بعد کسی سبب سے پیغمبر صلعم نے ولید بن عقبہ کو وصولی پر متعین کیا۔ جب وہ شہر کے نزدیک پہنچے۔ تو استقبال کے لئے بنی المصطلق باہر آئے۔ ولید بن عقبہ نے تصور کیا۔ کہ وہ لوگ مقابلہ کرنے کو آتے ہیں۔ واپس جا کر حارث اور اُن کی قوم کی شکایت کی۔ پیغمبر صلعم نے تھوڑی فوج اُن کے برخلاف بھیجی۔ لیکن رستہ ہی میں حارث بن ضرار اور ان کی تھوڑی سے قوم سے ملاقات ہوئی۔ اور وہ سب آنحضرت صلعم کے پاس پہنچے۔ اور ولید بن عقبہ کے قول کا رد کیا)۔

مسئلہ اتنا اگر تمہاری باتوں کو پیغمبر صلعم سنیں اور ان پر عمل کیا کریں۔ تو یہ تمہاری ہی خرابی کے باعث ہوں (اور) تم مشکل میں پڑ جاؤ۔ لیکن (بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈالی ہے۔ اور اُس کو خوب ذہن نشین کرو یا ہے۔ اور تمہاری نظروں میں کفر بدکاری اور نافرمانی کو بُرا کر دیا ہے۔ تو یہ لوگ نیک چلن ہیں۔ اور ان پر اللہ کا فضل اور احسان ہے (یہاں سے یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ بزرگوں کے کہنے پر چلنا چاہئے۔ اگر وہ سب مصلحت تمہارے کہنے کو نہ مانیں۔ تو تمہارے لئے فائدہ ہے)

اگر مسلمان کے آپس میں لڑائی جھگڑا ہو۔ تو صلح کرادو۔ اور زیادتی کرنے والوں

سے دہرائے امداد طرف ثانی، لڑو۔ یہاں تک کہ صلح کرنے پر راضی ہوں۔ صلح میں انصاف کو ملحوظ رکھو۔

اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔

لوگو! اللہ سے ڈرو۔

اللہ سننے والا۔ جاننے والا۔ بخشنے والا۔ مہربان۔ حکمت والا ہے۔

{ نتائج :- } بزرگوں کا ادب ہر کام میں ملحوظ خاطر رکھو۔ ہر کام میں حضرت کی سنت

کا اتباع لازم ہے۔ خدا اور رسول کے سامنے اپنی عقل کو دخل نہ دو۔ بلا تحقیق کسی بات کو مان نہ لو۔ گمان پر نہ چلو۔ کوئی خراب بات کہے۔ تو اس کو مان نہ لو۔ نیک باتوں کو البتہ

باد کر دو۔

مسائل :- رائے کو کتاب و سنت پر مقدم کرنا حرام ہے۔ کتاب و سنت کے

ہوٹے ہوئے اُس کے خلاف کام کرنا حرام ہے۔ جس موقع پر صحیح حدیث موجود ہو۔

وہاں اجتہاد یا رائے قائم کرنی ہرگز درست نہیں۔ ممنوعات قرآن و حدیث کا ارتکاب کرنا

حرام ہے۔ ایسے امر کا ایجاد کرنا جو امرِ مسنون کو مٹائے۔ یا اس پر فائق ہو جاوے حرام ہے

اپنی حاجات کو امرِ خدا اور رسول پر مقدم کرنا حرام ہے۔ مگر یہ کہ اذن شرعی ہو۔ تلاوت

قرآن میں آواز کو اس طرح پر بلند کرنا کہ سماعت میں خلل پڑے حرام ہے۔ زور سے بات کرنا

اپنی بات بالاکرنا۔ درشت کلامی۔ بے ادبی۔ جھگڑا۔ زیادہ بک بک۔ بے باک گستاخ بن جانا

آہستہ نہ ہونا۔ یہ سب باتیں اپنے ماں باپ۔ شیخ۔ استاد دین۔ امام المسلمین۔ آقا۔ مولے

شوہر کے ساتھ منع ہے۔ یہ سب باتیں محض ذوقِ مطہر حرام ہیں۔ آہستہ اور باادب باتیں کرنا

اچھے ہیں۔ یہ ادب ہے۔ کہ معزز لوگوں کو پکارنا نہ چاہئے۔ بلکہ خبر کر دینا چاہئے۔ جھگڑے

میں اصلح حاکم پر واجب ہے۔ علماء اور وہ لوگ جن کو اس نزاع سے تعلق حاکم نہ نہیں۔

اگر فائدہ سمجھیں۔ اور حادثہ ظاہر ہو۔ تو ان پر نصیحت و فحاشی لازم ہے۔ باقی رہے عوام

جو سعی کریں گے۔ ثواب پائیں گے۔ باغی و فطاع الطریق۔ یا ظالم۔ ایمان سے خارج

نہیں ہوتا۔ باغی جو امام عادل سے پھر جائے۔ پہلے اُسے سمجھائیں۔ اور نہ ماننے تو مقتاتہ

جائز اور بعض صورتوں میں واجب ہو جاتا ہے۔ اور رجوع کرے۔ تو اُس پر ظلم نہ کیا جائے۔

{خلاصہ:- (۱) استہزار طعنہ - بُرے نام دھرنے - ظن بد - عجیب جوئی - غیب  
فرکی منابہی - (۲) بعض شکوک داخل گناہ ہیں - (۳) غیبت کرنی اور مردہ بھائی کا گوشت  
کھانا برابر ہے - (۴) حکم توبہ و تقویٰ - اس کا اجر (۵) مدار پر میر گاری پر ہے -  
(۶) اعراب کا آمتا کتنا - اور اُس کا جواب - (۷) مطیع کا اجر - (۸) پیچھے مسلمان کی تعریف  
(۹) احسان اللہ کا بندوں پر - (۱۰) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . . . }  
**مطالب :-** مسلمانوں ایک گروہ دوسرے گروہ سے مسخر این نہ کرے - کوئی عورت

دوسری عورت پر نہ ہنسنے - شاید وہی سب بہتر ہوں -

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد  
مسلمانوں کسی کو طعنہ نہ دو - بُرے نام دھرنے نہ چڑھاؤ (کسی کی نسبت) بہت شک نہ کیا کرو  
کسی کے عیب کی تفتیش میں نہ رہو - کسی کی غیبت نہ کرو - حسب و نسب پر فخر کی نہ لو -  
. . . . . بندہ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی

کہ دریں لادہ فلاں ابن فلاں چیز نیست

کسی کے بارے میں بعض شکوک داخل گناہ ہیں -

غیبت کرنا اور مردہ بھائی کا گوشت کھانا برابر ہے -

ان باتوں میں اللہ سے ڈرو - توبہ کرو - اللہ معاف کرے گا - (کیونکہ) وہ بڑا

رحیم ہے -

جو توبہ نہیں کرتے - وہ ظالم ہیں -

اللہ کے نزدیک بزرگی کا مدار پر میر گاری پر ہے نہ کہ حسب و نسب پر یعنی اعمال کام  
دیں گے اور حسب و نسب کچھ کام نہ آئیں گے -

اے پیغمبر! وہابی لوگ تم سے کہتے - کہ ہم ایمان لے آئے - تو ان سے کہہ دو - کہ (دور  
حقیقت) تم ایمان نہیں لائے - (پس تم کو لازم ہے - کہ یہ نہ کہو - کہ ہم ایمان لے آئے بلکہ) تم  
کہہ کہ ہم فرمانبردار ہو گئے - اور اللہ اور پیغمبر صلعم کی (دل سے) اطاعت کرو گے - تو اللہ تمہارے  
اعمال میں سے کچھ نہ کرے گا - دہیاں پر یہ بات بھی بتا دی گئی - کہ ایمان اور چیز ہے - اور  
اسلام اور چیز - یعنی ایمان صدق دل سے ہے - اور اسلام شریعت کی ظاہر پابندی ہے - گچھ  
عرفِ شرع میں ایمان اور اسلام ایک ہی ہے -

اللہ و رسول کے اطاعت کرنے والوں کے اجر میں کمی نہ ہوگی۔

پتے مسلمان تو وہی ہیں۔ جو اللہ و رسول پر دل سے ایمان لاتے۔ پھر اس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں کرتے۔ اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے۔ الاعتقاد و عمل دونوں ہونا چاہئے۔

اے پیغمبر! دیہاتی لوگ اپنے مسلمان ہونے کا تم پر احسان رکھتے ہیں۔ (مگر بات یہ ہے۔ کہ) اسلام اختیار کرنے والوں کا کچھ تم پر احسان نہیں۔ بلکہ اللہ و رسول کا احسان اسلام لانے والوں پر ہے۔ کیونکہ اللہ و رسول نے راہِ ماست دکھائی۔ اور ہدایت کی۔

منت منہ کہ خدمتِ سلطان ہی کئی منت شناس ازو کہ خدمتِ گدازشت

مہمند اگر طاعت کر دے کہ نزلے بدیں حضرت آورد

اللہ تو قبول کرنے والا۔ مہربان۔ بخشنے والا۔ دونوں جہان کی چیزوں کو جانتے والا۔ اور غیب کی باتوں کا جانتے والا ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اُس کو دیکھتا ہے۔ ہر چیزتِ خبردار ہے۔

**نوٹ:** روایت ہے۔ کہ غیب اور بہتان کے بارے میں پیغمبر صلعم نیچے پوچھ فرمایا ہے۔ اگر جوابات تو کہتا ہے۔ وہ اُس میں پائی جاتی ہے۔ تو بیشک تو نے اس کی غیب کی۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے۔ جس کو تو کہتا تو بلاشبہ تو نے اس پر بہتان باندھا۔

**مسائل:** جس کا نام حضور کے نام پر ہو۔ اس پر درود لکھا پڑھنا جائے۔ نام کو لگانا جیسے اُمروا وغیرہ اگر مقتضائے محبت و شفقت ہے۔ تو خیر ورنہ جائز نہیں۔ تیرہ مقام پر غیبت مباح ہے۔ اس کو مولانا عبدالحی رح کے رسالے میں دیکھو۔ . . .

## (۵۰) سُورَةُ ق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- ۱، قرآن کتابِ نبرگ ہے۔ ۲، کافروں کے قول کا جواب

دربارہ پیغمبر صلعم۔ ۳، کافروں کے کلام کا رد و بارہ قیامت۔ ۴، بعض مومنین کی دلیل۔ ۵، علم اللہ تعالیٰ۔ ۶، لوح محفوظ۔ ۷، کفار حق بات کی تکذیب میں الجھ پڑتے ہیں۔ ۸، مکتبِ ان رسول یعنی قوم نوح۔ اصحاب رس۔ مژدہ۔ عاد۔ فرعون۔ انحران لوط

اصحاب ایکہ و قوم تیج کی ہلاکت۔ . . . .  
**مطلب:** قرآن کتاب بزرگ ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ سب کتب آسمانی پر زیادہ مرتبہ رکھنا ہے۔)

کافروں کو تعجب سا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں میں سے ایک آدمی پیغمبر ہو۔ یعنی پیغمبر صلعم کی پیغمبری میں شک کرتے ہیں۔ مگر کوئی شک کی بات نہیں۔ کیونکہ آدمی ہی تو پیغمبر ہوتے آئے یہ جواب ہے۔ کافروں کے قول کا۔ اور پیغمبر صلعم کی پیغمبری کا ثبوت ہے۔

کافرین قیامت میں جلانے جانے کو بعید از عقل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھلا سرگل جائیں گے تو کیونکر کھڑا کئے جائیں گے۔ کیا یہ لوگ اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ ہم اس کو خوب جانتے ہیں۔ کہ کتنا ان کے جسم میں سے سرگل گیا ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس لوح محفوظ موجود ہے۔ اور پھر اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ ہمہیں نے آسمان کو بے شکاف بنایا۔ اور اس کو ستاروں سے چمکایا۔ زمین کو فرش بنایا۔ پہاڑوں کو میخ زمین بنایا۔ اور اس میں ہم ہر قسم کی عمدہ چیزیں پیدا کرتے ہیں۔ اور آسمان سے پانی برس کر مژدہ زمین کو تروتازہ کرتے۔ اور پھر اناج۔ باغ۔ کھجوریں لگاتے۔ اور بندوں کے لئے روزی دیتے۔ اور ہمہیں نے شروع شروع خلقت کو پیدا کیا۔ (اور تکذیب کرنے والی قوموں کو ہلاک کر چھوڑا۔ پس اسی طرح ہم پھر زندہ کر اٹھائیں گے۔)

(متذکرہ بالا قدرتوں کے) بیان کا مطلب یہ ہے کہ اس سے ہر ایک رجوع لانے والا بندہ راہ راست پائے اور نصیحت پکڑے۔

اللہ کو ذرہ ذرہ سب معلوم ہے۔

لوح محفوظ میں سب باتیں درج ہیں۔

کافر حق بات یعنی پیغمبر صلعم کی پیغمبری۔ یا قرآن کا کتاب الہی ہونا۔ یا قیامت کا برحق ہونا۔ وغیرہ کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس میں وہ لایسے اُلجھے ہوئے ہیں۔ کہ سلجھائے نہیں سلیجھتے۔

پیغمبروں کے جھٹلانے والے (ہلاک کر دئے گئے جیسے) قوم فرح۔ کنوئین والے۔ ثمود۔ عاد۔ فرعون۔ قوم لوط۔ بن کے رہنے والے۔ قوم تیج۔ (اور یہ سب) عذاب میں گرفتار ہوئے۔

د اسی طور سے مکہ والے۔ جو پیغمبر صلعم کو جھٹلاتے ہیں۔ عذاب میں گرفتار ہوئے۔

**نتیجہ:** پیغمبر صلعم کو پیغمبر برحق جانو۔ قیامت کو مانو۔ قرآن کو کتاب الہی سمجھو۔

**خلاصہ:** (۱) مخالفت و علم و قربت اللہ تعالیٰ۔ (۲) کرنا کاتبین عمر و اعمال انسان

ہیں۔ (۳) موت کی سکرات۔ (۴) صور پھونکا جائیگا۔ سب حضورؐ اہی حاضر کئے جائیں گے اعمال کی گواہی ہوگی۔ (۵) کافر، عینہ، مناع، لئیر۔ مشرک شیاطین جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (۶) شیطان کی معذرت اور اس کا جواب۔ (۷) اللہ کی بات بدلتی نہیں۔ (۸) اللہ ظالم نہیں۔  
**مطالب:-** انسان کو ہمیں نے پیدا کیا ہے۔ دیہاں پر اللہ کی قدرتِ تامہ کی دلیل ہے۔

ہم لوگوں کے دلی خیالات سے خوب واقف ہیں۔ یہاں تک کہ ہم شرِ رگ سے بھی قریب تر ہیں۔ یعنی انسان کے بھید اور خفی باتوں اور وسوسوں سے ہم ذرہ ذرہ واقف ہیں۔ یہاں تک کہ جتنا اس کو اپنی ذات کا علم اور اپنی ذات پر تصرف ہے۔ اُس سے زیادہ ہم جانتے ہیں۔ یہاں پر یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ جب بندہ اپنے کو ڈھونڈھتا ہے۔ تو پالیتا ہے۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ کی جستجو کریگا۔ فوراً پالینگا۔

کراما کا نبین انسان کے دہنے بائیں رہتے ہیں۔ اور اعمال کو لکھتے جاتے ہیں۔ موت کی سکرات انسان کو ضرور ہوگی۔ جس سے انسان بدگنتا تھا۔ قیامت میں صور پھونکا جائے گا۔ اور جب لوگ قبر سے اٹھیں گے تو سب لوگوں کو ایک (فرشتہ) ہانک کر (اللہ تعالیٰ کے حضور میں) حاضر کریگا۔ اور دوسرا (فرشتہ) اعمال کی گواہی دے گا (مفسروں کا اختلاف ہے۔ کہ ہانکنے والا اور گواہی دینے والا کون ہوگا۔ ہانکنے والے کے بارے میں یہ قول ہیں۔ فرشتہ ہوگا۔ یا آدمی کا نفس۔ گواہی دینے والے کے بارے میں یہ اقوال ہیں۔ فرشتہ ہوگا۔ یا اُس آدمی کے ہاتھ پاؤں۔ یا اعمال۔ یا نفس) اور کافروں سے کہا جائے گا۔ کہ جس بارے میں تم غفلت کرتے تھے۔ (وہ یہی ہے) اور اُس پر وہ غفلت کو اللہ ان پر سے اٹھا دیگا۔ اور فرشتہ ان سے کہیگا۔ کہ یہ تیرا نامہ اعمال حاضر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو حکم دے گا۔ کہ جتنے کافر۔ مکش۔ نیکی سے (اپنے یا دوسروں کو) روکنے والے حد (عبودیت) سے بڑھنے والے۔ (دین میں) شکوک پیدا کرنے والے۔ مشرکین اور شیاطین ہیں۔ سب کو دوزخ میں جھونک دو۔

قیامت میں شیاطین کہیں گے۔ کہ ہم نے نہر کا یا۔ بلکہ یہ لوگ خود گمراہ تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمایگا۔ کہ میرے سامنے ایسے جھگڑے (کی باتیں) ذکر دو۔

یہ بات حکم شدہ ہے۔ کہ شیاطین گرفتار عذاب ہوں گے۔

اللہ کی بات (جو قرار پا چکی ہے) بدلی نہیں جاتی۔ (یعنی مشرک بننا نہیں جائیگا)۔  
اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

{ **نتیجہ** :- حق بات کو مانو۔ اُس کی مخالفت نہ کرو۔ نیکی کرو۔ نیکی سے کسی کو نہ روکو۔

بندے کو بندگی لازم ہے۔ دین میں شک نہ کرو۔ شرک نہ کرو۔ شیطان کی اطاعت نہ کرو۔ {

{ **خلاصہ** :- (۱) جہنم کا ہل من مَرَّیْد کستا۔ (۲) پرہیزگار وغیرہ جنت میں جائیں گے۔

(۳) اگلوں کی ہلاکت جائے عبرت ہے۔ (۴) خالقیت اللہ تعالیٰ اور یہودیوں کے خیال باطل کا رد

(۵) حکم مبرور نازدقی۔ (۶) اسرافیل کے صور پھونکنے پر سب قبر سے نکل آئیں گے۔ (۷) قدرت الہی

(۸) بعث آسان ہے۔ (۹) منکر قیامت کی ذمّت۔ (۱۰) حکم وعظ قرآن۔ {

**مطالب** :- دوزخ سے جب پوچھا جائے گا۔ کہ دوزخیوں سے تیرا پیٹ بھر گیا۔ یا

نہیں۔ تو وہ جواب دے گا۔ کہ ابھی اور چاہئے۔

پرہیزگار (خدا کی طرف یا معصیت سے طاعت کی طرف) رجوع کرنے والے۔ (احکام

الہی کے۔ یا نفس کو گناہوں کی باتوں سے۔ یا حقوق کے۔ یا اللہ کی یاد میں اپنی ساعات اور

اوقات کے) حفاظت کرنے والے۔ بن دیکھے اللہ سے ڈرنے والے۔ دل گرویدہ جنت میں

جائیں گے۔

ہم تے بہت سی آمنت گذشتہ کو ہلاک کر دیا۔ کہ وہ لوگ ان (کفار قریش) سے بل بوتے

میں کہیں بڑھ چڑھ کر تھے۔ ان لوگوں نے شہروں میں نفقش کی کہ کہیں بھاگنے کا ٹھکانہ

بھی ہے۔ مگر اللہ سے کہاں بھاگ سکتے تھے۔ آخرش وہ ہلاک کر دئے گئے۔ پس کفار قریش

کو عبرت پکڑنا چاہئے۔

صاحب دل اور سمجھ والوں کے لئے اگلوں کی ہلاکت جائے عبرت ہے۔

آسمان وزمین اور ان میں جتنی چیزیں ہیں۔ سب کو ہم نے چھ دن میں پیدا کیا ہے۔

ان سب کے بنانے میں ہم کو کوئی تکان نہ ہوا۔ (جواب ہے۔ یہودیوں کا جو پیغمبر صلعم سے سوال

کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے کون کون چیزیں کون کون دن بنائیں۔ اور یہ کہ اللہ بنانے سے تھک

گیا۔ یا نہیں۔ وہ کہتے تھے کہ خدا نے ساتویں دن آرام و آسائش کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ ہم کو آرام کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہم کسی کام سے تھکتے ہیں۔)



اے پیغمبر! کافروں کے کہنے پر صبر کرو (یعنی کافراور یہود کے یہودہ سوال پر آپ کچھ رنج نہ فرمادیں)۔

دان وقتوں میں) اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرو۔ قبل طلوع آفتاب (یعنی نماز صبح)۔ قبل غروب آفتاب (یعنی نماز ظہر و عصر)۔ رات کے بعض حصے میں (یعنی مغرب و عشاء)۔ اور نمازوں کے بعد (یعنی فرض نمازوں کے بعد تسبیح سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر۔ دس بار کہا کرو۔ یا فرض مغرب کے بعد دو رکعت نماز یا عشاء کے بعد وتر)۔

پکارتے والا (اسرافیل) جب پکارے گا۔ (یعنی صور پھونکے گا) تو سب فیروں سے نکل آئیں گے۔

ہمیں مارنے اور جلا تے ہیں۔ اور پھر ہماری ہی طرف سب کو آنا ہے۔ (یعنی ہمیں دوبارہ جلا اٹھائیں گے)۔

دکا فرقیامت کے منکر ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ مشکل بات ہے لیکن یہ سب اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ کہ ہمارے نزدیک جلا اٹھانا آسان بات ہے۔

اے پیغمبر! جو قیامت کو نہیں مانتے۔ اُن کو ہم خوب جانتے ہیں۔ تم ان پر کچھ زور نہیں کر سکتے (اور ان پر وعظ و نصیحت کا گرانہیں ہو سکتی)۔

اے پیغمبر! جو خوف کھاتے ہیں۔ ان کو قرآن سے وعظ و پند کئے جاؤ۔

{ نوٹ :- طالب دودرجے کے ہوتے ہیں۔ صاحب صلاحیت ذاتی۔ متراض

و کا سب۔

نتائج :- پرہیز گار بنو۔ طاعت کیا کرو۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرو۔ قرآن کو پڑھو۔ اللہ پر ایمان لاؤ۔ صبر کرو۔ قیامت کو برحق جانو۔ قرآن کتاب الہی ہے۔ لوگوں کو وعظ و پند کرنا لازم ہے۔

مسائل :- بعد نماز کے تسبیح مستحب ہے۔ . . . . {

## (۵۱) سورہ ذاریات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) عمدۃ قیامت سچ ہے۔ (۲) بے شکانے بات کرنے والوں

کی گمراہی۔ (۳) کفار کے سوال کا جواب دربارہ قیامت۔ (۴) متقی کا اجر اور ان کی صفات۔  
 (۵) قدرتِ الہی کی نشانیاں زمین اور انسان میں۔ (۶) وعدہ روزی۔ (۷) وعدہ روزی سچ ہے  
 (۸) توصیف اللہ تعالیٰ۔ . . . .

**مطالب :-** اللہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہے۔ کہ قیامت ضرور واقع ہوگی۔ اور (لوگوں کو  
 اعمال کی) جزا و سزا ملیگی (جواب ہے کافروں کا جو کہتے ہیں۔ کہ قیامت نہ ہوگی)  
 تو ان لوگوں کو ہم قسم کھاتے ہیں۔ کہ (در بارہ قیامت یا رسالت یا قرآن کے) تم مختلف الراسے ہو تو  
 ان بے ٹھکانے یا نول (یعنی تگدیب پیغمبر صلعم۔ یا انکار قرآن۔ یا انکار قیامت) سے وہی گمراہ  
 ہوتے۔ جو گمراہ (ازلی) ہیں۔ اور ایسے لوگ غفلت میں پڑے ہیں۔ ان کا ناس ہو۔  
 کفار پوچھتے ہیں۔ کہ قیامت کب ہوگی۔ (بات یہ ہے) جب قیامت ہوگی۔ تو کافروں  
 کو عذاب ہوگا۔ ان کو کہ دیا جائے گا۔ کہ لو یہی قیامت ہے۔ جس کی تم جلدی مچاتے تھے۔  
 دینِ صلعم کو کفار کہتے کہ قیامت کا ہونا اور اس میں عذاب کا ہونا۔ اگر ٹھیک ہے۔ تو بس جلدی  
 ہو جاوے۔ یہاں پر اس خیال کا رد ہے۔)

متقی بہشت میں رہیں گے۔ دیہ اُس کا صلہ ہے کہ یہ سب دنیا میں نیکو کار تھے۔ رات  
 کو کم سوتے تھے۔ (اور زیادہ عبادت میں گزارنے لگے۔ اور نماز تہجد ادا کرتے تھے)۔ صبح کو  
 داہنے گناہوں کی (معافی مانگتے تھے۔ و غرض کہ یہ۔

**۱** فرشتہ گشتہ از بس کہ شب زندہ اند سحر کہ خروشاں کہ داماندہ اند  
 اور ان کو جو (منہ پھڑ کر) مانگتے تھے۔ اور ان صاحب حاجت کو (جو سوال ذکر کرتے تھے مگر)  
 جن کی صورت سے محتاجی ٹپکتی تھی۔ اپنا مال دیتے تھے (یعنی خیرات کرتے تھے۔ اس سے  
 نفل صدقہ قرار ہے۔ نہ فرض زکوٰۃ)۔

لوگو! یقین کرنے والوں کے لئے تو قدرتِ خدا کی نشانیاں زمین میں ہیں۔ اور جو تم  
 میں موجود ہیں۔ لیکن (افسوس ہے کہ) تم وہی بہت لوگ) غور نہیں کرتے۔

**۲** برگ درختان سبز و نظر ہو شیار ہر درق و فریبست معرفت کردگار

**۳** . . . . . ستم ست گر ہو ست کشد کہ بسیر گنہمن در آ

تو ز غنچہ کم نہ دمید و در دل کشا بہ چمن در آ

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ، جس نے اپنے نفس کو پہچانا۔ پس اُس نے

پہچان لیا ہوا اپنے رب کو۔

تمہاری روزی آسمان میں ہے۔ اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (یعنی تمہاری روزی کے اسباب جیسے مینہ وغیرہ اور جو کچھ روزی کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور تمہاری قسمت میں ہے۔ سب آسمان میں ہیں۔ یا تمہاری روزی اور جو کچھ روزی کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور تمہاری قسمت میں ہے۔ وہ سب لوح محفوظ میں مندرج ہیں)۔

اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی قسم کھا کر فرماتا ہے۔ کہ یہ بات (یعنی میرا وعدہ روزی دینے کا یا قیامت کا برپا ہونا اور مردوں کا جی اٹھنا۔ یا پیغمبر صلعم کی بغیری کا سچ ہونا۔ یا قرآن کا برحق ہونا۔ یا انسان اپنی ہی روزی کھانا ہے۔ نہ کہ دوسروں کی) حق اور ٹھیک ہے۔ جیسا کہ تم بولتے ہو۔ (یا قرآن شریف حق ہے۔ اور تمہاری ہی عربی زبان میں ہے۔ پھر اس کے سمجھنے میں تمہیں دقت ہی کیا ہے۔ تم خود پڑھ کر اس کے اعجاز کو سمجھ سکتے ہو)۔  
اللہ آسمان و زمین کا مالک ہے۔

{ **نوط:** }۔ فجر و حکمت سے الہیہیت میں نظر کرنے والے خیرات میں۔ یعنی اُنکل بچو باتیں کرنے والے۔ یہ علوم یہ نکات تعلیم نبوت و فیضان الہیہیت کے ساتھ خاص ہیں۔ حضرات نقشبندیہ نے جسم انسانی میں لطائف قرار دئے ہیں۔ اور ان کی تدبیر و تصویر میں عجائب اسرار ملاحظہ فرمائے۔ دیکھو کتاب قول الجلیل اور امام غزالی رح کی مہربان عزالی۔

**نتائج:**۔ مومن نیکو کار بنو۔ راتوں کو عبادت کیا کرو۔ توبہ کرو۔ انسان کو چاہئے۔ کہ قدرت الہی پر غور کرے۔ اور عبرت پکڑے۔ خیرات اُن کو دینا چاہئے جو سوال کریں۔ اور ان کو جو صاحب حاجت ہیں۔ اگرچہ وہ سوال نہ کریں۔

{ **خلاصہ:**۔ (۱) ابراہیم ؑ کے پاس فرشتے کا آنا۔ ابراہیم ؑ کی دھان نوازی فرشتوں کا کھانے سے انکار۔ ابراہیم ؑ کو بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری دینی۔ (۲) اوصاف اللہ تعالیٰ پر ۲۷ فرشتوں کا ابراہیم ؑ کو قوم لوط ؑ کی ہلاکت کی خبر دینی۔ (۳) تذکرہ ہلاکت فرعون قوم عاد و ثمود و قوم نوح ؑ۔

**مطلب:**۔ دو گونا گونا گویا قصوں سے تم کو عبرت پکڑنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر قریش اپنی پیرویہ حرکتوں سے باز نہ آجائیں گے۔ تو ان پر عذاب مثل گذشتہ

قوموں کے ہو گا۔

ابراہیم ؑ کے پاس فرشتے آئے۔ ابراہیم ؑ کو انہوں نے سلام کیا۔ ابراہیم ؑ نے جواب سلام دیا۔ ابراہیم ؑ نے (دعوۃ) موٹا تازہ بھجڑ (یعنی اُس کا گوشت پکڑ کر) پیش کیا۔ فرشتوں نے نہ کھایا تو ابراہیم ؑ نے کہا کہ کیوں نہیں کھاتے۔ اور وہ ڈر گئے۔ انہوں نے کہا۔ آپ نہ ڈریں ہم لوگ فرشتے ہیں۔ اور کھاتے پیتے نہیں۔ اور ان لوگوں نے ابراہیم ؑ کو بشارت دی۔ کہ تمہیں ایک لڑکا (اسحق ؑ) پیدا ہو گا۔ ان کی بیوی (سارہ) نے اپنا منہ پیٹ لیا۔ اور کہا۔ کہ میں تو بوڑھی اور بانجھ ہوں (مجھے کو لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے) فرشتوں نے (اُن کی تشفی کی اور) کہا کہ خداوند تعالیٰ کا ایسا ہی حکم ہے۔ کہ ضرور لڑکا پیدا ہو گا۔ اوپر کی آیتوں میں جو بیان ہے کہ فرشتوں نے نہ کھایا۔ وہ یہودیوں کے قول کا رد ہے۔ وہ سب کہتے تھے جیسا کہ تورات باب ۸ اکتاب پیدائش میں ہے۔ کہ فرشتے جبکہ لوط ؑ کے شہروں کو تباہ کرنے لگے تھے۔ تو دو دھ اور شہد پیا اور گوشت روٹی کھائی۔

اللہ حکمت والا اور واقف کار ہے۔

پھر ابراہیم ؑ کے سوال پر کہا کہ حکم الہی ہے۔ کہ گندگار قوم (یعنی قوم لوط ؑ) کو ہم لوگ ہلاک کر دیں۔ اور جو مومن ہیں (یعنی لوط ؑ اور اُن کی بیویاں) اُن کو وہاں سے بچالیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا (بقول دیگر یہ مقولہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ نہ فرشتوں کا کہ قوم لوط ؑ کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور جو مومن تھے ان کو بچا لیا)۔ اور ڈرنے والوں کے لئے اُس بستی کی ہلاکت میں عبرت بنا رکھا۔

(لوگو! ان قصوں سے بھی نصیحت پکڑو۔ بیشک یہ سب قابلِ عبرت ہیں۔ دیکھو) موسیٰ ؑ کو ہم نے فرعون کے پاس معجزہ لے کر بھیجا۔ تو فرعون نے اپنی قوت پر غرور کر کے سر تابی کی۔ اور ان کو جادوگر اور مجنون ٹھہرایا۔ آخر شہم نے فرعون کو اس کے لشکر سمیت دریا میں غرق کر دیا قوم عاد کو آندھی سے ہلاک کر دیا۔ یہ سب سر تابی حکم الہی کے ایک سخت کڑک سے قوم ثمود کا کام تہام کر دیا۔ قوم نوح ؑ کو بھی یہ سبب نافرمانی کے ہلاک کر دیا۔

{نوٹ:- نیک شخص کی برکت سے گندگار اور نجس لوگ رہائی پاتے ہیں۔ بدال راہزیر کاں بہ بخشہ کریم۔ جہاں کفر فسق و فجور کا غلبہ رہتا ہے۔ وہاں نیکوں کی جہدگی اور بھلائی مفید نہیں پڑتی۔ اور اس میں بُرے لوگوں کی ہلاکت کے ساتھ بچے لوگوں کی بھی خرابی ہوتی۔

گیہوں کے ساتھ لگن بھی پس جاتا ہے۔ جہاں نیک کردار زیادہ رہتے۔ اور محدود و چند فاسق و فاجر اس وقت نیکوں کے سبب سے بڑے ہلاکت سے بچ جاتے ہیں۔ اللہ ہی کے حکم سے اپنی حمد سے بڑھنے والے کے لئے عذاب ہے۔

**نتیجہ:** فرشتے کھاتے پیتے نہیں۔ فرشتے پیغمبر کے پاس وحی لے کر آتے جاتے تھے۔

اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ بانجھ کو بھی لڑکا دے سکتا ہے۔ یہ تعجب کی بات نہیں۔ پکا۔ اللہ

کو پورا اختیار ہے۔ کہ نیک کو بد سے۔ بھلے کو بڑے سے۔ مظلوم کو ظالم سے جدا کرے۔

**خلاصہ :-** (۱) قدرت الہی۔ (۲) اللہ کی پناہ پکڑنے کا حکم۔ (۳) شرک کی منافی۔

(۴) کافروں کا انبیاء کو ساحر و مجنون کہنا۔ (۵) پیغمبر صلعم کو وعظ و نصیحت کا حکم۔ (۶) منشا

خلقت جن وانس۔ (۷) اللہ روزی رساں ہے۔ (۸) قیامت میں کافروں کی خرابی۔

**مرطالہ:** ہمیں نے آسمان کو بنایا۔ اور زمین کو بچھایا۔ اور ہر ایک چیز کو جوڑا

جوڑا پیدا کیا (اس سے تو حید ثابت ہے)۔

خلوقات میں اللہ کی قدرت نظر آتی ہے۔

لوگو! اللہ کی پناہ پکڑو۔ اور شرک نہ کرو۔ کیونکہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں (توحید

کو قائم کرنا ہے)۔ ہم صاف صاف ڈر سنا دیتے ہیں (مانو گے تو تمہارا بھلا ہوگا۔ نہ مانو گے تو

تمہاری جبری دگت ہوگی)۔

پیغمبروں کو کافروں کی مانند اور جاوگر کہتے آئے۔ تو پیغمبر صلعم کو ہدایت ہے۔ کہ ان کے کہنے کا

فکر نہ کریں اور ان سے الگ تھلگ رہیں مگر ہدایت کرتے جائیں۔ ان کافروں کو عذاب ہوگا۔

پچھلے اگلے کافروں کو عذاب ہوا۔

پیغمبر صلعم کا کام ہے کہ لوگوں کو ڈر سنائیں۔ اگر حکم الہی کو کوئی نہ مانے تو اس کا الزام پیغمبر

صلعم پر نہیں۔

پیغمبر صلعم کی نصیحت مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

جن وانس اللہ کی عبادت کے لئے بنائے گئے ہیں۔

ہم کسی سے روزی اور کھانے دینے کو نہیں طلب کرتے۔ بلکہ ہمیں سب کو روزی دیتے

ہیں۔ کیونکہ ہم بڑی قدرت اور قوت والے ہیں۔ دن روزہ کے چور اکثر اچھے چیلے کیا کرتے ہیں

کہ روزی کی طلب نے ہم کو لاپار اور پریشان کر رکھا ہے۔ اس لئے ہم سے نماز روزہ سے کی

پابندی نہیں ہو سکتی۔ اس کے رد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کا حیلہ کیوں کرتے ہو۔ روزی تو ہم دیتے ہیں۔ روزی کے لئے ایسے سرگردان کیوں رہتے ہو۔

۵۰۰ . . . . . دہیا کند روزائے مار و مور و گر چند بیدست و پائید زور

۵۰۰ . . . . . چنان پہن خوان کرم گسترد کہ سیرغ و زفاف قسمت خورد

آخر قیامت کے لئے جلدی مچاتے ہیں۔ (عقود الصبر کریں پھرتو) قیامت میں ان کے لئے خرابی ہے۔ اور ان کی ہلاکت مثل پہلے کافروں کے ہوگی۔

{ نتائج :- واعظین کو چاہئے کہ وعظ و نصیحت کے عجائبات اگرچہ کوئی سننے یا نہ سنے۔

ع۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس۔ جن دانش کو عبادت میں مصروف رہنا چاہئے۔ روزی

کے فکر میں اس قدر پھنسو۔ کہ اللہ کو بھول جاؤ۔ کافروں سے الگ تھنک رہو۔ لیکن نصیحت

سے باز نہ آؤ۔ . . . . }

## (۵۲) سُوْرَةُ طُور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) قیامت میں کافروں پر عذاب ہوگا۔ (۲) آثار قیامت۔ (۳)

پر ہیزگاروں کے لئے جنت ہے۔ (۴) اولادِ مؤمن جنت میں اپنے باپ کے درجے میں ہوگی۔

(۵) اعمالِ نیک و بد کی جزا و سزا۔ (۶) بندوں کے ساتھ اللہ کی مہربانی ہے۔ . . . }

مطالب :- اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے۔ کہ عذاب (قیامت میں کافروں پر) ضرور نازل

ہوگا۔ اور کسی کی مجال نہ ہوگی۔ کہ اسے ٹالے۔

قیامت کے وقت آسمان میں جنبش ہوگی اور پہاڑ اڑتے نظر آئیں گے۔

جھٹلانے والوں کی جو (مختلف) جھگڑے (مثلاً خدا کے کلام پر نکتہ چینی) کتاب الہی کا انکار

نئے وقت کی ہنسی اڑانی قیامت کا انکار وغیرہ وغیرہ) میں پڑے ہیں۔ قیامت میں خرابی ہوگی

اور جہنم میں دھکے دے دے کر ڈالے جائیں گے اور یہ ان کے دنیاوی عمل کا بدلہ ہوگا۔

پر ہیزگاروں کو نیک عمل کے صلے میں جنت ملے گی۔ اور ہر طرح (کھانے پینے۔ رہنے)

کا آرام ہوگا۔ اور ان کی زوجیت میں خوریں ملیں گی۔ اور آپس میں بات چیت کریں گے۔

اور خدا کے فضل و کرم کے شکر گزار ہوں گے۔ اور مومنوں سے (جنت میں) ان کی اولاد

مومن شامل کر دی جائیگی۔ اور اس سبب اُن کے (باپ کے) درجے کچھ کم نہ ہوں گے (مطلب یہ ہے کہ اگر باپ دادا اپنے اعمال کی فضیلت کی وجہ سے بہشت کے اعلیٰ درجوں میں ہونگے تو اللہ تعالیٰ ان کی اولاد مومن کو بھی نیچے کے درجے سے اُسی درجے میں پہنچا دے گا۔ اگرچہ ان کے عمل باپ جیسے نہ ہونگے۔ اور اپنے باپ کے اعلیٰ درجے کے مستحق نہ ہوں گے)۔

ہر ایک شخص اپنے اعمال کے بدلے گرد ہے (یعنی اگر نبدگی و اطاعت بجالایا۔ چھٹکارا پایا ورنہ ہلاک ہوا)۔ اور اُس کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

اللہ بندوں کے ساتھ بھلائی کرنے والا ہے۔ اور بڑا مہربان ہے۔

{ نتائج :- ایمان لاؤ۔ اور عمل نیک کرو۔ جیسا عمل کرو گے۔ ویسا پھل پاؤ گے۔

قیامت کے عذاب سے ڈرو۔ اللہ و رسول قرآن قیامت وغیرہ کی تکذیب نہ کرو۔ بلکہ اُن پر ایمان لاؤ۔

{ خلاصہ :- (۱) کلام کفار دربارہ پیغمبر صلعم و قرآن اور اُس کا رد۔ (۲) پیغمبر صلعم کی موت کا کفار کو انتظار اور اس کا جواب۔ (۳) اللہ کو بیٹیاں نہیں۔ (۴) پیغمبر صلعم و عظم و نصیحت کی مزدوری طلب نہیں کرتے۔ (۵) تعلیم پیغمبر صلعم کہ نصیحت کریں۔ اور کافروں کے کئے کا خیال نہ کریں۔ (۶) حکم صبر۔ (۷) تسبیح و تقدیس کا حکم۔

**مرطالپ :-** کافر کہتے کہ پیغمبر صلعم کا ہن دیوانے شاعر ہیں۔ اور قرآن اُن کی بنا و شہ ہے مگر یہ سب غلط ہے اور بے فائدہ یہ کوئی بات نہیں۔ ان لوگوں کو کچھ عقل ہی نہیں۔ اور ان کو اتنی سمجھ ہی نہیں کہ پیغمبر صلعم تو سچے پیغمبر ہیں۔ اور یہ کاہن دیوانے شاعر نہیں۔ اور قرآن تو کتاب الہی ہے۔ اور یہ بات اس سے ثابت ہے کہ یہ سب قرآن کی کسی سورہ جیسی بنا نہیں سکتے۔ (پھر کلام بشر کیسے ہو سکتا ہے)۔ اور اللہ جس طرح پر جس کو چاہتا ہے۔ پیدا کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے پیغمبر بناتا ہے) اس میں انسان کا دخل نہیں۔ کفار شرارت کرتے ہیں۔ اور ذرا بھی غور نہیں کرتے کہ کیا یہ سب ان خود (ہلکا ماں باپ کے۔ یا ہلکا کسی خالق کے) پیدا ہو گئے ہیں۔ یا انہوں ہی نے مخلوقات کو اور آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے۔ یا ان کے قبضے میں رحمت کے خزانے ہیں۔ یا حاکم ہیں۔ یا آسمان سے بات سن آتے ہیں۔ یا علم غیب رکھتے ہیں۔ یا ان کا ارادہ دھوکا دینے کا ہے۔ (اور اگر یہ بات ہے) تو یہ سب آپ ہی دھوکے میں ہیں۔ یا اللہ کے سوا اور کوئی دوسرا معبود ہے۔ ان سب باتوں کو خیال کر کے بھی ایمان نہیں

لاتے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ سب ایمان ہی نہیں لانا چاہتے۔ اور (خدا پر) یقین ہی نہیں کرنا چاہتے۔ اور یہ سب (ایسے سخت دل ہیں کہ) اگر کوئی آسمانی ٹکڑا اُگرتے ہوئے دیکھیں۔ تب بھی یہ سب (عذاب سے) نہ ڈریں۔

اے پیغمبر! فرتماری موت کے منتظر ہیں۔ (یعنی کہنے کا مثل اور شاعر کے پیغمبر صلیم ہی مر جائیں گے۔ یا مثل اپنے باپ دادا کے یہ جلد مریں گے) تم ان کو کہ دو کہ میں بھی منتظر ہوں۔ (پھر دیکھنا کہ آفت کس پر آتی ہے)۔

کاقر اللہ کے لئے بیٹیاں مانتے (مگر اللہ ان سب سے پاک ہے۔ یعنی کافر کے بعض فرقے کہتے۔ کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ یہ محض لغو حرکت ہے)۔

پیغمبر صلیم تو ہدایت کرنے کی مزدوری نہیں مانگتے۔ پھر کافر کیوں بھاگے جاتے ہیں۔ اے پیغمبر! کفار جو کچھ کہیں کہنے دو (اور باتیں بناتے دو) تم نصیحت کئے جاؤ۔ ان کے مکر کا دیاں ان کے سر بسا بیٹھا۔ عذاب دینی و دنیوی ان کے پیش آئے گا۔

پیغمبر صلیم اللہ کی نگرانی اور حفاظت میں ہیں۔

(لوگو! ان وقتوں میں) اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرو۔ جب سو کر اٹھو (یعنی نماز متجدد پڑھا کرو۔ بقول دیگر جب مجلس سے اٹھو تو کہو۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوبُ اِلَيْكَ) رات کے ایک حصے میں (یعنی نماز مغرب و عشا) بعد غروب ہوئے ستاروں کے (یعنی نماز صبح)۔

{ نتائج :- پیغمبر صلیم کو سچا پیغمبر مانو۔ قرآن کو کتاب الہی جانو۔ شرک مذکور۔ وعظ و نصیحت کی مزدوری نہ لو۔ صبر کرو۔ نماز پڑھا کرو۔ علماء اور ہادیان قوم کو بہت بڑا تحمل لازم ہے۔ . . . . . }

## (۵۳) سُوْرَةُ نَجْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) پیغمبر صلیم سچے پیغمبر ہیں۔ اور اُن پر وحی معرفت جبرئیل علیہ السلام آتی ہے۔ (۲) ملاقات درمیان جبرئیل علیہ السلام و پیغمبر صلیم کے۔ یا درمیان پیغمبر صلیم اور خداوند تعالیٰ کے۔ (۳) مزاج سچ ہے۔ (۴) لات عزت و منات کی پرستش کی مذمت۔ (۵) اعتقاد کفار و بارہ ملائک اور شرک



کی مذمت۔ (۷) کافر خواہش نفسانی پر چلتے ہیں۔ (۸) اوصاف باری تعالیٰ۔ {  
**مطالب:**۔ اللہ تعالیٰ قسماً فرماتا ہے۔ کہ پیغمبر صلعم نہ (راہ راست سے) گمراہ ہیں۔ نہ دین  
 باطل پر ہیں۔ نہ اپنی خواہش سے باتیں بناتے۔ بلکہ وہی کہتے۔ جو اللہ کی طرف سے وحی ہوتی۔  
 (۱) اور جس کو جبرئیل آتے اور جس کو جبرئیل سکھاتے دیا، قول دیگر جس کو اللہ تعالیٰ نے خود  
 سکھایا۔

۱۔ الہامش از جلیل و پیامش از جبرئیل رایش نہ از طبیعت و لطفش نہ از ہوا  
 یہ کفار کے قول کا جواب ہے۔ پیغمبر صلعم نے جب اسلام کی طرف لوگوں کو بلانا شروع کیا۔ تو  
 مشرک و کفار کہتے گئے۔ کہ یہ تو اپنے باپ دادا کی رسم و آئین کو چھوڑ کر گمراہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا  
 ہے۔ کہ یہ بات نہیں۔ پھر کفار کہتے تھے۔ کہ قرآن پیغمبر صلعم کی بناوٹ اور من گھڑت ہے۔ اللہ  
 تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ یہ خیال غلط ہے۔  
 جبرئیل قوی اور عقلمند ہیں۔ (یا خوش رو۔ طویل الخلق۔ صاحب عقل۔ دانا۔ احکام الہی  
 کی تعمیل میں نہایت قوی)۔

دو مرتبہ جبرئیل کو اصلی صورت میں پیغمبر صلعم نے دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ جب پہلی وحی  
 آئی۔ اور دوسرے مرتبہ معراج میں۔ پہلی بار کا یہ ذکر ہے کہ جبرئیل (۱) آسمان کے اونچے کنارے  
 پہنچے۔ اور اپنی اصلی صورت میں (کھڑے ہو گئے۔ تو جبرئیل پیغمبر صلعم کے قریب آئے۔ اور اتر  
 آئے۔) دیابت کرنے کو سر جھکایا۔ یہاں تک کہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی بہت کم دونوں  
 میں فرق رہ گیا۔ پھر جبرئیل (۲) نے جس وحی کو پہنچانا تھا۔ پہنچا دیا۔ کہ لے آؤ اِنَّا لَنَزَّلُنَّ الذِّكْرَ وَابْنَ  
 فَوْقَ بَنِي اٰدَمَ کے مختلف مطالب کو تفسیروں میں دیکھو)۔

بیشک ایک بار اور بھی (یعنی دوسری بار) پیغمبر صلعم نے (معراج میں) سدرۃ المنتہی کے  
 نزدیک جس کے پاس جنت نامہ لکھا ہے جبرئیل کو اپنی اصلی صورت میں) دیکھا ہے۔  
 اور سدرۃ المنتہی کو وہ چیز چھپائے تھی۔ جو اس پر چھارہ ہی تھی۔ یعنی بہت سے فرشتے جمع  
 تھے۔ یا تو کبریائی اس درخت کو چھپائے تھا۔ اور اس وقت پیغمبر صلعم کی آنکھ نہ تو بکلی اور  
 نہ حد سے بڑھی (یعنی ٹانگی لگ گئی)۔ اور اوپر اوپر نظر نہ پھری۔ بعض تحقیقین کہتے ہیں۔ کہ یہ دیکھنا  
 درمیان پیغمبر صلعم اور باری تعالیٰ کے تھا۔ نہ کہ درمیان پیغمبر صلعم اور جبرئیل (۳) کے۔ اس کا مطلب  
 یہ بیان کرتے ہیں کہ پیغمبر صلعم نے اللہ تعالیٰ کو معراج میں دیکھا۔ اور چونکہ شب معراج میں

نمازوں کی تعداد میں تخفیف کے لئے آپ کو ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر چند مرتبہ جانے کا اتفاق پڑا۔ تو ان عروجوں میں سے دو عروجوں میں آپ نے خدا تعالیٰ کی جھلک دیکھی۔ ان دونوں دفعہ کا مشاہدہ بیان ہوتا ہے۔ پیغمبر صلعم خدا تعالیٰ کے بہت قریب آ گئے۔ اور فروتنی کی اور سجدہ بجالایا۔ اور پھر اللہ جل شام پیغمبر صلعم سے ہم کلام ہوا۔ اور اُس کو جو کچھ کہنا تھا۔ پیغمبر صلعم سے کہہ دیا۔ دوسری دفعہ سدرة المنتہ کے نزدیک جناب باری تعالیٰ کا جلوہ نظر آیا۔ اس وقت انوارِ الہی کی طرف پیغمبر صلعم کی ٹانگی لگ گئی۔ اور ادھر ادھر نظر نہ پھری۔ پھر کافرو! تم سب کا ان سب کے بارے میں جھگڑا کرنا بیکار ہے۔ کیونکہ جو کچھ پیغمبر صلعم نے دیکھا ہے۔ اور جس کو انہوں نے بیان کیا ہے، وہ بالکل سچ ہے اور جھوٹ نہیں (جواب ہے کافروں کے قول کا جو معراج کو جھوٹ جانتے تھے۔ اور پیغمبر صلعم سے بطور امتحان سوال کیا کرتے تھے)۔

معراج میں پیغمبر صلعم نے اللہ کی عجیب عجیب قدریں دیکھی ہیں۔ کافرو! تم لات عزتے اور منات کو پوجتے ہو۔ حالانکہ ان کو کسی طرح کا اختیار نہیں۔ پھر تمہاری بالکل بیہودہ حرکت ہے۔ یہ بھی کہیں سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اللہ نے ان کے پوجنے کا حکم دیا ہو۔ (پھر جو تم شرک کرتے ہو تو کیوں؟)۔ کافرو! تم اللہ کے لئے بیٹیاں قرار دیتے ہو۔ اور اپنے لئے بیٹے۔ (بھلا یہ تو کہو کہ یہ کیسا انصاف ہے۔ البتہ) یہ بُری تقسیم ہے (یہ کافروں کے اعتقاد کا رو ہے۔ جو کہتے تھے۔ کہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اور فرشتے ان کی سفارش کریں گے یہ سرتاپا غلط ہے)۔ ان سب کے بارے میں کافر اپنے گمان اور اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ کافروں کے پاس ہدایت آچکی ہے (یعنی رسول اور کتاب الہی)۔ کیا انسان کو ہر تمنا مل جاتی ہے۔ (یہ بات نہیں)۔

دین دنیا اللہ ہی کے ہیں۔

{ نتائج: پیغمبر سچے پیغمبر ہیں۔ قرآن سچی کتاب الہی ہے۔ پیغمبر صلعم اور قرآن پر ایمان لاؤ۔ جنت پرستی نہ کرو۔ معراج سچ ہے۔ فرشتے اللہ کی بیٹیاں نہیں۔ خواہش نفسانی پر دھچلو۔

{ مسئلہ: پیغمبر صلعم صغائر و کبائر سے معصوم ہیں۔

{ خلاصہ :- (۱) شفاعت بغیر اذن اللہ نہیں ہونے کی - (۲) فرشتے اللہ کی بیٹیاں

نہیں - (۳) اہل دنیا کا علم و عقل اور ان سے کنارہ کشی کا حکم - (۴) نیک و بد کا اللہ کو علم - (۵)

نیک و بد کا بدلہ ملے گا - (۶) وعدہ مغفرت بشرط اجتناب از کبائر - (۷) اوصاف اللہ تعالیٰ

**مطالب :-** قیامت میں فرشتوں کو شفاعت کرنے کی تاب نہ ہوگی - مگر ہاں اللہ

تعالیٰ جس کے حق میں چاہے - اور پسند کرے اور اجازت دے (یعنی ان فرشتوں کو اجازت

دے سکتا ہے - جو قابل شفاعت کرنے کے ہوں - یا فرشتوں کو اجازت دے سکتا ہے -

بشرطیکہ جن کی شفاعت کی جائے وہ قابل شفاعت کئے جانے کے ہوں) -

جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے - وہ فرشتوں کو عورت کہتے ہیں (یعنی کہتے ہیں کہ فرشتے

اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں) - وہ صرف گمان کے گھوڑے دوڑاتے ہیں - اور اس کا ان کو علم

نہیں - مگر حق کے سامنے الکل پچ بات کچھ کام کی نہیں -

اے پیغمبر! جو اللہ کی یاد سے روگردانی کرتے - اور جن کو صرف دنیا ہی سے مطلب اور

کام ہے - تو ان کا مبلغ علم اور عقل کی رسائی بس یہیں تک ہے - (ع... فکر ہر کس بقدر

ہست اوست) تم ان سے کنارہ کشی اختیار کرو (ایک حدیث کا مطلب یہ ہے - کہ

اپنی فکر منہ پر ہو شیاری کو دنیا ہی کے بناء سنوار میں نہ لگاؤ) -

لوگو! جو راہ راست سے گمراہ ہیں - اور جو راہ راست پر اور متقی ہیں - ان کو اللہ خوب

جانتا ہے - یہ بھی جانتا ہے - جس وقت آدم کو اس نے مٹی سے پیدا کیا - اُس حال کو بھی جب

تم ماں کے پیٹ میں تھے - تو پھر تم اپنی تعریف نہ کیا کرو (یعنی اپنے منہ میاں مٹھو نہ بنو - بقول

بعض اشارہ ہے - کہ جب یہود کا کوئی لڑکا مرتا - تو کہتے کہ وہ صدیق ہے - پیغمبر صلعم نے جب

یہ بات سنی - تو فرمایا - کہ یہود جھوٹ کہتے ہیں - کوئی لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں نہیں - مگر یہ کہ

سعید ہے یا شقی - بقول دیگر اشارہ ہے - جو اپنی نماز روزہ خیرات وغیرہ کی تعریف کرتے تھے

اُس پر اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا - کہ اپنی تعریف نہ کیا کرو) -

اللہ ہی نیک و بد کا بدلہ دینے والا ہے -

نیک عمل کرنے والے وہی ہیں - جو بڑے بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کام

(یعنی زنا) سے بچتے رہتے ہیں - چھوٹے گناہوں کو اللہ معاف کرتا ہے -

اللہ ہی آسمان و زمین کی چیزوں کا مالک ہے - وہ بڑا بخشنے والا ہے -

{نوٹ:- دنیا پرست خدا فراموش سے احتراز واجب ہے۔ خواہ بتنفر قلب خواہ  
تیزک مجلس و صحبت۔

**نتیجہ:**۔ گمان کو یقین نہ سمجھو۔ گمان کی پیروی نہ کرو۔ دین کے معاملے میں راے اور قیاس پر حکم نہ لگاؤ۔ اپنے منہ میاں ٹٹھو نہ بنو۔ اپنے کاموں کی تعریف نہ کرو۔ دین کا کام کیا کرو۔ دنیا سے آخرت کے لئے توشہ لے چلو۔ . . . . {

{ خلاصہ :- (۱) مذمتِ بخل - (۲) رجوعِ خلق بہ طرف اللہ تعالیٰ - (۳) اعمال کی جزا و سزا - (۴) ایک کا بارگناہ دوسرا نہ اٹھائے گا - (۵) قدرتِ الہی و تذکیرِ ہلاکتِ قوم عاد و قوم ثمود و قوم نوح ۴ و قوم لوط ۴ (۶) مثل پہلے ڈر سنانے والوں کے پیغمبر صلعم ڈر سنانے والے ہیں - (۷) قیامت قریب ہے - (۸) سجدہ اور عبادت کا حکم - . . . }

**مطالب :-** اُس شخص کے حال پر غور کرو جس نے (یہ سمجھ کر کہ اس کے بارگناہ کا متکفل قیامت میں دوسرا شخص ہو جائیگا) اپنے تھوڑے مال کو دیا - اور بقیہ مال میں بخل کیا - اشارہ ہے - کہ ولید بن مغیرہ کے دل پر اللہ کی آیتوں نے بڑا اثر ڈالا - کافر اس خبر کو پاتے ہی اس کو کہنے لگے - کہ اپنے دادا کے دین کو چھوڑ کر نئے دین پر ایمان لانا محض حماقت ہے - ولید بن مغیرہ نے جواب دیا - کہ عذابِ قیامت کے خوف سے جی کا پنتا ہے - عاتبہ مشرک نے کہا - کہ کچھ مال مجھ کو دیدے اور عذاب سے بے خوف ہو جاؤ میں تیرا بارگناہ قیامت میں اٹھا لوں گا - چنانچہ ولید بن مغیرہ نے اسلام سے منہ پھیر لیا - اور تھوڑا مال عاتبہ کو دیا - اور بقیہ حسب وعدہ نہ دیا -

یہ سب باتیں قیامت میں سب کو معلوم ہو جائیں گی۔ اور یہ سب باتیں موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کی کتابوں میں درج ہیں۔

ابراہیمؑ دو فادار تھے۔ ایک روایت ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے دن کا عمل دن کے شروع میں چار رکعت نماز پڑھ کر پورا کیا۔ دوسری روایت ہے کہ ہر صبح و شام کے وقت کما کرتے تھے۔ تا آخر حیات۔

ایک کا بوجھ (بارِ گناہ) دوسرا اٹھائے گا۔ اور جتنا جو کرتا ہے۔ اُس کو اُس کا بدلہ اُتساہی ملے گا۔ اور ہر ایک کو اُس کے اعمال کے عوض چیز دوسرا ملے گی۔

تمام مخلوق خدا کی طرف رجوع کرے گی (یعنی سب کو اُسی کی طرف جانا ہے۔ اور ایک

روایت ہے کہ اس کی معنی یہ ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے بارے میں فکر کا کوئی دخل نہیں) اور اللہ جزا و سزا دے گا۔

یہ اللہ ہی کی قدرت ہے کہ کسی کو بناتا ہے۔ کسی کو مارتا ہے۔ کسی کو جلاتا ہے۔ کسی کو زینباتا ہے۔ کسی کو مادہ۔ کسی کو مالدار و صاحب سرمایہ بناتا ہے۔ وہی ستارہ شعرے کا مالک ہے۔ اسی نے قوم عاد و ثمود و قوم نوح و قوم لوط کو ہلاک کر دیا۔ پھر وہی دوبارہ جلا اٹھائے گا۔

لوگو! اللہ تعالیٰ کی کون کون نعمتوں میں تم شک کرو گے۔

مثلاً پہلے درسنانے والوں کے پیغمبر صلعم بھی ایک ڈر سنانے والے ہیں۔

لوگو! قیامت تو نزدیک آگئی ہے۔ پھر تم بڑے غافل ہو۔ کہ قیامت پر ہنستے ہو۔ اور روتے نہیں۔ پس تم بے خبر اور غافل ہو۔

لوگو! خدا کو سجدہ کرو اور اس کی عبادت میں لگے رہو۔

**نوٹ :-** ایصالِ ثواب مالی ہو۔ یا بدنی جائز ہے۔ تقدیر خیر و شر من جانب

اللہ ہے۔ . . . . نتائج :- خیر و خیرات کیا کرو۔ قیامت کو سچ جانو۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ {

## (۵۴) سورۃ قمر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{ خلاصہ :- (۱) قیامت قریب ہے۔ (۲) معجزہ شق القمر اور تکذیب کفار (۳) کافر عبرت نہیں پکڑتے۔ (۴) ہر ایک کام کا دن مقرر ہے۔ (۵) کفار اور منکرین پر عذاب قیامت۔ (۶) ہلاکت کفار گزشتہ مثل قوم نوح و قوم عاد۔ (۷) قرآن نصیحت ہے اور آسان ہے۔ . . . . }

**مطالب :-** قیامت نزدیک ہے۔ چاند شق ہو گیا (یہ معجزہ ہے پیغمبر صلعم کا اور چاند کا شق ہونا بھی قرب قیامت کی ایک نشانی ہے۔ ابو جہل جناب حضور پر نور میں حاضر ہو کر بولا کہ آپ کو میں جب سچا جانوں کہ چاند کو دو ٹکڑے کر دیجیئے۔ پیغمبر صلعم نے چاند کی طرف انگلی سے اشارہ فرمایا۔ چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور پھر اشارہ

کرنے سے دونوں ٹکڑے مل گئے۔

کفارِ مکہ (کسی مجرّم کو دیکھنے سے بھی پیغمبرِ صلعم کی پیغمبری پر) ایمان نہیں لاتے اور مجرّم کو جادو سے تعبیر کرتے اور (شق القمر کے مجرّم کو دیکھ کر بھی) تکذیب کی اور اپنی خواہشوں پر چلے۔ (کفارِ مکہ نے جب معجزہ شق القمر دیکھا تو کہا کہ یہ پیغمبرِ صلعم کی جادوگری ہے۔)

ہر ایک کام کا ایک دن مقرر ہے (یعنی کافروں کے لئے جو عذاب آنے والا ہے اُس کا دن مقرر ہے وہ ایک نہ ایک دن ضرور ہو کر رہے گا۔ یا کافروں کو عذاب اور مومنوں کو آرام و آسائش قیامت میں ہوگی۔)

اے پیغمبر! کافروں کو تو (اگلی اُمّتوں کی ہلاکت کی) خبریں پہنچ چکی ہیں۔ جن میں ڈر تھا (اور تنبیہ) اور حکمتِ کاملہ (کی باتیں بھی تھیں)۔ مگر اُن کو کچھ سُودمند نہ ہوا۔ تو بہتر ہے کہ ان سے کُندہ کشی اختیار کرو (اُن کو قیامت میں مزا معلوم ہو جائیگا)۔

قیامت میں صوّر کی آواز سُنتے ہوئے لوگ قبروں سے نکل کر (حشر میں) مثلِ طیلوں کے دوڑتے حاضر ہونگے اور کفار کی آنکھیں نیچے ہونگی اور کہیں گے یہ تو بہت سخت دن (کا سامنا) ہے۔

(پیغمبروں کے جُھٹلانے والوں کو اللہ نے ہلاک ہی کر چھوڑا جیسا کہ) جب قومِ نوح نے نوح ؑ کو جُھٹلایا اور دیوانہ بنایا۔ اُس پر نوح ؑ نے اپنے رب کو یوں پکارا۔

۵۔ دُب گیا میں اے خداوندِ انام لے تو میرے دشمنوں سے انتقام اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ طوفان میں قوم کی قوم غرق کر دی گئی۔ اور وہ ایسا طوفان ہوا کہ آسمان وزمین کا پانی ایک لخت ہو گیا۔ اور اللہ نے نوح ؑ کو کشتی میں بحفاظت تمام بچا لیا۔ پھر قوم عاد بھی (بہ سبب تکذیب اپنے پیغمبر کے) آندھی سے ایک منجوس دن میں ہلاک کر دی گئی۔

لوگو! ہمارا عذاب اور ہمارا ڈرانا (دیکھا اُس کا انجام) کیسا ہوا۔  
لوگو! (تم میں سے) کوئی ہے کہ (قرآن کی ان سب باتوں سے) نصیحت (اور عبرت) پکڑے؟

قرآن میں نصیحت کی باتیں ہیں اور وہ آسان ہے (یعنی لوگوں کے لئے قرآن میں طرح

طرح کی شافی نصیحتیں ہیں جن سے لوگ آسانی کے ساتھ عبرت لے سکتے ہیں۔ یا ازبر کرنا اس کا دشوار نہیں اور سہولت کے ساتھ حفظ ہو جاتا ہے۔ یا اس کی عبارت بھی صاف اور آسان لفظوں میں ہے اور اس پر کاربند ہونے کے لئے بھی مطلب ظاہر اور صاف ہے۔

{نتائج: خواہش نفسانی پر چلنا بُری بلا ہے۔ کافروں کی ہلاکت سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ پیغمبروں کو مانو۔ قرآن کو کتاب الہی جانو۔ قرآن آسان ہے مشکل نہیں۔ قرآن پر عمل کرو۔ . . . . .}

{خلاصہ:- (۱) ہلاکت قوم ثمود و قوم لوط ہے۔ (۲) قرآن میں نصیحت ہے اور وہ آسان ہے۔ (۳) شکر کا بدلہ ملتا ہے۔ (۴) عذاب خدا مل نہیں سکتا۔ . . . . .}

**مطالعہ:-** قوم ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا (اور صالح کو بھی) اور صالح کو کہا کہ یہ تو ایک بشر ہے۔ ان پر وحی کیونکر نازل ہو سکتی ہے۔ ضرور یہ شخص جھوٹا لپٹا اور ڈینگیا ہے۔ اگر ہم لوگ ان کی پیروی کریں گے تو گمراہ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی آزمائش کے لئے ایک اُونٹنی بھیجی۔ اور یہ حکم ہوا کہ اُونٹنی اور یہ سب اپنی باری باری پر پانی پینے کے لئے حاضر ہوا کریں۔ آخرش قوم ثمود نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا تو اُس نے اُونٹنی کی کوچیں کاٹ ڈالیں۔ پھر تو (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) ایک آواز سخت سے وہ قوم ہلاک کر دی گئی۔

قوم لوط نے (لوط کو) جھٹلایا۔ لوط نے اُن کو ڈرایا سمجھایا۔ لیکن (کون سنتا ہے اور اُلٹا) لگے جھپٹیں کرنے۔ اور اُن کے مہمانوں (فرشتوں) کو بھی اُن کے پاس سے اڑا لے جانے کے درپے ہوئے۔ آخرش اُن پر عذاب نازل ہوا اور اُن پر پتھر برسنا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے لوط اور اُن کے خاندان کو (سوائے اُن کی ایک بیوی کے) صبح ہوتے ہوتے وہاں سے نکال لیا (یعنی عذاب سے بچا لیا)۔

قرآن کو اللہ نے (لوگوں کی) نصیحت پکڑنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔

جو اللہ کا شکر کرتا ہے اُس کو اللہ تعالیٰ (عمرہ) بدلہ دیتا ہے۔

لوگو! تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ ان سب باتوں سے نصیحت لے (اور عبرت

پکڑے)؟

عذاب و حکم خدا کوئی ٹال نہیں سکتا۔

{ نتائج :- جو بزرگانِ دین کی تقلید نہیں کرتے وہ بُرا کرتے ہیں۔ پیغمبروں کو جھٹلانے سے آفت آتی ہے۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ اللہ کا شکر کیا کرو۔ . . . }

{ خلاصہ :- (۱) ہلاکت قومِ فرعون۔ (۲) کفارِ مکہ کی کمزوری۔ وعدہ ہزیمت و عذابِ قیامت۔ (۳) گنہگاروں کے لئے جہنم۔ (۴) ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا کی گئی ہے۔ (۵) اللہ کا کام چشمِ زدن میں ہوتا ہے۔ (۶) لوحِ محفوظ۔ (۷) پرہیزگاروں کے لئے بہشت۔ (۸) قدرتِ اللہ جلّ شانہ۔ . . . }

**مطالب :-** اور (اسی طرح) بہ سببِ تکذیب کرنے آیاتِ الہی کے قومِ فرعون اللہ کی سخت پکڑ میں پکڑی گئی (یعنی ہلاک کر دی گئی)۔

کفارِ مکہ نہ تو (زور اور جماعت میں) ان (ہلاک شدہ) قوموں سے زیادہ ہیں کہ ان کا ہلاک کرنا اللہ کو کچھ مشکل ہو) نہ تو اللہ کے ہاں سے ان کو معافی کا کوئی پروانہ ہے اور نہ تو ان کی بڑی قوی جماعت ہے (کہ عذابِ الہی کو روک سکیں) پھر عنقریب ان کی شکست ہوگی۔ اور دُومِ دبا کر بھاگ کھڑے ہونگے (جنگِ بدر کی پیشین گوئی ہے۔ کہ اس جنگ میں کفارِ بھاگ گئے)۔ اور پھر ان کو قیامت میں بھی عذاب ہوگا۔

بے شک گنہگارِ گمراہی میں پرٹے ہیں اور آخر کار جہنم میں جائیں گے۔ ہم نے تمام چیزوں کو ایک اندازہ کے ساتھ پیدا کیا ہے (یابہ سب چیزیں اندازہ کی ہوئی لوحِ محفوظ میں مندرج ہیں۔ یہاں پر جبرِ قدر کا مسئلہ بیان ہے)۔

ہمارا کام ایک چشمِ زدن میں ہو جاتا ہے۔  
 کافرو! (تم میں) کوئی ہے کہ (گزشتہ قوموں کی ہلاکی سے) عبرت پکڑے؟  
 جو کچھ بھی کافر کر چکے ہیں وہ سب لوحِ محفوظ میں مندرج ہے۔ اور (کوئی کام بھی ہو) چھوٹا یا بڑا سب لکھا ہوا ہے۔  
 متقی کے لئے جنت اور قربِ وحدت۔  
 اللہ سب چیزوں پر قادر ہے۔



﴿نُشَاجْ﴾: پیغمبروں کی تکذیب نہ کرو۔ آیاتِ الہی کی تکذیب نہ کرو۔ اللہ کے آگے انسان کا کچھ بس چل نہیں سکتا۔ زور اور جماعت پر غرور کرنا عبث ہے۔ ﴿

## (۵۵) سُورَةُ الرَّحْمٰن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿نُوطْ﴾:۔ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ اپنے چند احسانات جتنا ہے۔ جن کو رحمت نامہ اور قدرت کاملہ سے جنّ و انس کو عطا کیا ہے۔ اور جنّ و انس سے فرماتا ہے کہ بھلا یہ تو کہو کہ اللہ کی کون سی نعمت کو تم جھٹلا سکتے ہو اور کس سے انکار کر سکتے ہو۔ بات تو یہ ہے کہ ہرگز نہ کسی نعمت کو کوئی جھٹلا سکتا نہ کسی سے انکار کر سکتا ہے۔ تو پھر بندہ کو سوا اس کے کیا چارہ ہے کہ ان نعمتوں پر اللہ ہی کا شکر کرے۔ اور اُسی کا ہو کر رہے۔ اور اُسی کا نام لیوا بن کر زندگی بسر کرے۔ ﴿

﴿خلاصہ﴾:۔ (۱) جنّ و انس پر اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر۔ ﴿

مطالب﴾:۔ (اللہ کے احسانات جنّ و انس پر بے شمار اور اُگنت ہیں۔ اُن میں سے چند یہ بھی ہیں کہ) اللہ ہی نے قرآن سکھایا (پیغمبر صلعم کو پھر بذریعہ آپ کے اور لوگوں کو)۔ انسان کو پیدا کر کے قوتِ بیانیہ عطا کی۔ آفتاب و مہتاب کو گردش میں رکھا۔ دوب گھاس اور درخت (اُس کے حکم سے) سر بسجود ہیں۔ آسمان کو اونچا بنایا۔ نراز و تولنے کے لئے تیار کی تاکہ تولنے میں کمی و بیشی نہ ہو۔ زمین کو خلقت کے (فائدے کے) لئے پیدا کر کے طرح طرح کے ناج۔ میوے۔ پھول اُگائے۔ انسان کو مٹی سے اور جنّوں کو آگ سے پیدا کیا۔ وہی آفتاب کے طلوع و غروب کے مقاموں کا مالک ہے۔ دو طرح کے (میٹھے اور کھارے) سمندر بنائے۔ اور اگرچہ دونوں پس میں ملے جُملے رہتے ہیں۔ تاہم اُن دونوں کے درمیان ایک پردہ ہے (کہ ایک کا پانی کھاری رہتا ہے اور دوسرے کا میٹھا) اور دونوں میں سے موتی اور مونگے نکالے۔ سمندر میں جہازوں کو چلایا۔

اے جنّ و انس! اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

﴿نُوطْ﴾:۔ علم و معرفت حق کے بعد صفتِ عدل۔ تمام صفات پر فائق ہے۔

نتائج: قرآن میں احکام الہی ہے۔ پیغمبر صلعم رسول برحق ہیں۔ اللہ کو سجدہ کیا کرو۔ تولد میں کمی و بیشی نہ کرو۔ سارے جہان کا مالک اللہ ہی ہے۔ . . . .  
 مسائل: ظلم حرام ہے۔ ناپ تول میں بیشی و کمی حرام ہے۔ . . . .  
 { خلاصہ :- (۱) ذات حق کے سوا سب فنا ہے۔ (۲) اللہ ہی کے حاجتمند سب ہیں۔ (۳) اللہ تعالیٰ برابر مشغول رہتا ہے۔ (۴) قیامت میں حساب اعمال۔ (۵) آثار قیامت۔ (۶) کافروں پر عذاب قیامت۔ اس سے رستگاری نہیں۔ (۷) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ (۸) کسی نعمت الہی کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ . . . .  
 مطالب :- اللہ کے سوا زمین کی کل مخلوقات فنا ہو جائے گی۔ (اللہ بس باقی ہو س۔

ع۔ . . . . ایک ذات حق رہے گی ماسوا کچھ بھی نہیں . . . . .)  
 (اللہ ہی کے حاجتمند سب ہیں اور) جتنی مخلوقات آسمان و زمین میں ہیں سب ہی تو اُسی کے محتاج ہیں۔

اللہ برابر کام میں مشغول رہتا ہے۔ (وہ معطل نہیں رہتا۔ منقول ہے کہ خدا تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ کسی کے گناہ کو معاف کرتا ہے کسی کی مصیبت کو دور فرماتا ہے۔ ایک قوم کو سر بلند کرتا اور دوسری قوم کو پستی میں گراتا ہے۔ غرض اُس کی ذات ایسی ہے کہ ہر وقت ازل سے لیکر اب تک مختلف صورتوں اور پردوں میں اُس کی شان کا ظہور ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا اور اُس کی مرضی کے مطابق نئے نئے رنگ میں اُس کی جلوہ گری ہوتی رہتی ہے۔

۔ . . . . جوت ہے تیری جل اور تھل میں

باس ہے تیری پھول اور پھل میں . . . . .

آئے جن و انس! ہم عنقریب (قیامت میں حساب کے لئے) تمہاری طرف متوجہ ہوں گے (پھر قیامت کے عذاب سے) اگر آسمان و زمین سے نکل بھاگنا ممکن ہو تو بھاگ دیجھو۔ تم بغیر قوت کے بھاگ نہیں سکتے (اور وہ قوت تم میں نہیں پھر ہم ضرور عذاب میں دھر بیٹھیں گے کہ) تم پر آگ کی نو بر سادی جائیگی اور تم اُس کو (کسی طرح) روک نہ سکو گے (لہذا بعض یہ دنیاوی حالت کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ کے

عذاب سے کوئی کہیں بھاگ نہیں سکتا۔

قیامت میں آسمان پھٹ جائیگا۔ اور تیل کی طرح (اُس کی زنگت) لال ہو جائیگی۔ اُس دن جن دامن سے اُن کے گناہوں کے بارے میں پوچھنے کی حاجت نہ ہوگی (بلکہ گنہگار صورت سے پہچان لئے جائیں گے اور اُن کے پُچھے اور پاؤں پکڑے جائیں گے۔) (اور وہ سب جہنم میں ڈالے جائیں گے۔) اور پھر انواع و اقسام کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے (اور) دوزخ کے کھولتے ہوئے پانی میں پھرتے رہیں گے۔

اللہ صاحبِ عظمت اور بزرگ ہے۔

پھر تم دونوں جن دامن اللہ کی کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

{نتیجہ: سب کو موت کا مزہ چکھنا ہوگا۔ گناہ کے مرتکب نہ ہو۔ قیامت کو سچ جانو۔ قیامت میں اعمال کا بدلہ ملے گا۔ جو جیسا دُنیا میں کرے گا۔ قیامت میں ویسا پائے گا۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔} . . . . .

{خلاصہ:- (۱) خدا ترس کے لئے جنت میں باغ اور ہر طرح کے آرام و آسائش۔ (۲) نعمتِ الہی کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ (۳) اللہ ہی کا بول بالا ہے (۴) اوصافِ باری تعالیٰ۔} . . . . .

**مطالب:-** خدا ترس کے لئے (جنت میں) باغ ہونگے۔ وہ باغ سب پھولے پھلے ہوں گے۔ اُن میں نہریں حوض جاری ہوں گے۔ ہر طرح کے میوے موجود ہوں گے۔ اچھوتی خوریں ملیں گی۔ بیشتی ست سنیں لگائیں گے۔ ان دو باغوں کے سوا اور دو باغ ہوں گے۔ ان میں بھی دو چشمے اُبل رہے ہوں گے۔ میوے کھجور اور انار ہوں گے۔ اچھوتی خوب صورت نیک عورتیں ہوں گی۔ قیمتی قالینوں پر تکیہ لگائے بیٹھیں گے۔

بھلائی کا بدلہ بھلائی ہے (یعنی جس شخص پر اللہ تعالیٰ نے توحید کے ساتھ انعام پاشی کی ہے۔ اُس کا معاوضہ جنت ہے۔ غرض مومن کو جنت ملے گی)۔ اے جن دامن! اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۱۔ . . . . پس باکدام آلاءِ پروردگارِ خود را

تکذیب می نمایند اے آلِ جن و انسان . . . . .

اللہ کا نام بڑا بابرکت نام ہے۔ وہ عظمت والا ہے۔ اور لوگوں پر احسان کرنے والا ہے۔ (یس اللہ ہی کا بول بالا ہے۔ وہ سب سے اعلیٰ ہے۔ اللہ کا نام سانچا۔ سب جھوٹا ہے جن)۔

{نتائج:- اللہ سے ڈرا کرو۔ بھلائی کرو۔ نعمت الہی کا شکریہ ادا کرو۔ قیامت برحق ہے۔ . . . . .}

## (۵۶) سُورَةُ وَاقِعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- (۱) وقوع قیامت ضرور ہے۔ (۲) آثار قیامت۔ (۳) اہل حشر کے تین گروہ ہیں۔ (۴) مرتبہ مقربین اور اصحاب میمنہ۔ . . . . .}

**مطالب:-** قیامت کا ہونا تو ضرور ہے اور یہ جھوٹ نہیں۔ (اُس دن بعضوں کی) نظریں نیچی ہوں گی اور (بعضوں کی) اونچی ہوں گی۔ اُس دن زمین کو زلزلہ ہوگا۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر (خاک دھول کی طرح) اُڑنے لگیں گے اور اُس دن (باعتبار فرق مراتب کے) انسان کے تین گروہ ہوں گے:-

ایک داہنے ہاتھ والے۔ (جن کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ ہوگا۔ یا جو عرش کی دہنی طرف ہوں گے۔ یا روز ازل میں آدمؑ کی دہنی طرف تھے۔ یا جو مبارک قوم ہیں)۔

بائیں ہاتھ والے (جن کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ہوگا۔ یا جو عرش کی بائیں طرف ہوں گے۔ یا روز ازل میں آدمؑ کی بائیں طرف تھے۔ یا جو سبز قدم ہیں)۔

مقربین بارگاہ خداوندی۔ (یا سبقت لے جانے والے سب قوموں پر۔ یا بہشت میں آگے جانے والے۔ یا جنہوں نے ہجرت میں سبقت کی تھی۔ یا جنہوں نے اسلام لانے میں سبقت کی تھی۔ یا جو احکام الہی کے ماننے میں سبقت کرتے تھے۔ یا جو نماز بیخ گانہ میں سبقت کرتے تھے۔ یا جو قتال میں آگے بڑھ جاتے تھے۔ یا جو عمل نیک کرنے میں سبقت کرتے تھے)۔

جو مقربین بارگاہ ہیں وہ سب کے آگے رہیں گے اور اُن کو بہشت میں جگہ ملے گی۔ اور اس کا بیان کہ اُن کے لئے بہشت میں آرام و آسائش کی کیا کیا چیز ہوں گی۔ اس گروہ میں بہت تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور تھوڑے پچھلوں میں سے (یعنی بالکل پیغمبروں کی اُمت جو اس طبقہ میں ہوگی ملا کر اور اکٹھا کر کے زیادہ ہوگی اس طبقہ والی اُمتِ محمدیہ سے۔ یا اس اُمتِ محمدیہ کے پہلے لوگ اعلیٰ درجہ میں کم ہوں گے۔ یا کل دیکھنے والے سابق پیغمبروں کے زیادہ ہوں گے۔ حضرت پیغمبرِ آخر الزمان صلعم کے دیکھنے والوں سے)

(تجہر) دہنہ ہاتھ والے گروہ کو بھی جنت نصیب ہوگی۔ اور اس کا بیان کہ ان کو کیا کیا آرام و آسائش ملیگی۔

{ خلاصہ :- (۱) اہلِ مہمہ کی تعداد - (۲) حالتِ اہلِ شمال - (۳) قدرتِ الہی - (۴) شکر گزاری کا حکم - (۵) حکمِ تسبیح - . . . . . }  
مطالب :- اس گروہ (یعنی دہنہ ہاتھ والے) میں دونوں اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے بہ کثرت ہوں گے (یعنی وہ گروہ جو آدم سے لیکر پیغمبرِ صلعم کے قبل تک ہوگا۔ اُس کی تعداد برابر ہوگی اُس گروہ کے جو پیغمبرِ صلعم سے لیکر قیامت تک ہوگا۔ یا اُمتِ محمدی کے پہلے اور پچھلے لوگ کی تعداد برابر ہوگی روایت ہے۔ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ نازل ہوئی تو اس کا مضمون مسلمانوں پر بہت شاق گزرا۔ اُس پر یہ آیت اُتری)۔

(تجہر) بائیں ہاتھ والے گروہ جہنم کے مزے چکھیں گے۔ اور اس کا بیان کہ ان کے ساتھ کیا کیا عذاب کیا جائے گا۔ یہ سب وہ ہوں گے جو دنیا میں آسودہ رہ کر بڑے گناہ (شرک) پر اصرار کرتے رہے۔ اور قیامت اور جلا اٹھانے کو جھٹلاتے رہے۔ لیکن ان کو خوب معلوم رہے کہ ضرور کھڑا کئے جائیں گے۔

گمراہ اور منکر و ان سب چیزوں کو ہم نے بنایا ہے۔ یا تم نے (ان میں) میرا اختیار ہے یا تمہارا۔ انسان کا پیدا کرنا۔ اس کو مارتا۔ اس کو ہلاک کر کے دوسری نئی بستی کو کھڑا کر دینا۔ کھیتی کو اُگانا۔ پانی کا برسانا۔ آگ کے درخت کو پیدا کرنا۔ پھر تم سب جلا اٹھانے کو سچ کیوں نہیں جانتے۔ (اور قیامت پر

ایمان کیوں نہیں لاتے؟ اللہ کے نزدیک جلا اٹھانا کوئی مشکل بات نہیں)۔  
لوگو! اللہ کا شکر کیا کرو۔

لوگو! اپنے پروردگار برتر کے نام کی تسبیح کیا کرو۔ (یہاں سے مَبْحَاثِ  
مَرِئِي الْعَظِيم کے پڑھنے کا حکم نکلتا ہے)۔

{ نتائج :- شرک نہ کرو۔ گناہ سے باز آؤ۔ قیامت کو برحق جانو۔ ہر طرح

کا اختیار اللہ ہی کو ہے۔ . . . . . }

{ خلاصہ :- (۱) قرآن معتبر ہے اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ اے

پاک فرشتے چھوٹے ہیں اور اللہ ہی کا نازل کیا ہوا ہے۔ (۲) منکر قرآن کی

خرابی۔ (۳) موت میں اللہ قریب ہے۔ (۴) منکر قیامت پر اعراض۔ (۵) تین

گروہوں کی حالت۔ (۶) حالِ آخرت سچ ہے۔ (۷) تسبیح کا حکم۔ . . . . }

مطالب :- اللہ قسماً فرماتا ہے کہ قرآن بڑا معتبر ہے اور فائدہ بخش ہے

اور احتیاط سے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ پاک فرشتوں کے سوا کوئی ہاتھ لگا

نہیں سکتا۔ اور اس کو اللہ ہی نے نازل کیا ہے۔

منکر و اکیا تم قرآن کو برابر جھٹلایا ہی کرو گے؟ (خیر جھٹلاؤ اس کا مزہ مرنے دم

تم کو معلوم ہو جائیگا)۔

منکر و اموت کے وقت اللہ تعالیٰ انسان سے قریب تر ہے مگر تم کو وہ دکھائی

نہیں دیتا (یعنی اللہ موت کی تکلیفات کو جانتا ہے حالانکہ تم کو اس کا کچھ بھی علم

نہیں)۔

منکر و ا اگر تم (قیامت اور قرآن وغیرہ کو) نہیں مانتے اور تمہیں سچے ٹھہرے

تو پھر جب جان مرنے دم گلے تک پہنچ جاتی ہے تو اس کو لوٹا کیوں نہیں

لاتے۔

(تین گروہوں کی حالت) جو مقربین بارگاہِ الہی ہیں اُن کو راحت روزی

اور جنت ہے۔ جو دہنہ ہاتھ والے ہیں اُن کو سلامتی ہے۔ جو منکر اور گمراہ

ہیں (یعنی بائیں ہاتھ والے ہیں) اُن کے لئے جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کی

ضیافت ہے۔

آخرت کا حال بالکل سچ ہے۔

لوگو! اپنے پروردگار برتر کے نام کی تسبیح کیا کرو۔ (یہاں سے سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے پڑھنے کا حکم نکلتا ہے۔)

{ نتائج: قرآن کلام الہی ہے۔ بے طہارت قرآن کو نہ چھوؤ۔ قرآن کا انکار نہ کرو۔ قیامت پر یقین رکھو۔ . . . . }

مسائل: متش قرآن۔ جنب اور حائضہ اور مُحْذَث کو جائز نہیں۔ تلاوت قرآن جنب اور حائضہ کو ممنوع اور مُحْذَث کے لئے جائز ہے۔ قرآن مجید کے حواشی اور کاغذ مابین السطور اس طرح چھونا کہ کتاب نہ چھوٹی جائے جائز نہیں۔ مگر کاتب کے لئے۔ قرآن کو ایسی چیز سے نہ چھوئے جو چیز مصحف ہے۔ جنب و فتن۔ جس میں قرآن کی ایک آیت بھی لکھی ہو جیسے انگوٹھی تعویذ تختی وغیرہ اس کا اس طرح چھونا کہ آیت کو مس ہو بے طہارت نہ چاہیئے۔ تقاسیر و کتب احادیث و کتب فقہ کا چھونا بدوین طہارت مکروہ ہے۔ مگر کسی آستین وغیرہ سے جائز۔ . . . . }

## (۵۷) سُورۂ حدید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) مجملہ مخلوقات تسبیح الہی کرتی ہیں۔ (۲) اوصاف باری تعالیٰ۔ (۳) ایمان اور خیرات کا حکم۔ (۴) منشاے وحی۔ (۵) ترغیب جہاد و خیرات۔ (۶) مجاہدین کی قسمیں۔ ایک کی فضیلت دوسرے پر ہے۔ . . . . }

مطالب :- جو (مخلوقات) آسمان و زمین میں ہیں (سب ہی) اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتی ہیں

(۷) ہر گناہیہ کہ از زمین روید وحدۃ لاشریک لہ گوید . . . . . )

اللہ غالب حکمت والا ہے۔ آسمان و زمین کی سلطنت اُسی کی ہے۔ ان دونوں کا وارث وہی ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی مشروع سے ہے اور آخر تک رہے گا۔ وہ ظاہر اور پوشیدہ ہے۔ ہر چیز

سے واقف ہے۔ اُسی نے چھ دن میں آسمان و زمین کو بنایا۔ پھر عرش پر جابر جا۔ وہ جانتا ہے جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے (جیسے پانی۔ بیج۔ مُردے۔ وغیرہ)۔ جو چیز زمین سے باہر آتی ہے (جیسے درخت۔ پتھر۔ معدنیات۔ خزانے وغیرہ)۔ جو چیز آسمان سے اُترتی ہے (جیسے مینہ۔ برف۔ فرشتے۔ احکام الہی۔ عذاب۔ رحمت)۔ جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی ہے (جیسے نیک اعمال۔ دُعائیں۔ فرشتے۔ بخارات)۔ وہ برابر لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔ دیکھتا ہے جو کچھ لوگ کرتے ہیں۔ اُسی پر سب کاموں کا مدار ہے۔ رات اور دن کی گردش اُسی سے ہے۔ دلوں کے خیالات سے وہی واقف ہے۔ لوگوں کے کُل کاموں سے خبردار ہے۔ بڑا شفقت کرنے والا۔ بہت مہربان ہے۔

لوگو! اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (اللہ کی راہ میں اپنا مال) خرچ کر۔ جو ایسا کرتے ہیں اُن کو بڑا اجر ہے۔

لوگو! رسول کے کہنے سے بھی تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ حالانکہ اللہ تم سے عہد لے چکا ہے (عہد سے عہد الست۔ یا عقی دلائل مراد ہیں)۔

لوگو! پیغمبر صلعم پر اللہ ہی اپنی کھلی کھلی آیتوں (یعنی قرآن) کو اتارتا ہے۔ یہ اس لئے کہ لوگ ہدایت پائیں۔ اور لوگوں پر یہ اللہ کی مہربانی ہی مہربانی ہے۔

جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے اور لڑتے اُن کو اجر ملے گا۔

(جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے اور لڑتے اُن کی دو قسمیں ہیں:۔) بھجن لوگوں نے

فتح مکہ سے پہلے راہِ خدا میں خرچ کیا اور دشمنوں سے لڑے۔ اور جنہوں نے فتح مکہ کے

بعد خرچ کیا اور لڑے۔ تو پہلی جماعت درجے میں دوسری جماعت سے بہتر ہے۔

اگرچہ اللہ نے ہر ایک سے (جس نے خواہ فتح مکہ کے قبل خرچ کیا یا بعد) نیک

سلوک کا وعدہ کر لیا ہے (مگر درجہ اور اجر میں برابر نہیں)۔

اگر خرچ نہ کرو گے تو آخر اللہ کے لئے چھوڑ جاؤ گے (یعنی تمہارے ہاتھ

سے ضرور نکل جائے گا۔ اور اللہ پھر دوسرے کو مال کا وارث بنائے گا مثلاً

اگر جہاد کے لئے اسبابِ حرب وغیرہ میں خرچ نہ کرو گے تو دشمن تم پر غالب آ

جائے گا۔ پھر مال و ملک نکل کر دشمن کے ہاتھ آ جائیگا اور تم فتوٰ فقیر بن جاؤ گے)

{مفتاح}۔ اللہ کو یاد کیا کرو۔ پیغمبر صلعم پیغمبرِ رحمت ہیں۔ قرآن کتابِ الہی



ہے۔ جہاد کرو۔ مال کسی کے پاس سدا رہتا نہیں۔ خیر و خیرات میں پیش قدمی کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ . . . . .

۲ {خلاصہ :- (۱) قرض حسنا دینے والوں کا اجر۔ (۲) پُل صراط پر مومن و منافق کی حالت اور آپس کی گفتگو۔ (۳) منافق اور کافر کی سزاے آخرت۔ (۴) قیامت میں معاوضہ نہیں۔ (۵) ذکرِ خدا اور تلاوتِ قرآن کا حکم (۶) یہود نصارے سخت دل ہیں اور اکثر بدکار۔ (۷) ایمان داروں کا اجر۔ (۸) کفار اور منکرین قرآن دوزخی ہیں۔ . . . . .

**مطالب :-** اللہ کی راہ میں جو قرض حسنا (صدقہ و خیرات) دیتے ہیں۔ اُن کو اللہ دو گنا دے گا اور عمدہ اجر (قرض حسنا کی تعریف تفسیر اور فقہ میں دیکھو اس میں دس خوبیاں ہونی چاہیے)۔

(مومن اور منافق کی حالت پُل صراط طے کرتے وقت یہ ہوگی کہ) مومنین کا ایمان کیا مرد کیا عورت مشعل نور بنکر اُن کے آگے آگے اور داہنی طرف چلے گا۔ اور جنت کی اُن کو خوش خبری دی جائیگی۔

• منافقین کیا مرد کیا عورت مسلمانوں سے کہیں گے کہ ذرا ٹھہرو تاکہ تمہاری روشنی میں ہم لوگ بھی چلیں۔ لیکن مسلمان نہ مانیں گے۔

بعدہ دونوں جماعتوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی۔ اُس میں دو دروازے ہوں گے۔ (مسلمان کے) دروازہ میں رحمت ہوگی۔ (منافق کے) دروازے میں عذاب۔ پھر منافق کہیں گے کہ کیا دُنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ مسلمان کہیں گے کہ بیشک تھے تو سہی مگر تم (برابر مسلمانوں کی خرابی کے) منتظر رہتے تھے اور (اسلام سے) شک کیا کرتے تھے۔ پس ان آرزوؤں نے تم کو دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ موت آپہنچی۔ اور تم نے اپنے آپ کو بلا میں ڈالا اور اللہ کے بارے میں شیطان تم کو دھوکے دیتا رہا تھا۔

قیامت میں معاوضہ نہ منافقوں سے قبول ہوگا نہ کافروں سے۔ اور ان سب کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

کیا ایمان داروں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل ذکرِ خدا اور

تلاوتِ قرآن کرتے وقت عاجزی حاصل کریں اور ان کی مانند نہ ہوں جن کو پہلے کتاب ملی اور بہ سببِ درازے مدت کے ان کے دل سخت ہو گئے (یعنی چونکہ کسی رسول کے مبعوث ہوئے اور کتابِ الہی اُترے ہوئے بہت زمانہ گزر گیا تھا اس لئے پہلے لوگ جاگڑ ہو گئے۔ اور ان میں طرح طرح کی خرابیاں آتی گئیں۔ مگر اب جب پیغمبرِ صلعم آ گئے اور قرآن کتابِ الہی اُتر گیا تو پھر)

مَسْمَانُوا! (تم کو کس بات کا انتظار ہے بہتر ہے کہ) ذکرِ خدا اور تلاوتِ قرآن کیا کرو۔ اور پہلے اہل کتاب کی طرح (لکھ لوڑھا) پڑھ پتھر نہ ہو جاؤ۔  
 ۷۔ علم چند انکہ بیشتر خوانی چون عمل در تو نیست نادانی۔  
 نہ محقق بود نہ دانشمند چارپائے برو کتابے چند ۶

بقول بعض منافقین کے بارے میں یہ آیت ہے کہ اب بھی تو ذکرِ خدا کریں جبکہ پیغمبرِ صلعم پہنچ گئے جو ہدایت کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں ایک مرتبہ زیادہ ہنسی اور خوش طبعی ہوئی۔ اُس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اس قدر مزاح نہ کرو۔ بلکہ تم کو لازم ہے کہ ذکرِ خدا اور تلاوتِ قرآن کیا کرو۔

چونکہ یہود و نصاریٰ کے پاس کتابِ الہی اُترے بہت دن ہو گئے۔ اس لئے اُن کے دل سخت ہو گئے ہیں۔ اور اکثر اُن میں بدکار ہیں۔

لوگو! اللہ مُردہ زمین کو تروتازہ کر دیتا ہے۔ (اسی طور سے ذکرِ الہی اور تلاوتِ قرآن سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے سخت دل کو نرم کر دیتا ہے اور تروتازہ بنا دیتا ہے۔ پس یادِ الہی اور تلاوتِ قرآن کرنا چاہیئے۔ یا بعد موت کے اللہ پھر جلا اُٹھائے گا)۔

ہم نے اس بات کو (واضح طور سے) بیان کر دیا تاکہ تم سمجھو۔  
 جو اللہ اور رسول پر ایمان لاتے۔ اُن کو صدیقیوں اور شہیدوں کے درجہ اجر اور نور ملیں گے (یا یہ سب ایمان میں بڑے سچے ہیں اور قیامت میں انبیاء اور اگلی اُمتوں پر گواہی دیں گے)۔

کفر کرنے والے اور قرآن کے جھٹلانے والے دوزخی ہیں۔  
 {نتائج:۔ قرضِ حسنا دیا کرو۔ پُل صراط پر لوگ گزریں گے۔ عالمِ بے عمل

نہ بنو۔ شیطان کے کہنے پر نہ چلو۔ جو ذکر الہی سے بے بہرہ ہیں اور طاعت الہی سے غفلت و سستی کرتے اُن کا دل سخت ہوتا ہے۔ جن کو اللہ کا خوف ہے اور جو اللہ کو یاد کیا کرتے ہیں اُن کا دل نرم ہوتا ہے۔ اصل مومن وہ ہے جس کا دل نرم ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اللہ کو برا برباد کیا کرے اُس سے کبھی غافل نہ ہو۔ . . . . . {

{ خلاصہ :- (۱) دُنیوی زندگی کی بے ثباتی۔ اُس کی مثال۔ (۲) مومنوں کو اجر۔ منکروں کو عذاب۔ (۳) دُعائے مغفرت میں جلدی کا حکم۔ (۴) لوح محفوظ میں سب باتیں مندرج ہیں۔ (۵) رضا و تسلیم کا حکم۔ (۶) اترانے والے شیخی باز بخیل۔ بخل پر ترغیب دینے والے کی مذمت۔ (۷) ہدایت کے لئے پیغمبروں کا مبعوث ہونا۔ (۸) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . . . {

**مطالب :-** (لوگو!) دُنیا کی زندگی نہ اکیل اور تماشا ہے اور دھوکے کی ٹپٹی ہے۔ ظاہری شوکت (دُنیاوی) تفاخر۔ حرص زیادتی مال و اولاد بیکار ہے (دُنیاوی) زندگی کو بقا نہیں۔ یعنی چاروں کی چاندنی پھر اندھیری رات)۔ اس کی حالت مثلِ زراعت کے ہے کہ پھولتی پھلتی ہے اور پھر خشک ہو جاتی ہے۔ (پس جو کچھ کرنا ہے کر دھرو۔ کیونکہ) آخرت میں (منکروں کے لئے) عذاب ہے۔ اور (مومنوں کے لئے) مغفرت۔

(لوگو!) اللہ سے مغفرت کی دُعاء مانگنے میں جلدی کرو اور جنت کی طرف لپکو (یا عل نیک کرنے میں سہقت کرو جو موجب مغفرت ہو۔ غرض یہ ہے کہ عی . . . درکارِ غیر حاجت بیچ استخارہ نیست)۔

جو اللہ و رسول پر ایمان لاتے اُن کے لئے (مغفرت اور) جنت ہے۔  
اللہ جس کو چاہتا ہے اپنا فضل دیتا ہے۔

(لوگو!) مصیبتیں جو دنیا میں یا جو تم پر نازل ہوتی ہیں۔ وہ سب اُن کے پیدا کرنے سے پہلے ہم نے لوح محفوظ میں لکھ رکھی ہیں۔

(لوگو!) نہ مصیبت پر (بیجا) رنج کرو۔ اور نہ نعمت پر (بیجا) اتر آؤ۔ (بلکہ تم کو لازم ہے کہ مصیبت کے وقت صبر کرو۔ ثواب کرو۔ اور اللہ سے دُعاء مانگو۔ اور نعمت کے وقت اللہ کا شکر بھیجو۔ یہاں پر تسلیم و رضا کی تعلیم ہے)۔

اتر آنے والے کو شیخی باز کو۔ بخیل کو اور بخل پر ترغیب دینے والے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

ہم نے پیغمبروں کو معجزے اور کتا میں دیکر بھیجا (تاکہ لوگ ہدایت پائیں)۔ ترازو بنایا تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ لوہا پیدا کیا تاکہ لڑائی میں کام دیوے اور اس سے (پھر دوسرے دوسرے) منافع ہوں۔ اور لوہے کے پیدا کرنے میں یہ بھی مصلحت ہے کہ معلوم ہو جائے کہ لوگوں میں سے خدا اور اُس کے رسول کی کون مدد کرتا ہے (یعنی جہاد کے ہتھیاروں کو کون تیار کرتا ہے۔ بقول ابن کثیر ترازو وہ حق ہے جس پر عقول صحیح شہادت دیں۔ بقول مدارک ترازو کو جبریل ؑ نے نوح ؑ کو لا کر دیا اور کہا کہ اپنی قوم سے کہئے کہ وہ اس سے تولے)۔

اللہ بڑا افضل والا۔ قابل حمد۔ زود آواز اور زبردست ہے۔

{نوٹ:- ہر خیر و شر منجانب اللہ ہے اور تمہارے وجود سے مقدم ہے اور اس صورت میں کسی امر پر افسوس و تباہی نہیں ہو سکتا۔ تکبر اور فخر مبغوض باری تعالیٰ ہے۔ مگر بہ نیت شکر ہو تو مباح ہے۔ بخل یعنی حق اللہ اور حق العباد ادا نہ کرنا مذموم ہے۔ آدمیوں کو جبرائی کا حکم کرنا حرام ہے۔ . . . .}

نتائج:- عیش دنیا پر نہ پھولو دل کو غم کھانا بھی ہے پھول کو گلشن میں کھلنا ہے تو مرجھانا بھی ہے جو تح محفوظ میں سب باتیں درج ہیں۔ انصاف کیا کرو۔ . . . .}

{خلاصہ:- (۱) نوح ؑ و ابراہیم ؑ و عیسیٰ ؑ کی نبوت اور اُن کی اُمت۔ (۲) عیسائیوں میں ترس اور جھلی۔ (۳) رہبانیت۔ (۴) ایمان لانے کا حکم۔ ایمانداروں کا اجر۔ (۵) بے ایمانوں پر فضل الہی نہیں۔ (۶) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . .}

مطالب:- ہم نے نوح ؑ اور ابراہیم ؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اور اُن کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب عطا کی۔ ان سب کی اُمت زیادہ بدکار ہوئی اور مفلوجی رو بہ راہ۔ اور اُن کے بعد ہم نے اُور اور رسول بھیجے۔ اور (پھر اُن کے پیچھے عیسیٰ ؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور اُن کو انجیل دی۔ اُن کے تابعین کو ہم نے محبت اور رحم دی عطا



کافروں کی سزا۔ (۵) قیامت میں سب جلائے جائیں گے اور اعمال بتا دئے جائیں گے۔ (۶) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔

**مطالب :-** (آیہ پیغمبر) اللہ نے اُس عورت (خولہ بنت ثعلبہ) کی بات سن لی۔ جس بات میں وہ اپنے شوہر (اُوس بن صامت) کی تم سے شکایت اور اللہ سے فریاد کرتی تھی (قصہ یوں ہے کہ صحابی اُوس بن صامت نے موافق دستورِ عرب کے اپنی بیوی خولہ کو ظہار کیا۔ خولہ نے پیغمبر صلعم سے اس کے بارے میں استفسار کیا پیغمبر صلعم نے کہا کہ طلاق ہو گئی۔ خولہ نے اللہ سے دُعا مانگی۔ خدا نے اس آیت کو نازل کیا اور فرما دیا کہ ظہار طلاق نہیں)۔

ظہار (یعنی بیوی کو ماں کہہ دینے) سے کسی کی (اصلی) ماں نہیں ہو جاتی۔ (پس یہ طلاق نہیں)۔ اگر کوئی خاوند اپنی اُس بیوی کو لوٹانا چاہے تو خاوند کو چاہیے کہ قبل رجوع کرنے کے کفارہ دیوے۔

ظہار (یعنی بیوی کو ماں کہہ دینا) ایک بیہودہ اور جھوٹی بات ہے۔ ظہار کا کفارہ یہ ہے۔ ایک بردہ آزاد کرے۔ اگر اُس کی طاقت نہ ہو تو لگاتار دو مہینے روزے رکھے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیوے۔ جو اللہ اور رسول کے خلاف کرتے ہیں وہ خوار ہوں گے۔ جیسے اگلے (نافرمان) ذلیل ہو چکے ہیں۔

کافروں کو قیامت میں ذلت کا عذاب اور غدا ب دردناک ہے۔ اللہ سب کو قیامت میں جلا اٹھائے گا۔ قیامت میں سب کو اعمال بتا دئے جائیں گے۔ سب کے اعمال کو اللہ شمار کرتا جاتا ہے۔ اللہ بہت سُنتے والا۔ بہت دیکھنے والا۔ بڑا بخشنے والا۔ معاف کرنے والا۔ خبر رکھنے والا۔ اور حاضر ہے۔

**نتائج :-** ظہار کی طرف نہ پھٹکو۔ احکامِ الہی اور سنتِ نبوی کو برتو۔ اعمالِ نیک کرو۔ بعث و نشر کو مانو۔ مسائل :- ظہار سے گناہ لازم اور وطنی نادر ہے کفارہ حرام اور آدک

کفارہ واجب ہے۔ عورت کی طرف سے ظہار نہیں۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو ماں کے برابر کہا یا یہ کہا کہ میرے نزدیک ماں کے برابر ہے تو دیکھنا چاہیے کہ آیا اس نے بہ نیت تعظیم کے یا بہ نیت طلاق کے یا بہ نیت ترک صحبت کے کہا۔ اگر بہ نیت تعظیم کے کہا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر بہ نیت طلاق کے کہا تو ایک طلاق بائن پڑ جائیگی۔ اور اگر بہ نیت ترک صحبت کے کہا تو کفارہ دینا لازم آئے گا۔ . . .

**{ خلاصہ :-** (۱) اللہ حاضر ہے۔ (۲) قیامت میں اعمال کی آکاہی۔

(۳) مشورۂ ناجائز کی ممانعت۔ (۴) تعلیم طریقہ سلام۔ (۵) کافروں کے خیال باطل کا رد۔ (۶) مشورۂ جائز کا جواز۔ (۷) ایمانداروں کو کافروں سے نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ (۸) تقویٰ و توکل کا حکم۔ (۹) اللہ کی طرف سب کو جانا ہے۔ (۱۰) محاسن میں نشست و برخاست کے قواعد۔ (۱۱) مشورۂ حکم صدقہ قبل مشورۂ (۱۲) مشورہ کے قبل صدقہ دینا ضرور نہیں۔ (۱۳) نماز۔ زکوٰۃ۔ اطاعت اللہ و رسول کا حکم۔ (۱۴) اوصاف باری تعالیٰ۔ . . . . .

**مطالب :-** جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ سب جانتا ہے۔ (یہاں تک کہ) جب لوگ کام کرتے یا باہم مل کر مشورہ کرتے تو اللہ بھی وہاں حاضر رہتا ہے (اور لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے۔ اور پھر ہر ایک کے اعمال کو اللہ قیامت میں بتا دے گا۔ اس لئے کہ) اللہ کو ہر شے معلوم ہے۔ (اور اس سے بھی واقف ہے کہ) گناہ کی باتوں میں یا کسی پر زیادہ کرنے کے بارے میں یا رسول کی نافرمانی کے متعلق کفار کا ناچھوسی کرتے ہیں حالانکہ یہ بات ان کو منع کر دی گئی ہے۔ (اس پر بھی یہ کفار نہیں مانتے) تو مسلمانو! تم ایسی باتوں میں کا ناچھوسی نہ کرو۔ کیونکہ یہ شیطانی حرکت ہے۔ اللہ ان حرکات سے خوب واقف ہے۔ (ہاں) نیکی اور پرہیزگاری کے بارے میں کسی کو کان میں کہنا مضائقہ نہیں۔

یہود و منافقین پیغمبر صلعم کو ان لفظوں سے سلام کرتے ہیں جن لفظوں سے اللہ نے حکم نہیں دیا ہے۔ (اشارہ ہے کہ یہود جب پیغمبر صلعم کو سلام کرتے تو بعض السلام علیک کے السلام علیک کہتے۔ یہ بددعا کا کلمہ ہے۔ ایسے سلام کرنے

والوں پر عذاب سخت ہوگا۔ اور مزہ یہ ہے کہ)  
 کافر دل میں کہتے ہیں کہ اگر ہم خراب کام کرتے ہیں (یعنی اللہ علیک کننا  
 خراب ہے) تو اللہ عذاب کیوں نہیں نازل کرتا۔ (ذرا یہ سب صبر کریں اسکی  
 حال) ان کو جہنم میں معلوم ہو جائے گا۔

ایمان داروں کو کوئی نقصان کافروں کے مشورے سے بغیر حکم خدا کے پہنچ نہیں سکتا \* \* \* \* \*

(یا مومنوں کو شیطان کوئی نقصان بغیر اذن اللہ تعالیٰ کے پہنچا نہیں سکتا۔ پس)

مومنوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔  
 کانا پھوسی کرنے میں اللہ سے ڈرو (پھرتو)  
 تم کو اللہ ہی کی طرف پھر کر جانا ہے۔

مسلمانو! جب مجلسوں میں تم سے کہا جائے کہ کسی شخص کے بیٹھنے کے لئے جگہ دو۔ تو تم جگہ کشادہ کر دیا کرو۔ اس سے اللہ تم کو فراخی دے گا۔ (یعنی تنگی و زحمت دور کرے گا۔ یا لحد کو کشادہ کرے گا۔ یا بہشت میں وسیع مکانات عطا کرے گا)۔

مسلمانو! مجلس میں اُٹھنے کو (اور دوسری جگہ بیٹھنے کو یا چلے جانے کو) کہا جاوے تو کہا مان لیا کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو تم میں سے جو ایمان دار ہیں اور علم رکھتے ہیں اُن کے درجے کو اللہ بلند کرے گا۔ (یہاں سے علم اور علماء کی فضیلت شرف اور برتری نکلتی ہے)۔

مسلمانو! جب پیغمبر صلعم سے سرگوشی کرنا ہو تو عرض مطلب سے پہلے صدقہ دے دیا کرو (یہ آیت منسوخ ہو گئی آگے کی آیت سے)۔ اگر تم صدقہ نہ پاؤ تو خیر صدقہ مت دو (اس سے پہلی آیت منسوخ ہو گئی)۔

مسلمانو! نماز ادا کرو۔ زکوٰۃ دو۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔  
اللہ آسمان و زمین کی چیزوں کو جانتا ہے۔ واقف۔ خیر و ابر۔ غفور اود  
ہے۔



{نتائج :- بُرائی کا مشورہ نہ کرو۔ بھلائی کی باتوں کا مشورہ کرو۔ کسی کو سلام کرنا ہو تو السَّلَامُ عَلَیْکَ یا السَّلَامُ عَلَیْکُم کہو۔ یہ کچھ ضرور نہیں کہ نیکی اور بدی کا نتیجہ فوراً ظاہر ہو۔ آدابِ مجلس ملحوظ رکھو۔

مسائل :- امام کو اختیار ہے کہ مصلحتاً رعایا کو ایسے جلسوں سے روک دے جن سے فساد کا خوف ہو۔ امام کو حق ہے کہ کبھی کبھی مجرد ظن و احتیاط سے رعایا کو کسی امرِ مباح سے منع کر دے۔ بوقت ملاقات سوائے السَّلَام علیکم یا سلام علیکم کے دوسرے لفظ کا استعمال بدعت ہے۔ تسلیم اور سلام سے جو لفظ ماخوذ و مشتق ہو اُس کا کہنا جائز ہے مگر ثوابِ سنیت نہ ملے گا جَبَّحَکَ اللہُ بِالْخَیْرِ اور مَسَاکَ اللہُ بِالْخَیْرِ اگر بعد سلام کے ہو تو جائز۔ اور بجا سلام ہے تو بدعت ہے۔ جو شخص مجلس یا مسجد میں آئے اور جگہ تنگ ہو تو کسی کو اٹھا کر اُس جگہ نہ بیٹھے۔ بلکہ مجلس یا مسجد والے تھوڑا تھوڑا کھل جائیں تاکہ جگہ نکل آوے۔ آنے والے کی رعایت سے جگہ خالی یا وسیع کر دینا افضل و اولیٰ ہے۔ صاحبِ جلسہ یا صاحبِ حق کے لئے جگہ خالی یا وسیع کرنا واجب ہے۔ جیسے قاضی و اعظم و مدرس۔ امام۔ صدرِ مجلس۔ صاحبِ عمل۔ انسانِ خیر۔ یہ جرحیں ہو تو جائز ہے۔ کسی بزرگ کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا اولیٰ ہے۔ بہ اعتبار ذہن۔ محنت۔ استعداد و شوقِ اُستاد کو اپنے شاگرد میں تفاد کرنا جائز ہے۔ علماء و اربابِ ذوق۔ مجلسِ علم و ذکر و صفِ نماز میں اگر پیش قدمی کریں اور قریب صدر بیٹھنے کی سعی کریں تو اُن پر کوئی الزام نہیں۔ اہل علم کو دوسرے مومنین پر فوق و شرف ہے۔ . . . . .

{خلاصہ :- (۱) دشمنِ خدا سے منافقوں کی دوستی۔ اور ان کی دولت و سزا۔ (۲) جو اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے وہ ذلیل ہیں۔ (۳) کافروں پر پیغمبرِ صلعم کے غلبہ کا وعدہ۔ (۴) تعریفِ مومن۔ (۵) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . .

مطالب :- جو لوگ (یعنی منافقین) دشمنانِ خدا (یعنی یہود) سے ملتے ہیں اور جھوٹی جھوٹی قسمیں کھایا کرتے ہیں اور قسموں کو سپر بناتے ہیں۔

اور اس پر سمجھتے ہیں کہ ہم خوب کر رہے ہیں اور (لوگوں کو) راہِ خدا سے روکتے رہتے ہیں اللہ اور رسول کے خلاف کرتے ہیں۔ وہ سب جھوٹے ہیں۔ ان پر شیطان غالب آگیا ہے جس نے اللہ کی یاد سے بھلا دیا ہے۔ یہ شیطان کی جماعت ہے۔ اور یہ سب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان پر عذاب سخت ہوگا۔ اور ذلت کا عذاب پھیلے گا۔ ان کے مال و اولاد آخرت میں کچھ کام نہ آئیں گے۔ آخرت میں بھی جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ اور ان کی حالت یہ ہے کہ

عَنْ خَدَاهِي مَا لَا وَصَالَ سَمِمْ نَادَهَرَ كَيْسَ نَادَهَرَ كَيْسَ  
تو اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ہیں۔

یہ مافی ہوئی بات ہے کہ اللہ اور پیغمبر کا فروں پر غالب رہیں گے۔

اللہ اور آخرت پر (سچے طور سے) ایمان رکھنے والے مخالفین خدا اور رسول سے کبھی دوستی نہیں رکھتے۔ اگرچہ یہ سب ان کے باپ بھائی بیٹے اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں یہ لوگ (سچے) اور پختہ مسلمان ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کا نقش کر دیا ہے۔ روح سے ان کی مدد کی۔ ان کو بہشت نصیب ہوگا۔ اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے راضی۔ اور یہ خدا کی جماعت ہے۔

اللہ زور آور اور زبردست ہے۔

{ نتائج :- کبھی بد اقبال اور مقہور لوگوں سے میل جول نہ کرو۔ کافروں سے دلی محبت نہ رکھو۔ ہاں حسن معاشرت خوش اخلاقی۔ نیکی و احسان ممنوع نہیں جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ۔ راہِ خدا سے کسی کو نہ روکو۔ قرآن اور شریعت پر چلو۔ خدا کو برابر یاد کیا کرو۔ منافقانہ چال نہ چلو۔ . . . . }

## (۵۹) سُورَةُ حَشْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{ نوٹ :- مدینہ کے آس پاس یہود رہتے تھے۔ اُن میں دو قومیں بنی قریظہ بنی نضیر بھی تھیں۔ جب پیغمبر صلعم مدینہ تشریف لائے تو اُن دونوں قوموں کے ساتھ عہد و پیمان ہوا۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد ان لوگوں نے عہد شکنی اختیار کی اور دشمنوں

کو مدد دینا شروع کی۔ اس لئے آنحضرت صلعم نے اُن میں اعلان فرمادیا کہ اب ہمارا تمہارا عہد باقی نہ رہا۔ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ پھر جنگ ہے۔ قوم بنی نضیر جنگ پر مستعد ہو گئی مسلمانوں نے اُن کے کاؤں کا محاصرہ کیا۔ آخر ش مجبور ہو کر آنحضرت صلعم کے ہاں پیغام صلح بھیجا۔ آپ نے لوگوں کو امان دی اور دس روز کی مہلت دی کہ یہاں سے نکل جائیں اور مال و اسباب لے جائیں۔ مارے ضد کے چلتی چلاتی اپنے مکانات کو مسمار کرنا شروع کر دیا۔ اور مدینہ کے باشندوں سے بھی اس کام میں مدد لی۔ یہ سب سہ ہجری میں واقع ہوا۔ . . . . . {

{ خلاصہ :- (۱) تسبیح اللہ تعالیٰ۔ (۲) تعریف بہ قصہ یہود بنی نضیر ان کی جلاوطنی۔ (۳) مخالفت اور نافرمانی کرنے والوں کی سزا۔ (۴) جنگ میں درخت کاٹنے کا جواز۔ (۵) مصارفِ فتنہ (۶) غلبہ رسول۔ (۷) صفاتِ مہاجرین صادقین و انصار (۸) صفاتِ مہاجرین جو بعد مہاجرین اولین کے آئے اور ان کی دُعاء۔ (۹) حقین رسول کا حکم مانو۔ (۱۰) جن کو طمع نفسانی نہیں اُن کو کامیابی۔ (۱۱) تقوٰے کا حکم۔ (۱۲) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . . }

**مطالب :-** آسمان و زمین کی کل مخلوقات تسبیح و تقدیس میں لگی رہتی ہیں۔

ہر گیارہ ہے کہ از زمین روید وحدۃ لا شریک لہ گوید

(لوگو! یہ قصہ قابلِ عبرت ہے کہ) کفارِ اہل کتاب (یعنی قوم بنی نضیر) کو اللہ ہی نے پہلے حشر میں اُن کے گھروں سے بے گمان نکال باہر کیا (یعنی مدینہ سے یہودیوں کی یہ پہلی جلاوطنی تھی ان کی دوسری جلاوطنی عرب سے حضرت فاروق رضی کے وقت میں ہوئی)۔ مسلمانوں کا گمان بھی نہ تھا کہ یہ سب اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ اور وہ لوگ (یعنی قوم بنی نضیر) سمجھے ہوئے تھے کہ اُن کے قلعہ خدا (کے غضب) سے اُن کے محافظ ہیں (اور کوئی ان کو نقصان پہنچا نہیں سکتا)۔ مگر اللہ (کے لشکر یعنی مسلمانوں) نے اُن کو آیا جدھر سے اُن کو گمان بھی نہ تھا اور اللہ نے اُن کے دلوں میں مسلمانوں کی ہیبت طاری کر دی کہ خود ہی اپنے گھروں کو مسمار کرنے لگے اور مسلمانوں کے ہاتھ سے بھی مسمار کر آیا۔ تو اسے اہل بعیرت! (اس قصہ سے) عبرت پکڑو (اور اللہ ہی کو قادر جان کر ایمان لاؤ ورنہ تم کو بھی کوئی عذاب آپکڑے گا)۔

اگر اللہ نے جلا وطنی ان کی تقدیر میں نہ لکھی ہوتی تو اللہ (کوئی دوسری ہنر) دُنیا وی دیتا۔ (ماسوا اس کے) عذابِ دوزخ اُن پر ضرور ہو ہی نہکا۔ اور یہ اس سبب سے کہ اُنہوں نے خدا و رسول کی مخالفت کی۔ جو اللہ کی مخالفت اور نافرمانی کرتے ہیں اُن کو اللہ سخت سزا دیتا ہے۔ مسلمانو! کھجوروں کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا جن کو تم نے نہ کاٹا تو (یہ سب) خدا ہی کے حکم سے ہوا۔ اور (اس میں) یہ (بھی مصلحت تھی) کہ نافرمانوں سے بدلہ لیا جائے (کافر کھنے کے درختوں نے کیا بگاڑ اٹھا کہ ان کو کاٹ ڈالا۔ اس میں مسلمان بھی دو فریق ہو گئے۔ بعض درخت کاٹنے کو بہتر کہتے اور بعض کہتے کہ یہ نہ چاہتا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دونوں برسرِ حق ہیں اور اس میں کسی پر کچھ گناہ نہیں۔ اگرچہ جہاد میں میوہ دار سبز درخت کاٹنے کی منہا ہی ہے۔ مگر یہاں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ضرورت کے موقع پر جائز ہے)۔

مسلمانو! جو مال بنی نصیر سے اللہ نے اپنے رسول کو دلوایا اُس کے لئے تم نے کوئی محنت و مشقت اُٹھائی نہیں۔ (یہ فُتے کی تعریف ہے۔ فُتے وہ مال ہے جو بلا مشقت اور بغیر جنگِ فحافوں سے ہاتھ آئے مثلاً کوئی چھوڑ کر چلا جائے جزیرہ کے طور پر جان بچانے کے لئے مال دے دے۔ غنیمت وہ مال ہے جو جنگ و جدل میں اور محنت و مشقت سے ہاتھ آئے۔ انفال = مالِ غنیمت کو کہتے ہیں یا مال جو مردانہ کام کے لئے انعام مقرر کیا جاتا ہے)۔

اللہ جس پر چاہتا ہے رسولوں کو غالب کرتا ہے۔

فُتے میں ان سب کا حق ہے۔ اللہ - رسول - رسول کے قرابت دارِ یتیم - محتاج - مسافر - محتاجِ مہاجرین - انصار - اور جو مہاجرین اولین کے بعد آئے اور یوں دعا مانگے:

ہم کو اور اُن بھائیوں کو اے خدا پہلے ایمان لاچکے جو اے خدا بخش یا رب سب کو اور کر دے معاف تو ہے نرمی والا بے شک اور رحیم  
دل ہمارا رکھ مسلمانوں سے صاف ہے تو ہی غفار و ستار و حلیم

فقہ کے مال کی تقسیم میں اختلاف ہے۔ فقہ کی کتابوں میں اس کی تصریح دیکھو۔)

یہ مال فقیہ کو اس لئے دلوا یا جاتا ہے تاکہ اغنیاء کے لئے دولت نہ ہو جائے۔

مہاجرین وہ محتاج ہیں جو اپنے گھر اور مال سے (مکہ میں) بے دخل کر دئے گئے۔ اور اب وہ (مدینہ میں) خدا کے فضل اور اُس کی خوشنودی کی طلب گاری میں لگے ہیں۔ اور خدا اور پیغمبر صلعم کی مدد کو (جان و مال سے) کھڑے ہو جاتے ہیں۔

مہاجرین سچے لوگ ہیں۔

انصار وہ (مدینہ کے باشندے) ہیں جو مہاجرین سے محبت کرتے اور جو مہاجر کو دیا جاتا ہے اُس پر لالچ نہیں کرتے۔ اور اپنی تنگی کے وقت بھی اپنی ذات پر مہاجرین کو مقدم رکھتے ہیں۔ (یہاں پر اشارہ ہے کہ بنی نضیر کے مال و جائداد اور زمین مہاجرین پر تقسیم کر دی گئی تھی۔ اور یہ انصار کی رضامندی سے ہوا تھا۔ بلکہ خود ان کی استدعا سے)۔

انصار فلاح پائیں گے۔

لوگو! (فقہ اور غنیمت سے) جو کچھ رسول دیں اُس کو لے لو (زیادہ طمع نہ کرو) اور (جو کچھ نہ دیں یا) جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔ (یابہ آیت عام ہے کہ رسول کا حکم فقہ یا غنیمت یا کسی بارے میں ہو اُس کو مانو اور نہی سے باز رہو۔ خواہ وہ امر و نہی دینی ہو یا دنیاوی)۔

جن کو طمع نفسانی نہیں اُن کو کامیابی ہے۔

اللہ سے ڈرو۔

اللہ غالب۔ حکمت والا۔ ہر چیز پر قادر۔ بڑا شفقت والا۔ بہت

ہر بان ہے۔

{نوٹ:- مہاجرین سے محبت رکھنے والا مدوح باری تعالیٰ ہے۔ خدا پرست سے محبت رکھتی بہتر ہے۔ خلقاے اربعہ سب مہاجر تھے۔ ان سب

محبت رکھنی دلیل ایمان و محبت باری تعالیٰ ہے۔ اور ان سے عداوت سراسر  
عصیان و طغیان ہے۔ ساقین بالایمان کے لئے دُعائے مغفرت کو ناعلامیت  
ایمان سے ہے۔ تہا جروانصار کی محبت و خیر خواہی تمام امت کے ذمہ ہے۔  
خطبہ جمعہ میں آل و اصحاب رسولؐ کی مدح و ثنا اور تمام مومنین کے حق میں  
دُعائے ثابت ہے۔

**نتائج :-** اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو۔ اللہ و رسول کے حکم پر چلو۔  
صحیح حدیث کے معلوم ہو جانے کے بعد جو شخص اس کے موافق عمل نہ کرے لگاؤ  
قابل مواخذہ ہوگا۔

**مسائل :-** دشمن کے مکانات۔ قلعے۔ باغ۔ کھیت وغیرہ جلانا۔ گرانہ  
ڈبونا جائز ہے۔ اہل علم و اہل رائے کی تقلید جائز ہے۔ اکثر قائم مقام مکمل کا  
ہے۔ قیاس امام و مجتہد ثابت ہے۔ بیت المال سے اُسی قدر اعانت لینا جائز  
کہ نوبت بہ تمول نہ آوے۔ جملہ اوامر و نواہی پیغمبر صلعم واجب القبول ہیں۔  
جب کفار مال مسلم پر مسلط و قابض ہو جائیں تو مالک سمجھے جائیں گے۔ اگر کفار  
نفس مسلم پر قابض ہو جائیں تو اُس کے مالک نہ ہوں گے۔ اس لئے کہ کفار  
کو مسلم پر غلبہ اور ولایت نہیں۔ مدینے میں رہنا مستحب ہے۔ . . . .  
**{ خلاصہ :-** (۱) مذمت منافق۔ اُن کی شرارت شیطان جیسی ہے۔ (۲)  
کفار پر مسلمانوں کا رعب۔ (۳) کفار اور منافق دودل ہیں۔ (۴) منافق کی ہنرا۔  
(۵) سرائے ظالم۔ (۶) ربوبیت اللہ تعالیٰ . . . . .

**مطالب :-** منافقین جھوٹے لپاٹے ہیں۔ وہ کفار اہل کتاب (یعنی  
یہودیوں) سے کہا کرتے ہیں کہ ہم لوگ لڑائی میں تمہاری مدد کریں گے جلا وطنی  
میں ساتھ دیں گے۔ مگر یہ سب کوئی بات نہیں ہے نہ لڑائی میں مدد دیتے نہ  
جلا وطنی میں ساتھ دیتے۔ اور کاش لڑائی میں ساتھ بھی دیں تو دم دبا کر بھاگتے  
نظر آئیں گے (جب بنی نضیر جنگ پر مستعد ہو گئے تو نہ کوئی منافق اس قوم کی مدد  
کو آیا اور نہ جلا وطنی میں ساتھ دیا)۔

مسلمانوں کا رعب ان کافروں اور منافقوں کے دلوں پر اللہ کے رعب

سے بھی زیادہ جم گیا ہے۔ تو یہ سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑ نہیں سکتے۔ مگر محفوظ بستیوں میں یا دیوار کی آڑ میں (دیکھو تو مبنی نصیر کو کہ محاصرہ کے اندر رہی اور باہر نکل کر جنگ نہ کر سکی)۔

یہ سب کافر اور منافق بظاہر دیکھنے میں ایک دل معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بیٹن آپس میں دودل ہیں۔

ان منافقوں کی مثال اُن لوگوں کی سی ہے جو ابھی مسلمانوں سے لڑ کر مڑا چکے ہیں اور (آخرت میں بھی) ان کو عذاب سخت ہوگا۔ (اشارہ ہے مشرکین مکہ کی طرف جو بدر میں قتل اور قید ہوئے۔ یا اپنی قیثاع کی سزا کی طرف۔ یا اپنی قریظہ کی سزا کی طرف)۔ اور ان کی حالت شیطان کی سی ہے کہ آدمی کو کفر کی طرف بہکاتا ہے۔ اور جب آدمی کفر کرتا ہے تو عین وقت پر اس سے الگ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں اور میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

شیطان اور منافق دوزخ میں ڈالے جائینگے۔

ظالموں کی سزا جہنم ہے۔

اللہ تمام جہان کا پروردگار ہے۔

{ نتائج: جھوٹ سے احتراز کرو۔ وعدہ خلافی نہ کرو۔ نا اتفاقی نہ کرو۔

اتفاق رکھو۔ منافقانہ چال نہ چلو۔ ع... دودل یک شود بشکند کوہ را... }

{ خلاصہ :- (۱) تقویٰ اور فکر آخرت کا حکم۔ (۲) ذکر الہی سے غفلت

کی مناجاہی۔ (۳) جنتی اور دوزخی برابر نہیں۔ (۴) قرآن کی عظمت و شان۔ (۵)

اوصاف باری تعالیٰ۔ ... }

مضامین :- مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور قیامت کے لئے کچھ توشہ

تیار کر لے چلو اور اُن لوگوں کے مثل نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ (آی

آیت سے حضرات صوفیہ نے طریق محاسبہ اخذ کیا ہے کہ اپنے افعال پر خود غور کرے

اگر خیر غالب ہے تو شکر کرے۔ اگر شر غالب ہے تو توبہ کرے شر مائے اور ہوشیار

رہے۔ حضرات نقشبندیہ اس کو ہوش درد مہو و قوف زمانی کہتے ہیں)۔

جو اللہ کو فراموش کرتے ہیں اُن کو اللہ ایسا کرتا ہے کہ وہ سب اپنے آپ

کو بھول جاتے ہیں (یعنی اللہ اُن کو اس بات کی توفیق نہیں دیتا کہ اپنے اعمالِ بد کے انجام کو سوچیں سمجھیں اور خیال کریں)۔ تو یہی لوگ ناسق ہیں۔

جنتی اور دوزخی برابر نہیں۔

جنتی فائز المرام ہیں۔

اگر قرآن کسی پہاڑ پر اُترا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے جھک گیا ہوتا اور پھٹ پڑا ہوتا (یعنی قرآن میں خدا کا ڈر اور تنبیہ کی باتیں اس قدر ہیں کہ پہاڑ بھی پھٹ پڑتا۔ لیکن کفار ایسے سخت دل ہیں کہ کچھ سمجھتے ہی نہیں اور دل اُن کا پگھلتا ہی نہیں)۔

ہم ان مثالوں کو اس لئے بیان کرتے ہیں کہ لوگ ان کو سوچیں اور ان میں غور کریں۔

اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہی پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا۔ بڑا ہر بان اور رحم والا۔ تمام جہان کا بادشاہ۔ امن دینے والا۔ سلامتی دینے والا۔ نگہبان۔ زبردست۔ بڑا دباؤ والا۔ بڑی عظمت والا۔ خالق۔ موجد۔ منصور۔ حکمت والا ہے۔ سب جیہوں سے پری اور شرک سے پاک ہے۔ اُس کے سب نام اچھے ہیں۔ سب اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

{تسبیح:} اللہ کو برابر یا د کیا کرو۔ قرآن کو حق جانو اور اُس کے احکام کو برتو۔ شرک نہ کرو۔ . . . . . {

## (۶۰) سورۃ ممتحنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خلاصہ :- (۱) مسلمانوں کو دشمنانِ خدا کی دوستی سے مناہی۔ (۲) کافر مسلمانوں کی ایذا رسانی کے لئے مستعد رہتے۔ (۳) قیامت میں رشہ دار کا کام نہ آئے گی۔ (۴) ابراہیمؑ کی پیروی کا حکم۔ (۵) ابراہیمؑ کی دُعا۔ (۶) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . . {

مطالب :- مسلمانو! اُن کفار سے تم دوستی کرتے اور نامہ و پیغام



ڈالتے ہو جنہوں نے پیغمبر صلعم کو اور تم کو بہ سبب اس کے کہ تم اپنے پروردگار اللہ کو مانتے ہو (اور بہ سبب اسلامی قوم ہونے کے) مکہ سے نکال باہر کیا۔ اگر بیماری رضامندی منقوش خاطر ہے تو ایسا نہ کرو۔ کیونکہ وہ سب تمہارے اور ہمارے دشمن ہیں۔ (شان نزول یہ ہے کہ پیغمبر صلعم مکہ پر چڑھائی کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے اور اس بات کو مصلوہ مخفی رکھنا چاہتے تھے۔ کہ صحابی حاطب بن ابی بلتعہ نے ایک خط بذریعہ ایک عورت سارہ کے مکہ والوں کے پاس روانہ کیا۔ اُس میں حاطب نے لکھا تھا کہ پیغمبر صلعم مکہ پر چڑھائی کرنے والے ہیں۔ خدا نے پیغمبر صلعم کو خبر دیدی۔ آپ نے حضرت علیؓ زبیرؓ اور مقدادؓ کو اُس عورت کے پیچھے دوڑایا۔ رستہ میں وہ عورت ملی اور اُس کی چوٹی میں وہ خط پکڑا گیا۔ یہ سب شہ کا واقعہ ہے)۔

مسلمانو! کافر یہی چاہتے ہیں کہ تم کافر ہو جاؤ۔ اور اگر ان کو تم پر قابو ملے تو وہ ہاتھ اور زبان سے بُرائی کرنے میں نہ چُکیں۔

قیامت میں نہ رشتہ داری کام آئے گی اور نہ اولاد (ع) ۰۰۰ باپ بیٹا بھائی کا نام آتا نہیں)۔

مسلمانو! تم کو لازم ہے کہ ابراہیمؑ اور اُن کے فرماں برداروں کی متابعت کرو کہ جس طرح خدا کی محبت میں اور بُت پرستی سے متنفر ہو کر ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم کو چھوڑ دیا۔ اور اُن کے متبعین نے اپنے رشتہ داروں سے علیحدگی اختیار کی۔ اُسی طور سے تم اپنے کافر رشتہ داروں کو چھوڑ بیٹھو۔ ہاں کافر باپ کے لئے ابراہیمؑ کی پیروی نہ کرو۔ اس راہ پر وہی چلتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے۔

ابراہیمؑ نے یوں دُعا مانگی۔ ”اے ہمارے پروردگار! ہم تجھی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ ہم کو کافروں (کہے نور و ظلم) کا تختہ مشق نہ بنا۔ اور ہمارے گناہ معاف کر۔ بیشک تو زبردست حکمت والا ہے۔“

اللہ تمہارے کاموں کو ظاہر ہو یا پوشیدہ خوب جانتا ہے۔ وہ زبردست حکمت والا۔ بے پروا۔ بے نیاز۔ سزاوارِ حمد و ثنا ہے۔

نتیجہ:۔ کافر سے دلی خلوص نہ رکھو۔ ہاں خوش اخلاقی اور حسن معاشرت

کی ممانعت نہیں۔ کافر سے دور رہو۔ رشتہ داری کا خیال نہ کرو۔ بُت پرستی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی دوسرے کو معبود نہ بناؤ۔ اللہ ہی پر بھروسہ رکھو۔ اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور کسی کی طرف نہیں۔ اللہ کے معاملے میں کسی کو اختیار نہیں۔ اللہ سے مغفرت کے خواستگار رہو۔ سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

{ خلاصہ :- (۱) کن کفار سے لڑنا مناسب ہے۔ اور کن کفار کے ساتھ نیک سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔ (۲) مہاجرہ کے ایمان کا امتحان۔ مومنات مہاجرات کو واپس کرنے کی ممانعت۔ (۳) کافروں کی ایمان دار عورت کا مہراؤ مسلمان کی عورت کا مہر۔ (۴) ممانعت نکاح درمیان مسلمان و کافر۔ (۵) مومنات کی بیعت کا حکم۔ ان کے لئے استغفار کا حکم۔ (۶) یہود و کفار مکہ سے دوستی کی ممانعت۔ (۷) منصف کو اللہ دوست رکھنا ہے۔ (۸) اللہ سے ڈرنے کا حکم۔ (۹) اوصاف اللہ تعالیٰ۔

{ مطالب :- ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لعنقریب تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان دوستی پیدا کر دے (بایں طور کہ وہ سب اسلام لاکر تمہارے گروہ میں شامل ہو جائیں)۔ اس بات پر اللہ قادر ہے۔ (اور جب وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے گزشتہ گناہوں کو معاف کر دے گا۔ کیونکہ) اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔

جو کفار کہ تم سے دین کے بارے میں نہ لڑتے اور نہ گھر سے تم کو نکالتے۔ ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا اور انصاف کے ساتھ نیک سلوک کرنا منع نہیں کیونکہ شاید تم میں اور ان میں اللہ دوستی قائم کر دے۔ مگر ہاں جو تم سے دین کے بارے میں لڑتے اور گھروں سے تم کو نکال دیتے اور تمہارے نکالنے میں (تمہارے مخالفوں کی) مدد کرتے ان سے دوستی رکھنا ہرگز روا نہیں (شان نزول یہ ہے کہ اول رکوع میں جب یہ حکم ہوا کہ کافروں سے ملنا چھوڑ دو تو لوگوں نے اس کو تشدد سے برتا۔ اسماء بنت ابی بکرؓ کی مشرکہ ماں مکہ سے ان کے پاس آئی۔ انہوں نے اپنی ماں کو مکان پر چڑھنے تک نہ دیا اور نہ تحفہ لیا۔ جب پیغمبر صلعم سے

پوچھا تو آپ نے فرمایا نیک سلوک کر۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی)۔  
اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

مسلمانو! اگر مسلمان عورتیں تمہاری طرف ہجرت کر کے آئیں تو تم اُن کے ایمان کی اچھی طرح سے جانچ کر لو (کہ آیا مسلمان ہیں یا نہیں)۔ پھر (اگر مسلمان ٹھہریں تو) ان کو کافروں کی طرف واپس نہ کرو۔ کیونکہ یہ عورتیں نہ تو کافروں کو حلال ہیں نہ کافران عورتوں کو (یعنی مسلمان اور کافر میں شادی ہو نہیں سکتی)۔ حدیبیہ کی صلح میں یہ قرار پایا تھا کہ اہل مکہ کی عورتیں اگر مسلمان کے پاس چلی جائیں تو وہ واپس کر دی جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ مگر جب یہ آیت اُتری تو مسلمان عورتیں جو کافروں کے ہاں سے آئیں وہ واپس نہیں کی جائیں۔ اور وہ بشرط حدیبیہ کی منسوخ کر دی گئی)۔

مسلمانو! تم پر کچھ گناہ نہیں کہ مسلمان عورتوں سے (جو کافروں کی طرف سے آئیں) اُن کے مہر دے کر تم (خود) نکاح کر لو۔

مسلمانو! جو عورتیں (مرتدہ ہو کر) کافروں کے پاس چلی جائیں اُن کو کافروں کے ساتھ بیاہ کرنے سے نہ روکو۔

مسلمانو! اگر کافرہ مسلمان ہو کر تمہارے پاس آئیں تو اُن کا مہر کافروں کو ادا کر دو (اگر کسی مسلمان نے اُس عورت سے نکاح کر لیا ہے تو وہ مرد دین ہر میں سے کافر کو دیدے ورنہ خزانہ عامرہ سے دیدیا جائے)۔ اور اگر تمہاری عورتیں کافروں کے پاس (مرتدہ ہو کر) چلی جائیں تو تمہارا مہر کافراں کو دیں۔ (غرض انصاف یہ ہے کہ اولے کا بدلہ۔ اکثر کے نزدیک یہ حکم محدود اور موقت تھا کفارِ مکہ کے لئے بموجب عہد نامہ حدیبیہ کے)۔

مسلمانو! اگر کافراں نے کرے تو اس مال سے مجرا کر لو جو تم کو یا کسی مسلمان کو دینا پڑتا ہے۔ (بقول دیگر جب کافروں سے لوٹ ہاتھ لگے تو اُس لوٹ میں سے مسلمان عورتوں کے خاوندوں کو وہ مہر ادا کر دیا جائے جو کافروں سے واجب الوصول ہے۔ اور جب کافروں نے ادا نہ کیا تو اس کے منسوخ ہونے یا نہ ہونے میں گفتگو ہے)۔

مسلمان کو نہ چاہیے کہ کافر کو نکاح میں رکھے رہے۔  
اللہ سے ڈرو۔

آپے پیغمبر صلعم! اُن مسلمان عورتوں کی بیعت لو جو مشرک نہ ہوں اور جو چوری بدکاری۔ دُختر کشی اور کسی پر بُہتان نہ کریں اور تنہا رہے حکم کی تعمیل کریں اور پھر تم اُن کے حق میں دُعا ئے مغفرت کرو۔ (یہاں سے بیعت کا جواز نکلتا ہے)۔  
مسلمانو! یہود (یا مشرک قریش) پر خدا کا غضب ہے۔ اُن سے دوستی نہ کرو۔

اللہ قدرت والا۔ بڑا بخشنے والا۔ بہت مہربان۔ بہت جاننے والا حکمت والا۔ معاف کرنے والا ہے۔

{ نوٹ :- کفار کے احسان کا عوض بھی بہ احسان ہونا چاہیے۔ ..  
مسائل :- ایمان لانے والے سے قسم لینا یا اُس کا کسی اور مناسب آسان طور پر امتحان کرنا جائز ہے۔ زین مومنہ کفرستان سے بھاگ آئی ہو یا دارالاسلام میں رہتی ہو نوکافر کے حوالہ کرنا جائز نہیں۔ مسلمان اور کافر میں نکاح ممنوع ہے جب میاں بیوی دونوں کافر ہوں اور اُن میں سے ایک مسلمان ہو جاوے تو پہلی شادی فسخ ہو جائیگی۔ جب میاں بیوی دونوں کافر ہوں اور دونوں مسلمان ہو جائیں۔ تو پہلی شادی کے فسخ ہونے میں اختلاف ہے۔ جو عورت مرتدہ ہو جاوے تو اُس کا نکاح باطل اور مہر ساقط ہو جاتا ہے۔ عورتوں سے بیعت لینا مسنون ہے۔ عورتوں سے بیعت کے وقت۔ افعال نامشروع۔ مثل مصافحہ یا بے پردگی جائز نہیں۔ . . . . . }

## (۶۱) سُورَةُ صَف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) تسبیح اللہ تعالیٰ۔ (۲) جو کہو سو کرو۔ (۳) مجاہدین کی تعریف۔ جہاد کی ترغیب۔ (۴) موسیٰ اور عیسیٰ ؑ کے وعظ کو اُن کی قوم کا نہ ماننا۔ (۵) نافرمانوں کو اللہ ہدایت نہیں کرتا۔ (۶) پیغمبر صلعم کے بارے میں عیسیٰ ؑ کی

بشارت۔ (۷) اللہ پر بہتان کرنے والے ظالم ہیں۔ (۸) بنی اسرائیل کا پیغمبر صلعم پر ایمان نہ لانا اور اسلام کے درپے ہونا۔ یہ لوگ ظالم ہیں اور ہدایت پر نہیں۔  
 (۹) اسلام سب سے اچھا دین ہے۔ (۱۰) غلبہ اسلام کی پیشین گوئی۔ (۱۱) تصفیہ اللہ تعالیٰ۔  
**مطالب :-** آسمان وزمین کی مخلوقات اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگی رہتی

ہیں۔

مسلمانو! جو کہو سو کرو۔ ایسا نہ کہو جو تم نہ کرو (یعنی وعدہ کو پورا کرو۔ اشارہ ہے کہ بہت لوگ ایسے تھے جو کہتے تھے کہ جہاد میں ہم یوں لڑیں گے اور یوں تلوار چلائیں گے۔ حالانکہ وہ سب کچھ نہ کرتے تھے۔ غرض یہ کہ ع . . . . . جو بادل گرجتا برستا نہیں۔ حدیث میں ہے کہ آدمی مومن نہیں ہوتا جب تک اُس کا دل زبان کے موافق نہ ہو)۔

جو خدا کی راہ میں ثابت قدمی سے لڑتے (یعنی جو جہاد کی لڑائیوں میں ثابت قدم رہتے) اُن کو اللہ دوست رکھتا ہے (یہاں پر جہاد کی ترغیب ہے)۔  
 (بنی اسرائیل کی مذمت کہ ان سب نے موسیٰ اور عیسیٰ کی تکذیب کی اور اُن کو ایذا دی۔ لیکن اُن پیغمبروں کا اس سبب سے کچھ نقصان نہ ہوا۔ اسی طرح ان کا برتاؤ پیغمبر صلعم کے ساتھ بُرا ہے۔ تو اس یہودہ برتاؤ سے پیغمبر صلعم کو کچھ نقصان پہنچنے کا نہیں)۔

آئے پیغمبر! موسیٰ نے اپنی قوم کو بہتیرا سمجھایا کہ مجھ کو نہ شتاؤ میں رسول خدا ہوں۔ لیکن اُن کی قوم نے نہ مانا اور جان بوجھ کر ٹیڑھی راہ اختیار کی۔ تو خدا نے اُن کی سمجھ بھی ٹیڑھی کر دی۔

اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

آئے پیغمبر! عیسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ میں رسول خدا ہوں اور تمہارا طرف بھیجا گیا ہوں اور میں تورات کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور اس بات کی تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ ایک پیغمبر جن کا نام احمد ہوگا میرے بعد آئیں گے (انجیل یوحنا ۱۴-۱۵-۱۸ باب کو دیکھو)۔

(توجہ) پیغمبر صلعم کھلے معجزے لے کر آئے تو بنی اسرائیل نے (جھٹلایا) اور معجزے کو جادو بتایا (اور ایسا کہنا خدا پر جھوٹ بہتان باندھنا ہے۔ باوجود اس کے کہ عیساؑ بشارت دے چکے تھے۔ تورات و انجیل میں آپ کی آمد آمد کی خبر موجود تھی۔ اس پر بھی بنی اسرائیل آنحضرت صلعم کو پیغمبر نہیں جانتے۔ اور اس بارے میں تورات کی عبارت کو چھپاتے اور بدل دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگ بڑے ظالم ہیں۔)

اس حالت میں کہ پیغمبر صلعم لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں اُس پر بھی جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان کرتے (یعنی جو پیغمبر صلعم کے معجزے کو جادو بتاتے) وہ بڑے ہی ظالم ہیں اور اللہ تعالیٰ قوم ظالم کی ہدایت نہیں کرتا (غرض نیکی کن بدریا انداز کا مضمون ہے)۔

بنی اسرائیل کو کشش کرتے کہ اللہ کے نور (اسلام) کو بچھا دیں مگر اللہ تو ضرور اسلام کو پھیلا کر رہے گا۔ اگرچہ کفار اس کو بُرا مانا کریں (اسلام کے عروج کی پیشین گوئی ہے)۔

اللہ نے پیغمبر صلعم کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے۔  
دین محمدی کو اللہ سب دینوں پر غالب رکھے گا۔ اگرچہ مشرکین اس کو بُرا مانا کریں (پیشین گوئی ہے اسلامی ترقی کی اور اشارہ ہے کہ اسلام ناسخ اویان ہے)۔

اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

{ نتائج :- } اللہ کی تسبیح و تقدیس میں رہا کرو۔ ثابِت قَدَمی اختیار کرو۔ رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اُن کو نہ جھٹلاؤ۔ پیغمبر صلعم سچے پیغمبر ہیں۔ احکام الہی پر چلو۔ پیغمبر صلعم کا کہا مانو۔ اسلام اختیار کرو۔ . . . . .  
{ خلاصہ :- } (۱) حکم ایمان و جہاد اور اس کا اجر۔ (۲) اسلام کی مدد کا

حکم شل جواہری عیساؑ۔ . . . . .  
مطالب :- مومنو! ہم تم کو ایسی تجارت بتا دیتے ہیں جو تم کو عذاب و دردناک سے محفوظ رکھے۔ (اور وہ تجارت یہ ہے کہ) اللہ و رسول پر ایمان

لاؤ۔ خدا کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرو۔ ایسا کرو گے تو تمہارے حق میں بہت بہتر ہے (اور یہ سب عمدہ تجارت ہے کہ بدین سبب اللہ تم کو غذا سے بچالے گا) تمہارے گناہوں کو اللہ معاف کرے گا بہشت عنایت کرے گا تمہاری مدد کرے گا اور عنقریب فتح دے گا (ملکی فتوحات کی پیشین گوئی ہے) مسلمانو! دین حق کی مدد کرو۔ جیسا کہ عیساء کے حواری ان کے دینی مددگار رہے۔ (بنی اسرائیل میں سے) ایک گروہ عیساء پر ایمان لے آیا۔ اور ایک گروہ نکا فرما۔ تو اللہ نے دشمنوں کے مقابلہ میں ان مومنوں کی مدد کی۔

{نتیجہ:- مومن نیکو کار کی اللہ مدد کرتا ہے۔ . . . .}

## (۶۲) سورۃ جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- (۱) اللہ کی تسبیح و تقدیس۔ (۲) پیغمبر صلعمؐ پیغمبر ہیں۔ اخلاقِ حمیدہ بتاتے حکمت وغیرہ سکھاتے۔ ہدایت کرتے ہیں۔ آپ پر فضل الہی ہے۔ (۳) علمائے یہود کی مذمت۔ (۴) ظالموں کی ہدایت نہیں۔ (۵) یہود کے خیالِ فاسد کا رد۔ (۶) مٹو سے کسی کو گریز نہیں۔ (۷) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . .}

مطالب:- آسمان وزمین کی مخلوقات اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگی رہتی ہیں۔

سے ہر گیا ہے کہ از زمین روید وحدہ لا شریک لہ گوید۔ . . . .)

اللہ ہی نے عرب کے آن پڑھ لوگوں میں سے پیغمبر صلعمؐ کو پیغمبر بنا کر بھیجا جو عرب کے لوگوں کو اللہ کی آیتیں سناتے ہیں۔ اور (کفر اور شرک اور اخلاقِ بد کی نجاستوں سے) پاک کرتے اور قرآن و حکمت سکھاتے۔ اور پیغمبر صلعمؐ کو دوسرے لوگوں کے لئے بھی جو ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے (یعنی غیر مالک کے حق میں اور آئندہ زمانہ کے لئے بھی) شمع ہدایت بنا کر بھیجا۔

قبل بعثت آنحضرت صلعمؐ کے عرب کے لوگ صریح گمراہی میں تھے (تاریخوں سے

بھی یہ بات ثابت ہے)۔

پیغمبر صلعم کی رسالت اللہ کا فضل ہے۔ اور اللہ اپنا فضل جس کو چاہے دے (یہ جواب ہے اُن کافروں کا جو کہتے کہ کوئی وجہ نہیں کہ پیغمبر صلعم کو پیغمبری ملے باوجود اُس کے کہ متمول لوگ عرب میں موجود ہیں۔ یہ بات تو اس وقت بھی دیکھی جاتی ہے کہ بہت غریب حقیر کو اللہ درویش کامل بنا دیتا ہے۔ پس یہ اللہ کا دین ہے کہ جسے چاہے عطا کرے۔ اس میں کسی کا اجارہ نہیں

۵۔ این سعادت بزور بازو نیست تان بخشد خدا سے بخت بندہ . . . .  
جس کو پیا چاہے وہی سہاگن)

یہود جو تورات پر کار بند نہیں ہوتے اور اُس کو جھٹلاتے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ گدھے پر کتا میں لدی ہوں (یعنی یہود تورات پڑھتے پڑھتے پڑھاتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ اگر عمل کرتے تو آنحضرت صلعم کو پیغمبر مانتے اور آپ پر ایمان لے آتے۔ پس ان کی حالت گدھے کی سی ہے

۶۔ علم چند اندک بیشتر خوانی چون عمل در تو نیست نادانی  
نه محقق بود نه دانشمند چارپائے برو کتا بے چند )  
اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

یہود کا یہ گھمنڈ کہ وہی سب اللہ کے دوست ہیں محض غلط ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو وہ موت کی تمنا کرتے۔ مگر اپنے اعمال بد کے ڈر سے موت کی تمنا نہیں کر سکتے۔ (یہاں پر یہودیوں کے خیال فاسد کا رد ہے۔ وہ کہتے تھے کہ سب یہود بہشت میں بایں گے۔ اور اگر معدودے چند یہود دوزخ میں بھی گئے تو کھوڑے ہی دونوں تک اُس میں رہیں گے۔ اور اُس کے بعد پھر بہشت میں داخل ہونگے)

یہودیو! موت سے تم بھاگتے ہو۔ (موت سے بھاگنا بیکار رہے کیونکہ) موت تو ضرور تم کو آگھرے گی پھر خدا کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے اور تمہارے اعمال بتا دئے جائیں گے۔

اللہ بادشاہ۔ (تمام نقائص سے) پاک۔ زبردست حکمت والا۔ بڑا منسل کرنے والا ہے۔ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ ظالموں کو پوشیدہ باتیں اُس کو معلوم ہیں۔



**نوٹ :-** اسلام میں انبیاء اولیاء زادہ ہونا بغیر ایمان و عمل صالح کے کچھ کام نہیں آتا۔ عمل نیک کرنا چاہیئے نہ کہ شریف زادگی پر گھمنڈ۔

..... بندہ مشتق شدی ترک نسب کن جامی

کہ درین راہ فلان ابن فلان چیز نیست

**نتائج :-** اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو۔ کسی چیز پر گھمنڈ نہ کرو۔ عالم بے عمل نہ بنو۔ قرآن پڑھنے سے کفر و شرک سے آدمی الگ رہتا ہے۔ قرآن پر عمل کرو۔ موت سب کے لئے ہے۔ موت سے بھاگنا نہ چاہیئے۔ عالم بے عمل مثل عیوان ساحل کے ہے۔

**{ خلاصہ :-** (۱) نماز جمعہ کی تاکید۔ (۲) نماز جمعہ کی اذان پر کاروبار چھوڑ دینے کا حکم۔ (۳) ذکر الہی کا حکم۔ اس میں فلاح ہے۔ (۴) اوصاف اللہ تعالیٰ۔

**مطالب :-** مسلمانو! جب اذان ہو تو نماز جمعہ کے لئے بیگو (اور خرید فروخت) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ (ہاں) بعد فراغت نماز جمعہ کے معاش تلاش کر سکتے ہو (اور اپنے دھندے میں لگ سکتے ہو)۔ اور (اس درجہ مصروف نہ ہو جاؤ کہ اللہ کو بھول جاؤ بلکہ ہمہ دم قبل و بعد نماز کے کثرت سے خدا کو یاد کرتے رہو۔ کیونکہ اس میں تمہاری فلاح ہے۔) خرید و فروخت کرنا اور دنیاوی معاملات میں پھنسنا بعد اول اذان کے ممنوع ہے۔ خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ بقول امام اعظمؒ اور شافعیؒ خرید و فروخت جائز ہو جائیگی مگر گناہ لازم آئے گا۔ بقول امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے مطلقاً صحیح نہیں)۔

اے پیغمبر! جب یہ لوگ تجارت اور تماشہ دیکھتے ہیں تو تم سے الگ ہو کر اُسی طرف کود پڑتے ہیں اور تمہیں (خطبہ پڑھنے) بکھڑا چھوڑ باتے ہیں۔ تو تم اُن سے کہہ دو کہ خطبہ (اور عبادت) تماشہ اور سودے سے کہیں بہتر ہے۔ (اشارہ ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر صلعم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ تجارت کی دُکدُگی بجی۔ کچھ آدمی سودے کے لئے اور کچھ تماشہ کے لئے خطبہ چھوڑ کر چلے گئے۔ صرف بارہ آدمی خطبہ میں رہ گئے پس یہ مناسب نہ تھا)

اللہ بہتر روزی دینے والا ہے۔

**اَلْوُط :** اللہ کا ذکر کسی وقت اور کسی حال پر موقوف نہیں۔ پاتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے شغل و بیکاری میں برابر چاہیے۔ جیسا کہ حضرات مشائخ طریقت کا خاصہ ہے۔ ابن کثیر سے حدیث میں وارد ہے کہ جو کسی بازار میں جائے اور کہے "لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَکْثَرُ نِیْلَکَ لَکَ لَہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَالْحُجَّۃُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" اللہ اُسے دس لاکھ نیکیاں عطا کرے گا اور دس لاکھ برائیاں مٹا دیگا جس کام کے اول و آخر اللہ کا ذکر ہو اُس میں فلاح ضرور ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے کہ جس نے نماز جمعہ بے ضرورت یعنی بے عذر شرعی ترک کر دی وہ منافق لکھا گیا۔

**مسائل :** شہر میں نماز جمعہ فرض ہے۔ دیہات میں نماز جمعہ بائز ہے یا نہیں اس میں علماء مختلف ہیں۔ نماز جمعہ کے ادا ہونے کے واسطے بقول حنفیہ کئی شرطیں ہیں۔ شہر یا شہر کا کنارہ۔ بادشاہ ہو یا بادشاہ کا نائب۔ ظہر کا وقت ہو۔ نماز کے پہلے وقت ظہر میں خطبہ ہو۔ جماعت ہو۔ اذان عام ہو۔ مگر بعض کے نزدیک کوئی شرط نہیں۔ شہر کی تعریف میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے جہاں امیر و قاضی شرع کے حکم اور اس کی حدیں جاری کرتا ہو۔ بعض کے نزدیک وہ جگہ جہاں کہ سب سے بڑی مسجد میں وہاں کے لوگ اکٹھے ہوں تو سہانہ سکیں۔ شہر کا کنارہ وہ مقام ہے جو شہر کے متصل اور اُس کے فائدے کے لئے ہو جیسے گھڑ دوڑ یا پریڈ وغیرہ۔ جماعت کی یہ حد ہے کہ امام کے سوائے مرد ہوں۔ ان لوگوں پر جمعہ فرض نہیں : مسافر۔ بیمار۔ غلام۔ عورت۔ لڑکا۔ دیوانہ۔ اندھا۔ لنگڑا۔ قیدی۔ جمعہ کے دن کپڑے بدلنا خوشبو لگانا اور نہانا مستحب ہے۔ واجب ہے کہ مسجد جانے کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ طہارت و دبستی لباس وغیرہ اسی سعی میں داخل ہے مگر نہ اس طوالت و تکلف سے کہ مسجد جانے میں توقف ہو۔ وقت اُٹانا کافی ہے۔ اذان کانوں سے سُننا شرط نہیں پس نہیں غدار اُن کو جو کہ شغل یا بُعد کی وجہ سے اذان سُن نہ سکیں۔ جہاں کئی مسجدوں میں جمعہ ہوتا ہے وہاں اس مسجد کی پابندی لازم ہے جس کا عادی ہو یا جس کا عازم ہو۔ اور اگر اس میں نماز نہ پڑھی تو پچھلی مسجد کی اذان جس کے بعد نماز نہیں اس پر موجب سعی ہے۔ اذان جمعہ

سُن کر دوسرے دو مظلوموں کو اور تیسری دفعہ ذکر وغیرہ کچھ ہو اس طرح جائز نہیں کہ سعی واجب کو روک دے یا سماعت خطبہ یا حضور نماز سے مانع ہو۔ خطبہ جمعہ واجب ہے۔ خطبہ پہلے ہونے چاہیے اور کلام و نماز منع ہیں۔ بقول امام اعظم رحمہ اللہ خطبہ میں مطلق ذکر کافی ہے مگر بقول دیگر علماء ذکر طویل اور دو خطبہ ہونا چاہیئے۔ اور اس پر فتویٰ ہے۔ قبل نماز جمعہ کے انتظار و انتہام میں رہنا مناسب ہے۔ جمعہ کو بعد نماز جمعہ دینی کام ہو یا دنیاوی موجب برکت ضرور ہے۔ . . . . .

## (۶۳) سُورَةُ مُنَافِقُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{نوٹ:- شان نزول یہ ہے کہ غزوہ بنی مصلط میں مہاجر اور انصار کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا۔ اس میں ایک مہاجر نے خفا ہو کر انصار میں سے ایک کو تھپڑ مار دیا۔ مہاجر اور انصار میں اس قدر جھگڑا ہوا کہ دونوں نے اپنے اپنے فرقے کو پکارا۔ اس میں ابی بن سلول نے طعنہ و تشنیع کی بہتیری باتیں کیں اور یہ بول اٹھا کہ مدینہ پہنچ کر مہاجرین کو ہم لوگ کچھ خرچہ نہ دیں گے۔ اور وہ تنگ ہو کر مارے جھوک پیاس کے مدینہ سے نکل بھاگیں گے۔ زید بن ارقم نے اس خبر کو جناب حضور میں پہنچایا آنحضرت صلعم نے ابی سے پوچھا۔ وہ صاف انکار کر گیا۔ زید بن ارقم کو سخت ندامت ہوئی۔ آخر ش اس سورہ کو اللہ نے نازل کر کے زید کو سچا اور ابی کو جھوٹا ٹھہرایا۔ . . . . .

{خلاصہ:- (۱) پیغمبر صلعم سچے پیغمبر ہیں۔ (۲) حالات منافق اور ان کی سزا۔ (۳) منافقوں کا قول کہ پیغمبر صلعم اور مہاجرین کے لئے خرچ نہ کرو اور ان کو مدینہ سے نکال باہر کرو۔ اس کا جواب۔ . . . . .

**مطالب:-** پیغمبر صلعم بیشک خدا کے رسول ہیں۔ اللہ اُس کو خوب جانتا ہے۔

حالات منافق۔ منافق پیغمبر صلعم کے سامنے قسمیہ کہتے ہیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں لیکن دراصل (دل میں ایسا نہیں سمجھتے اور اس لئے) جھوٹ بولتے۔ قسموں کو

آؤ بنا رکھا ہے اور اسلام سے لوگوں کو روکتے ہیں (یا خود اسلام اختیار کرنے سے باز رہتے)۔ اور یہ بڑا کرتے ہیں۔ بسبب اس کے کہ پہلا اسلام بنا ہر کر کے بعدہ کفر کرتے اللہ نے ان کے دل پر مہر کر دی ہے اور اس لئے (حق و باطل کو) نہیں سمجھتے (بہ اعتبار جسم کے بڑے ذیل و ذول کے لوگ ہیں۔ باتیں خوب چکنی چھڑی بناتے ہیں۔ لیکن بیکار ہیں۔ کسی مصروف کے نہیں اور بالکل کھوکھ ہیں۔ ایسے بزدل ہیں کہ جب کسی آواز کو سنتے تو سمجھتے ہیں کہ اُن پر کوئی بلا پہنچ گئی۔ پیغمبر صلعم کے پاس چلنے کو کہا جاتا ہے تاکہ وہ اُن کے گناہوں کو بخشوائیں تو اپنے سروں کو ہاتے ہیں۔ جانے سے رکتے ہیں اور غور کرتے ہیں۔ (کفر کی طرف) بہکے جا رہے ہیں۔ پیغمبر صلعم کے دشمن ہیں (پس) اُن پر اللہ کی مار ہے۔ اللہ اُن کے گناہوں کو نہ بخشے گا (جب تک وہ منافق ہیں)۔

اللہ بدکار قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔  
لوگو! منافقوں سے بچو۔

منافقین لوگوں (یعنی انصار) کو بہکاتے ہیں کہ پیغمبر صلعم کے ساتھیوں (یعنی مہاجرین) پر پسیدہ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ (عاجز ہو کر) مدینہ سے نکل یا میں (اُبی) نے یہ بات غزوہ بنی المصطلق میں کہی تھی۔ اُس کو اللہ تعالیٰ دُہراتا ہے)۔ لیکن منافق اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ آسمان و زمین کے خزانے تو اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہیں (پھر منافق مہاجرین پر کہاں تک روزی تنگ کر سکتے ہیں یہ اُن کی یہودہ گوئی ہے)۔

منافقین کہتے کہ جب مدینہ کو (غزوہ بنی المصطلق سے) واپس آ جائیگے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے (منافق اپنے آپ کو صاحبِ عزت بتاتے اور پیغمبر صلعم اور آپ کے ساتھیوں کو ذلیل سمجھتے۔ اُبی نے غزوہ بنی المصطلق میں یہ بات کہی تھی اُس کو اللہ تعالیٰ دُہراتا ہے اور منافقوں پر تازیانہ پھسکارتا ہے)۔ مگر منافقین اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اصل عزت تو وہی ہے جو اللہ اور رسول اور مسلمانوں کی ہے۔ (اور یہ منافقین تو خود ذلیل و خوار ہیں)۔

{نتائج:- قسم بلا ضرورت نہ کھاؤ۔ آدمی کی صورت و لباس پر اور ظاہری

شرافت پر نظر نہ چاہیے بلکہ سب سے پر۔ قصور وار کو برابر خوف انگارہ بتا ہے۔ پیغمبر ﷺ شفیع ہیں۔ عالم بے عمل نہ بنو۔

{ خلاصہ :- (۱) بہ سبب مال و اولاد کے ذکر الہی سے غفلت کی ممانعت۔ (۲) قبل موت کے خیر و خیرات کا حکم۔ (۳) موت میں تاخیر نہیں۔ (۴) اوصاف باری تعالیٰ۔

مطالب :- مسلمانو! خیال رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو یاد الہی سے غافل نہ کر ڈالیں۔ اگر ایسا ہوگا تو تم سب بڑے گھائے میں رہو گے۔ قبل موت کے کر دھرو اور راہِ خدا میں خرچ کر لو۔ کیونکہ موت آنے پر مہلت نہیں ملتی۔

اللہ لوگوں کے فعلوں کو خوب جانتا ہے۔

{ نتائج :- ذکر الہی ہمہ دم کیا کرو۔ زن و فرزند سے محبت کرو مگر ہاں اس قدر نہیں کہ خدا کو بھول جاؤ اور ذکر الہی کو بالائے طاق کر دو۔ بلکہ لطف یہ ہے کہ دنیا کے تعلقات میں رہ کر ذکر الہی کیا کرو اور اطاعت خداوندی پر کمر بستہ رہ کر و تو کیا کہنا ہے۔

..... اہل دنیا کا فرانِ مطلق اند

روز و شب در ذق نرق و در بق بق اند

چیست دنیا از خدا غافل بدن

نے فحاش و نقرہ و فرزند و زن .....

## (۶۴) سُورَةُ تَغَابُن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) تسبیح الہی۔ (۲) اوصاف باری تعالیٰ۔ (۳) رسالت

(۴) کافرینِ ماسبق کی سزا بہ سبب نافرمانی و انکارِ رسول۔ (۵) انکارِ قیامت و

جزا کا رد۔ (۶) مومنین کو کار کا اجر۔ کافروں کی سزا۔ (۷) حکم کہ اللہ۔ رسول۔

اور قرآن پر ایمان لاؤ۔

**مطالب :-** (بیان توحید :- لوگو! آسمان وزمین کی مخلوقات اللہ ہی کی تسبیح و تقدیس کرتی رہتی ہیں۔ ساری سلطنت اُسی کی ہے۔ سب چیزوں پر وہی قادر ہے۔ سب تعریف اُسی کے لائق ہے۔ اُسی نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن۔ تم کو اُسی نے اچھی صورتوں میں پیدا کیا۔ آسمان وزمین کو ٹھیک طور پر (مصلحتاً) اُسی نے بنایا۔ وہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ آسمان وزمین کی کل چیزوں کا علم اُسی کو ہے۔ تمہارے ظاہر و مخفی کاموں کو اور ظہن کی باتوں کو وہی جانتا ہے اور پھر اُسی کی طرف سب کو لوٹ جانا ہے۔

(بیان رسالت :- کافرو! کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ کافران ماسبق کو اپنے اعجاز کی سزا دنیا میں مل چکی اور آخرت میں بھی) عذاب ہوگا۔ اس لئے کہ اُنہوں نے رسولوں کا کہا نہ مانا اور کہا کہ کیا آدمی ہی ہم کو ہدایت کریں گے۔ سو وہ کافر ہو گئے تھے اور منہ موڑا تھا۔ (جواب ہے کافروں کا جو کہتے کہ پیغمبر صلعم تو محض ایک آدمی ہیں اور آدمی پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ کافراننا بھی نہیں دیکھتے کہ پہلے پیغمبر بھی تو آدمی ہی تھے۔ اُسی طور سے آنحضرت صلعم آدمی ہیں اور پیغمبر بھی)۔

(آپس اگر کافر ایمان نہیں لاتے تو) اللہ بے پروا ہے اور سب خوبیوں سے موصوف ہے۔ (کفار ایمان لائیں یا نہ لائیں اللہ کو اس سے کوئی مطلب نہیں۔ ایمان لانے میں انہیں کا فائدہ ہے نہ خدا کا۔ اگر کوئی بندہ اللہ کی اطاعت نہ کرے اور رسول کے کہنے پر نہ چلے تو اُسی کا نقصان ہے نہ کہ خدا اور رسول کا)۔ (بیان معاد) کافر کہتے ہیں کہ وہ سب قیامت میں نہ اُٹھائے جائیں گے۔ (یہ خیال محض غلط ہے) ضرور اُٹھائے جائیں گے۔ جمع کئے جائیں گے۔ سب کو اللہ کی طرف ضرور لوٹ کر جانا ہوگا۔ اور سب کے اعمال وہاں بتا دئے جائیں گے۔ اور یہ سب باتیں اللہ کے نزدیک آسان ہیں۔ اور اُن کے اعمال کے بدلے میں جزا و سزا ملے گی (اور وہ یہ ہے کہ)۔

جو اللہ پر ایمان لاتے اور نیک عمل بھی کرتے ہیں۔ اُن کے گناہ کو اللہ دھو دیکا اور جنت نصیب کرے گا۔ اور یہ بڑی کامیابی ہوگی۔

جو کفر کرتے اور اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ دوزخی ہوں گے۔

(نہیں) لوگو! اللہ و رسول اور قرآن پر ایمان لاؤ۔

{ **نتیجہ** :- لوگوں کو لازم ہے کہ اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہیں اور اُس کی نعمتوں کا شکر کیا کریں۔ مومن نیکو کار بنو۔ کفر نہ کرو۔ کُتُبِ اِہی کو مانو۔ . . . . . }

{ **خلاصہ** :- (۱) مصیبت بہ اذن اللہ آتی ہے۔ (۲) مومن کو ہدایت۔ (۳) حکم رسول پر چلو۔ انحراف کی مٹا ہی۔ (۴) رسول کا کام۔ (۵) توکل کا حکم۔ (۶) اہل و عیال جو دشمن دین ہوں اُن سے پرہیز کا حکم۔ (۷) اللہ سے بچنا استطاعت ڈرنے۔ احکام کو ماننے اور خیرات کرنے کا حکم۔ (۸) جو لاپچی نہیں اُن کو فلاح ہے۔ (۹) قرض حسنا کا ثواب۔ (۱۰) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . . }

{ **مطالب** :- بے اذن خدا کے کوئی مصیبت کسی پر نہیں آتی۔ (کفار مکہ کہتے کہ اگر اسلام سچا دین ہوتا تو مسلمانوں پر مصیبت کیوں نہیں آتی یہ خیال غلط ہے کیونکہ دین کو دنیاوی مصیبت پر سچا جھوٹا سمجھنا لغو ہے۔ دنیاوی مصیبت اللہ کسی مصلحت سے دیتا ہے۔ اور یہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اس میں کسی کا اجارہ نہیں۔ یہ آیت کفار کے خیال باطل کو رد کرتی ہے۔ }

جو اللہ پر ایمان رکھتے اللہ اُن کے دل کو (مصیبت میں صبر اور رضا کی) راہ پر لگا دیتا ہے۔

لوگو! اللہ و رسول کے حکم کو مانو۔ اگر تم مٹے ہوئے ہو (اس میں پیغمبر صلعم کا کوئی نقصان نہیں کیونکہ) ہمارے رسول کا کام سمجھا دینے کا ہے (کہ اللہ کے حکم پر چلو۔ ماننے نہ ماننے کا تو کام تمہارا ہے۔

..... مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے

وہ نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں۔ . . . .

مومنین اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

مسلمانو! اُن بیویوں اور اولاد سے جو تمہارے دین کے دشمن ہوں احتیاط کرتے رہو۔ (یعنی ایسی الفت و محبت سے پرہیز کرو۔ کیونکہ) تمہارے مال اللہ

تمہاری اولاد تمہارے لئے آزمائش ہیں ان جنجال میں رہ کر بھی نیک عمل کرو  
تو بڑا اجر ہے۔

(۵) ... لطف جب ہے رہ کے دنیا ہی میں دنیا چھوڑ دے

ساتھ ہی ہیں خار و گل پر گل الگ ہے خار سے

(۶) ... ہنچو نیلو فر کہ دردِ دیا و از دریا کنارہ گیر ہست

باش در دنیا و از دنیا کنارہ گیر باش

یا اگر تم حسن خوبی سے ایسی بیوی اور اولاد سے پرہیز کرو گے اور اللہ کی طرف  
رجوع کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو بڑا اجر دے گا۔ کیونکہ

(۷) تعلق حجاب ست و بے حاصلی ۛ چو پیوند با بگسلی و اصلی

(ہاں اگر تمہاری بیوی اور اولاد تم کو دین کی باتوں سے روکیں تو ان پر ظلم  
نہ کرو۔ قتل نہ کرو۔ نہ مارو۔ نہ پیٹو۔ بلکہ اُلفت و محبت سے پرہیز کرو۔ اور ان کے  
قصوروں کو) معاف کرو۔ اور درگزر کرو (تو بہتر ہے کیونکہ اس کا عوض تم کو اللہ  
سے ملے گا کہ) اللہ اپنی مہربانی سے تم کو بخش دے گا۔

مسلمانو! محمدؐ استطاعت اپنی اللہ سے ڈرو (بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت ناسخ  
ہے سورۃ آل عمران کی اس آیت یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حتی تقاتلکم  
سے مگر بات یہ ہے کہ یہ دونوں آیتیں ناسخ و منسوخ نہیں۔ بات یہ ہے کہ اپنی  
لیاقت سے زیادہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حقیقت کو پہچان نہیں سکتا۔ پس  
ڈرنا اپنی استطاعت تک ہو سکتا ہے نہ کہ اپنی لیاقت سے باہر)۔

اللہ کی راہ میں اپنی بھلائی کے لئے خرچ کرتے رہو۔

جو شخص نخل طبعی سے بچا لیا گیا اُس کو فلاح ہے۔ (لاجچ ہو مال کا یا جاہ  
کا یا کسی چیز کا)۔

غ... طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی۔

(۸) ہر آنکس کہ در بند حرص افتاد ۛ وہد خرمین زندگانی بہ باد

مجریات امام غزالیؒ دیکھو)

تو حشی سے اللہ کی راہ میں دینے والوں کو آخرت میں دو گنا ملے گا۔ اور



اُن کو اللہ بخش دے گا۔

اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ وہ بخشنے والا۔ ہریان۔ قدردان۔  
بردار۔ غالب۔ حکمت والا۔ ظاہر و پوشیدہ کا جاننے والا ہے۔ اور ہر چیز کو  
جانتا ہے۔

{نتائج}۔ دنیاوی مصائب سے نیک و بد کی تمیز نہیں ہو سکتی۔ اللہ پر  
بھروسہ رکھو۔ شرک نہ کرو۔ محبت اور تعلق عیال نہ دنیا میں کامیابی کا موقع دیتا  
ہے نہ آخرت میں ہمت کو عالی کر سکتا ہے۔ . . . . {

## (۶۵) سُورہ طلاق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خلاصہ :- (۱) طلاق کا زمانہ - (۲) عدت کی گنتی - (۳) عدت میں مطلقہ کو  
گھر سے نکالنے کی اور اُن کو از خود نکلنے کی منافی (۴) عدت میں نکالنے کی صورت - (۵) حب  
دستور مطلقہ کی طرف رجوع کرنے کی اجازت یا جدائی کی رخصت - (۶) رجعت اور  
جدائی پر گواہی - (۷) مومن اللہ کے احکام کو برتتے - (۸) خدا ترس کی تعریف اور  
اُن کا اجر - (۹) متوکلوں کی تعریف - (۱۰) آئسہ اور نابا انہ اور حاملہ کی عدت - (۱۱) مطلقہ  
کو عدت میں حسن سلوک کے ساتھ رکھنے کا حکم - (۱۲) مُرضعہ مطلقہ یا غیر کی اجرت -  
(۱۳) مفدور سے زیادہ اللہ تکلیف نہیں دیتا ہے - (۱۴) سختی کے بعد آسانی - {  
مطالب :- آئے پیغمبر (اور مسلمانو!) اگر تم کو طلاق دینی ہو تو (بہتر ہے  
کہ) عدت کے اندر (حالتِ ظہر میں قبل و طی کے) طلاق دو (یعنی حیض میں نہیں کیونکہ  
حیض میں طلاق دو گے تو وہ حیض شمار میں نہ آئے گا۔ یہ حکم بطور سنت کے ہے نہ  
بطور وجوب کے)۔

مردو! (طلاق کے بعد ہی) عدت کے زمانہ کو گنتے رہو (تاکہ طلاقِ رجعی کی  
میعاد گزر نہ جائے۔ اور پھر رجوع کرنے کا موقع ہاتھ سے جاتا نہ رہے)۔  
مرد کو چاہیے کہ عدت کے زمانے تک مطلقہ کو گھر سے باہر نہ نکالے۔ مگر ہاں اگر  
کوئی بے حیائی کا کام صادر ہوا ہو تو مضایقہ نہیں۔ نہ مطلقہ کو چاہیے کہ اُس زمانے

تک از خود باہر جائے۔ (عدت کے زمانے تک مطلقہ کو مکان دینا چاہیئے۔ اور تان و نفقہ بھی)۔

(طلاق رجعی کی صورت میں) ہو سکتا ہے کہ زمانہ عدت میں مرد مطلقہ کی طرف رجوع کر لے اور دونوں میں ملاپ ہو جائے (یا مذکورہ بالا احکام کے برتنے میں اللہ تعالیٰ کوئی نتیجہ دکھا دے)۔

جو احکام الہی سے تجاوز کر جاتا ہے وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتا ہے (یعنی اُس میں نقصان خود اُسی کا ہے نہ کہ دوسرے کا)۔

مسلمانوں! عدت پوری ہونے کو ہو تو حسب دستور خواہ (طلاق رجعی کی حالت میں بغیر نکاح جدید کے) رجوع کر لو۔ خواہ حسب دستور زحمت کر دو (حسب دستور سے مراد یہ ہے کہ بعد رجوع کرنے کے اُس کے ساتھ اچھی طور سے برتاؤ کرو۔ اور جب زحمت دو تو ہر وغیرہ دے دلا کر الگ کر دو)۔

(وقتِ رجوع یا زحمت کے) اپنے میں سے (یعنی رشتہ دار میں سے یا مسلمانوں میں سے) دو معتبر (عادل اور سچے) گواہ بٹھراؤ کہ وقتِ ضرورت کے وہ سچی گواہی دیں (گواہ کرنا بہتر و مناسب ہے واجب نہیں بقول شافعی ۲ واجب ہے)۔

مذکورہ بالا احکام کو وہ برتتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے (غرض جو اس حکم کو نہیں مانتے وہ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں اور قیامت میں اُن کی سزا ہوگی)۔

خدا ترس کو غمخس ہوتی ہے اور روزی ملتی ہے (یعنی رنج و غم سے رستگاری ہوتی ہے اور روزی ملتی ہے یا جس نے حکم الہی کے موافق طلاق دی اس کے لئے رستہ رجوع کرنے کا عدت میں خدا نکال دیتا ہے۔ اور روزی کی فکر سے طلاق نہ دینی چاہیئے۔ نہ طلاق کے بعد زبردستی روک رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا بے گمان روزی دیتا ہے)۔

جو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے اُس کے لئے اللہ کافی ہے۔ (غرض اللہ ہی پر بھروسہ رکھو وہ تمہاری مشکلات کو حل کرے گا۔

ہے تو کل مجھے اللہ پر اپنے اکبر جس کو کہتے ہیں بھروسہ وہ بھروسہ ہی ہے)۔ (۰ . . .)

اللہ اپنا کام ضرور پورا کرتا ہے (مگر قبل از وقت نہیں کرتا۔ کیونکہ) ہر چیز کا اس نے اندازہ ٹھہرا رکھا ہے (جو مصلحت سے خالی نہیں)۔

تجس (بوڑھی عورت) کو حیض کی امید نہیں اور جس (نبا لاف) کو حیض کی نوبت ہی نہیں آئی ہو ان کی عدت تین مہینے اور اُس کا حساب دنوں سے (یعنی طلاق تین مہینے) کرو۔

حاملہ کی عدت اُس کے بچے جننے تک ہے۔

مطلقة کو عدت تک اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو جہاں تم رہو اور اُس کو ایذا نہ دو۔ (طلاق کی ہر صورت میں عدت تک مکان اور نان و نفقہ دونوں دینا چاہیئے)۔

جو اللہ سے ڈرتے ہیں اُن کے کام کو اللہ آسان کر دیتا ہے۔ اُن کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اُن کو بڑا اجر دیتا ہے۔

جو مطلقہ حاملہ ہو اُس کے بچے جننے تک اُس کا خرچ اٹھاتے رہو۔ اگر وہ دودھ پلائے تو دستور کے مطابق اور اپنے مقدور کے موافق اور باہم رضامندی سے جو طے ہو اُس کو دودھ پلانے کی اجرت دو۔ اگر دوسری عورت اُس لڑکے کو دودھ پلائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ جتنا جس سے ہو سکے اتنا کرے۔

اللہ کسی کو اُس کے مقدور سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے۔ اللہ سختی کے بعد آسانی کر دیتا ہے۔

{مسائل :- اگر حیض میں طلاق دے تو رجوع کرنا واجب ہے۔ اگر طہر

میں بعد و طی طلاق دی تو رجوع مستحب ہے۔ حدیث میں ہے کہ طلاق حیض میں واقع ہو جاتی ہے اور یہ کہ تین طلاقیں ایک بار واقع ہو جائیں۔ اور یہی مذہب حنفیہ کا ہے۔ عدت کی مدت مطلقہ صغیرہ و انسہ کے لئے تین مہینے۔ مطلقہ عائضہ کے لئے تین حیض۔ حاملہ کے لئے وضع حمل تک۔ بیوہ کے لئے چار مہینے دس دن۔ لونڈی کے لئے عدت آزاد کا نصف۔ مگر لونڈی حاملہ کے لئے وضع حمل تک۔ اگر گھر تنگ ہو یا کسی اور وجہ سے ایک میں گزر مشکل نظر آئے تو مطلقہ کے لئے تبدیل مکان جائز۔ اور خود مرد کا چلا جانا اولے ہے۔ جو عورت نکاح سے خارج ہو جائے

اور اپنے لڑکے کو بہ حکم اس کے والد یا دوسرے ولی کے دودھ پلائے تو اُجرت معینہ لینا جائز اور دینا واجب ہے۔ اگر بدون قرار داد اُجرت و اذن والد دودھ پلائے تو اُجرت واجب نہ ہوگی۔ مرد و زن دونوں کو ایسا امر قرار دینا چاہیئے کہ اصلاح و فائدہ مولود پر مبنی ہو۔ اگر عورت کسی وجہ سے عذر کرے تو باپ دوسری دایہ سے دودھ پلا سکتا ہے۔ مرد پر زیادہ اُجرت ماں کو دینا لازم نہیں۔ ہاں یہ اُجرت مثل دوسری دایہ پر مقدم ہے۔ اگر دوسری دودھ پلائی نہ ملے تو ماں مجبور کی جائیگی۔

۲ {خلاصہ: (۱) ہلاکت قوم نافرمان۔ اُن کی سزا۔ (۲) پیغمبر صلعم کا فرض منصبی۔ (۳) اللہ و رسول پر ایمان لانے اور عمل نیک کرنے کا حکم۔ (۴) مومن نیکو کار کا اجر۔ (۵) زمین و آسمان میں احکام الہی کا نزول۔ (۶) اوصاف اللہ تعالیٰ۔

**مطالب:** مسلمانو! خیال کرو کہ بہت اگلے لوگوں نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی تو اُن کو سخت سزا ملی اور ہلاک ہوئے اور (علاوہ بریں قیامت میں) اُن پر عذاب ہوگا۔ پس عقلمندو! بہتر ہے کہ اللہ سے ڈرو۔ اُس پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور نیک عمل کرو۔

مسلمانو! اللہ نے تمہارے لئے قرآن نازل کیا اور رسول (پیغمبر صلعم) بھیجا جو تم کو اللہ کی آیتیں سناتے ہیں۔ تاکہ مومنین نیکو کار کو ہدایت ہو۔ اور ظلمت (کفر) سے نور (اسلام) کی طرف لے چلے۔

عقلمند وہی ہیں جو اللہ و رسول پر ایمان لاتے۔ نیک عمل کرتے ہیں۔

مومن نیکو کار کے لئے جنت ہے اور عمدہ روزی۔

اللہ ہی نے سات آسمان اور زمین بنائے ہیں۔

احکام الہی آسمان و زمین پر نازل ہوتے رہتے ہیں۔ تاکہ لوگ اللہ کی قدرت کو

جانیں۔

اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔

## (۶۶) سُورَةُ التَّحْرِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

**نوٹ :-** اس سورہ میں حلال کو حرام کر دینے کا جو بیان ہے اس میں مفسروں نے بہت اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ شہد کے بارے میں ہے۔ اُس کی حالت یہ ہے کہ جب پیغمبر صلعم حضرت زینبؓ کے پاس جاتے تو وہ پیغمبر صلعم کو اکثر شہد کا شربت بنا کر دیتیں۔ پیغمبر صلعم کا حضرت زینبؓ کے یہاں زیادہ پھرنا دوسری بیویوں کے لئے ناگوار خاطر ہوتا۔ اس لئے حضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ نے مشورہ کیا کہ جب پیغمبر صلعم اور بیویوں کے پاس آویں تو وہ کہیں کہ آپ کے دہن مبارک سے گُذر کی بو آتی ہے چنانچہ جب یہ رائے ہو گئی تو اور بیویوں نے بھی اس پر اتفاق کیا۔ جس بیوی کے پاس آپ تشریف لے جاتے تو وہ کہتیں کہ گُذر کی بو آتی ہے۔ اس پر آنحضرت صلعم نے قسم کھالی کہ شہد نہیں کھائیں گے۔ جس بیوی کے سامنے قسم کھائی تھی انہوں نے دوسری بیوی سے کہ دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے طرف قصہ جاریہ ماریہ قبطیہ کے۔ اُس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت حفصہؓ کی غیبت میں پیغمبر صلعم نے جاریہ ماریہ قبطیہ کو حضرت حفصہؓ کے حجرے میں بلوایا اتفاقاً حضرت حفصہؓ اُس وقت پہنچ گئیں اور حجرے کا دروازہ بند دیکھ کر رونے لگیں۔ پیغمبر صلعم نے اس حالت کو دیکھ کر حضرت حفصہؓ کی خوشنودی کے واسطے قسم کھالی کہ ماریہ قبطیہ کو ہم نے اپنے نفس پر حرام کر لیا۔ اور بقول بعض پیغمبر صلعم نے حضرت حفصہؓ کی تسکین و تسفی کی خاطر یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے بعد ابو بکرؓ و عمرؓ خلیفہ ہوں گے۔ پیغمبر صلعم نے حضرت حفصہؓ کو منع کر دیا تھا کہ اس بات کی کسی کو خبر نہ ہو مگر انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ دیا۔ خداوند تعالیٰ نے اس بات کی خبر پیغمبر صلعم کو بذریعہ وحی کے دے دی کہ تمہارا راز افشا ہو گیا۔۔۔

**خلاصہ۔۔۔** (۱) حلال کو حرام کرنے کی منافی۔ (۲) قسم کا کفارہ۔ (۳) پیغمبر صلعم کا اپنی حرم محترم کے ساتھ خفیہ کلام اور اُس کا افشا ہونا۔ (۴) حضرت عائشہؓ و حفصہؓ کو توبہ کرنے کا حکم۔ (۵) پیغمبر صلعم کے مددگار اللہ جبرئیل فرشتہ۔

اور مومن ہیں۔ (۶) پیغمبر صلعم کو بہتر سے بہتر بیویاں مل سکتی ہیں۔ (۷) عمل نیک کرنے کا اور اہل و عیال کو علم سکھانے کا حکم۔ (۸) کافروں کی سزا۔ (۹) اوصاف اللہ تعالیٰ۔

**مطالب :-** آئے پیغمبر! جو چیزیں (یعنی شہد یا جاریہ ماریہ قطیبہ) خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہیں تم اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لئے (اپنے اوپر) حرام نہ کرو (اور تم نے جو قسم اس بارے میں کھالی ہے تو اس قسم کو توڑ دینا فرض ہے اور اللہ نے اس کا کفارہ مقرر کر دیا ہے)۔

(مسلمانو! تم کو لازم ہے کہ اس قسم کی قسموں کو توڑ ڈالو۔ کیونکہ) خدا نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کے توڑ ڈالنے کا ٹھہراؤ مقرر کر دیا ہے (یعنی کفارے مقرر کر دیئے ہیں تو بہتر ہے کہ قسم کو پورا نہ کرو اور حلال کو اپنے اوپر حرام نہ کرو۔ بلکہ کفارہ دیکر قسم کو توڑ دو اور اس کا کفارہ یہ ہے غلام آزاد کرنا۔ یا دس مسکینوں کو کپڑا دینا۔ یا دس مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ یا اگر مقدور نہ ہو تو تین روزے رکھنا)۔

جب پیغمبر صلعم نے اپنی بیوی (حضرت حفصہؓ) سے ایک بات (یعنی ماریہ قطیبہ) کو اپنے اوپر حرام کرنا یا اس بات کا اظہار کرنا مقصود ہے کہ میرے بعد ابو بکر رض و عمرؓ خلیفہ ہوں گے یا شہد کا حرام کرنا) چپکے سے کہی۔ پھر جب حضرت حفصہؓ نے حضرت کے اس راز کی (خبر) حضرت عائشہؓ کو (دید) تو خداوند تعالیٰ نے پیغمبر صلعم کو یہ بات (حضرت حفصہؓ نے جو حضرت عائشہؓ سے کہا) بخا دی (کہ تمہارا بھید کھل گیا۔ اور حضرت حفصہؓ نے تمام واقعہ کی خبر حضرت عائشہؓ کو دیدی۔ تب پیغمبر صلعم نے حضرت حفصہؓ سے استفسار کیا کہ اس راز کو کیوں کہہ دیا۔ اُس پر) اُنہوں نے (یعنی حضرت حفصہؓ نے) پوچھا کہ آپ کو کس نے کہا۔ پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے اطلاع دیدی۔ اور بعض بات کو پیغمبر صلعم نے اُن سے (یعنی حضرت حفصہؓ سے) کہا اور بعض کو چھپا رکھا۔ (پھر اللہ تعالیٰ حضرت حفصہؓ و حضرت عائشہؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرماتا ہے کہ) تمہارے دل کچی کی طرف واقع ہوئے ہیں۔ بہتر ہے کہ اللہ سے توبہ کرو۔ اور اگر پیغمبر صلعم کو آرزو

کرنے کا خیال ہے تو جان لو کہ پیغمبر صلعم کے مددگار اللہ و جبرئیل و میکائیل و نیکوکار مسلمان اور فرشتے ہیں (پھر ان سب مددگاروں کے مقابلے میں تم دونوں کی بن نہیں پڑ سکتی)۔

(پیغمبر صلعم کی بیویوں کو چاہیے کہ پیغمبر صلعم کے دل دکھانے سے باز آئیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے پیغمبر کی بیویاں! اگر پیغمبر صلعم تم کو طلاق دیں تو اولاد عورتیں مل سکتی ہیں جو تم سے بہتر اور افضل ہوں۔ فرماں بردار۔ ایمان دار۔ نمازی۔ توبہ کرنے والیاں۔ عبادت گزار۔ روزہ دار۔ بیوہ۔ اور کنواریاں۔

مسلمانو! اپنے کو اور اپنے اہل و عیال کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ۔ (یعنی خود بھی ایمان لاؤ اور عمل نیک کر دو۔ اور اپنی اولاد کو اس کا عمل بناؤ)۔

دوزخ پر فرشتے متعین ہیں۔

قیامت میں کافروں کو اُن کے کٹے کا بدلہ ملے گا اور کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔

اللہ بخشنے والا۔ مہربان۔ مولا۔ دانا حکیم۔ خبردار ہے۔

{نوٹ :- نیک عمل کرنا لازم ہے۔ اپنے اہل و عیال کی اصلاح کرنی چاہیے۔

نتائج :- کسی کا بھید افشا نہ کرنا چاہیے۔ اپنے راز کو کسی سے کہنا نہ چاہیے۔ قصور پر توبہ کرنی چاہیے۔ شوہر کی اطاعت کرنی چاہیے۔ بغض و عداوت کو دل میں راہ دینا نہ چاہیے۔

مسائل :- قسم جو قابل برتنے کے نہیں اُس کا کفارہ دیکر ضرور توڑ دینا چاہیے۔ بیوی کی خوشنودی کے لئے از حد تجاوز نہ کرنا چاہیے۔ نیک عمل کرنا لازم ہے۔ حلال کو اپنے اوپر حرام کرنا منع ہے۔

خلاصہ :- (۱) توبہ کرنے کا اجر۔ (۲) قیامت میں پیغمبر صلعم اور مومنوں کی عزت۔ (۳) کافر اور منافق کے ساتھ جہاد کا حکم۔ (۴) نوح و لوطؑ کی بیویوں

کی اور فرعون کی بیوی اور مریم ؑ کا ذکر اور اس میں عبرت خیز نتیجہ۔ (۵) قدرت اللہ تعالیٰ۔ . . . . {

**مطالب :-** مسلمانو! سچی توبہ کرو۔ شاید کہ اللہ تمہارے گناہ کو معاف کر کے جنت میں جگہ دے۔

اللہ پیغمبر صلعم کو اور اُن کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں قیامت میں رسوا نہ کرے گا اور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف (ایمان کی) روشنی چلیگی اور یوں دُعا کرتے جائیں گے

۵ رکھ ہمارے نور کو تو برقرار ہر اندھیرے سے ہمیں رکھ برکنار  
پوری کریا رب ہماری روشنی اور ہماری مغفرت کراے غنی  
تو ہر اک شے پر ہے قادر بیگماں سب تو کر سکتا ہے اور رب جہاں  
اسے پیغمبر! کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کرتے رہو اور اُن پر سختی کرو  
کفار اور منافق کا ٹھکانا دوزخ ہو گا۔

کافر اور مسلمان کے لئے یہ تمثیل ہے اور دونوں ہی کے لئے عبرت ہے کہ نوح ؑ و لوط ؑ کی بیویاں باوجود اس کے کہ وہ دونوں پیغمبر کی بیویاں تھیں کافر ہو گئیں اور اُن کو دوزخ میں جگہ ملی اور اس آفت و عذاب سے اُن کو کوئی بچانے والا نہیں۔ فرعون کی بیوی (آسیہ) باوجود اس کے کہ وہ ایک کافر کی بیوی تھیں (نیکو کار ہوئیں) اور اُن کو جنت میں جگہ ملی۔ اور مریم ؑ نے اپنی عصمت کو قائم رکھا یہاں تک کہ اللہ نے رُوح پھونکی (اور عیسیٰ ؑ پیدا ہوئے)۔

اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

**{نتائج :-}** کفر نہ کرو۔ تفاق نہ کرو۔ حسب و نسب کچھ کام نہیں دیتے۔ عبادت ایمان اسلام بہتر ہے حسب و نسب کی شرافت سے۔ راہِ راست پر لانا کسی کے اختیار میں نہیں۔ . . . . {



## (۶۷) سُورَةُ مُلْكٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) خدا تعالیٰ کی برکت و قدرت و اختیار - (۲) موت و حیات کی مصلحت - (۳) آسمان کی بناوٹ - (۴) شیطانوں کے لئے شہاب - اُن کی سزائے اخروی - (۵) منکروں کے واسطے عذاب - (۶) مومنوں کے لئے بخشش و بزرگی - (۷) اوصافِ باری تعالیٰ - . . . . . }  
مطالب :- اللہ تعالیٰ بڑا بابرکت ہے۔ اور ساری سلطنت اُسی کے اختیار میں ہے۔ اور ہر چیز پر وہی قادر ہے (مثلاً) موت و حیات کا پیدا کرنا۔ بلا کسی نقص کے سات آسمانوں کو تہ بہ تہ بنانا۔ آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین کرنا۔ شہاب کو شیاطین کے لئے زدنانا۔

موت و حیات کے بنانے میں یہ مصلحت ہے کہ لوگوں کی آزمائش ہو کہ کون نیک عمل کرتے ہیں (اور کون عمل بد کرتے۔ حیات کا زمانہ عمل کرنے کا ہے موت میں اُس عمل کا پھل ملے گا)۔

لوگو! (بھلا یہ تو کہو کہ) اللہ کی بناوٹ میں تمہیں کچھ قبیح (اور خرابی بھی) معلوم ہوتی ہے؟ (اگر تم ایسا خیال کرتے ہو کہ کوئی قبیح ہے یا تم اس بات کو دیکھنا چاہتے ہو) تو تم ایک بار (ایک بار نہیں) دوبار۔ (دو بار نہیں) تین بار (تین بار نہیں) بلکہ جتنے بار تمہارا جی چاہے) دیکھو (اور نظر غور سے دیکھو) کہ کوئی قبیح معلوم ہوتا ہے مگر (تم ہرگز کوئی قبیح نہ پاؤ گے۔ آخرش نتیجہ یہی ہوگا کہ) تمہاری نظر تمہاری طرف کھسکا کر اور تھک کر لوٹ آئیگی (غرض اس بات سے اور اسے خیال سے نادام ہو جاؤ گے)۔

ستارے شیاطین کے لئے زد (بھی) ہیں۔

شیاطین کو دوزخ ہے۔

جو اللہ کے منکر ہیں اُن کے لئے جہنم ہے۔ اور اُس میں سخت سزا ہوگی۔ دوزخ اور کافر کے درمیان (جہنم میں) سوال و جواب ہوگا۔ کافروں اقرار

کرنے کے پیغمبر اُن کے پاس آتے رہے لیکن اُنہوں نے اُن کا کہا نہ مانا اور اُلٹے اُن کو جھٹلاتے رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گرفتارِ عذاب ہوئے۔ اور اگر پیغمبروں کا کہا مانتے تو دوزخی نہ ہوتے۔

جوین دیکھے اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اُن کے لئے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔

اللہ (لوگوں) کے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ اُن کے دلی خیالات سے واقف ہے۔ باریک بین۔ خبردار۔ بڑا بخشنے والا۔ بڑا زبردست ہے۔

{نتائج :-} خلقتِ الہی میں کوئی عیب و نقصان نہیں۔ نیک عمل کرو۔

اللہ کا انکار نہ کرو۔ پیغمبروں کا کہا مانو۔ سنتِ نبوی پر چلو۔ . . . .

{خلاصہ :-} (۱) ذکرِ قدرتِ الہی و نعمتہائے نامتناہی۔ (۲) اگلے

جھٹلانے والوں کی ہلاکت۔ (۳) ایمان توکلِ شکر کا حکم۔ (۴) نعمتِ الہی پر

لوگوں کا شکر نہ کرنا۔ (۵) سوالِ منکرین دربارہٴ قیامت اور اُس کا جواب۔

(۶) حالِ بدکار و نیکو کار۔ . . . .

مطالب :- اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کی چند مثالیں بیان کرتا ہے

جیسے کہ زمین کو نرم کرنا اُس میں رستے بنانا۔ کھانے کی چیزیں اُگانی۔ پرندوں کو

(ہوا پر) تھامے رہنا۔ انسان کو آٹھ کان دل دینا۔ انسان کو تمام رُخے زمین

پر پھیلائے رکھنا۔ اور فرماتا ہے کہ لوگو! تم ہم سے ڈرتے رہو۔ ہم کو قدرت ہے کہ

تم کو زمین میں دھسا دیں یا تم پر پتھر برسادیں۔ ذرا غور تو کرو کہ اگلے لوگوں نے

ہم کو جھٹلایا تو ہم نے اُن پر کیسا عذاب نازل کیا۔ (پس اگر تم بھی ایسا کرو گے

تو تمہاری بھی حالت ویسی ہی ہوگی)۔ اور سوائے ہمارے تمہاری کون مدد

کر سکتا ہے۔ اور روزی دے سکتا ہے۔ اور پانی خشک ہو جاوے تو کون

جاری کر سکتا ہے۔ ہمیں پر بھروسہ رکھو۔ میرا ہی شکر ادا کرو۔ ہمیں سب

کے معبود ہیں۔ اور پھر تو تم کو ہمارے ہی پاس واپس آنا ہے۔

کافر دھوکے میں پڑے ہیں۔ سرکشی پر اڑے ہیں۔

لوگو! اللہ کی نعمتوں کا شکر بہت کم ادا کرتے ہو۔ لازم ہے کہ اللہ کا شکر

برایا داکرتے رہو)۔

آسے پیغمبر اکافروں سے کہو کہ میرا اور میرے ساتھیوں کا جو حال ہو سو ہو۔ یہ تو کہو تم کو کون بچا سکتا ہے۔

آسے پیغمبر اتم سے کافر پوچھتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی۔ تو ان سے کہ دو کہ اس کو اللہ ہی جانتا ہے (مجھ کو اس کا علم نہیں)۔

قیامت کا حال کافروں کو قیامت ہی میں معلوم ہو جائے گا جب ان کے چہرے بگڑ جائیں گے اور وہیں دیکھ لیں گے کہ (دنیا میں) دوزخیوں (مومن و کافر) میں سے کون گمراہ تھا۔

مسلمان کا ایمان اللہ ہی پر ہے اور اُسی پر بھروسہ ہے۔

{نتیجہ:-} اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہو۔ قیامت یسحق ہے۔ قیامت کے وقت کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں۔ . . . . }

## (۶۸) سُورَةُ ن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:-} (۱) کافروں کا جواب کہ پیغمبر صلعم دیوانے نہیں۔ (۲) ہشیش گئی کہ کافروں کی ہدایت و گمراہی کا علم ہو جائیگا۔ (۳) اخلس بن شریق کی اطاعت سے مناہی۔ (۴) کفار مکہ پر تہدید کہ ان کی آزمائش فتنہ اصحاب باغ کے ہوگی۔ (۵) کفار کی دینی و دنیوی سزا۔ (۶) صفات باری تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب:- آسے پیغمبر اقسما ہم کہتے ہیں کہ بفضلِ الہی تم دیوانے نہیں۔ (جیسا کہ کافر گمان بیہودہ کرتے ہیں)۔ بلکہ تمہارے اخلاق یڑے ہیں (اور تم اخلاق کے پتکد ہو)۔ اور تم پر اللہ کی نعمت ہے اور تمہارے لئے غیر منقطع اجر ہے۔ اور تم راہِ راست پر ہو۔ (خالقِ عظیم کے متفرق مطالب کو تفسیروں میں دیکھو)۔

اللہ تو خوب جانتا ہی ہے کہ کون راہِ راست پر ہے اور کون گمراہ ہے (یعنی پیغمبر صلعم اور مومن نیکوکار راہِ راست پر ہیں اور کفار گمراہی میں ہیں)۔ اور اسے

پیغمبرِ اتم کو اور کافروں کو بھی عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ تم میں سے کون محضوں ہے (جبکہ کافروں کو شکست ہوگی۔ یا جب کافروں کے سر پر قحط آ پڑے گا۔ یا جب قیامت میں یہ سب عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ یا جب دینِ اسلام پھیلے گا اور مذہبِ کفار مقہور ہوگا)۔

اُسے پیغمبرِ اکافر چاہتے ہیں کہ تم (دین کے کام میں) ڈھیلے ہو جاؤ (تو ایسا نہ کرنا) اور کافروں کے بہکانے میں نہ آجانا۔ (پیغمبرِ صلعم کو کفار مال و دولت اور سرداری دینے کی ترغیب دیتے اور کہتے کہ یہ سب چیزیں لیجئے اور ہمارے معبودوں کی مذمت نہ کیجئے پیغمبرِ صلعم نے صاف انکار کیا)۔ اور اُس شخص کے کہنے میں نہ رہنا جو بہت قسمیں کھاتا ہے۔ رذیل الطبع ہے طعن کرنے والا ہے۔ چغل خور سخن چین ہے اچھے کاموں سے روکتا ہے (یا بخیل ہے)۔ حد سے گزرا ہوا ہے۔ سخت گنہگار ہے اکھڑ ہے۔ بدنام ہے (یا ولد الزنا ہے)۔ یا ہر طرح کی دنیاوی آسائش رکھنے کے بعد بھی ظالم ہے۔ (دیکھو اتقان)۔ مال داو لا دپر مغرور ہے۔ اور قرآن کی آیتوں کو گدشتہ لوگوں کی کہانیاں کہتا ہے۔ (دراوہ صبر کرے) ہم عنقریب اُس کی ناک پر داغ لگائیے (اشارہ ہے اخنس بن شریق کی طرف جس میں یہ سب اوصاف موجود تھے۔ اور جنگِ بدر میں اس کی ناک زخمی ہوئی تھی وہ زخم اچھا نہ ہوا۔ اور اُسی میں واصلِ جہنم ہوا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کفار (مکہ) کی آزمائش ویسی ہوگی جیسے کہ اگلے زمانے میں باغ والوں کی آزمائش ہوئی تھی۔ باغ والوں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ باغ میں اتنا سویرے جائیں گے کہ اُس وقت تک کسی مسافر کا گزر بھی نہ ہو۔ قسم بھی کھا بیٹھے کہ خوب میوے توڑیں گے۔ اور اُن کو اس کا اس قدر وثوق تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ بھی نہ کہا۔ چنانچہ بڑے بڑے تڑکے وہ سب باغ میں گئے تو دیکھا کہ باغ اجڑا ہوا ہے۔ بہت ہی شرمندہ ہوئے اور آپس میں ملامت کرنے لگے۔ آخر ش اپنی خطا پر نادم ہو کر اپنے قصور کا اقرار کیا۔ پھر انہوں نے توبہ و استغفار کی۔ (اس باغ کا نام فروان تھا یمن کے شہر صنعاء میں واقع تھا)۔ یہ نو دنیاوی مصیبت ہے۔ آخر وہی عذاب تو کہیں بڑھا چڑھا ہوگا۔ (کافروں کو سمجھنے ہی نہیں)۔

اللہ کی ذات پاک ہے۔

**{نوٹ :-}** کفار سے ایسا فیصلہ کہ تم اپنے کفر و عناد میں نرمی و قلت کرو ہم بعض طریق اسلام سے باز آئیے گئے جائز نہیں۔ ہاں کسی مجبوری پر بعض عنوان سے اجازت ہو سکتی ہے۔ مال و اولاد صلحاے مومنین کے لئے دولت اور عاصی فاسق کے حق میں اسباب کفر و عصیاں سے ہے۔ اکثر کے لئے حکم کل کا ہے۔ عزم میں انشاء اللہ کہنا بہتر ہے۔ مشورے میں کثرت رائے بہتر ہے۔ اگرچہ یہ ضرور نہیں کہ اسی رائے کا کاربند ہو۔ توکل اس کا نام نہیں کہ صرف اللہ پر ٹیک لگائے بیٹھے رہو۔ بلکہ تدبیر ضرور کرو اور اُس کے ساتھ اللہ پر بھروسہ کامل رکھو۔ . . . .

**نتائج :-** دین اسلام میں کوتاہی نہ کرو۔ دین میں کافر کی بات نہ مانو۔ ردیل الطبع نہ بنو۔ ظنہ زنی۔ چغلیوری۔ سخن چینی۔ اللہ کی نافرمانی۔ گناہ۔ اکھڑپن۔ بخالت نہ کرو۔ اچھے کاموں سے کسی کو نہ روکو۔ تدبیر پر نہ بھولو۔ تدبیر ضرور کرو لیکن ساتھ ہی ساتھ اللہ پر بھروسہ زیادہ رکھو۔ اللہ تدبیر کو بگاڑ سکتا ہے۔ کام میں انشاء اللہ تعالیٰ کہو۔ اللہ کی نعمت پر شکریہ ادا کرو۔ توبہ و استغفار کیا کرو۔ خدا کی راہ میں دنیا عمدہ پھل لاتا ہے۔ نخل سے جرابنتجہ ہوتا ہے۔ ناشکری کرنے میں عذاب نازل ہوتا ہے۔ جب افسر زیادہ نرم ہوتا ہے تو ماتحتوں میں سستی و کاہلی آجاتی ہے۔ ماتحت غافل افسر کو پسند کرتے ہیں۔ . . . .

**{خلاصہ :-}** (۱) پرہیزگاروں کا اجر۔ (۲) مسلمان اور گنہگار برابر نہیں۔ (۳) کافروں کی مذمت اور اُن کی سزائے آخرت۔ (۴) کافروں کا احکام اتنی کونہ ماننے کا سبب۔ (۵) حکم کہ کافروں کے کہنے میں نہ آنا چاہیے۔ (۶) تعلیم نبی کہ مثل یونس کے کفار کے لئے دُعائے بد میں جلدی نہ کریں۔ (۷) قرآن تمام عالم کے لئے نصیحت ہے۔ . . . .

**مطالب :-** پرہیزگاروں کے لئے جنت ہے۔

پرہیزگار اور نافرمان (قیامت میں) برابر نہیں ہو سکتے۔ کافروں کا اس میں حکم لگانا بہت بیجا ہے (کفار مکہ کہتے کہ دنیا میں ہم کو مسلمانوں پر بزرگی ہے۔ پس عاقبت میں بھی ہم کو بزرگی ہوگی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی)۔

کفار کہتے تھے کہ ہم آخرت میں بھی مسلمانوں سے اچھے رہیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ اُن کے قول کو رد کرتا ہے اور یوں فرماتا ہے کہ کافرو! کیا تمہارے پاس کوئی (اس قسم کی) کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو۔ یا کیا تم نے ہم سے قسمیں لی ہیں یا کیا کوئی اس بات میں تمہارا ذمہ وار ہے۔ یا کیا کوئی تمہارا اس میں شریک ہے کہ جو کچھ بھی تم قیامت میں پسند کرو گے تم کو مل جائیگی۔ اگر تمہارا کوئی شریک ہے تو اُس کو بیش کرو۔ (مگر یہ سب کوئی بات نہیں۔ تمہارا مقصد ہرگز پورا نہ ہوگا اور تمہاری خواہش کے مطابق آخرت میں ہرگز نہ ملے گا)۔

جب قیامت میں سخت و شدید امر پیش آئیگا تو جو بحالت تندرستی دنیا میں سجدہ نہیں کرتے تھے وہ آخرت میں سجدہ نہ کر سکیں گے۔ بلکہ (ندامت سے) آنکھیں نیچی کئے ہونگے اور ذلت و خواری میں گرفتار ہونگے (حدیث میں ہے کہ نیک لوگ سجدہ کریں گے۔ منافق اور مشرک وغیرہ کی کمر تختہ ہو جائیگی کہ سجدہ نہ کر سکیں گے)۔

اے پیغمبر! تم ان جھٹلانے والوں کی فکر نہ کرو (ہم ان سے سمجھ لیں گے)۔ ہم ان کو ڈھیل دئے جاتے ہیں۔ وہ سب آہستہ آہستہ بے خبری کے ساتھ (دنخ کی طرف) کھینچے جا رہے ہیں۔

اے پیغمبر! کافرو تمہاری نہیں سننے اور احکام الہی کو نہیں مانتے اور ایمان نہیں لاتے اُس کی (کیا یہ وجہ ہے کہ) تم (ان سے وعظ و نصیحت کی) مزدوری مانگتے ہو۔ یا ان کو (نفع و نقصان کا کچھ) علم غیب ہے؟ (یہ سب کوئی بات نہیں۔ بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ وہ سب دام غفلت میں پھنسے ہوئے ہیں اور اس قدر دنیا میں مبتلا ہیں کہ فکر و تامل کرنے کی مہلت ہی نہیں ملتی)۔ پس صبر کئے بیٹھے رہو (اور دیکھتے رہو کہ ان کافروں کا کیا حال ہوتا ہے اور جلدی کئے) مثل یونسؑ کے دُعا (بد) نہ مانگو۔ (اس جلدی کے سبب سے یونسؑ کو شہر سے بھاگنا ہوا تھا۔ پھلی کے بیٹ میں گئے تھے اور) اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو وہ چٹیل میدان میں (جیسے) پھینک دئے گئے تھے (ویسے ہی بے یار و مددگار رہتے۔ لیکن جب اپنے کئے سے پچھتا ئے اور دُعا مانگی تو) آخرش اللہ نے

اُن کو فہار (پولس) پر بے صبری کا اعتراض کرنا بڑی بے ادبی ہے۔  
 اسے بیخبر کا فرض قرآن سننے میں تو تم کو دیوانہ کہتے ہیں۔ اور دیکھو  
 کہیں وہ سب اپنی تیز نظروں سے تم کو پھسلانے میں (یہ آیت ان یکاد الخ  
 نظرِ بد کے دفع کرنے کے لئے پُر اثر نتیجہ رکھتی ہے)۔  
 قرآن تمام دنیا کے لئے نری نصیحت ہی نصیحت ہے۔

اُلوٹ :- بے تمیزی ہونا بدترین شفاوت و حرمان و موجب محرومی حضور  
 درشت بیخانی ہے۔

نتائج :- پرتیز گار ہو۔ اللہ کے آگے جھکنا۔ قیامت میں کسی کا کچھ بس  
 نہ بلیگا۔ دنیاوی مال و متاع پر نہ جاؤ۔ وعظ و نصیحت کی مزدوری نہ لو۔ کسی کو  
 نفع و نقصان کا علم غیب نہیں۔ دنیا میں اس قدر نہ پھنکنا کہ اللہ کو بھول جاؤ۔  
 نظرِ بد کا اثر ہوتا ہے۔ صبر کرو۔ بے صبری نہ کرو۔ بے صبری کا پھل نتیجہ بد ہے۔  
 دعا سے بد جلدی نہ مانگو۔ حاکم مانتوں کو بدوں حکم مافوق کے اپنی جگہ کو چھوڑنا  
 مناسب نہیں۔ حاکم کو اپنے مانتوں سے جلد خفا نہ ہونا چاہیئے اور کسی قصور پر  
 جلد سزا نہ دے۔ ورنہ اُس کو اپنے حاکم مافوق سے رسوائی کا خوف لگا رہتا  
 ہے اور آخر اُس کو دولت اُٹھانی پڑتی ہے۔ . . . . .

## (۶۹) سُورَةُ حَاقَّةٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خلاصہ :- (۱) ہلاکت قوم ثمود و عاد۔ فرعون۔ قوم لوط۔ بہ سبب تکذیب  
 قیامت و نافرمانی رسول۔ (۲) احسانِ الہی۔ (۳) ہلاکت قوم سابقہ عبرت ہے۔  
 (۴) حالاتِ قیامت۔ (۵) مومن نیکو کار کا اجر۔ (۶) بدکاروں کی سزا۔ . . . .  
 مطالب :- (لوگو! ذرا غور تو کرو کہ) قوم ثمود و عاد نے قیامت کو  
 جھٹلایا۔ فرعون اور اُس کے قبل کی امت اور قوم لوط بڑے گناہوں کی مرتکب  
 ہوئی گئیں اور رسول کی نافرمانی کرتی رہیں (ان سب کا نتیجہ یہ ہونا گیا کہ) قوم  
 ثمود و لوط لزلہ کی سخت آواز (یا بادل کی کڑک) سے اور قوم عاد سخت آندھی سے

جوسات رات اور آٹھ دنوں تک جلا کی ہلاک کر دی گئیں۔ اور ان میں سے ایک کافر (بھی) نہ بچا (اور سب کفار نیست و نابود کر دیئے گئے)۔ فرعون اور اس کے قبل کی امتوں کو اور قوم لوط کو اللہ نے سخت پکڑ پکڑا دیں اور اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آؤ گے تو تمہاری بھی سزا ہوگی۔

لوگو! اللہ نے طوفان (نوح ۴) میں تم کو (یعنی تمہارے مومن بزرگوں کو) کشتی میں پار اُتار لیا زلیقیہ جو نافرمان تھے طوفان میں ہلاک کر دیئے گئے۔ پس تم میں سے یومسین ہوئے وہ عذاب سے بچائے جائیں گے اور جو تم میں سے نافرمان ہوئے وہ ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

کافرو! ان لوگوں کی ہلاکت تمہارے لئے عبرت ہے۔

(حالات قیامت) جب (پہلا) صور پھونکا جائیگا۔ تو زمین اور پہاڑ ریزے ریزے ہو جائیں گے۔ اُس دن قیامت ہو جائیگی۔ (اور) آسمان پھٹ جائیگا۔ فرشتے اس کے کناروں پر آجائیں گے۔ اُس دن پروردگار کے تخت کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہونگے (عد آٹھ کی تخصیص کو تفسیروں میں دیکھو)۔ اللہ کے حضور میں سب حاضر ہونگے کوئی چھپ نہ سکے گا۔ نامہ اعمال سب کو دیا جائیگا۔ کسی کو داہنے ہاتھ کسی کو بائیں ہاتھ میں۔

قیامت میں جن کے دہنے ہاتھ میں نامہ اعمال ہوگا (وہ مومن ہونگے اور) وہ بہشت میں مزے کریں گے۔ یہ ان کے اعمال صالحہ کی جزا ہوگی۔

جن کے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ہوگا (وہ کافر ہونگے) اور اُن پر عذاب سخت ہوگا اور جہنم رسید ہونگے۔ (کیونکہ وہ لوگ) اللہ پر ایمان نہ لائے مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دی۔ یہ اُن کے اعمالِ بد کی سزا ہوگی۔

قیامت میں حساب ہوگا۔ مال حکومت دوست و ہاں کام نہ آئیں گے۔

{ نتائج :- احکام الہی و رسول پر نہ چلنے سے عذاب نازل ہونا

ہے۔ ایمان لاؤ۔ مسکینوں کو دو۔ اُن کو کھانا کھلاؤ اور اس کی لوگوں کو ترغیب دو۔

{ خلاصہ :- (۱) قرآن کلام الہی ہے نہ کلام انفس و جن۔ مومنوں



کے لئے نصیحت و غیرت۔ کافروں کے لئے حسرت و ندامت۔ (۲) پیغمبر صلعم نبی برحق ہیں۔ (۳) حکم وردِ مُبَشَّاتِ رَبِّی الْعَظِیْم۔ { . . . . . }  
**مطالب :-** اللہ تعالیٰ قسماً فرماتا ہے کہ قرآن شریف برحق ہے اور اللہ ہی کا اُتارا ہوا ہے۔ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ کاہن کا قول نہیں۔ یہ پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے اور کافروں کے لئے موجبِ حسرت (یہ جواب ہے کافروں کا جو کہتے کہ قرآن کلامِ الہی نہیں بلکہ محض بناوٹ ہے اور کسی شاعر و کاہن کا کلام ہے)۔

تو گو! اگر پیغمبر صلعم (اپنی طرف سے) کوئی بات نکھڑتے اور ہماری طرف منسوب کرتے تو ہم اُن کی گردن اُڑا دیتے (مطلب یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلعم سچے پیغمبر نہیں ہوتے تو ان کی سرسبزی اور کامیابی نہ ہوتی)۔ پھر کوئی اس عذاب کو روک نہ سکتا۔

اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو۔ (یہاں سے نماز کے رکوع میں مُبَشَّاتِ رَبِّی الْعَظِیْم کہنے کا حکم نکلتا ہے)۔

{ **نتائج :-** قرآن پر ایمان لاؤ۔ پیغمبر صلعم نبی برحق ہیں۔ جھوٹ میں کبھی قلاح نہیں۔ سچے کو ہمیشہ راحت ہے۔ سناج کو آنج نہیں

۵ . . . . . راستی موجبِ رضائے خداست

کس ندیدم کہ گم شد از رو راست

۵ . . . . . سچ کہو گے تو تم رہو گے دلیر

{ جیسے ڈرتا نہیں بہادر شیر . . . . . }

## (۷۰) سورۃ معارج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

{ خلاصہ :- (۱) نزولِ عذاب کی جلدی کا سوال۔ (۲) حکم صبر۔ (۳) قیامت قریب ہے۔ (۴) حالتِ قیامت۔ (۵) گنہگار سرکش بخیل کا انجام۔ (۶) انسان کی بے صبری۔ ناشکری۔ مخالفت۔ (۷) اہل جنت کی آٹھ صفیں۔ (۸) زنا کار

سرکش ہیں۔  
**مطالب :-** ایک شخص نے (اللہ تعالیٰ سے) درخواست کی کہ عذاب (الہی) ابھی نازل ہو تو اسے پیغمبر! تم خوب صبر کرو۔ (بقول جمہور درخواست کنندہ نصر بن حارث تھا۔ بقول دیگر حارث بن نعمان قہری یا ابو جہل یا کفار قریش کی ایک جماعت۔ یہ لوگ تمسخر سے کہا کرتے تھے کہ اگر پیغمبر صلعم سچے پیغمبر ہیں اور ہم لوگ غلطی پر ہیں تو ہم پر عذاب کیوں نہیں نازل ہوتا ہے تاکہ جھوٹ سچ معلوم ہو جائے۔ چنانچہ ان میں سے کسی نے ایسا ہی کہا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے پیغمبر! بہت جلد اس کا نتیجہ ان کو معلوم ہو جائیگا اور عذاب قیامت یادِ نیاوی عذاب میں یہ لوگ گرفتار ہوں گے۔ تم صبر کرو اور دیکھتے رہو کہ ان پر کیا عذاب ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ درخواست کرنے والے پیغمبر صلعم تھے کہ کافروں پر عذاب کے لئے دُعا مانگی تھی۔ اس پر حکم ہوا کہ جلدی کیا ہے تم ان کفار کی پھیڑ چھاڑ پر صبر کرو اور نزولِ عذاب کے لئے جلدی نہ کرو۔ دیکھو اللہ تعالیٰ عنقریب ان کے ساتھ کیا کرتا ہے۔)

کافروں کو عذاب الہی ضرور ہوگا اور اس کو کوئی ٹال نہ سکے گا۔  
 قیامت کا ایک دن دنیا کے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا۔ (ایک روایت ہے کہ مومن کے لئے قیامت کا دن نمازِ فرض کے وقت سے بھی کمتر معلوم ہوگا۔)

قیامت کو کافر محال سمجھتے ہیں حالانکہ وہ قریب ہے۔  
 قیامت کے دن آسمان مثل پتھر ہوئے تانبے کے ہو جائے گا۔ پہاڑ رینگے ہوئے اُون کی طرح ہو جائیں گے۔ کوئی اپنے دوست کو نہ پوچھے گا۔ گنہگاروں سے کوئی معاوضہ نہ لیا جائے گا۔ اور کسی طرح اُن کی ربائی دوزخ سے ممکن نہ ہوگی۔

جو (خفی سے) روگردانی و سرتابی کرتے اور مال کو سیدنت سیدنت کر رکھتے ہیں وہ دوزخ میں جائیں گے۔

ۛ (بخیل ابودوزاہد بخرو بر ہشتی نباشد بحکم خبر)

انسان بے صبر پیدا کیا گیا ہے۔ جب نقصان پہنچتا ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب فائدہ پہنچتا ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اور اطاعت اللہ و رسول سے باز رہتا اور کسی کو بھلائی نہیں پہنچاتا۔ انسان ایسا بے صبر ہے کہ نہ تو مصیبت پر صبر نہ راست پر شکر کرتا ہے۔

جو نماز قضا نہیں کرتے۔ خُتَّارِج کو مانگے اور بلا مانگے اُن کا حق مبین دیتے (اس میں زکوٰۃ۔ نفقہ۔ صدقہ سب شامل ہیں)۔ قیامت کا یقین رکھتے۔ عذاب الہی سے ڈرتے۔ اپنی شرمگاہوں کو سب سے سوا بیویوں اور لونڈیوں کے نگاہ رکھتے (یعنی حوزہ نہیں کرتے)۔ امانت داری کرتے۔ عہد کو پورا کرتے۔ اپنی گواہی پر ثابت قدم رہتے۔ یہ لوگ نقصان پر بے صبری نہیں کرتے اور نہ بھلائی پہنچنے پر بخل کرتے اور یہ جتنی ہیں۔

جو زنا کرتے وہ حد سے گذر جاتے ہیں۔

{ **نتیجہ** :- صبر کرو۔ ثابت قدم رہو۔ تیجالت نہ کرو۔ مصیبت پر گھبرا نہ جاؤ بلکہ صبر کرو۔ قراخی میں بھلائی کرو۔ نماز پڑھو۔ خیر و خیرات کرو۔ قیامت پر یقین رکھو۔ زنا نہ کرو۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔ عہد کو پورا کرو۔ سچی گواہی دو۔ . . . }

{ **خلاصہ :-** (۱) کافر کے خیالِ فاسد کا رد۔ (۲) اختیار باری تعالیٰ کے لوگوں کو ہلاک کرے اور دوسرے لوگوں کو پیدا کرے۔ (۳) کفار کو تہمت دینے کا حکم۔ اس میں کفار پر تہدید۔ (۴) قیامت میں قبروں سے نکلنا۔ کافروں کی حالت (۵) توصیف اللہ تعالیٰ۔ . . . }

**مطالب :-** پیغمبر صلعم کے پاس وارد گردے کافر چلے آتے ہیں (اور تہمتے اور ہنسی اڑاتے)۔ تو یہ ہونے کا نہیں کہ یہ سب اپنی خواہش کے مطابق بہشت میں داخل کروئے جائینگے (اشارہ ہے کہ کافر سمجھتے تھے کہ غریب مسلمانوں سے پہلے وہی سب بہشت میں جائینگے۔ کافر کے اس خیال کو یہ آیت رد کرتی ہے)۔ بھلا یہ لوگ ذرا یہ سمجھتے نہیں کہ کس حقیر بانی سے پیدا کئے گئے ہیں (پھر اس حالت میں سب برابر ہیں اور امیر و غریب میں فرق نہیں)۔ ہاں عمل نیک سے آدمی ممتاز ہوتا ہے اور عمل بد سے حقیر۔ تو جب تک عمل بد کو ایمان و عمل صالح سے چلائے کر د

مثالیں۔ کافر ہشت میں کیونکر داخل ہو سکتے ہیں۔

اللہ اپنی ذات کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ ہم کو کل قدرت ہے کہ ان کافروں کی جگہ بہتر مخلوق پیدا کر دیں۔

آسے پیغمبر! ان کافروں کو کھیل کود کرنے دو۔ اس کا مزہ ان کو قیامت میں معلوم ہو جائے گا۔

قیامت میں سب قبروں سے نکل پڑیں گے اور (میدانِ حشر میں) دوڑنے پیلے آئینے اور کافروں کی نظر میں (مارے ندامت کے) بچی ہوئی اور ذلت (ان کے چہروں پر چھار ہی ہوگی)۔

اللہ سمجھ پورب (یعنی سارے عالم) کا مالک ہے۔

{ نتائج :- آخرت میں ایمان اور عمل نیک کام دیئے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو ڈھیل دیتا ہے۔ ہماری نگاہ سے کسی کو دیکھنا نہ چاہیے۔ . . }

## (۷۱) سُورَةُ نُوحٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{ خلاصہ :- (۱) نوح ؑ اور ان کی قوم کا ذکر۔ نوح ؑ کا وعظ و نصیحت ان کی قوم کی سرکشی۔ (۲) احیاء موتے۔ (۳) فضیلتِ استغفار۔ (۴) موت کا وقت مقرر ہے۔ (۵) توصیفِ اللہ تعالیٰ۔ . . . }

**مطالب :-** ہم نے نوح ؑ کو ان کی قوم کے پاس رسول بنا کر بھیجا تا کہ ان کو آنے والے عذابِ دردناک سے ڈرائیں چنانچہ انہوں نے قوم کو بہت کچھ ڈرایا (سمجھایا، سمجھایا) کہ خدا کی عبادت کرو۔ اُس سے ڈرو۔ میرا کہا مانو۔ تا کہ وہ تمہارے گناہ معاف کرے اور وقتِ مقرر (یعنی موت) تک تم کو (دُنیا میں) رہنے بسنے کی مہلت دے۔ اور اللہ کی بڑائی اور قدرت کو بیان کیا کہ دیکھو اللہ ہی نے لوگوں کو رنگ برنگ بنایا۔ سات آسمانوں کو تہ بہ تہ کھڑا کیا۔ آفتاب و مہتاب کو روشن کیا۔ اور زمین کو فرش کیا۔ اور تمہارے چلنے پھرنے کے لئے کشادہ راہیں بنائیں۔ سب کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر مار کر وہی ایک دن سب کو

بھلا اٹھائے گا۔ لیکن اس وعظ و نصیحت کا ان لوگوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ پھر نوح ؑ نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں التجا کی کہ اے میرے رب! میں نے اس قوم کو بہتیرا بھلائی بُرائی کے بارے میں رات دن کھلم کھلا اور چپکے چپکے سمجھایا۔ اور بارش روزی اور مال و اولاد کی افزائش کی اُمید دلائی اور دُعائے مغفرت کی رغبت دلائی۔ لیکن (اس بدکار قوم نے) کہا نہ مانا اور نصیحت سے بھاگتی ہوئی اور اُلٹاڑ گئی اور غرور کرنے لگی۔

موت کا وقت ٹھہرا ہوا ہے اور وہ (کسی طور سے) نہیں ٹلتا۔

(۱) اجل جس دم گریباں تھام لیگی ۔ تو مہلت بات کرنے کی نہ دیگی۔ . . . .

اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

{نوٹ :-} دُعائے کو چاہیے کہ وعظ میں مصلحت و رغبتِ عوام پر نظر رکھے۔ جب اور جہاں وہ راغب و مجتمع ہوں سمجھائے۔ اپنے وقت و راحت کا پابند نہ رہے۔

**نتائج :-** اللہ کی عبادت کرو۔ اللہ سے ڈرو۔ رسول کا کہا مانو۔ اللہ کی عبادت سے گناہ کی مغفرت ہوتی ہے۔ اللہ ہی نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے اللہ ہی مارتا ہے۔ اللہ ہی پھر چلا اٹھا ٹیگا۔ نصیحت مانو۔ غرور نہ کرو۔ شیخی سے باز آؤ۔ دُعائے مغفرت مانگا کرو۔ وعظ و نصیحت کرو۔ علماء کی نصیحت سے نہ بھاگو۔ . . . .

{خلاصہ :-} (۱) قوم نوح ؑ کا کفر و شرک۔ نوح ؑ کی بددعا۔ قوم کی ہلاکت۔ (۲) کافروں کے حق میں نوح ؑ کی بددعا۔ (۳) نوح ؑ کی استغفار اپنے لئے اپنے والدین اور مومنوں کے لئے۔ (۴) ظالم کی تباہی۔ (۵) اللہ مددگار ہے۔ . . . .

**مطالب :-** نوح ؑ نے اللہ سے عرض کیا کہ میری قوم نے میرا کہا نہ مانا۔ بلکہ اُلٹا بہ سبب افزائشِ مال و اولاد کے یہ لوگ کفر میں بڑھتے گئے اور میرے ساتھ قریب کرتے رہے۔ اور لوگوں کو بہکاتے رہے اور کہتے رہے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ اور نہ وڈ نہ سوار نہ یغوث نہ یعوق نہ نسر کو چھوڑنا۔ اور پھر اللہ

کی جناب میں نوح ؑ نے ان کے حق میں بددعا کی۔ کہ (اے میرے پروردگار!) ایسا کر کہ ان ظالموں کی گمراہی بڑھتی چلی جائے۔ (چنانچہ) اپنی شرارتوں کی وجہ سے وہ سب (طوفان میں) غرق کر دئے گئے اور جہنم میں داخل ہوئے۔ اس وقت اُن کو کوئی مدد کرنے والا نہ ملا کہ اُن کو عذاب سے بچالیتا۔

نوح ؑ نے اللہ سے دُعا مانگی کہ اے میرے پروردگار! کسی کافر کو زمین میں نہ چھوڑ (سب کو ہلاک کر دے)۔ ورنہ وہ سب تیرے بندوں کو بہکاؤینگے اور جو اُن کی اولاد ہوگی وہ سب بھی نافرمان اور کافر ہوگی (کیونکہ ع)۔ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود)۔ اور اے میرے رب! مجھ کو میرے والدین کو اور اُن کو جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے اور با ایمان مرد و عورت کو بخش دے اور ظالموں کے لئے بربادی بڑھاتا بنا۔

ظالم کی تباہی ہے۔

سوال اللہ کے اور کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

{ تبتاح: کفر و شرک نہ کرو۔ رسول کا کہا مانو۔ بت پرستی نہ کرو۔ قریب نہ کرو۔ لوگوں کو نہ بہکاؤ۔ اللہ کے برخلاف کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ استغفار کیا کرو۔ مال و اولاد میں اس قدر نہ پھنسو کہ اللہ کو بھول جاؤ۔ ظلم نہ کرو۔ دعائے مغفرت مانگا کرو۔ آپنے لئے اور والدین اور اولاد اور مومنوں کے حق میں دُعا کرتے رہو۔ . . . . }

## (۷۲) سُورَةُ جِنِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{ نوٹ: — اس سورہ کی پہلی آیتوں میں یہ بات بتائی جاتی ہے کہ قرآن شریف کلام الہی ہے نہ کلام جن۔ بعض کفار مکہ یہ خیال کرتے تھے کہ پیغمبر صلعم کو جن تعلیم کرتے ہیں اور قرآن کلام جن ہے۔ اب یہاں پر اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ پیغمبر صلعم کو جن کیا تعلیم کر سکتے ہیں وہ تو خود قرآن کی خوبی پر ایمان لاتے ہیں۔ اگر جنوں کو ایسے کلام کہنے کی طاقت ہوتی تو وہ قرآن کی اس قدر

کیوں تعریف کرتے اور اس پر کیوں ایمان لاتے۔ پھر اگر جن کی تعلیم ہوتی تو جن اپنی مذمت کیوں کرتے۔ جن بھی پیغمبر صلعم کی زنجیر اطاعت میں بندھے ہوئے ہیں۔ آپ جن و انس دونوں کے لئے پیغمبر ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کلام جن نہیں بلکہ کلام ربّانی ہے۔ . . . . .

{ خلاصہ :- (۱) جنوں کا قرآن سُننا اور ماننا۔ اپنے لوگوں سے کہنا کہ قرآن پر ایمان لاؤ۔ اور کئی باتوں کی نصیحت - (۲) قرآن کلام الہی ہے۔ (۳) روّ شرک - (۴) توصیف و وحدانیت باری تعالیٰ - (۵) ممانعت کہ جن سے پناہ نہ پکڑو - (۶) بعث و حشر و نشر سچ ہے - (۷) چّات کے لئے شہاب - (۸) جن میں مومن و کافر ہیں - (۹) فرمانبرداری کے منافع - روگردانی کے نقصانات - . . . . . }

**مطالب :-** پیغمبر صلعم پر وحی ہوتی ہے (کہ وہ کافروں کو یہ بات سُناویں) کہ کئی جن نے (پیغمبر صلعم کو قرآن پڑھتے) سُننا اور (اپنے لوگوں سے) جا کر ان باتوں کا اظہار کیا کہ :-

(۱) قرآن ایک عجیب عمدہ چیز ہے جو راہِ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اور یہ کہ ہم قرآن پر ایمان لے آئے (جواب ہے جو قرآن کو کلام جن کہتے۔ کیونکہ جب قرآن ایسی عمدہ چیز ہے اور جس پر جن خود ایمان لے آتے ہیں۔ تو یہ جنّ کا کلام کیونکر ہو سکتا ہے)۔ اور بولے کہ (قرآن سے یہ سب باتیں معلوم ہوئیں کہ) اللہ کا کوئی شریک نہیں (مشرکوں کا جواب ہے جو اللہ کا شریک گردانتے)۔ پروردگار (عالم) بڑا عالی شان ہے (یعنی اُس کے مقابلے کا کوئی نہیں۔ یہ جواب ہے کفار کا جو اپنے معبودوں کو با اختیار مانتے)۔ اُس کے نہ جو روہے نہ اولاد (جواب ہے بنو بلع کا جو اللہ کے لئے جو روٹھیراتے۔ یہود کا جو عیرہ کو اللہ کا بیٹا کہتے۔ نصاریٰ کا جو عیسم کو اللہ کا بیٹا قرار دیتے۔ کفار عرب کا جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں مانتے) نکبض جو اللہ پر جھوٹ بولتے اور غلط باتیں بنایا کرتے تھے اُس کو ہم لوگ سادہ لوحی سے یقین کر لیتے تھے اور اس سبب سے ان کی باتوں کو سچ جانتے تھے کہ ہم لوگ سمجھتے تھے کہ کوئی جنّ و

انس اللہ پر جھوٹ بہتان نہیں کر سکتا۔ لیکن قرآن سے یہ بات اب ثابت ہو گئی کہ اللہ پر افترا کرنے والے احمق و نادان ہیں اور وہ اللہ پر جھوٹ جھوٹ مٹ بہتان کیا کرتے ہیں۔ آدمیوں کا جنات سے پناہ پکڑنا اور جنات کا اس پر معرکہ ہونا محض یہودہ خیال ہے (یہاں پر عرب کے بُرے رسم و رواج کو رد کرتا ہے) ایک رسم یہ تھی کہ جب کسی کو مرض ہوتا تو اُس کو جن و پری کی نظر بد کا اثر سمجھ کر اُس کے لئے کھانا پکاتے اور اُس کھانے کو ایسی جگہ رکھتے جہاں گمان جن کے اثر کا ہوتا۔ اسی طرح سے اور بہتیری رسمیں جاری تھیں۔ ہندوستان میں بھی ایسے بہت رسم و رواج نکلیں گے)۔ جن و انس کا خیال کہ مرنے کے بعد خدا زبیر نہ کر سکیگا غلط ٹھہرا (جواب ہے منکر بعثت حشر و نشر کا۔ بقول بعض اس کے معنی یہ ہیں کہ جن و انس کا یہ خیال کہ خدا کسی پیغمبر کو موسے کے بعد مبعوث نہ کرے گا قرآن سے غلط ٹھہرا)۔

(۲) آسمان میں جنات کے لئے پہلے ٹھکانے تھے مگر اب (بعد بعثت پیغمبر صلعم کے) کوئی جن آسمان کی طرف جانا چاہتا ہے تو اُس کے لئے شہاب رکھا ہوا ہے (جواب ہے اُن کا جو پیغمبر صلعم کو پیغمبر نہیں جانتے)۔

(۳) ہم کو نہیں معلوم کہ اس (تارہ ٹوٹنے سے اور آسمان کی محافظت اور ہماری ممانعت سے) اہالیان زمین کی بھلائی یا بُرائی مد نظر ہے (مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لئے بھلائی ہے اور منکروں کے لئے بُرائی)۔

(۴) جن بھی مختلف طریقوں پر ہیں۔ کوئی نیک ہے اور کوئی بد (یعنی کوئی راہ راست پر اور کوئی راہ بد پر یا جن میں کوئی مومن ہے اور کوئی کافر جیسا کہ انسان میں)۔

(۵) ہم لوگ نہ تو اللہ کو عاجز کر سکتے ہیں اور نہ اُس سے کہیں بھاگ سکتے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہم لوگ کی کوئی حقیقت نہیں۔ جب وہ چاہے عذاب دے سکتا ہے۔ اور اُس کو ہم لوگ روک نہیں سکتے اور اُس سے بھاگنے کی قدرت نہیں رکھتے)۔

(۶) ہدایت کی بات (یعنی قرآن) سنکر ہم لوگ ایمان لے آئے (یعنی قرآن کے



کلام الہی ہونے پر یا پیغمبر صلعم کی پیغمبری پر ایمان لے آئے۔

(۷) جو اپنے رب پر ایمان لاتا۔ اُس کو نہ نقصان کا ڈر ہو نہ کسی ظالم کا۔

(۸) جنوں میں کچھ فرماں بردار (مومن) ہیں جو سیدھے رستے پر ہیں۔ اور کچھ نافرمان (کافر) ہیں جو دوزخ میں جائیں گے۔

اے پیغمبر! اگر وہ (جن یا انس یا دونوں فرقے جن و انس) سیدھے رستے پر رہیں تو ہم اُن پر پانی ریل پیل کر دیں (یعنی روزی وسیع کر دیں)۔ اور جو روگردانی کریں اُن کو عذاب سخت دیں (اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اہل مکہ اس وقت سات برس کے قحط میں مبتلا تھے۔ پانی اور رزق کی تنگی سے جان لبوں پر آرہی تھی۔ اُن کو بتلایا جاتا ہے کہ یہ تمہاری مُبت پرستی اور جنوں سے مدد مانگنے اور بدکاری کا نتیجہ ہے۔ اگر تم راستی اختیار کرتے اور اللہ کے آگے جھکتے تو اللہ تم کو بہت پانی دیتا جس سے اِزانی ہوتی۔ لیکن یہ بھی تمہاری آزمائش کے لئے ہے کہ شکر یہ ادا کرو۔ نہ کہ اِتر آؤ اور سرکش کر دو)۔

مسجد تو صرف اللہ ہی کی عبادت کے لئے ہے۔ پھر اُس میں کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھیراؤ (یا جو اعضائے بدن کہ مسجد میں کام آتے ہیں اُن کو اللہ کے اور کسی دوسرے کے لئے نہ جھکاؤ۔ یا سجدہ اللہ کے سوا کسی اور کے لئے نہ ہو۔ یا مسجد خاص عبادت ہی کے لئے ہے اور کوئی کام وہاں نہ کرو۔ یا ہر جگہ اللہ کی عبادت ہو سکتی ہے۔ تو پھر جب ساری زمین خدا کی مخلوق ہے تو اُس پر اُس کے خالق کے علاوہ دوسرے کو سجدہ نہ کرو۔ یا نماز میں سوا اللہ کے اور کسی کو نہ پکارو)۔

جب پیغمبر صلعم نماز پڑھتے ہیں تو آدمی از دحام کر لیتے ہیں (یعنی کفار مکہ از دحام کر لیتے ہیں)۔ اور اگر دُاگر جمع ہو کر متحرک کرتے ہیں۔ یا جن از دحام کر لیتے ہیں اور اطمینان سے قرآن سُنتے ہیں)۔

{تو ب:۔ علماء مختلف ہیں کہ جن و انس میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔  
متناج:۔ پیغمبر صلعم انس و جن دونوں کے لئے رسول ہیں۔ پیغمبر صلعم نبی

برحق ہیں۔ قرآن کتاب الہی ہے۔ نماز پڑھو۔ شرک نہ کرو۔ جن کو محبوب نہ بناؤ۔ احکام الہی پر چلنے سے دین و دنیا کا فائدہ ہے۔ خیال و گمان کو اعتقاد نہ سمجھو۔ باپ دادے کی بری رسم پر نہ چلو۔ . . . .

مسائل: مسجد اللہ کے ذکر کے لئے مخصوص ہے دوسروں کی تعظیم اس میں نہ چاہیئے۔ دنیا کا کام مسجد میں حرام ہے۔ مسجدیں وقف اللہ ہیں کسی کے نام سے بہ اعتبار ملک نہ پکاری جائیں۔ . . . .

۲ {خلاصہ:- (۱) رد شرک فی الدعاء فی التصرف۔ (۲) نفع و نقصان میں سوا اللہ کے کسی کو اختیار نہیں۔ (۳) نافرمانی پر اللہ سے کوئی کسی کو بچا نہیں سکتا۔ (۴) رسول کا کام۔ (۵) علم غیب سوا اللہ کے کسی کو نہیں۔ ہاں بعض پیغمبروں کو اللہ غیب کی باتوں سے مطلع فرماتا ہے۔ (۶) وقوع قیامت کا وقت کسی کو معلوم نہیں مگر قیامت ضرور ہوگی۔ (۷) نافرمانوں کی سزا۔ . . . .

مطالب:- آئے پیغمبر! (کفار سے) کہ دو کہ:- میں تو اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں (اور کسی کو نہیں)۔ جواب ہے کفار کا جو پیغمبر صلعم کو کہتے تھے کہ ہمارے معبودوں کی مذمت نہ کرو اور اس بات کو چھوڑ دو۔ میں اللہ کا کسی کو شریک نہیں کرتا (جواب ہے مشرکوں کا اور اُن کفار کا جو اللہ کے سوا اور دوسرے معبودوں کو پوجتے اور پکارتے ہیں)۔ مجھ کو کسی کے نفع و نقصان میں کوئی اختیار نہیں (یا مجھ کو کسی کی ہدایت و گمراہی میں کوئی اختیار نہیں)۔ یہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے اور کسی کے اختیار میں نہیں۔ جواب ہے کفار کا جو کہتے تھے کہ اُن کے معبود کو نفع و نقصان یا گمراہی و ہدایت کا اختیار ہے۔ جب پیغمبروں کو کوئی اختیار نہیں تو پھر کفار کے خیالی معبودوں کو کہاں سے اختیار حاصل ہو سکتا ہے۔ (اگر میں اللہ کی نافرمانی کر بیٹھوں تو) مجھے اللہ (کے قہر و غضب) سے کوئی شخص بچا نہیں سکتا اور نہ مجھ کو کہیں پناہ مل سکتی (جواب ہے کفار کا کہ اُن کے معبود اُن کو اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکتے۔ پھر کفار کا اُن پر بھروسہ کرنا لا حاصل ہے)۔ پیغمبر کا کام یہی ہے کہ اللہ کے پیغام اور احکام کو (لوگوں کے پاس) پہنچا دیں (میرا کام نفع و نقصان پہنچانے کا نہیں)۔ ع۔ . . .

رسولان بلائع باشند و بس)۔ جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرتے اُن کے لئے  
دوزخ ہے۔

قیامت ضرور ہو کر رہیگی۔

پیغمبر صلعم کو معلوم نہیں کہ قیامت کب ہوگی (اس کا علم سوا اللہ  
کے اور کسی کو نہیں۔ یہ کفار کا جواب ہے جو پیغمبر صلعم سے قیامت کے دن کو  
پوچھتے تھے۔ کیونکہ)۔

غیب کی بات اللہ کسی کو نہیں بتاتا۔ مگر ہاں (اگر کہتا بھی ہے تو) برگزیدہ  
پیغمبروں کو اور وہ بھی مصلحت بڑی نگہبانی کے ساتھ کہ اُن پر فرشتے متعین رہتے  
تاکہ دیکھیں کہ اللہ کے پیغام کو پورے طور سے پہنچاتے ہیں یا نہیں)۔

سارے معاملات کا علم اللہ ہی کو ہے (اور کسی کو نہیں)۔ اور وہی سب  
چیزوں کی گنتی جانتا ہے (اور کوئی نہیں)۔

{تنبیہ:۔ سوا اللہ کے کسی کو نہ پکارو۔ شرک نہ کرو۔ نافرمانی نہ کرو۔  
نفع و نقصان میں سوا اللہ کے کسی کو اختیار نہیں۔ اللہ کے غضب سے کوئی  
کسی کو بچا نہیں سکتا۔ احکام الہی و سنت نبوی پر چلو۔ قیامت کے وقت کا  
علم کسی کو نہیں۔ غیب کا علم پیغمبروں کو اللہ عطا فرماتا ہے۔ . . . }

## (۷۳) سُوْرہٴ مُزَّمِّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:۔ (۱) شب بیداری و نماز تہجد و تلاوت قرآن (۲) دن کو  
وعظ و نصیحت۔ (۳) ذکر الہی کا حکم۔ (۴) توکل علی اللہ۔ (۵) خلق کی جفا و ظلم  
پر صبر۔ (۶) اہل دُنیا کی صحبت کی مٹاہی اور اس کے ساتھ اُن کی خیر خواہی کا حکم۔  
(۷) فرعون کی نافرمانی و ہلاکت۔ (۸) پیغمبر صلعم کی گواہی۔ (۹) حالاتِ قیامت۔  
(۱۰) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . }

مطالعہ:۔ آئے پیغمبر! آدھی رات یا اس سے کم و بیش نماز پڑھا  
کرو (یہ نماز تہجد کا حکم ہے۔ یہ حکم منسوخ ہے اس سُوْرہ کے دوسرے رکوع

سے)۔ اور اُس وقت قرآن کو (جدا جدا اور) ٹھیک ٹھیک کر صاف پڑھو (تاکہ الفاظ قرآنی واضح و واضح ادا ہوں اور اُس کے معنی و مطلب سمجھ میں آئیں اور نرمی و ملائمت سے پڑھو کہ اس کا اثر ہو ورنہ اُس کا فائدہ نہیں کیونکہ اگر اس طور سے قرآن پڑھا جائے تو اس کی حالت یہی ہوگی کہ

۷۷۔ گر تو قرآن برین نمط خوانی بری روتقِ مسلمانی ( . . . )  
آئے پیغمبر! (رات کے اُٹھنے کا حکم اس سبب سے ہے کہ ہم تم پر ایک بھاری بوجھ دینے کو ہیں (یعنی پے در پے قرآن نازل کرینگے۔ یا تبلیغ رسالت کا بوجھ دینے کو ہیں۔ پس رات کو اُٹھ کر اپنے کو اس بوجھ کے برداشت کرنے کا خوگر بناؤ)۔ دن کو تم (وعظ و نصیحت میں) مشغول رہتے ہو۔ رات کا اُٹھنا نفس کو خوب زیر کرتا ہے۔ بات ٹھیک ٹھیک نکلتی ہے (یعنی اُس وقت کا پڑھنا بہت ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ کلام عمدہ طور سے ادا ہوتا ہے قرآن۔ نمازیں اور دعائیں خشوع و خضوع کے ساتھ ادا ہوتی ہیں)۔  
آئے پیغمبر! اللہ ہی کو (برابر) یاد کیا کرو۔ اُسی کے ہو کر رہو۔ اُسی کو اپنا کارساز بناؤ (یعنی اُسی پر توکل کرو)۔

آئے پیغمبر! منکروں کے کہنے پر صبر کرو جو قرآن یا سلام کے یا تمہارے بارے میں کہتے ہیں)۔ اور بہ عنوانِ شایستہ اُن سے الگ تھلگ رہو (یہاں تک کہ تم اُن سے کہینہ نہ رکھو۔ اُن کو بُرائی اور ایذا پہنچانے کا قصد نہ کرو۔ گلہ شکوہ جو توہین نہ کرو۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے بھلائی اور نصیحت سے بھی درگزر نہ کرو)۔ اُن کو مہلت دو۔ ہم اُن سے قیامت کے دن سمجھ لیں گے جب وہ سب کے سب دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہونگے۔

لوگو! موسیٰ، فرعون کی طرف گئے۔ اُسی طور سے پیغمبر صلعم تم لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ فرعون نے نافرمانی کی اُس کی سزا پائی۔ اگر تم لوگ بھی نافرمانی کرو گے تو پھر قیامت میں کیونکر بچ سکو گے۔

لوگو! پیغمبر صلعم (قیامت میں) تمہارے مقابلہ میں تمہارے اعمال کی گواہی دینگے (یا اس دُنیا میں وہ بتا دیتے ہیں کہ کون عمدہ کام ہے اور

کون بُرا)۔

قیامت کے دن زمین اور پہاڑ میں لرزہ ہوگا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ریت کے ٹیلے بن جائیں گے۔ آسمان پھٹ جائیگا۔ لڑکے بوڑھے ہو جائیں گے (بہ سبب غم و الم کے یا یہ سبب درازی روز قیامت کے ضعیف ہو جائیں گے)۔ قیامت ضرور ہو کر رہیگی۔

لوگو! عبرت اور بھی خواہی کی نظر سے ہم یہ سب باتیں تم کو سناتے ہیں تو تم میں جو چاہے سیدھا راستہ اختیار کر لے۔

(۷۳)۔۔۔ در فیض الہی واسطے آئے جس کا جی چاہے۔

خلاف اس کے رہ دو رخ ہے جائے جس کا جی چاہے۔۔۔۔۔ (اللہ ہی تجھ کو پورب کا مالک ہے۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا کاد ساز نہیں۔

{نتائج:۔ رات کو قرآن پڑھنے اور عبادت کرنے میں فضیلت ہے۔ صبر کرو۔ لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ۔ پیغمبر کی نافرمانی نہ کرو۔ احکام پر چلو۔ دن امور انتظامیہ کے لئے ہے اور شب آرام و عبادت ذکر کے واسطے۔ صلی۔ علماء۔ مجاہدین و خیر خواہان دین کو لازم ہے کہ علاوہ اُن کاموں کے جو اللہ کے لئے بطور انتظام و اصلاح عوام کئے جائیں۔ رات کا کوئی حصہ ذکر و فکر و نماز و دعاء کے لئے بھی خاص کر لیں۔۔۔۔۔ {

{خلاصہ:۔ (۱) تہجد کی فرضیت کا منسوخ ہونا۔ (۲) حکم تلاوت قرآن و نماز و زکوٰۃ و خیرات و استغفار۔ (۳) اوصاف اللہ تعالیٰ۔۔۔ { مطالب:۔ آئے پیغمبر تم اور تمہارے ساتھی تو کبھی دو تہائی کبھی آدھی کبھی تہائی رات نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ (لیکن اس کا ادا ہونا مشکل ہے اور) تم اس (قیام لیل) کو نباہ نہ سکو گے۔ (کیونکہ) بعض تم میں سے بیمار پڑیں گے۔ بعض روزی کی فکر میں رہیں گے۔ بعض جہاد کریں گے۔ پس (اب) جس قدر (تہجد میں) قرآن پڑھنا آسانی سے ہو سکے اُتنا ہی پڑھا کرو (یہ آیت منسوخ کرتی ہے اس سورہ کی پہلی آیت کے حکم کو جہاں

یہ ارشاد تھا کہ آدمی رات تک یا اس سے کم و بیش نماز پڑھتے رہو۔ یہاں پر پابندی نہجہ منسوخ ہے نہ نماز تہجد۔ اسی واسطے نماز تہجد مندوب ہے یعنی پڑھے تو ثواب نہ پڑھے تو کچھ عذاب نہیں۔ بعض مفسرین کہتے کہ یہ نماز تہجد پیغمبر صلعم کے لئے فرض تھی۔ اس بحث کو علامہ جلال الدین سیوطی کی تفسیر اتفاق - ملا جیوں کی تفسیرات احمدیہ اور دوسری دوسری تفسیروں میں دیکھو۔ کتب فقہ کو بھی ملاحظہ کرو۔

لوگو! نماز پڑھتے رہو۔ زکوٰۃ دیتے رہو۔ اللہ کو قرض حسنا دیا کرو (یعنی خیر خیرات کیا کرو)۔

لوگو! جو خیر کرو گے اُس کا اجر تم کو اللہ کی سرکار سے زیادہ ملیگا۔  
لوگو! اللہ سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگتے رہو۔ (اگر ایسا کرو گے تو وہ معاف کر دے گا۔ کیونکہ)

اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

## (۷۲) سورۃ مدثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) حکم دعوت اسلام - (۲) وعظ و نصیحت و صبر و غیرہ کا حکم - (۳) کافروں پر عذاب دوزخ کی سختی - (۴) مذمت و لید بن مغیرہ - (۵) دوزخ پر اُنیس فرشتے متعین ہیں اور دوزخ میں سختی - (۶) فرشتوں کی تعین عدد میں آزمائش - (۷) ہدایت و گمراہی اللہ کے اختیار میں ہے - (۸) جہنم سے نصیحت و عبرت -

**مطالب :-** آئے پیغمبر اٹھو اور (لوگوں کو بُرائی کے نتیجے سے) ڈراؤ (یعنی تبلیغ رسالت کرو)۔ اللہ کی عظمت و شوکت بیان کرو (یا اللہ اکبر کہو)۔ کپڑوں کو پاک رکھو اور نجاست (ظاہری و باطنی) سے الگ رہو۔ سلوک کے معاوضے میں اُس سلوک سے زیادہ اُمید نہ رکھو (یا کسی پر احسان جتانے کو نہ دو یا جو کچھ دو اُس کو بہت نہ سمجھو۔ یا تبلیغ رسالت کا احسان کسی پر نہ جتاؤ۔

یا کسی قسم کا احسان کرو تو خالصاً لوجہ اللہ کرو)۔ اور (کافروں کے کرنے دھرنے پر) اپنے رب کی رضا مندی کے لئے صبر کرو (اس میں بندوں کی دولت و ثروت کا لحاظ نہ کرو۔ صبر میں اللہ کی رضا جوئی ہو۔ یا آوامر و فرائض کا بوجھ اٹھاؤ اور اُن پر قائم رہو)۔

جب (وہ سراسر بھونکنا جائیگا تو اُس دن کافروں کے لئے سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔

آئیے پیغمبر! ہم کو اور اُس آدمی کو چھوڑ دو جس کو ہم نے بہت سال دیا ہے اور بہت بیٹے عنایت کیے ہیں اور جاہ و ریاست دی ہے۔ (ہم اُس سے سمجھ لیں گے تم کو اس بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں)۔ ان (دنیاوی نعمتوں) کے بعد بھی وہ شخص امید لگائے بیٹھا ہے کہ اور نعمت اُس کو دی جائے۔ لیکن اُس کی آرزو پوری ہونے کی نہیں بلکہ اُس پر خدا کی مار ہے اور اُس پر عذاب سخت ہوگا اور وہ جہنم رسید ہوگا۔ کیونکہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتا ہے اور غصے میں آکر جیسے نجیب ہو کر مُنہ بنا کر قرآن کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ صرف جادو ہے اور آدمی کا کہا ہوا ہے (اور کلام الہی نہیں)۔ اشارہ ہے ولید بن مغیرہ کی طرف یہ بہت بڑا دولت مند اور بڑا زور آور تھا۔ یہ کہتا تھا کہ قیامت اگر ہوگی تو مجھ کو کوئی زہر نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ دوزخ میں ڈالا جائے گا اور وہاں فرشتے متعین ہیں تو پھر فرشتوں کے سامنے اس کا زور کیا کام آئیگا)۔

بیان دوزخ کا اور نیز اس کا کہ اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ اس اُنیس کی گنتی سے مطلب (آزمائش ہے اور وہ یہ ہے کہ اہل کتاب یقین کریں اور مسلمانوں کا ایمان اور بھی زیادہ ہو۔ اہل کتاب اور مسلمان شک دکریں اور کافروں کی گمراہی اور بھی بڑھتی جائے۔ خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔

اللہ کے لشکروں کا حال سوا اس کے کوئی نہیں جانتا۔ جہنم (یا آیات جو جہنم کی کیفیت بیان کرتی ہیں) انسان کے لئے نصیحت

اور عورت دینے والی چیز ہے۔

**{نوٹ :-}** ہر وقت نماز ہو یا غیر حالت نماز ظاہر رہنا موجب اجر و اتباع امر ہے اور نجس رہنا مذموم۔ جو رات کو با وضو سونا اُس کے لئے فرشتے بخشایش کی دعا کرتے ہیں۔ عبادت ہو یا ہدایت اُس میں للہیت چاہیے کوئی غرض و اُمید نہ ہو۔ اپنے اعمال کو کنیز جاننا یا مدح یا رجوع عام خلق چاہنا ممنوع ہے۔۔۔

**تتاراج :-** وعظ و نصیحت کیا کرو۔ ظہارت ظاہری و باطنی کا خیال رکھو۔ احسان کیا کرو۔ اللہ کی رضا جوئی کو مد نظر رکھو۔ مال و اولاد پر نہ بھولو۔ اللہ کی باتوں پر بلا شک و شبہ ایمان لے آؤ گو تمہاری سمجھ میں نہ آئیں۔۔۔۔۔

**مسائل :-** عالموں پر وعظ و نصیحت کرنا موافق قرآن و شریعت کے فرض

کفایہ ہے۔ ہر وقت با وضو رہنا مستحب ہے۔۔۔۔۔

**خلاصہ :-** (۱) قیامت کے عذاب کی سختی۔ (۲) ترغیب عمل نیک۔ (۳) جنتی کا اجر اور دوزخی کی سزا۔ (۴) تنبیہ اُس شخص کی جو قرآن اور وعظ و نصیحت سے بھاگتا ہے۔ (۵) کفار کے قرآن سے اعراض کرنے کا سبب۔ (۶) قرآن نصیحت ہے۔ (۷) ترغیب کہ قرآن کو یاد کرو۔ (۸) حکم تقویٰ۔ (۹) توصیف اللہ تعالیٰ۔۔۔۔۔

**مطالب :-** اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے کہ دوزخ کی مصیبت سب مصیبتوں سے بڑھی چڑھی ہے۔ اور انسان کو خوف دلاتا ہے۔ (پس ڈر کر) جو چاہے آگے آئے سعادت کے رستے میں بڑھ کر قدم رکھے۔ جو چاہے پیچھے ہٹے اور جہنم کے عمیق گڑھے میں جا گرے۔

(۵)۔۔۔۔۔ در فیض الہی واپس آئے جس کا جی چاہے

خلاف اس کے رہ دوزخ ہے جائے جسکا جی چاہے۔

ہر ایک شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروہ ہے (یعنی عمل نیک بندوں کے ذمہ خدا کا قرض ہے جب تک وہ ادا نہ ہو جائے تجارت ممکن نہیں) مگر دہنے ہاتھ والے۔

جن کا نامہ اعمال دہنے ہاتھ میں ہو گا وہ جنت میں ہوں گے۔



جنتی دوزخی سے پوچھیں گے کہ دوزخ میں تمہارے جانے کی وجہ کیا ہوئی۔ وہ کہیں گے کہ وجہ یہ ہے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ محتاج کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اُن کا ساتھ دیتے تھے جو قرآن (یا پیغمبر صلعم) کے بارے میں بجواس کرتے تھے۔ ہم روزِ جزا کو نہیں مانتے تھے یہاں تک کہ موت نے آد بوجا۔

قیامت میں اُن کے لئے کوئی سفارش کام آنے کی نہیں۔  
کافر نصیحت سے اس طرح بھاگتے ہیں جیسے گدھے شیر سے (یعنی قرآن سے یا پیغمبر صلعم کے وعظ سے بھاگتے ہیں)۔

کافر کہتے کہ ہم اُس وقت ایمان لائیں گے جب ہم کو کھلے ہوئے صحیفے دئے جائیں (یعنی ہر ایک پیغمبر بنا چاہتا ہے۔ یا ہر ایک چاہتا ہے کہ اُس کے پاس آسمان سے لکھی لکھائی کتاب اُترے) مگر یہ تو ہونے کا نہیں۔

کفار جو ایمان نہیں لاتے۔ وہ اس سبب سے نہیں کہ اُن کی خواہش کے مطابق صحیفے نہیں اُترتے بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ کفار آخرت پر سرے سے ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اور اسی لئے قرآن نہیں سُنتے  
قرآن میں تو نصیحت (بھری) ہے۔

قرآن کو جو چاہے یاد کرے (اور اس سے مستفید و مستفیض ہو) مگر بغیر مشیتِ ایزدی کے یہ بات ہو نہیں سکتی۔ اور یہ بات اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو پرہیزگار ہیں اور جو مغفرت کے قابل ہیں۔

اللہ ہی سے ڈرنا چاہیے۔

اللہ بخشنے والا ہے۔

{ نتائج :- مومن نیکو کار بنو۔ قرآن کو مانو۔ پیغمبر صلعم کو نبی برحق جانو۔  
برائی باتوں میں کسی کو شرکت نہ دو۔ وعظ و نصیحت جی لگا کر سُنو۔ وعظ و نصیحت کیا کرو۔ قرآن کو غور سے سُنو۔ بدچلن آدمی نصیحت سے بھاگتا ہے۔ . . . }

## (۷۵) سُورَةُ قِيَامَت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) احیاء موتے۔ (۲) وقوع قیامت ضرور ہے۔ منکروں کا انکار بے سود ہے۔ (۳) آثار قیامت۔ (۴) انسان اپنے اعمال کو قیامت میں جان لے گا اور اعضاء گواہ ہوں گے۔ (۵) پیغمبر صلعم کی تعلیم کہ قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کریں۔ (۶) دنیا کو دوست رکھنے کی مذمت اور آخرت کو بھول جانے کی شکایت۔ (۷) قیامت میں حالتِ مومن و کافر۔ (۸) مرتے دم کا نقشہ۔ }  
**مطالب :-** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم (قیامت میں لوگوں کو ضرور جلا اٹھائیں گے اور) بڈیوں کو جمع کر کے اس بات پر قادر ہیں کہ پور پور تک بٹھا دیں گے (جواب ہے اُن منکروں کا جو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ آدمیوں کو کیونکر جلا اٹھائے گا جب بدن بالکل سڑ گل جائیگا)۔

نفسِ ملامت کرنے والا ہے (یعنی بعض لوگ ایسے ہیں کہ غفلت سے گناہ کی طرف رجوع ہوتے ہیں تو اُس وقت نفسِ ملامت کرتا ہے پھر اُس گناہ سے باز رہتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو گناہ کرتے تو اُس وقت نفس کی ملامت کرنے سے توبہ کرتے ہیں۔ پھر اکثر ایسے بھی ہیں کہ نفس کی ملامت کرنے پر بھی توبہ نہیں کرتے اور گناہ سے باز نہیں آتے)۔

انسان (قیامت کا انکار اس سبب سے کرتا ہے کہ وہ) چاہتا ہے کہ آئندہ بھی خدا کی نافرمانی کرتا رہے۔

آدمی (یعنی کافر) پوچھتا ہے کہ قیامت کب ہوگی (اور اس پوچھنے سے مطلب یہ ہے کہ) وہ چاہتا ہے کہ قیامت کا انکار کرے جو اُس کے پیشِ نظر ہے (یا چاہتا ہے کہ بھنور باری تعالیٰ نافرمان برداری کرے اور یہ کمال شوخی ہے۔ تو قیامت اُسی وقت ہوگی) جب (اُس کے یہ سب آثار بھی ظاہر ہوں گے کہ) آدمی کی نظر چن بھیا جائیگی۔ چاند بے نور ہو جائیگا۔ آفتاب و ماہتاب جمع کئے جائیں گے۔ اور آدمی کو بھاگنے کی ہرگز کوئی جگہ نہ ملیگی (یہ حالتیں قیامتِ کبریا کے وقت ہوں گی)۔

بقول بعض مفسرین یہ حالتیں قیامت صغر لے یعنی موت کے وقت ہوتی ہیں۔ اس حالت میں یہ معنی ہونگے کہ وقت موت کے نظر چوندھیا جاتی ہے۔ عقل ماری جاتی ہے۔

قیامت میں کہیں پناہ نہیں بلکہ اللہ ہی کی طرف ٹھکانا ہوگا۔

قیامت میں ہر ایک کو معلوم ہو جائیگا کہ وہاں کون کیسے اعمال کے ساتھ آیا ہے۔ کس نے کیسے آثار پچھے چھوڑ رکھے ہیں (جیسے نیکی و بدی کی چیزیں یا رسومات نیکی و بدی)۔ مفسرین نے مختلف معنی بیان کئے ہیں:۔ نیک و بد عمل جو کر چکا ہے اور نیک و بد کام جو عمل میں نہیں لایا ہے۔ اعمال جو جوانی اور ابتدائے عمر میں کئے ہیں اور وہ اعمال جو بڑھاپے اور آخر زندگی میں کئے ہیں۔ وہ مال جو ذخیرہ عاقبت کے لئے اپنی زندگی میں خرچ کیا اور وہ مال جو وارثوں کے لئے چھوڑ مرا۔

ہر ایک شخص اپنے مقابلہ میں آپ حجت ہے مگر چہ حیلہ و حوالہ کتنے ہی کرے (یعنی حق کے جان لینے میں کسی دلیل کی حاجت نہیں ہوتی)۔ بلکہ انسان عقل کے ذریعے سے حق باتوں کے پہچاننے اور اقرار کرنے میں مجبور ہو جاتا ہے اور بُرے کاموں سے نامد ہوتا ہے۔ اگرچہ ظاہر کچھ بھی حیلہ و حوالہ پیش کرے اور وہ اس بات کو بھی خوب جانتا ہے کہ یہ حیلہ و حوالہ ہرگز تشفی بخش نہیں اور بالکل بے سود ہے۔ یا قیامت میں اُس کے اعضاء اُس کے مقابل میں گواہی دینگے گو وہ کتنے ہی بہانے بنایا کرے۔

..... گو دوست ہیں یہ اعضا ہونگے خلاف اک دن

عاید کریں گے ہم پر تقصیر اپنی اپنی

یا اعمالِ بد کے الزام سے بری نہیں گو کتنے ہی حیلہ و حوالہ کرے۔ یا آدمی خود بخود اپنے تمام اعمال پر مطلع ہوگا گو اپنے مُنہ سے اقرار نہ کرے عذر معذرت سے پیش آئے حیلہ و حوالہ بنائے گناہ دفع کرنے کی تدبیر سوچے۔ مگر یہ جھوٹے عذر اور باطل حیلہ کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔ بلکہ وہ خود جانتا ہوگا کہ یہ سراسر جھوٹے اور بے فائدہ حیلے ہیں۔

آے پیغمبر! وحی (کے پڑھنے) میں اپنی زبان جلد نہ چلاؤ۔ قرآن کے پڑھنے

میں جبریلؑ کی پیروی کرو (یعنی جب وہ پڑھیں تو تم غور کر کے سنو اور جب وہ پڑھ لیں تو تم اُسی طور سے پڑھو کیونکہ جیسا تم سمجھتے ہو کہ ساٹھ ساٹھ پڑھنے سے جلد یاد ہو جائے گا۔ یہ بات نہیں ہے بلکہ) اس کا پڑھانا۔ یاد کرانا۔ سمجھانا ہمارے ذمہ ہے (تم کو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں)۔

انسان دنیا کو دوست رکھتا ہے اور آخرت کو بھول جاتا ہے (ایسا نہ چاہیے۔

کیونکہ

..... چند دن کی ہے یہ دنیا کچھ نہیں

کچھ نہیں اس کی تمنا کچھ نہیں

یا یہ معنی ہیں کہ جب کوئی چیز بتلائی جائے تو اُس میں جلدی کرنا لازم نہیں کیونکہ ایسا کرنے سے اصل مطالب و فوائد جو بعد غور و فکر کے حاصل ہوتے ہیں فوت ہو جاتے ہیں)۔

قیامت میں کتنوں کے مُنہ ترو تازہ ہونگے اور دیدارِ الہی سے مشرف (ایمان داروں کی یہ حالت ہوگی)۔ اور کتنوں کے مُنہ اُداس اور بگڑے ہونگے اور ایسے سوچ اور فکر میں ہونگے گویا اُن پر کوئی بڑی مصیبت آنے والی ہے (یہ حالت کافروں کی ہوگی)۔

جب جان گلے تک پہنچ جاتی ہے اور (لوگ) پھونکنے جھاڑنے والے کو کھوجتے ہیں اور جب مرنے والا بھی سمجھ جاتا ہے کہ اب سمجھوں سے جدائی ہونے والی ہے اور جب ٹانگ سے ٹانگ مل جاتی ہے تو پھر اے انسان! اُس وقت اللہ کی طرف روانگی ہے (یا جب جان گلے تک پہنچتی ہے اور فرشتے دکھائی دیتے ہیں اور جب آدمی سمجھ جاتا ہے کہ اب سمجھوں سے جدائی کا وقت ہے اور جب شہداء اور مصائبِ دنیاوی اور شدائدِ آخرت کا سامنا ہوتا ہے تو پھر اے انسان! اُس وقت تو اللہ ہی کی طرف جانا ہوتا ہے۔ یہ مرتے دم کا نقشہ ہے)۔

{نوٹ :- ہر آدمی بدوینِ تعلیم معرفت حق رکھتا ہے۔ مگر بعض بالفعل عار ہیں اور بعض بالقول اور یہی قوتِ عرفان قیامت میں اُس پر حجت ہوگی۔ ایماندار بندے اللہ کی دیدار سے کامیاب ہونگے۔

**نتائج :-** آجائے موئے ضرور ہے۔ دنیا میں عمل نیک کر دھرو۔ پھر موت نہیں۔ قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کرو۔ جب استاد یا مرشد کوئی چیز کسی کو بتلائے تو اُس وقت تک وہ بیچ میں نہ بولے اور دُہراتا نہ جائے بلکہ غور سے سنا کرے۔ ہاں اُس کے بعد پوچھ گچھ کر سکتا ہے۔ جب کوئی کسی کو پیغام پہنچائے تو جس کے پاس پیغام پہنچایا جائے وہ اچھی طرح غور سے سُن لے۔ بیچ میں سوال نہ کرے۔ . . .

**{ خلاصہ :-** (۱) شکایت اُس کی جو تصدیق وغیرہ نہیں کرتا اور انکار کرتا اور اس پر عذاب۔ (۲) انسان ضرور قیامت میں اُٹھا کھڑا کیا جائے گا۔ . . .

**مطالب :-** (کیونکہ جیتے جی) نہ تو کبھی کلام الہی کی اُس نے تصدیق کی (نہ خیرات کی) نہ نماز پڑھی بلکہ (اُلٹا) بھٹلاتا رہا اور مُنہ پھیرا اور اکڑا کر چلتا ہوا پھر اُس پر (قبر قیامت اور دوزخ کا) عذاب ہو گا۔ اور ایسے آدمی پر تفت ہے (اشارہ ہے ابو جہل کی طرف)

کیا انسان خیال کرتا ہے کہ وہ یوں ہی چھوڑ دیا جائیگا۔ اور اس سے حساب کتاب نہ ہو گا۔ یہ بات ہرگز نہ ہو گی بلکہ اعمال کی باز پرس ہو گی۔ کیونکہ ذرا یہ تو سوچئے کہ اللہ ہی نے انسان کو قطرۂ منی سے پیدا کیا اور رحم مادر میں بنایا۔ کیا مرد کیا عورت (پھر ان قدر توں پر) اللہ کو جلا اٹھانا کیا مشکل ہے (یعنی اللہ کو کوئی مشکل نہیں۔ بلکہ ضرور جلا اٹھائے گا)۔

**{ نوٹ :-** بعد ایمان کے نماز سے زاید کوئی امر مُؤکد اور مُہتمم بالشیان نہیں۔ . . .

**نتائج :-** قرآن کو کلام الہی مانو۔ نماز پڑھو۔ غور نہ کرو۔ بعث و نشر پر ایمان لاؤ۔ . . .

## (۷۶) سورۃ دہر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

**{ خلاصہ :-** (۱) قبل پیدائش کے انسان قابلِ تذکرہ نہ تھا۔ (۲) پیدائش انسان اور اس کی غرض۔ (۳) انسان میں نیک و بد۔ (۴) کافر کو عذاب۔ (۵)

ابرار اور اُن کا اجر۔ : . . . . .

**مطالب :-** انسان پر ایسا زمانہ بھی گزرا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل تذکرہ نہ تھا۔ (یعنی قبل پیدائش کے آدمی کی بوباس بھی نہیں پائی جاتی تھی اور اُس کے نام و نشان کا کچھ پتا بھی نہیں لگتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ پیدائش آدم مراد ہے۔ یعنی قبل پیدائش آدم کے کسی کو کچھ معلوم نہ تھا۔ پس لوگوں کو چاہیے کہ ان باتوں کو سوچیں اور اللہ کا شکر و عبادت کریں)۔

ہم نے انسان کو مرگب نطفے سے پیدا کیا ہے (یعنی نطفہ عمرود و عورت یا نطفہ منی سے جو سارے بدن کا پچوڑ ہے)۔

انسان کے پیدا کرنے سے میری غرض یہ ہے کہ ہم (نیک و بد) کی آزمائش کریں (دنیا دار اعلیٰ ہے اور آخرت دار الجرا)۔

انسان کو ہم نے آنکھ کان (یعنی عقل) دیا اور (دو) رستے (نیک و بد کے) دکھا دیئے (تاکہ راہ اور بے راہ کا امتیاز کر سکے)۔ اس پر بھی کچھ لوگ تو شکر گزار ہوئے اور کچھ ناشکر (یعنی مسلمان و کافر)۔

کافر کے لئے دوزخ اور وہاں کے سخت عذاب ہم نے تیار کر رکھے ہیں۔ نیک لوگوں کے لئے جنت ہے اور قیامت کی سختیوں سے بچائے جائیگے اور وہاں اُن کو نازگی و شگفتگی ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی منتیں پوری کرتے۔ قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں۔ محض اللہ کی محبت میں اور بلا اُمید معاوضہ کے اور بلا خواہش شکر یہ ادا کئے جانے کے اور بسبب خوفِ قیامت کے محتاجِ یتیم قیدی کو کھانا کھلاتے اور صبر کرتے۔ ان لوگوں کو جنت میں کھانے پینے پہننے اور رہنے سہنے میں ہر طرح کا آرام و چین ہوگا۔ (بعض اس کی شانِ نزول یوں بیان کرتے ہیں کہ امام حسن و حسین علیہما السلام بیمار پڑے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھنے کی منت کی۔ جب آپ دونوں صاحبِ اچھے ہوئے تو تینوں صاحبوں نے روزے رکھے۔ اتفاقاً کھانے کی چیز موجود نہ تھی۔ بارہ سیر جو قرض لیا گیا۔ پہلے روز پانچ روٹیاں پکیں تینوں صاحبوں نے روزہ اظہار کیا۔ عین کھانے کے وقت ایک فقیر نے سوال کیا۔ سب روٹیاں اس کو دیدیں۔ پانی پی کر دوسرا روزہ رکھ لیا۔ دوسرے روز

کھانے کے وقت ایک یتیم نے سوال کیا۔ اُسی طور سے سب روٹیاں دیدیں اور پانی پی کر روزہ رکھ لیا۔ تیسرے روز ایک اسیر کے سوال پر روٹیاں دیدیں۔ اس کا بیان کہ جنت میں جنتیوں کو کیا کیا آرام و آسائش ہوں گے۔

{نوٹ :- فقہ کی کتابوں میں دیکھو کہ کن حالتوں میں منّت پوری کرنی چاہیے اور کن حالتوں میں کفارہ دینا چاہیے۔ خیرات دینے والا آپ کو فقیر کا محسن نہ سمجھے مگر فقیر کو احسان ماننا احسن ہے۔

نتائج :- انسان اپنی خلقت پر غور کرے۔ انسان کو نیک عمل کرنا چاہیے اور اللہ کا شکر یہ ادا کرے۔ عقل سے کام لو اور راہِ راست اختیار کرو۔ منّت پوری کرنی چاہیے۔

{خلاصہ :- (۱) قرآن کا وقت فوقتہ اُترنا۔ (۲) صبر۔ ذکر۔ سجدہ اور تسبیح کا حکم۔ ناشکری کی منہا ہی۔ (۳) پیدائش انسان۔ (۴) مذمتِ محبتِ دنیا و غفلتِ آخرت۔ (۵) ہدایتِ مشیتِ الہی پر موقوف ہے۔ (۶) سرکش کے لئے عذاب۔ (۷) اوصافِ الہی۔

مطالب :- آجے پیغمبر! ہم نے تم پر قرآن شریف کو وقت فوقتہ اور بتدریج اُتارا ہے۔ (یہ کافروں کا جواب ہے جو قرآن کو کتابِ الہی نہیں مانتے پس لازم ہے کہ)

آجے پیغمبر! (کافروں کی باتوں پر) صبر کرو اور کسی بدکار اور کسی ناشکر کا کہا نہ مانو (یعنی مسلمانوں کو چاہیے کہ دینی باتوں میں کافروں کی اطاعت نہ کریں)۔

صبح و شام اللہ کا نام لیتے رہو۔ رات کے حصے میں خدا کے آگے سجدہ کرو اور بڑی رات تک تسبیح و تقدیس کرو (بعض کہتے ہیں کہ اس سے پانچویں وقتوں کی نماز اور نمازِ تہجد کا حکم نکلتا ہے۔ یعنی بکسرہ سے صبح کی نماز۔ حصیدہ سے ظہر و عصر۔ من الیل سے مغرب و عشا۔ لیلاً طویل سے تہجد)۔

ہمیں نے انسان کو (نطفے سے بنایا اور جوڑ بند سے) مضبوط کر کے پیدا کیا۔ اور ہم کو اختیار رہے کہ اُس کی جائہ دوسروں کو پیدا کریں (یا اس کی حالت کو رد)

بدل کر دیں)۔ اور اُس پر بھی کفار دنیا ہی چاہتے ہیں اور روزِ آخرت کو بھولے ہوئے ہیں  
(غرض لوگوں کو دنیا کی محبت اور آخرت سے غفلت کرنی نہ چاہیئے)۔  
یہ سب نصیحت کی باتیں ہیں۔ پس جو چاہے اپنے رب تک پہنچنے کا رستہ اختیار  
کر لے۔

(۷۷) درِ فیضِ الہی دا ہے آئے جس کا جی چاہے  
خلاف اس کے روئے دوزخ ہے جائے جس کا جی چاہے . . . . .  
بے مشیتِ ایزدی کوئی کچھ چاہ نہیں سکتا۔ اور اللہ ہی جس کو چاہے ہدایت  
کرے اور جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے (یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو  
قصد و اختیار دیا ہے۔ لیکن پھر بھی تابعِ مشیتِ الہی ہے یہاں پر جبر و قدر کا مسئلہ  
ہے)۔

سرکش کے لئے عذاب دردناک ہے۔

اللہ سب کچھ جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔

{نتیجہ:-} انسان اپنی خلقت کو غور کرے اور اطاعتِ الہی میں مشغول رہے  
بلا مشیتِ الہی کچھ ہوتا ہوا تا نہیں۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ اسلام کو تسلیم کرو۔ صبر کرو۔  
شکر الہی کیا کرو۔ ظلم اور نافرمانی نہ کرو۔ . . . . . {

## (۷۷) سورہ مرسلات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

{نوٹ:-} قیامت کے آثار و حالات کو بیان کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
اس دن ماسوا دنیاوی ہلاکت کے منکرین کی خرابی ہوگی۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اللہ  
کی اطاعت کرے اور اس کے احکام پر چلے تاکہ دین و دنیا کے عذاب سے  
بچے۔ . . . . . {

خلاصہ:- (۱) قیامت ضرور ہو کر رہے گی۔ (۲) آثارِ قیامت۔

(۳) کذبوں کی خرابیِ آخرت۔ (۴) اگلے اور پچھلے گنہگاروں کی ہلاکت۔ (۵)  
قدرتِ الہی و دلیل وقوعِ قیامت۔ (۶) حالتِ قیامت۔ . . . . . {



**مطالب :-** اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے کہ قیامت جس کا وعدہ کیا جاتا ہے ضرور ہو کر رہیگی۔ (قیامت کے چند آثار یہ ہیں) - ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ آسمان پھٹ جائیگا۔ پہاڑ اڑیں گے۔ پیغمبر (اپنی اپنی اُمرت کے حساب کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں) حاضر ہوں گے۔ اور یہ آثار فیصلہ کے دن (یعنی قیامت) پر موقوف رکھے گئے ہیں۔ (کافر کہتے تھے کہ اگر قیامت سچ ہے تو اسی وقت قیامت کیوں نہیں آجاتی۔ اُس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافروں کا قیامت کے لئے جلدی بچانا بیکار ہے۔ وہ اپنے وقت پر ہو کر رہیں گے)۔

قیامت میں منکروں کی خرابی ہے (اور پھر دنیا کی ہلاکی بھی۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ) اگلی گنہگار اُمتوں کو ہم نے ہلاک کر چھوڑا۔ تو پچھلی گنہگار اُمتوں کے ساتھ بھی یہی کر گزریں گے۔ (پس کافرو! ہو شیار ہو جاؤ اور اسلام لا کر عمل نیک کرو)۔

گنہگاروں کو ہم تباہ کر چھوڑتے ہیں (اور دین و دنیا کا عذاب دیتے ہیں)۔ (اللہ تعالیٰ اپنی چند قدرتوں کو یوں بیان فرماتا ہے کہ اے انسان! دیکھو تو سہی کہ) بے قدر پانی سے ہم تمہاری تخلیق کرتے ہیں۔ رحم مادر میں حمل کو ایک مدت معین تک بچھڑاتے ہیں۔ زمین کو زندہ مردے کے لئے بناتے ہیں۔ (ہر چیز کا) اندازہ کرتے ہیں۔ ہم نے زمین پر بلند پہاڑوں کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہم میٹھا پانی پلاتے ہیں۔ (اس پر بھی تم ہماری نعمتوں پر نظر نہیں کرتے اور میری قدرت پر دھیان نہیں دیتے اور تکذیب کرتے۔ جان رکھو کہ) اگر انکار کر دو گے تو تمہارے لئے قیامت میں خرابی ہے (اور پھر وہاں یہ حالت ہوگی کہ کشاں کشاں تم دوزخ میں ڈالے جاؤ گے)۔

(قیامت کے حالات کہ) اُس دن منکرین کو (مارے ہیبت کے) قوت گویائی نہ ہوگی (کہ انکار کر سکیں) اور نہ انکو عذرِ معذرت کی اجازت ہوگی۔ اگلے پچھلے سب جمع کئے جائیں گے اور کسی کا داؤ نہ چل سکے گا۔

ہم (سب چیزوں کا اندازہ بچھڑانے میں) سب سے اچھے قادر ہیں۔

{ نتائج :- منکر نہ بنو۔ اسلام اختیار کرو۔ جو کچھ کرنا دھرم ہے دنیا میں

کر دھرو۔ . . . .

{ خلاصہ :- (۱) پرہیزگاروں کا اجرِ آخرت - (۲) منکروں کے لئے

دنیاوی منافع مگر تباہی آخرت - (۳) جھکنے سے منکروں کا انکار - (۴) منکرین  
وعظ و نصیحت کے بعد بھی ایمان نہیں لاتے۔ . . . .

مطالب :- پرہیزگاروں کے لئے جنت ہے اور اُن کو وہاں ہر  
طرح کے آرام و آسائش و بخشش - یہ نیکوکاروں کا اجر ہوگا۔

مکذبین کو چند روز کے لئے (دنیا میں) کھانا پینا منافع اٹھانا ہے - پھر  
قیامت میں اُن کے لئے وہی تباہی ہے (چار دن کی چاندنی پھر

اندھیری رات)۔

مکذبین کو حکم جھکنے کا ہوتا ہے تو نہیں جھکتے ہیں (یعنی فروتنی نہیں کرتے  
اور تکبر کرتے ہیں - یا نماز نہیں پڑھتے)۔

اگر مکذبین بعد اس وعظ و نصیحت کے بھی ایمان نہیں لاتے تو یہ لوگ  
کب ایمان لائیں گے؟ (یعنی ایمان نہیں لائیں گے)۔

{ نتائج :- پرہیزگاری کرو - احکام الہی کو مانو - نماز پڑھو - دنیاوی

زندگی بے ثبات ہے - دنیا کے عیش و عشرت پر نہ بھولو - بلکہ آخرت کے لئے  
کچھ کر دھرو۔ . . . .

## (۷۸) سُورَةُ نَبَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) کفار کے مختلف خیالات و بارۂ قیامت - (۲) قدرتِ

اللہ تعالیٰ - (۳) قیامت ضرور ہو کر رہیگی اور اس پر اللہ تعالیٰ قادر ہے۔

(۴) آثارِ قیامت - (۵) سرکش کی سزا - (۶) لوح محفوظ میں سب باتیں

درج ہیں۔ . . . .

مطالب :- کفار و بارۂ قیامت کے آپس میں پوچھ گچھ کرتے ہیں  
اور اس میں مختلف الزامے ہیں - (کوئی کہتا ہے کہ قیامت ہو ہی گی نہیں -



کافروں کو عذاب اور اُن کی تمنا مٹی ہونے کی۔ (۵) قیامت قریب ہے۔ (۶) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . .

**مطالب :-** پرمیزگاروں کو بہشت اور اُس میں ہر طرح کی آسائش کے سامان اللہ کی طرف سے ملیں گے۔

(پرمیزگاروں!) یہ بد اللہ تعالیٰ تم کو بطور بخشش حساب سے دے گا (یعنی تم کو جو اجر ملیگا وہ تمہارے نیک اعمال کے سبب سے ملیگا لیکن تم بزور نہیں لے سکتے بلکہ بطور انعام کے ہوگا۔ پھر یہ اجر بے قاعدہ نہیں ملیگا بلکہ بموجب حساب کے اور یہ اندازہ اعمال کے ہوگا۔ بلکہ حساب سے زیادہ ہی ملیگا کم نہیں)۔

قیامت میں جبرئیل اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ وہاں کسی کو اللہ تعالیٰ سے بولنے کی تاب نہ ہوگی (بقول بعض کفار کو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی۔ بقول دیگر مومن کو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی۔ بقول آسمان و زمین کے رہنے والے کچھ بول نہ سکیں گے)۔ اور کسی کی مجال نہ ہوگی کہ سفارش کرے مگر ہاں جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے اور وہ بات بھی معقول کہے (کفار عرب فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے اور یقین رکھتے تھے کہ فرشتے اُن کی سفارش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنا دیا کہ یہ سرتاپا غلط ہے۔ مفسروں نے یہاں پر چند مطالب بیان کئے ہیں۔ فرشتوں کو سفارش کرنے کی تاب نہ ہوگی مگر ہاں جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے اور معقول بات بھی کہے۔ اہل آسمان و زمین کو سفارش کرنے کی تاب نہ ہوگی مگر ہاں جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے اور وہ حق بات کہے۔ فرشتوں کو سفارش کرنے کی تاب نہ ہوگی مگر ہاں جس کی سفارش کی اللہ تعالیٰ اجازت دے اشارہ ہے اُن کے بارے میں جنہوں نے دنیا میں کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حُجْدٌ ۖ سَوَّلَ اللَّهُ كَمَا هُوَ۔ اہل آسمان و زمین کو سفارش کرنے کی مجال نہ ہوگی مگر ہاں جس کی سفارش کا اللہ تعالیٰ حکم دے۔ اشارہ ہے کلمہ گویوں کے بارے میں)۔ اپنے اپنے اعمال کو سب دیکھ لیں گے۔ کافر چلا اٹھیں گے کہ کاش ہم مٹی ہی ہوتے (تو یہ سب عذاب ہم پر نہ ہوتا۔ مفسروں نے مختلف معنی بیان کئے ہیں۔ ہم مٹی ہی رہتے یعنی سرے سے پیدا ہی نہ ہوتے۔ یا ہم قبر سے اُٹھائے نہ جاتے

یا ہم شکرت نہ ہوتے بلکہ فرماں بردار ہوتے۔ یا جب جانوروں کا حساب و کتاب ہو جائیگا تو لوگ کہتے ہیں کہ حکم خدا وہ سب مٹی ہو جائیگے۔ اس حالت کو دیکھ کر کافر کہیں گے کہ ہم بھی اسی حالت میں لوٹا دئے جلتے۔ یا کافر سے بعضوں نے شیطان مراد لیا ہے کہ جب شیطان انسان کی عمدہ حالت دیکھ لے گا تو آرزو کرے گا کہ کاش میری پیدائش آگ سے نہ ہوتی بلکہ مٹی ہی سے ہوتی تو بہتر تھا کہ ہم بھی انسان کے زمرے میں ہوتے۔

قیامت کا وقوع امر حق ہے (یعنی قیامت ضرور ہو کر رہیگی) اور وہ قریب ہے۔ پس جو چاہے (بذریعہ تقویٰ کے) اپنے رب کے پاس اپنا ٹھکانا بنا رکھے۔

(لوگو!) ہم نے تم کو قیامت (کی حالت بیان کر دی اور اُس) کے عذاب سے ڈرایا (اب تم کو اختیار باقی ہے کہ تقویٰ اختیار کرو یا نہ کرو اور احکام الہی پر چلو یا نہ چلو۔ اگر تم احکام الہی کو نہ برتو گے تو اپنی خرابی کرو گے۔ دوسرے کا کیا بگاڑو گے)۔

آسمان وزمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے اُن کا پروردگار اللہ ہی ہے۔ وہ بڑا بخشش کرنے والا ہے۔

{نتائج:-} در آن دم کہ پرسند از فعل و قول

الوالعزم راتن بہ لرزد ز هول

{کفر نہ کرو۔ متقی بنو۔ . . . .}

## (۷۹) سُورَةُ نَازِعَات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:-} (۱) قیامت ضرور ہوگی۔ آثارِ قیامت۔ (۲) دربارہٴ قیامت کافروں کے خیالاتِ فاسدہ کا رد۔ (۳) قصہ موسیٰ و فرعون۔ اس قصے میں عبرت۔ . . . .}

مطالع:- اللہ تعالیٰ فرشتوں (یا تاروں یا نمانہ یوں) اور اُن کے گھوڑوں اور ہتھیاروں۔ یا بزرگ نفسوں کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ قیامت ضرور ہوگی۔ اور (آثار

قیامت ظہور میں آئیں گے کہ اُس وقت ایک زلزلہ کے بعد دوسرا زلزلہ آئیگا (یا ایک صور کے بعد دوسرا صور بھونکا جائیگا)۔ اور بہتیرے دل دھڑکیں گے اور آنکھیں نیچی ہوں گی (یعنی مارے رنج و مہیت کے اُن کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی)۔ منکرینِ قیامت کہنے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم لوگ سڑک کر پھر جلانے جائیں گے (اور اگر ایسا ہوا تو) ہم لوگ خسارہ میں پڑ جائیں گے۔ (ان کے نزدیک یہ مشکل ہوا کرے۔ اللہ کے نزدیک تو یہ کوئی مشکل امر نہیں بلکہ) اللہ کی ایک ڈپٹ میں (یعنی دوسرے صور کی آواز سن کر) سب لوگ (قبروں سے اٹھ کر) حشر میں جمع ہو جائیں گے۔

اے پیغمبر! کیا تم کو موسیٰ کا حال معلوم ہے؟ (سنو! وہ حال یہ ہے کہ) موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے میدانِ طوس میں بلا کر فرمایا کہ تم فرعون کی طرف جاؤ اور اُس کو سمجھاؤ بچاؤ۔ (کیونکہ وہ) (نکبر میں) حد سے گزر گیا ہے اور کہو کہ کیا تیرا یہ بھی جی چاہتا ہے (یا نہیں) کہ تو پاک ہو جائے اور میں تجھے اللہ کی طرف (راہِ راست) دکھاؤں تاکہ تُو ڈرے۔ چنانچہ موسیٰ گئے اور (عصا اور پیر بنفیا کا) معجزہ دکھایا اُس پر بھی وہ ایمان نہ لایا اور موسیٰ کو جھٹلایا اور (حکمِ خدا کو) نہ مانا۔ بلکہ موسیٰ کے جھٹلانے میں اور بھی زیادہ کوشش کی (یا بہ ارادہ رک دینے کے تدبیر کرنے چلا)۔ پھر (جادو گروں کو) جمع کیا اور (عام طور پر مقابلہ کے دیکھنے کے لئے) منادی کر دی اور کہا کہ میں ہی بڑا پروردگار ہوں۔ پھر تو اللہ نے اُس کو دین و دنیا کے عذاب میں گرفتار کیا۔ (غرض یہ ہے کہ کافرو! اگر پیغمبر صلعم کی تکذیب کرتے ہو تو تمہاری بھی وہی دُرگت ہوگی جو فرعون اور اُسکی قوم کی ہوئی یعنی تم پر بھی کوئی عذاب نازل ہوگا)۔ پس یہ قصہ ڈرنے والوں کے لئے عبرتِ خیر ہے۔

{نتیجہ :- اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ شرک نہ کرو۔ مشرک پروین و دنیا کا عذاب ہے۔ تکبر اللہ کو نہیں بھاتا۔ قیامت پر ایمان لاؤ۔ رسول کی تکذیب نہ کرو۔ تمکشی نہ کرو۔ رسول کے جھٹلانے والوں کی دین و دنیا میں خرابی ہوتی ہے۔ . . . . .}

{ خلاصہ :- (۱) ذکر قدرت و خالقیت الہی - (۲) احیائے موتی - (۳) قیامت میں انسان اپنے اعمال کو خیال کرے گا - (۴) دوزخ سب کے سامنے رکھ دیا جائیگا - (۵) سرکش وغیرہ کے لئے دوزخ - (۶) اللہ سے ڈرنے والوں کو بہشت - (۷) علم قیامت سوا اللہ کے کسی کو نہیں - (۸) پیغمبر صلعم مذہب ہیں - (۹) قیامت کا ٹھیراؤ۔ . . . . }

**مطالب :-** اللہ نے آسمان کو اونچا اور صاف ستھرا بنایا۔ رات کو تاریک اور دن کو اُجالا کیا۔ زمین کو صاف پچھایا۔ اُس سے پانی اور چارہ نکالا۔ پہاڑ کو میخ (زمین) بنایا۔ تو ذرا یہ بتاؤ کہ جس اللہ نے ان چیزوں کو بنایا اُس کو ان سب چیزوں کا بنانا مشکل تھا یا تمہارا۔ (تم ضرور یہی جواب دو گے کہ ان سب چیزوں کا بنانا مشکل تھا۔ جب یہ بات ٹھیری تو ذرا تم غور کرو کہ اُس کے نزدیک پھر جلا اٹھانا کیا مشکل ہے؟ غرض یہ ہے کہ کوئی مشکل نہیں اور ضرور جلا اٹھائیگا)۔

یہ سب چیزیں تمہارے اور تمہارے فائدوں کے لئے بنائی گئیں۔

جب قیامت ہوگی تو انسان اپنے اعمال کو یاد کر لیگا۔

قیامت میں دوزخ سب کے سامنے رکھ دیا جائیگا۔

جس نے سرکشی کی اور دُنیا کو (دین پر) مقدم رکھا اُس کے لئے دوزخ ہے۔

(حادث میں ہے کہ دُنیا کی محبت سب خطاؤں کی جڑ ہے۔ جس نے دُنیا کو حاجت او

ضرورت سے زیادہ اختیار کیا بیشک اُس نے اپنی ہلاکت چاہی اور حال یہ ہے کہ وہ

نہیں جانتا ہے۔

۵ ہر آنکس کہ در بند حرص و افتاد و ہر خرمن زندگانی ببا د -

جو اللہ سے (جواب دہی کے لئے) ڈرتے اور جو اپنے نفسِ امارہ کی خواہشوں

کو روکتے اُن کے لئے بہشت ہے۔

اے پیغمبر! تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ قیامت کب ہے (تو ان کو یوں جواب دیدو

کہ اے سائل!) تو دربارہ وقوع قیامت کے کس خیال (خام) میں ہے (اتنا تو ضرور

ہے کہ قیامت ہو کر رہیگی۔ مگر وقت البتہ مجھ کو معلوم نہیں۔ ہاں وقت کا حال تو اللہ

ہی کو معلوم ہے (اور بس)۔





قرآن (سرتاسر) نصیحت ہے۔ یہ ایسے اوراق میں لکھا ہوا ہے جس کی تعظیم کی جاتی ہے (یعنی لوح محفوظ میں) اور اونچی جگہ رکھے ہوئے اور پاک میں اور وہ صحیفہ بزرگ نیکو کار کاتبوں (یعنی فرشتوں) کے ہاتھ میں ہیں (پہلے قرآن لوح محفوظ میں لکھا ہوا تھا۔ فرشتوں نے لکھ کر بیت العزت میں جو آسمان میں ایک جگہ ہے رکھا۔ اس کے بعد قرآن کی آیتیں وقتہ فوقتہ نازل ہوتی رہیں)۔

(اُس) آدمی پر (جو عاصی۔ کافر۔ منکر۔ اور مشرک ہے) خدا کی مار۔ (کیونکہ) جو کچھ اُسے (اللہ کی طرف سے) حکم ملا اُسے پورا نہ کیا۔ (اپنی ہستی اور اللہ کی نعمتیں اُسے اپنے معاد کو بھی خیال کر کے شکر اُسی نہیں کرتا۔ پس) وہ بڑا ناشکر ہے۔ (دیکھو کہ) خدا نے اُسے نطفہ سے پیدا کیا۔ اُس کے لئے ایک اندازہ ٹھہرایا (مثلاً اُس کے جسم کے جوڑوں کو ٹھیک ٹھیک بنایا۔ موت و حیات کا وقت مقرر کیا۔ مدت حمل معین کی) پھر رستے میں آسانی کی (جیسے پیدائش میں آسانی یا تلاشِ معاش میں آسانی یا نیکی و بدی کا راستہ آسان کیا)۔ پھر مارا۔ قبر میں داخل کیا۔ پھر اُس کے اور چار پائے کے قائدے کے لئے پانی برسایا۔ زمین کو (جو تنے سے یا بیج سے) پھاڑا۔ غلہ ترکاری زیتون کھجور باغ مبیوہ چار اُگایا (اور پھر قیامت میں جلا اُٹھائے گا جہان کی یہ حالت ہوگی کہ)

قیامت میں جب دوسرا صور پھونکا جائیگا تو نفسی نفسی ہوگی۔ اپنے بھائی ماں باپ جو رو بیٹے (کو کوئی نہ پوچھیکا بلکہ اُن) سے ایک ایک الگ بھاگے گا۔

(ع۔۔۔ باپ بیٹا بھائی کام آتا نہیں۔

ع۔۔۔ باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا۔

ع۔۔۔۔۔ اُس گھڑی ایسی پڑیگی آپ دھاپ

باپ سے بیٹا جد بیٹے سے باپ . . . . .)

اور بہتیری صورتیں بے شاش اور بچکتی ہونگی (یعنی مومن و پرہیزگار ہوں گے)۔ اور بہتیری صورتیں گرد آلود ہونگی (یا چہروں پر سیاہی ہوگی)۔ یہ سب کافر و بدکار ہوں گے۔

{نتائج :- مسلمانوں کے حقوق کو کافروں پر مقدم رکھنا چاہیئے۔ دحل در محقولا}

نہ کرو۔ ضعیف پر رحمت و مہربانی کی نظر زیادہ ہونی چاہیے۔ آدمی کی ظاہری حالت پر نہ جانا چاہیے۔

ع . . . . . تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد . . . . . {

## (۸۱) سُوْرَةُ تَنْكُوِيْر

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

{ خلاصہ :- (۱) آثارِ قیامت کا بیان - (۲) قیامت میں سب اپنے اپنے عمل کو دیکھ لیں گے - (۳) قرآن کتاب الہی ہے اور سراسر نصیحت و ہدایت - (۴) کافروں کو حکم کہ قرآن پر ایمان لاؤ - (۵) پیغمبر صلعم مجنون نہیں اور وحی میں بخل نہیں کرتے - (۶) جبرئیلؑ کے اوصاف - (۷) بلا مشیتِ ایزدی کوئی ہڈا یا نہیں سکتا - (۸) توصیف اللہ تعالیٰ . . . . . }

**مطالب :-** (قیامت کے آثار یہ ہونگے۔ اُن میں سے کچھ قبل از صور اور کچھ بعد از صور ہونگے :-) آفتاب کی روشنی نہ رہیگی۔ تارے بے نور ہو جائیں گے۔ پہاڑ چلائے جائیں گے (یعنی ریت کی طرح ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اُڑتے پھریں گے)۔ دس مہینے کی گاہن اُونٹیاں چھٹی چھٹی پھریں گی (یعنی ایسے مالِ عذیر کی کوئی نگہبانی کرنے والا نہ رہیگا۔ اہل عرب اُونٹیوں کو بہت عزیز رکھتے ہیں) وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے۔ دریا کا پانی اُگ اور دھواں بن کر بھڑکے گا (یا دریا میں پانی نہ رہیگا)۔ رُوح جسموں میں لائی جائیگی (یا ہر شخص اُس شخص سے ملایا جائیگا جس سے یہ دنیا میں زیادہ محبت رکھتا تھا۔ یا مومن کے نفوس عور کے ساتھ ہونگے اور کفار کے نفوس شیاطین کے ساتھ۔ یا ہر شخص اپنے ہم ملت و ہم مذہب کے ساتھ جمع ہوگا۔ جیسے یہودی یہودی کے ساتھ۔ مجوسی مجوسی کے ساتھ۔ یا ہر شخص جس طبقہ کا ہوگا اُسی کے ساتھ ملیگا۔ یعنی جو شخص فرمانبرداری اور نیکی میں اعلیٰ درجہ کا ہے وہ اُسی شخص کے ساتھ ہوگا۔ متوسط درجہ کا آدمی متوسط درجے والے سے ملیگا)۔ زندہ درگور لڑکیوں سے اُن کے قاتل کا سوال ہوگا (عرب میں اکثر لڑکیوں کو زندہ گاڑتے تھے)۔ نامہ اعمال

کھولے جائیں گے۔ آسمان کی کھال کھینچی جائیگی (یعنی آسمان نیست و نابود کر دیا جائیگا)۔  
دورخ دھکایا جائیگا۔ بہشت قریب لایا جائیگا۔ (ان آثار کے بعد) ہر شخص اپنے  
عملوں کو خود معلوم کر لیگا کہ اُس نے دنیا کی زندگی میں کیا کیا تھا۔

(کافرو! قرآن کے کلام الہی ہونے کا یہ ثبوت ہے :- ) اللہ تعالیٰ قسماً فرماتا  
ہے کہ قرآن شریف جبرئیلؑ کی معرفت اتارا گیا ہے۔ اُس میں شیطان مردود کا  
دخل نہیں اور اُس کی بنائی ہوئی باتیں نہیں (جیسا کہ تم کفار سمجھتے ہو کہ جنات  
وغیرہ پیغمبر صلعم کو خبر دیتے ہیں)۔ کیونکہ پیغمبر صلعم نے جبرئیلؑ کو دیکھا بھی ہے۔  
پیغمبر صلعم مجنون نہیں (جیسا کہ تم کافرو خیال کرتے ہو)۔ پھر پیغمبر صلعم (پوری پوری  
وحی لوگوں کو سنا دیتے ہیں اور اس میں) کچھ نخل نہیں کرتے۔

( . . . . . ) الہامش از جلیل و پیامش ز جبرئیلؑ

رایش نہ از طبیعت و نطقش نہ از ہوا . . . . . )

پھر تم کافرو! کدھر بہکے جاتے ہو (بہتر ہے کہ قرآن پر ایمان لاؤ۔ احکام  
الہی کو مانو)۔

جبرئیلؑ (کے یہ اوصاف ہیں کہ وہ) رسول بزرگ ہیں۔ صاحب قوت ہیں  
(یا وحی کے بارگراں اُٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں)۔ اللہ کے نزدیک اُن کا مرتبہ  
عالی ہے۔ سب فرشتے اُن کا حکم مانتے ہیں۔ امانت دار ہیں (یعنی وحی کے پہنچانے  
میں کم و بیش نہیں کرتے بلکہ پورا پورا پہنچاتے)۔ یا را خدا کو پوشیدہ رکھتے)۔  
قرآن تمام عالم کے لئے نصیحت ہی نصیحت ہے۔ جو راہ راست پر چلتے  
وہی اُس سے فائدہ اُٹھاتے۔

بلا مشیتِ ایزدی کوئی ہدایت پا نہیں سکتا (جبر کا مسئلہ ہے)۔ ابو جہل نے  
کہا کہ ہمارا اختیار ہے چاہیں سقیم ہوں چاہیں نہ ہوں۔ اس پر یہ آیت نازل  
ہوئی)۔

اللہ عالموں کا پروردگار ہے۔

{نوٹ :- زندہ درگور کرنا ہر طرح کی قتل سے اشد ہے۔ . . . }

## (۸۲) سورہ انفطار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) آثار و حالتِ قیامت - (۲) مذرتِ منکذبین قیامت - (۳) قدرتِ الہی - (۴) کراماتِ کاتبین - (۵) اعمال کا لکھا جانا - (۶) نیکو کار کا اجر - (۷) بدکار کی سزا - (۸) توصیف اللہ تعالیٰ - . . . . . }

مطالب :- (قیامت کی یہ حالت ہوگی :-) آسمان پھٹ جائیگا۔ ستارے ٹوٹ جائیں گے۔ دریا بہاؤٹے جائیں گے۔ قبروں سے مردے نکل آئیں گے۔

قیامت میں سب جان لیگے کہ (دنیا میں) انہوں نے کیسے عمل پہلے سے بھیجے ہیں اور کیسے عمل بھیجے چھوڑ آئے ہیں (یا کون سی بھلائی اور بُرائی اپنے جیتے جی کی اور کون سی بھلائی اور بُرائی کی رسم اپنے بھیجے لوگوں کے لئے چھوڑی جس کو لوگوں نے دیکھا دیکھی اختیار کر لیا۔ یا کون اعمال اول عمر میں کئے اور کون آخر عمر میں۔ یا کون عمل نیک و بد دین میں ساتھ لایا ہے اور کیا مال و زر دُنیا میں چھوڑا ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو آخرت میں اُس سے فرشتے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا عمل ساتھ لایا ہے اور دُنیا میں لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا مال و زر چھوڑا ہے)۔

لوگو! (یعنی کافرو یا گنہگار مومنو! ذرا سوچو تو کہ) کس چیز نے تم کو اپنے ایسے پروردگارِ کریم سے مغرور (یا غفلت میں) کر دیا جس نے تمہارے جوڑ بند درست کر کے اور معتدل مزاج بنا کر تم کو اچھی صورت میں پیدا کیا۔ اس پر بھی (تعجب ہے کہ) تم قیامت کا انکار کرتے۔ حالانکہ کراماتِ کاتبین تمہاری محافظت کے لئے مقرر ہیں اور تمہارے اعمال کو لکھتے جاتے ہیں (پس قیامت کا انکار کرنا بڑی نادانی ہے اور یہودہ حرکت ہے۔ کیونکہ اللہ کو سزا دینے میں ایسی ہی قدرت ہے جیسا کہ تم کو پیدا کرنے پر قادر ہے۔ غور سے مطلب یہ ہے کہ بُرے کام کر کے نجات کی اُمید رکھے جیسے کھیت اُجاڑ کر غلہ کی اُمید رکھے۔ آقا سے بغاوت کر کے بخشش کی اُمید رکھے۔

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت  
دماغ بہرہ دہ پخت و خیال ہلست

اپنے کو سید کہ کر بُرا کام کرتا رہے اور اُمید بخشا بےش رکھے۔  
 کراما کا تبیین (فرشتے ہیں جو آدمی کے اعمال کو لکھتے جاتے ہیں۔ بزرگ ہیں۔  
 لوگوں کے) محافظ ہیں۔ جو کچھ کوئی کرتا ہے اُن کو معلوم ہے۔  
 نیکو کار کے لئے بہشت ہنگام اور بدکاروں کے لئے دوزخ۔ بدکار عذاب  
 سے کہیں بھاگ نہ سکیں گے۔  
 روز جزا (قیامت) میں کوئی کسی کو فائدہ نہ پہنچا سکیگا۔  
 قیامت میں اللہ ہی کی حکومت ہوگی (اُس دن بغیر اذن خدا کے کسی کو کوئی  
 اختیار نہ ہوگا)۔

اللہ کریم ہے۔

لوٹ :- کراما کا تبیین دو فرشتے ہیں جو آدمی کے دائیں بائیں رہتے ہیں۔  
 فرشتہ جو دہنے رہتا ہے نیکوں کو لکھتا جاتا ہے۔ دوسرا فرشتہ جو بائیں طرف رہتا  
 ہے بُرائیوں کو لکھتا جاتا ہے۔  
 نتائج :- قیامت کا انکار نہ کرو۔ قیامت سے ڈرتے رہو۔ عملِ نیک کیا  
 کرو۔ اپنے کام سے زیادہ اجر کی اُمید نہ رکھنی چاہیئے۔

## (۸۳) سورہ تطہیف

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت۔ (۲) بدکاروں  
 کی بھی سچائیں میں رہتی ہے۔ (۳) منکدین قیامت اور مکذبین قرآن کی مذمت اور  
 اُن کی سزا۔ (۴) نیک لوگوں کی بھی سچائیں میں رہتی ہے۔ (۵) نیک لوگوں کا اجر۔  
 (۶) نافرمانوں کا مسلمانوں سے تمسخر اور اس کی سزا۔ }  
 مطالب :- (افسوس اور) خرابی ہے جو ناپ اور تول میں کم دیتے ہیں اور  
 پورا لیتے۔ کیا ان لوگوں کو اندیشہ قیامت اور خوف خدا نہیں؟ (یہ گناہ کبیرہ ہے  
 اسی کے سبب سے شیعہ کی قوم پر عذاب نازل ہوا۔ قیامت میں اس کا محاسبہ  
 ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ جو فرقہ ناپ تول میں نقصان کرتا ہے تو زراعت اُس کی

برباد جاتی ہے اور قحط میں مبتلا ہوتا ہے۔ یہ آیت عام خیانت پر بھی اطلاق ہوتی ہے۔ خواہ آپس کے معاملات ہوں خواہ خدا کے۔ غرض پورا پورا انصاف ہونا چاہیے۔

قیامت میں سب اٹھائے جائیں گے اور پروردگار عالم کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے۔

قیامت ایک بڑا دن ہے۔

بدکاروں کی بھی سچین میں رہتی ہے (یعنی بدکاروں کے اعمال قیدیوں کی بھی میں درج ہوتے رہتے ہیں۔ یا بدکاروں کا دفتر مقام سچین میں رہتا ہے)۔ سچین وہ بھی ہے جس میں (اعمال بد) لکھے جاتے ہیں (سچین پر بحث ہے اُس کو تفسیروں میں دیکھو)۔

منکرین قیامت حد سے بڑھے ہوئے گنہگار ہیں۔ اور قرآن کو کہتے ہیں کہ اگلے قصے کہانیاں ہیں۔ ان سب کی تباہی ہے اور ان کے دل بُرے کاموں کے سبب سے زنگ آلودہ ہیں (اس لئے اُن کے دل میں احکامِ الہی سماتے ہی نہیں)۔ یہ سب اللہ کے حضور میں نہ آنے پائیں گے اور ان کو دوزخ نصیب ہوگا (گناہ کرنے سے روز بروز دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تب ہی اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ شخص اُس گناہ سے مجدا ہوتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے تو اُس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور سیاہی دور ہو جاتی ہے۔ اور اگر توبہ نہ کی اور پھر کوئی گناہ کیا تو ایک نقطہ او لگ جاتا ہے۔ اسی طرح سیاہی بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تمام دل نکمّا اور سیاہ ہو جاتا ہے)۔

نیک لوگوں (یعنی ابرار) کی بھی علیین میں رہتی ہے۔ (یعنی نیک لوگوں کے اعمال مقربین کی بھی میں درج ہوتے رہتے ہیں۔ یا نیکوں کا دفتر مقام علیین میں رہتا ہے)۔

علیین وہ بھی ہے جس میں (اعمال نیک) درج ہوتے ہیں۔ مقرب فرشتے اُس پر تعینات رہتے (علیین کو تفسیروں میں دیکھو)۔

نیک لوگوں کے لئے بہشت ہے اور اس میں ہر طرح کے آرام و آسائش ہیں۔ وہاں شراب خالص ملیگا جس میں چشمہ تسنیم کی بھی آمیزش ہوگی۔ اور تسنیم مفلوہوں کے لئے مخصوص ہے۔

مجرمین (دنیا میں) ایمان داروں سے غمزہ مارتے اور مہنسی کرتے تھے۔ جب اپنے گھر کو لوٹتے تو باتیں بناتے لوٹتے اور مومنوں کو گمراہ سمجھتے تھے۔ حالانکہ وہ ایمان داروں پر محافظ بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ (خیر دنیا میں مہنسی کا مزہ ان کو آج ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مجرموں کی سزا ہوتی ہے اور ان کی سزا دیکھ کر آج مومنین کا فروں پر ہنس رہے ہیں۔ پس کافروں کو ان کے اعمال بد کا بدلہ مل گیا۔

{نوٹ :- بُرے کاموں سے دل میں سیاہی پڑتی ہے۔ . . . .}

{نتائج :- لوگوں کو چاہیئے کہ نیکوں کی پیروی کریں۔ یعنی نیک عمل کریں تاکہ ان کو بہشت میں شراب خالص ملے۔ خرید و فروخت میں کسی طرح کی دغا بازی نہ کرو۔ تو لےنے میں ڈنڈی نہ مارو۔ وزن اور ٹکھرہ لینے کا ایک اور دینے کا دوسرا بہ نظر دغا بازی نہ رکھو۔ جو ہنسا وہ ہنسا گیا۔ مَن ضَحْک ضَحْک۔

مسائل :- نمونہ عمدہ دکھا کر یا ایک وصف معین بیان کر کے اس سے قصص یا خلاف وصف معین کے دینا جائز نہیں۔ نمونہ معینہ سے عمدہ عمدہ چھانٹ کر لینا منع ہے اگر خرید و فروخت میں کہے کہ قیمت سے اس قدر دستوری کم کر لی جائیگی۔ یا اٹھائیس گاہی کا سو ہوگا تو یہ سب جائز ہے۔ مگر جبکہ یہ مقدار مجہول یا غیر مشروط و معروف ہو تو جائز نہیں۔ جبکہ خریدار اور بیچنے والے دونوں حاضر ہوں اور ایک اعتبار سے بعض اشیاء لینے یا دینے کے لئے انتخاب کی جائیں تو اس انتخاب میں کو خلاف نمونہ ہو حرمت نہیں۔ کیونکہ جو کمی دوسرے کے حق میں کی جاتی ہے اُس کے معاوبہ اور سکوت سے معاف ہیں۔ یاں اگر فریق حاضر ہو تو جائز نہیں۔ . . . . }

## (۸۴) سورہ اشتقاق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ :- (۱) آثارِ قیامت - (۲) احکامِ الہی پر چلنے کی ترغیب - (۳) مومنین

نیکو کار کی حالت بروز قیامت - وعدہ اجر - (۴) بدکاروں کی دینی و دنیاوی حالت ان کی سزا بروز قیامت - (۵) انکار قیامت کا رد - (۶) اوصاف باری تھا۔ لے ۰۰ { مطالب :- بموجب حکم الہی آسمان پھٹ جائیگا - زمین پھیل جائیگی - اور جو کچھ (جیسے - مُردے - دھنیز وغیرہ) اس کے اندر ہے اُس کو باہر پھینک دے گی - اور جب آسمان و زمین اس فرض کو (یعنی حکم الہی کو) ادا کر چکے گی (تو قیامت برپا ہوگی - اور پھر انسان قیامت میں حضور خداوندی میں حاضر ہوگا تو)

آئے انسان ! تو محنت کرتا ہوا اپنے پروردگار کی طرف جا رہا ہے پھر (ایک دن ایک دن) تو اُس سے جائیگا - (جب یہ بات ہے تو تجھ کو لازم ہے کہ آسمان و زمین سے زیادہ مستعد ہو کر اطاعت الہی پر مکر باندھ - کیونکہ)

قیامت میں جن کے دہنے ہاتھ میں نامہ اعمال ہوگا (یہ سب پرہیزگار ہوں گے) اُن سے حساب بہ آسانی لیا جائیگا (یعنی اُن کے اعمال نامہ سے درگزر کیا جائیگا - یہ بہشت میں) اپنے اہل و عیال سے خوش و خرم جائیگے۔

جن کو نامہ اعمال پیٹھ کی طرف سے دیا جائیگا (یعنی بائیں ہاتھ میں یہ بدکار ہونگے) وہ موت کی دُعا مانگیں گے اور واصل جہنم ہوں گے - یہ وہ لوگ ہونگے جو (دین کو بھول کر دنیا میں پھنس گئے اور) اپنے اہل و عیال ہی کے ساتھ خوش و خرم رہے - اور اس بات کے زعم میں رہے کہ ان کو اللہ کی طرف جانا ہی نہیں ہے - (کافروں کا یہ گمان کہ اللہ کی طرف جانا ہی نہیں ہے غلط ہے اور ان کا یہ گمان) ہرگز (صحیح) نہیں - (کیونکہ) اللہ (ان کے اعمال کو) دیکھتا ہے (اور اُن کے اعمال کا بدلہ آخرت میں ضرور دیگا)۔

اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے کہ انسان درجہ بدرجہ منزل بہستی کو ملے کرتا ہوا جاتا ہے۔

(۷) . . . مراد منزلِ جاناں چرمن و حبش چون ہر دم

جس فریادِ مخی دارد کہ بر بندید محمدا

یا منکرین قیامت کو قیامت میں ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت کا سامنا ہوگا - یا دنیاوی حالت بدلے گی جیسے بہت سے دُنیا کے امیروں فقیر ہو جائیگے - یا بہت سے



دنیاوی فقیروں اور امیر ہو جاویں گے۔

۵۔۔۔۔۔ بسا امیر کہ آنجا اسیر خواہد شد

بسیا پیادہ کہ آنجا سوار خواہد بود۔۔۔۔۔ ( )  
پھر کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔ قرآن پڑھنے پر اللہ کے آگے  
سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ وہ سب اُنٹا قرآن کی آیتوں کو جھٹلاتے۔ ان کے لئے عذاب  
در دناک ہے۔

مومن نیکو کار کے لئے اجر بے انتہا ہے۔

اللہ کو سب کے دلوں کا حال معلوم ہے۔

{نوٹ:- روایت ہے کہ پیغمبر صلعم سے سوال کیا گیا کہ حساب میں آسانی کیا  
چیز ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اُس کے اعمال نامہ پر نظر ڈالی جائے پس اس کے لئے  
اُس سے درگزر کیا جائے بیشک اُس دن جس شخص سے حساب میں مناقشہ کیا جائیگا  
وہ ہلاک ہوگا۔}

نتائج:- نیک عمل کرنے میں اپنے مقدر و بھر کو شش کرو۔ دنیا میں ضرورت سے  
زیادہ نہ پھنسو۔ دنیا میں ایسا نہ پھنسو کہ دین کے کاموں میں نقصان پہنچے۔ قرآن پڑھو۔  
اس پر ایمان لاؤ۔۔۔۔۔ {

## (۸۵) سورۃ بروج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- (۱) خندق والوں کا قصہ۔ (۲) مسلمانوں کو جو ایذا دیتے اُن کی  
سزا۔ (۳) مومن نیکو کار کی جزا۔ (۴) لشکرِ فرعون اور قومِ ثمود کے قصے کو یاد دلا کر عبرت  
دلانا۔ (۵) قرآن لوحِ محفوظ میں لکھا ہے۔ (۶) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔۔۔۔۔ {  
مطالب:- اللہ تعالیٰ قسمیں کھا کر فرماتا ہے کہ ہلاکت ہے اُن خندق والوں کی  
جنہوں نے ایمان داروں کو صرف اس سبب سے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے تھے خندق  
کی آگ میں ڈال دیا۔ اور خود خندق کے کنارے (نماشأ) دیکھ رہے تھے۔ (پس کافروں  
کی ہلاکت جو مسلمانوں پر ہنستے ہیں اُسی طور سے ہوگی جیسی خندق والے کی ہوئی۔ اشارہ



## (۸۶) سورہ طارق بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ :- (۱) انسان پر محافظ - (۲) پیدا کرنے اور جلا اٹھانے پر اللہ قادر ہے - (۳) قیامت میں بھیدوں کا ظاہر ہونا - (۴) قیامت میں انسان کی بے اختیاری - (۵) وقوع قیامت - (۶) مکر کفار - (۷) حکم کہ کافروں کو ہملت دو - . . . . . مطالب :- اللہ قسمًا فرماتا ہے کہ ہر شخص پر حفاظت کرنے والے (کرامات) کاتبین یا اور فرشتے مقرر ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر شخص کی محافظت ہوتی ہے)۔

انسان کو غور کرنا چاہیے کہ کس (بے حقیقت) پانی سے پیدا کیا گیا ہے اور وہ پانی نکلتا ہے (مرد کی) پشت اور (عورت کے) پستان کی جگہ سے - (اور جب اللہ پیدا کر سکتا ہے تو) بے شک اسی طرح وہ جلا اٹھانے پر قدرت رکھتا ہے اور سب لوگ قیامت میں جلا اٹھائے جائیں گے - اس کی تشریح مجربات غزالیؒ میں دیکھو)۔

قیامت میں انسان کے بھید ظاہر کر دئے جائیں گے (بھیدوں کا حساب ہوگا) وہاں کسی کو کوئی اختیار نہ ہوگا (کہ مصائب کو خود دفع کر سکے) اور نہ کوئی کسی کا مددگار ہوگا (کہ کوئی اُسے بچا سکے)۔

اللہ تعالیٰ قسمًا فرماتا ہے کہ قیامت کا ہونا فیصل شدہ بات ہے اور یہ کوئی ہمنسی کی بات نہیں - (بقول دیگر - قرآن قطعی قول ہے جس سے حق و باطل جدا ہو جاتا ہے - کوئی ہمنسی اور ٹھٹھے کی چیز نہیں - تو قیامت کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ ضرور ہو کر رہیگا)۔

کافر اللہ سے داؤ کرتے ہیں اور اللہ کافروں کے ساتھ تدبیر کرتا ہے (یعنی اللہ کافروں کو ڈھیل دئے جاتا ہے پھر ہر اسی چھوڑے گا کہ عذاب میں گرفتار کرے گا)۔ اُسے پیغمبر اکافروں کو ہملت دو (یعنی جلد بددعا نہ کرو کہ اُن پر عذاب نازل ہو)۔

## (۸۷) سُورَةُ اَعْلٰی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) تسبیح الہی کا حکم - (۲) خالقیت و قدرت الہی - (۳) قرآن کو حفظ کرانے کا وعدہ - (۴) قرآن یا طاعت کو آسان کرنا - (۵) حکم وعظ و نصیحت - (۶) نصیحت کن شخصوں کو کارگر ہوتی ہے - (۷) اہل تزکیہ و ذکر کو فلاح - (۸) آخرت بہتر ہے دنیا سے - (۹) یہ سب باتیں اگلے صحیفوں میں مندرج ہیں - ۰ ۰ ۰ }  
مطالب :- (لوگو! اللہ جل و علا کی تسبیح (و تقدیس) کیا کرو۔ یہ آیت آخر کے بعد پیغمبر صلعم نے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کا حکم دیا) جس نے مخلوق کو ٹھیک اور درست بنایا (یعنی ہر ایک مخلوق کو جس چیز کی حاجت تھی وہی دیا اور جتنی ضرورت تھی اتنا ہی عطا کیا۔ غرض اُس کی حاجت و ضرورت کے مطابق اُس کو جس طرح پر دنیا مناسب تھا اتنا اُس کو دیا۔ یا اعضاء و اجزاء حکمت کے ساتھ درست کر دئے)۔ پھر اُن کا اندازہ کر دیا (یعنی اُن کی زندگی کے بسر کرنے کا سامان کر دیا اور کام مقرر کر دیا وغیرہ۔ یا ہر ایک چیز کا ایک طور و طریقہ مقرر کر دیا جیسے عمر کا۔ کھانے پینے کا۔ عبادت کا۔ دنیا میں رہنے کا۔ یا رحم میں بچہ پھرنے کا اندازہ کر دیا)۔ پھر راہ دکھائی (یعنی زندگی بسر کرنے کے رستے میں لگا دیا۔ یا دینی مصالح کی راہیں بتلائی یا بچے کو رحم مادر سے نکلنے کی راہ بتلائی)۔ اور جس نے چار انکال کر خس و خاشاک کیا (غرض ہر ایک مخلوق کو شروع سے لیکر مرتے دم تک کئی حالتوں پر پہنچا کر موت دیتا ہے)۔

اے پیغمبر! (تم کو قرآن بدرجہ جبرئیل ؑ کے) ہم ایسا پڑھا دیں گے کہ تم بھولنے والے نہیں۔ ہاں اگر ہم بھلانا چاہیں تو دوسری بات ہے (کہ کسی آیت کو مصلحتاً بالکل ہی منسوخ کر دیں۔ یا کسی آیت کو مصلحتاً بھلا کر دوسری آیت اُتار دیں)۔ اشارہ ہے کہ جبرئیل ؑ جب کوئی آیت لاتے اور پڑھتے تو پیغمبر صلعم بایں خیال پڑھنے میں جلدی کرتے کہ کہیں بھول نہ جائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم تم کو ایسا یاد کرادیں گے کہ تم بھولنے والے نہیں)۔

اللہ ظاہر و باطن کو جانتا ہے (یعنی انسان کے ظاہر اطوار اور پوشیدہ اعمال کو جانتا ہے۔ یا جو قرآن کو زور سے پڑھتے یا آہستہ پڑھتے اُس کو وہ جانتا ہے)۔

اے پیغمبر! تمہارے لئے آسان کر دیں گے (وہی کے یاد رکھنے کو یا دینِ اسلام کو یا شریعت کو یا معرفت و عبادت کے رستے کو یا دین و دنیا کے ہر امر کو۔ یا نجات کے رستے کو)۔

اے پیغمبر! نصیحت کرو اگر اُن کو تمہاری نصیحت کا رگر ہو (یا نصیحت کرو تحقیق کمزور دیتا ہے مومنوں کو نصیحت کرنا۔ یا نصیحت کئے جاؤ کوئی فائدہ لے یا نہ لے

۔۔۔۔۔ مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں، (۔۔۔۔۔) تمہاری نصیحت کو وہ لوگ مان لیتے ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور وہ لوگ نہیں مانتے جو بد بخت ہیں۔ تو (اس کا نتیجہ) ان بد بختوں کے لئے دوزخ ہے (جہاں ان کو ہمیشہ کے لئے دُکھ اور عذاب ہوتا رہے گا۔ کیونکہ دوزخ میں زموت ہے نہ چین سے) جینا۔

جو پاک رہا (ہر نجاست سے مثلاً کفر و شرک سے۔ نجاتِ ظاہر یہ سے۔ حدیث جنابت سے۔ یا مالِ حرام وغیرہ سے)۔ اور (حضور دل سے) اللہ کا نام لیتا رہا۔ اور نماز پڑھتا رہا (یعنی بیچگانہ نمازوں کا اہتمام اور محافظت کرتا رہا اور اُن کو ادا کرتا رہا)۔ اُس کو (دین و دنیا کی) فلاح ہوگی (طہارتِ تکبیر تحریمہ اور ادا سے نماز کی طرف اشارہ ہے۔ یا بقول دیگر صدقہ فطر۔ تکبیرات۔ نمازِ عید مراد ہے۔ یا صوفیانہ اطوار اور مقاماتِ سلوک کی طرف اشارہ ہے کہ جس شخص نے اپنے کو آلائشِ خودی و تلویشِ نفس سے منزہ کیا۔ غیر سے فارغ اور اعتقادِ شرک جلی و خفی سے پاک کیا۔ رُوح کو قیود سے الگ کیا۔ پھر اس طہارت کے بعد ذکرِ لسانی و تسبیحِ رحمانی کی طرف جھکا۔ پھر اس تعلقِ اسمی پیدا کرنے کے بعد صلوٰۃِ معراج پر پہنچا اور عظمتِ کبریائے مطلقہ و تجلیِ صفاتِ حقّی سے تحریمہِ ایمان باندھ کر مقامِ عبودیت

پیام کیا کہ عروج شوق میں جھکا سجود فنا میں گرا۔ پس اُس کو قُرب وصال حاصل ہوا۔  
لوگو! تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ دنیاوی زندگی سے آخرت بہتر  
ہے اور اس میں ہمیشگی ہے (تو پھر اس چند روزہ عیش پر دل لگانا عاقل کا کام  
نہیں۔

دنیلے دنی کو جو کہ فانی سمجھے اور قصۂ عمر کو کہانی سمجھے  
مدیئے حقیقت کو دہی جاوے تیر جوشِ حبابِ زندگی فانی سمجھے (.....)  
یہ سب باتیں (یعنی جو پاک رہا۔ اللہ کا نام لیتا رہا۔ نماز پڑھتا رہا۔ آخرت  
کا خیال کرتا رہا۔ اُس کو دینی و دنیوی فلاح ہے) اگلے صحیفوں میں (مندرج) ہیں  
(خصوصاً) ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔

{نتائج:- قرآن کا محافظ اللہ ہے۔ قرآن کتابِ الہی ہے۔ طاعتِ الہی اور  
تلاوتِ قرآن کو اللہ تعالیٰ آسان کرتا ہے۔ وعظ و نصیحت کرنا چاہیئے۔ علماء کی باتوں  
کو مانا کرو۔ ..... }

## (۸۸) سورہ غاشیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خلاصہ:- (۱) قیامت میں کفار کی حالت اور اُن پر عذاب۔ (۲) قیامت  
میں مومن نیکوکار کی حالت اور اُن کا اجر۔ (۳) اختیار اللہ تعالیٰ۔ (۴) پیغمبر صلعم  
کسی پر داروغہ نہیں۔ (۵) حکم وعظ و نصیحت۔ (۶) سب کی بازگشت اللہ کی طرف  
ہے۔ (۷) قیامت میں بازپرس .....  
مطالب:- بہتیرے لوگوں پر (یعنی بے دین اور کفار جو دنیا میں گناہ  
کرتے اُن پر) قیامت میں شرمندگی چھائی ہوگی اور ہر طرح کے عذاب دوزخ میں  
گرفتار ہوں گے۔

بہتیرے لوگ (یعنی مومن نیکوکار) بہ سببِ عملِ نیک کے قیامت میں  
خوش خوش ہوں گے اور بہشت میں ہر طرح کے آرام و آسائش میں رہیں گے۔  
لوگو! تم نظرِ غور سے نہیں دیکھتے کہ اللہ نے (اپنی قدرت سے) اونٹ کو کیسا

بنایا۔ آسمان کو کیونکر بلند کیا۔ پہاڑ کو کیونکر قائم کیا۔ زمین کو کس طرح بچھایا۔ (اسی طور سے وہ قیامت کو بھی واقع کرے گا اور بہشت و دوزخ کو بنائے گا۔ اس میں جائے تعجب کیا ہے۔

۵۔۔۔۔۔ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار

ہر درختے دفترے ست معرفت کردگار

اے پیغمبر! لوگوں کو سمجھاؤ۔ تمہارا کام سمجھانے کا ہے۔ (ماننے نہ ماننے کا اُن کو اختیار ہے)۔ تم کسی پر داروغہ نہیں (اور اُن کے افعال کے ذمہ دار نہیں۔

ح۔۔۔۔۔ ہر رسواں بلاغ باشد و بس۔۔۔۔۔ (ہاں) اے پیغمبر! جو تمہارے کہنے سے روگردانی اور انکار کرتے اُن کے لئے عذاب ہے۔ (کیونکہ پھر)

سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے (بعد مرگ یا بوقت بعث و نشر کے

(اور)

اللہ سب سے حساب لیگا۔ (تم اے پیغمبر! اس کی فکر نہ کرو)  
 {ستارح: وعظ و نصیحت کیا کرو۔ وقوع قیامت ضرور ہے۔ قدرتی حسن کے نظارے کو چینی چٹٹی صورت کچھ ضرور نہیں۔۔۔۔۔}

## (۸۹) سورہ فجر

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- (۱) عادیارم نمود اور فرعون کے سراپناہ سے کافروں کو ڈرانا۔ (۲) دنیاوی راحت و مصیبت آخرت کی کسوٹی نہیں۔ (۳) یتیم کی دلجوئی نہ کرنے محتاج کو کھانا نہ کھلانے۔ ترکہ کھا جانے۔ مال کو عوینہ رکھنے کی مذمت۔ (۴) حالت قیامت۔ (۵) گنہگاروں کی سزا۔ (۶) مومنوں کا اجر۔۔۔۔۔ {مطالب:- اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے کہ لوگو! ذرا دیکھو تو کہ بہ سبب اس کے کہ ان لوگوں نے شہروں میں سرکشی اور زیادتی کی اور فساد پھیلایا۔ اللہ نے ان

لوگوں پر کیسا عذاب نازل کیا (اور ہلاک کر مارا۔ تو تم کافروں کی بھی انہیں کی سی دُرگت ہو گئی)۔ عَاد ارم کو جو بڑے مکانات میں رہتے تھے (یا جو بڑے قد اور فحش اور قوی یا جو خیمہ میں رہتے تھے)۔ ثمود کو جو پتھروں کو تراش کر گھر بنالیا تھا۔ فرعون کو جو میخوں والا تھا (جیسے جو لوگوں کو چومینچہ کر کے سزا دیتا تھا۔ یا جو بہ سبب کثرت لشکر کے یا بہ سبب کثرت گھوڑے اور خیمے کے میخوں والا کہلاتا تھا) اللہ تبارک میں رہتا ہے (یعنی فرمانبرداروں اور نافرمانوں کو جزا و سزا دے گا)۔

(انسان کی آزمائش دونوں حالتوں میں ہوتی ہے۔ فراخ دستی میں بھی اور تنگ دستی میں بھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) جب اللہ تعالیٰ انسان کو عورت اور نعمت دیکر آزماتا ہے تو انسان سمجھتا ہے کہ اللہ نے مجھ کو عورت اور نعمت دیکر بزرگ بنایا ہے اور جب اس پر رزق تنگ کر دیتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ میرے رب نے مجھ کو ذلیل کیا ہے۔ (مگر یہ بات نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگو! اس جہان کی تنگ دستی اور فراخ دستی پر نہ جاؤ اور یہ نہ سمجھو کہ اللہ تنگ دستی کے سبب سے تم کو بُرا سمجھتا ہے اور فراخ دستی کے سبب سے تم کو بھلا۔ ہاں وہ تمہارا امتحان لیتا ہے کہ تمہارا ظرف کیسا ہے۔ تھوڑی نعمت پر تم غرور کرنے لگتے ہو اور تھوڑی مصیبت پر فوراً اُکٹا جاتے ہو۔ یہ تم کو لازم نہیں بلکہ۔۔۔

۵۔۔۔ وہی انسان ہے یکساں رہے جو رنج و راحت میں

نہ اترائے مسرت میں نہ گھبرائے مصیبت میں

۵ جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

ظفر آدمی اُس کو نہ جانیے گو وہ ہو کیسے ہی صاحبِ فہم و ذکا

دنیا کی فراخ دستی اور تنگ دستی میں عزت و ذلت نہیں بلکہ بُرائی اور ذلت تو ان سب باتوں میں ہے :-)

لوگو! تم یتیم کی دلجوئی نہیں کرتے۔ محتاج کو کھانا کھانے کی ترغیب نہیں دلاتے۔ مُردوں کا ترکہ کھا جاتے۔ مال کو عزیز رکھتے۔ (ایسا نہ کرو فوراً آخرت کا بھی خوئیال کرو کہ تم کیوں ایسا کرتے ہو)۔



قیامت کی یہ حالت ہوگی :- زمین چکنا چور ہو جائیگی۔ اللہ رونق افروز ہوگا  
فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ دوزخ نزدیک لائی جائیگی۔

(اللہ تعالیٰ تو ایک دن ضرور بُرے بھلے کا مول کا بدلہ دیگا۔ یعنی قیامت میں  
گنہگار کی سزا ہوگی گرچہ گنہگار اپنے اعمال بد سے افسوس کرے گا۔ لیکن اُس وقت  
کا افسوس کچھ بھی فائدہ مند نہ ہوگا۔ اور وہ دُوح (یعنی پرہیزگاروں کی) جو طہن ہوگی  
بہشت میں داخل ہوگی۔

{نوٹ :- دنیا کو مقصود اصلی بنالینا موجب حرمان ہے۔ ایک روایت  
ہے کہ عشرہ بقرعید کے دس دن ہیں یا صرف دسویں تاریخ۔ وترعہ کا دن اور  
شفع قربانی کا دن۔ اور بھی روایتیں ہیں۔ بقول شاہ عبدالقادر عادی ایک قوم تھی  
اور ارم اس میں ایک قبیلہ تھا۔

نتائج :- سرکشی نہ کرو۔ فساد نہ پھیلاؤ۔ سرکشی اور فساد پھیلانے سے عذاب نازل  
ہوتا ہے۔ دنیاوی عورت و مال پر نہ بھولو۔ دنیاوی تکالیف پر اپنے کو بدبخت نہ سمجھو۔  
ہر خیر کی جماعتوں میں سعی کرو یتیم مسکین۔ فقیر۔ طلباء۔ محتاج کی اعانت کی ترغیب دلائی  
چاہیے۔

مسائل :- یتیم کی دلجوئی۔ مسکین کی اعانت مستحب ہے۔ آواز میراث  
واجب ہے۔

## (۹۰) سورہ بلد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ :- (۱) زندگی میں مصیبت و تریّد۔ (۲) قدرتِ الہی سے کفار کا انکسار۔  
(۳) مال کے خرچ پر فخر بجا۔ (۴) مال کے مصارف نیک۔ (۵) انسان پر احسان  
آئی۔ (۶) مومنین کو کار کا اجر۔ (۷) کفار کی سزا۔ . . . .  
مطالب :- اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے کہ انسان کو ہم نے مصیبت (و مشقت)  
کے لئے پیدا کیا ہے (یعنی پیدائش سے مرتے دم تک ہزار ہا مصیبتوں کا سامنا ہوتا  
ہے۔ ہزار ہا تریّد و مصیبت پیش آتی رہتی ہیں۔ اس پر بھی یہ سمجھنا ہے) اور غرور و

سرکشی کرتا ہے) کہ اُس پر کسی کا بس نہ چلے گا (اور اُس کے اعمالِ بد کی کوئی سزا نہ کر سکے گا۔ یہ محض یہودہ خیال ہے)۔ اُس کا یہ کہنا (اور سمجھنا اس گھنڈ سے اور) اس لئے ہے کہ اُس نے (اپنی حفاظت اور اپنے باطل مذہب کے واسطے اور پیغمبرِ صلعم کی عداوت اور دینِ الہی کے برباد کرنے کے لئے) بہت سا مال خرچ کیا ہے۔ (جس کو) وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے نہ دیکھا x x x (حالانکہ خدا نے دیکھا اور اُس کی سزا دیگا۔ یادہ سمجھتا ہے کہ اس کے لڑکپن کی بے بسی کو کسی نے نہ دیکھا ہے حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے۔ اور اُس کے زرو مال کو جو اُسی اللہ نے عطا کیا ہے چھین لینے پر قادر ہے۔ یہاں پر یہ بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ بعض کفار لوگوں کو تھوڑا مال دیکر ترغیب دلاتے ہیں کہ دینِ اسلام کو نہ اختیار کرو اور دینِ اسلام کے اختیار کرنے سے باز رکھتے۔ بقولِ جہوریہ عام انسان کی حالت ہے۔ بعض کہتے کہ ابواشد کے بارے میں ہے۔ بعض کہتے کہ اس سے مراد ولید بن مغیرہ ہے)۔

بآوجود اس کے کہ انسان کو اللہ نے دو آنکھیں۔ ایک زبان۔ دو لب دئے ہیں (نیکی و بدی کے) دور ستے بھی سوجھا دئے ہیں۔ اس پر بھی انسان ان گھاٹیوں سے نکل نہ سکا (یعنی یہ سب کام نہ کر سکا۔) کہ گردن کو چھڑاتا (جیسے مالک کو قیمت دیکر غلام کو آزاد کرتا۔ نادار قرضدار کو چھڑاتا۔ بیگناہ قیدی کو خلاصی دلاتا۔ حتی العباد حق اللہ کو داد کر کے اپنی آزادی حاصل کرتا)۔ قحط میں یتیم رشتہ دار اور محتاج کو کھانا کھلانا پس مال تو ان سب کاموں کے لئے ہے نہ کہ پیغمبرِ صلعم کی عداوت اور دینِ الہی کے برباد کرنے کے لئے۔ حفظ چشم۔ حفظ لسان۔ حفظ مال کی بھی تعلیم ہے)۔

اگر انسان ان سب کاموں کا پابند ہو اور بشرطیکہ وہ مومن (بھی) ہو اور دوسروں کو صبر اور رحم کی ہدایت کرے۔ تو وہ پرہیزگاروں میں ہوگا (اور نامہ اعمال اس کے دہنہ ہاتھ میں ہوگا یعنی جنتی ہوگا)۔

ہماری آیتوں کو جھٹلانے والے بدکاروں کے گروہ میں ہوں گے۔ (بدکاروں کے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ہوگا) اور ان پر آگ ہوگی۔

{متابح :- آدمی کو اپنی قوت و زور مال کی کثرت اور نام کی بڑائی پر کبھی مغرور اور زلیفہ نہ ہونا چاہیئے۔ ابتدائے پیدائش سے انتہائے عمر تک کے زمانے کو ملحوظ



عذاب نازل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ایک قوم (کی ہلاکی) کے انجام سے پروا نہیں کرتا (یعنی بسبب نافرمانی قوم کے اگر وہ قوم ہلاک ہو جاوے اور ایک گروہ اللہ کی مخلوقات سے کم ہو جائے تو اللہ کو کیا پروا ہے۔ کچھ بھی نہیں)۔

{نتائج: سرکشی نہ کرو۔ پیغمبروں کو نہ جھٹلاؤ۔ صفائی نفس حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اُن باتوں سے پرہیز کرو جن سے نفس گندہ ہوتا ہے۔۔۔}

## (۹۲) سُورَةُ لَيْلٍ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خلاصہ:- (۱) انسان کی کوشش مختلف ہے۔ (۲) سخی و ثقی و اہل تصدیق کا اجر۔ (۳) بخیل و فاسق و منکر کی سزا۔ (۴) مالکیت باری تعالیٰ کے مطالب:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کی کوشش مختلف ہے (یعنی نیکی و بدی۔ ایمان و کفر۔ صلاح و فسق۔ سخاوت و بخل و غیرہ)

۵ ہر کسے را بہر کارے ساختند میل آن اندر دلش انداختند۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھلائی کی جانب اشارہ ہے کہ انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اُن کے مالک سے لے کر آزاد کیا اور اُمیہ بن خلف کی بُرائی کی طرف جو بلال رضی اللہ عنہ کو سخت سخت آدیتیں دیا کرتا تھا۔

(نیکی کی کوشش یہ ہے کہ) جو پرہیزگاری کرتے۔ اور اپنا مال نیکی میں بلا اُمید عوض کے اللہ کی رضا جوئی کے لئے دیتے۔ اور نیک کلمہ (یعنی دین اسلام) کی تصدیق کرتے اُن کے لئے بہشت ہے۔ (یہ اشارہ ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف)۔

(بدی کی کوشش یہ ہے کہ) جو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے۔ (آخرت کی) پروا نہیں رکھتے (یا جو اللہ کی رحمت سے بے پروا ہوتے)۔ نیک کلمہ (دین اسلام) کو جھوٹ جانتے اور اُس سے روگردانی کرتے۔ اُن کے لئے جہنم ہے۔ (یہ اشارہ ہے اُمیہ بن خلف کی طرف)۔

دوزخیوں کو اُن کا مال کام نہ آئے گا۔

ہدایت اور دین و دنیا ہمارے ہی اختیار میں ہیں (یعنی جو دنیا کی کوشش میں رہتا اُس کو اللہ دُنیا دیتا ہے۔ جو آخرت کی کوشش کرتا اُس کو آخرت ملتی ہے۔ اور جو دونوں جہان کی کوشش میں رہتا اُس کو اللہ دونوں جہان دیتا ہے۔ غرض یہ ہے

..... ادیم زمین سفر عام دوست

برین خوان یغا چہ دشمن چہ دوست

ہمارا کام بھگادیئے کا ہے (ماننے نہ ماننے کا اختیار تو انسان کو ہے)۔

{نوٹ:- تدبیر احسن علامت خوبستہ تقدیر کی ہے۔ . . . .}

{نتائج:- ریاکاری نہ کرو۔ بغیر اخلاص کے کوئی عمل قابل قبولیت نہیں۔ اللہ

کی راہ میں خرچ کرو۔ بخل نہ کرو۔ اسلام پر ایمان لاؤ۔ پرہیزگار بنو۔ . . . }

## (۹۳) سورہ ضحیٰ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خلاصہ:- (۱) اللہ پیغمبر صلعم کے ساتھ ہے۔ (۲) پیغمبر صلعم پر احسانات الہی

کا ذکر۔ (۳) دنیا سے آخرت بہتر ہے۔ (۴) یتیم پر ظلم کرنے اور سائل کو جھڑکنے کی

مناہی۔ (۵) شکر الہی کا حکم۔ . . . . }

**مطالب:-** اے پیغمبر! ہم قسم کہتے ہیں کہ نہ تو ہم نے تم کو چھوڑ دیا ہے نہ

تم سے ناخوش ہیں۔ (چند دنوں تک وحی موقوف ہو گئی تھی تو کافر کہتے کہ پیغمبر صلعم کو

اُن کے اللہ نے چھوڑ دیا ہے۔ تو یہ جواب نازل ہوا کہ) تمہارے لئے آخرت اس دنیا

سے کہیں بہتر ہے (یعنی آخرت میں تمہارے بہت بڑے درجے ہوں گے۔ جیسے مقام

محمود۔ لواے حمد۔ مورد اطہر یا تمہاری ہر پچھلی ساعت پہلی سے بہتر ہی بہتر ہے۔ یعنی

یوماً فیوماً تمہاری ترقی اور بہتری ہوتی رہیگی)۔ ہم تم کو اس قدر دینگے کہ تم خوش ہو

جاؤ گے۔ (حدیث میں ہے کہ قیامت میں پیغمبر صلعم شفاعت کرتے رہیں گے یہاں تک

کہ اللہ کی طرف سے ندا ہوگی کہ یا محمد صلعم تم راضی ہو گئے۔ پیغمبر صلعم عرض کریں گے اے

میرے رب! میں راضی ہو گیا، ہم نے تم کو یتیم پا کر تمہاری خبر گیری کی۔ جب تم ناواقف

تھے تو ہم نے راہ راست کی طرف ہدایت کی (یعنی آخر نبوت سے پہلے تم قرآن شرائع

اور قوانین سے واقف نہ تھے۔ ان سب کی ہم نے تم کو تعلیم دی۔ یا اُمّ بنوت کو نہ جانتے تھے اُسکو سکھایا۔ یا تم گمراہ اور سرکش قوموں میں تھے۔ ہم نے تمہارے سبب سے اُن کو ہدایت کی۔ یا تم محبتِ الہی میں بیتاب تھے اُس کو پورا کر دیا۔ یعنی یہ گمراہی وادیِ شوق کی تھی اور یہ ہدایت وصولِ الیٰ المطلوب کی۔

تھا جو تو گم گشتہ راہِ عشق میں کمر دی تیرے وصل کی میں سبیل  
مصراعِ حافظ بگفتا زمین قبیل فُضِّلنی فی العشق من یہندی اتبیل

یا اشارہ ہے کہ اگر کہیں میں پیغمبرِ صلعم بعضے رستہ بھول جاتے۔ اُس وقت اللہ رستہ بتا دیتا، تم کو مفلس یا کرغنی کر دیا (یعنی فناعت و صبر دیکر غنی کر دیا۔ یا حضرت خدیجہ رض کی شادی کی بدولت تم کو مال ہاتھ آیا۔ یا عنیت کے مال سے مالا مال کر دیا۔ یا اپنے اُوالِ جمال کے مکاشفہ سے تمہیں غنی کر دیا۔ یا تم براہین سے بالکل خالی اور فقیر تھے قرآن اُتار کر ہم نے غنی کر دیا۔ پس ان احسانات کے بدلے (یتیم پر ظلم نہ کرنا۔ سائل کو نہ جھڑکنا۔ اور اللہ کے احسانات کا تذکرہ کرتے رہنا) اور کھلم کھلا لوگوں سے بیان کرتے رہنا۔ اُن کو ترغیب دلاتے رہنا۔ اور اُس کا شکر ادا کرتے جانا)

نتیجہ :- یتیم پر ظلم نہ کرو۔ یتیم پر احسان کرو۔ سائل کو نہ جھڑکو۔  
اللہ کا شکر یہ ادا کیا کرو اور اُس کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو۔ دنیا سے دین بہتر  
مسائل :- بغرض تعلیم و تعظیم مکان و زبان یا نظم امور۔ سائل کو منع کرنا جائز ہے۔ سائل کو اگرچہ  
دے نہ سکے تو نرمی سے جواب دے سختی نہ کرے۔ سائل کو اس قدر سچا مالکہ سوال امرِ قبیح ہے جائز ہے۔ سوالِ بد  
حاجتِ شدیدِ مجبوری محض جائز نہیں۔ تلاوت و حفظ و تفسیر و عمل قرآن اور قرآن کے فضائل کا ذکر اعظم  
فعائے الہیہ سے ہے۔ (۹۴) سورہ انشراح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ :- (۱) پیغمبرِ صلعم پر احساناتِ الہی کا ذکر۔ (۲) شکل و آسانیِ دد تو  
انسان کے ساتھ ساتھ ہیں۔ (۳) پیغمبرِ صلعم کو عبادت کا حکم۔  
مطالب :- آئے پیغمبر! ہم نے تمہارے سینے کو کھول دیا (اور اُس میں راستی عقل۔  
علم معرفت وغیرہ بھری۔ جیسا کہ منقول ہے کہ آپ کا سینہ مبارک چار مرتبہ چاک کیا گیا اور



{ چراغ مصطفوی با شرابِ ولہبی است . . . . . }

## (۹۵) سُورَةُ تِنِّينَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) مکہ بائے امن ہے۔ (۲) انسان کی حالت میں تغیر و تبدل۔ (۳) اجر مومن نیکو کار۔ (۴) قیامت کے انکار کی ممانعت۔ (۵) اللہ سب سے بڑا حاکم ہے۔ . . . . . }  
مطالب :- مکہ امن کی جگہ ہے۔

اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو اچھی صورت (یا اچھے اخلاق) پر بنایا ہے۔ پھر ہم بدترین حالت میں لوٹا دیتے ہیں (یعنی لڑکپن کی حالت سے جوانی کی حالت میں لاتے پھر بوڑھا کر دیتے ہیں۔

ع . . . . . دو ہی دن میں پھولنا کلیوں کا مڑ جھانا بھی ہے . . . . .  
یا عمدہ حالت میں پیدا کرتے اور اشرف المخلوقات بناتے ہیں اور بوجہ نافرمانی اور روگردانی کے اُس کو جہنم میں ڈالیں گے۔ یا آرام و آسائش کی حالت میں آدم کو پیدا کیا اور پھر انسان کو دُنیا میں جو جگہ مصیبت کی ہے لے آئے) ہاں جو مومن نیکو کار ہیں اُن کے لئے اجر بے انتہا ہے (انسان کی حالت میں تغیر و تبدل کا اختیار تو اللہ ہی کو ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ قیامت میں لوگوں کو جلا اٹھا بیگا اور اُس کی نیکی و بدی کا بدلہ دے گا تو پھر) انسان کو نہ چاہیے کہ آخرت کو بھٹلائے۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں (بیشک اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے تو پھر اُسی کو قدرت جلا اٹھانے کی ہے اور کافروں کو عذاب قیامت دینے کی)۔

{ نتائج :- ایمان لاؤ۔ آؤ نیک عمل کرو۔ آخرت پر ایمان لاؤ۔ . . . }



## (۹۶) سورہ علق بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) پڑھنے کے پہلے بسم اللہ کہنے کا حکم ہے۔ (۲) پیدائش انسان و تعلیم علم وغیرہ۔ (۳) مذمت غور۔ (۴) رجوع الی اللہ۔ (۵) ابو جہل کی مذمت اور اُس کی سزا۔ (۶) پیغمبر صلعم کو حکم کہ کافروں کی بات نہ سنیں اور ترغیب طاعت۔ (۷) توصیف اللہ تعالیٰ۔ . . . . . }  
مطالب :- اے پیغمبر! اپنے رب کا نام لیکر پڑھو (یہ پہلی آیت ہے جو پیغمبر صلعم پر نازل ہوئی۔ جبریلؑ پیغمبر صلعم کو وحی پڑھانے لگے تو پیغمبر صلعم نے جبریلؑ سے اپنی بے علمی ظاہر فرمائی اور پڑھنے سے معذرت کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہمارا نام لے کر پڑھو یعنی بسم اللہ کر کے پڑھنا شروع کرو۔ پھر تو تمہیں پڑھنا آ جائے گا۔)

اللہ ہی نے مخلوقات کو پیدا کیا۔ آدمی کو گوشت کے ٹکڑے سے بنایا۔ اور وہ (انسان پر) کریم ہے کہ اُس کو قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔ اور وہ باتیں سکھائیں جو انسان کو معلوم نہ تھیں (یعنی معرفت۔ اسرار۔ علم نبوت وغیرہ)۔  
(آن سب احسانات پر بھی) انسان اپنے کو مستغنی سمجھ کر سرکشی کرتا ہے (اور اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ پھر تو) سب کو اللہ ہی کی طرف جانا ہے (یعنی موت کے بعد رُوحیں تو اللہ ہی کی طرف لوٹتی ہیں اور پھر قیامت میں جلائے جائیں گے۔)

کس بھروسے پر چمن میں پھول بیٹھی عندلیب  
ایک دن اس باغ سے ناداں تجھے جانا بھی ہے  
یا جب کوئی بات بگڑتی ہے تو لوگوں کو خدا ہی سوچتا ہے اور لوگ اُسی کو پکارتے ہیں  
دو حربیں ہیں جو سیر نہیں ہوتے ایک صاحب علم اور دوسرا دنیا دار۔ دونوں برابر نہیں۔ صاحب علم خدا کی خوشنودی چاہتا۔ دنیا دار سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے  
(اب یہاں سے مذمت ابو جہل ہے)۔

اللہ کا بندہ (یعنی پیغمبر صلعم) جب نماز پڑھتا تو وہ (ابو جہل) مانع ہوتا ہے۔

اے پیغمبر! دیکھو تو سہی کہ اس (ابو جہل) کے لئے کیا بہتر تھا۔ آیا یہ خود راہ راست پر ہوتا اور دوسروں کو بھی پرہیزگاری سکھاتا۔ یا یہ کہ وہ (قرآن کو) جھٹلاتا اور رُگردانی کرتا ہے۔ (بے شک پہلی حالت دوسری حالت سے بہتر ہوتی) کیا وہ اتنا بھی نہیں سمجھتا ہے کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے اُس کو اللہ دیکھ رہا ہے (یَا یہ مطلب ہے) کہ اے پیغمبر! کیا ابو جہل اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ اللہ اُس کو ان دونوں صورتوں میں دیکھ رہا ہے۔ خواہ وہ خود راہ راست پر ہوتا یا دوسروں کو بھی پرہیزگاری سکھاتا اگرچہ ایسی بات نہیں ہے۔ یہ تو اُس کا اور اُس کے ساتھیوں کا صرف خیال ہی خیال ہے۔ خواہ وہ قرآن کو جھٹلاتا اور رُگردانی کرتا ہے یعنی اگر وہ خود بھی ہدایت پر ہوتا اور دوسروں کو بھی ہدایت کرتا تو بھی اور جو اُس نے جھٹلایا اور منہ موڑ لیا تو بھی خدا دیکھ رہا ہے اور پھر نیکی و بدی کی جزا و سزا دے گا۔

اگر وہ (ابو جہل اپنی بیہودہ حرکتوں سے) باز نہ آئیگا۔ تو ہم اُس کی پیشانی (کے بال) پکڑ گھسیٹیں گے (پیشین گوئی ہے کہ ابو جہل جنگ بدر میں مارا گیا۔ اُس کو گھسیٹ کر مقتولوں میں پھینک دیا گیا۔ یا اُس کی حالت جہنم میں یہ ہوگی کہ فرشتے گھسیٹیں گے)۔ اور اگر وہ اپنے ساتھیوں کو مدد کے لئے بلائیگا تو ہم بھی فرشتے کو بھیجیں گے۔ (اشارہ ہے کہ جنگ بدر میں فرشتوں نے مسلمانوں کی مدد کی)۔

اے پیغمبر! ابو جہل کا کہا نہ مانو (اُس سے ڈرو نہیں اور اُس کی پروا نہ کرو) اللہ کو سجدہ کئے جاؤ اور تقرب خدا حاصل کرو۔ (حدیث میں ہے کہ بندہ جس وقت سجدہ میں ہوتا ہے اُس وقت خدا سے بہت قریب ہوتا ہے۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ پیغمبر صلیع کو ابو جہل نماز میں تنگ کرتا تھا۔ حکم ہوا کہ اُس سے ڈرو نہیں جیسے تم نماز پڑھتے ہو پڑھے جاؤ)۔

اللہ بڑا کریم ہے۔

{نوٹ :- استغنا حق سبحانہ سے کفر ہے۔ نماز سے روکنا فعل کفار سے ہے تو بہر حال میں مقبول و موجب دفع عذاب ہے۔ کفار کے دھمکانے پر کانٹے سے





بمزلہ ایک ایک کتاب کے ہے۔

آجکے (یعنی پیغمبر صلعم اور قرآن کے) آنے کے بعد بھی اہل کتاب کے متفرق گروہ بنے (یعنی بعض اسلام پر ایمان لائے اور بعض منکر رہے قبل مبعوث ہونے پیغمبر صلعم کے اہل کتاب اپنی کتابوں سے آپ کی تصدیق کرتے تھے جب آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے تو اُس وقت ایک گروہ نے آپ کا انکار کیا)۔

اہل کتاب کو (تو کتب الہی میں) یہی حکم تھا کہ اصل دین تو یہی ہے اور یہ چیزیں ہر دین میں پسند ہیں) کہ خالصاً اللہ ہی کی عبادت کرو۔ نمازیں پڑھا کرو۔ زکوٰۃ دیا کرو (جیسا کہ اب قرآن میں حکم ہوتا ہے پھر بھی یہ اہل کتاب کیوں منکر ہوتے)۔

اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو (دین حق کے) منکر ہیں وہ بدترین خلائق ہیں اور اُن کے لئے جہنم ہے۔

مومن نیکوکار جو اللہ (کے عذاب و غضب) سے ڈرتے وہ بہترین خلائق ہیں اور اُن کے لئے بہشت اور اجر ہے۔ اور اللہ اُن سے خوش اور وہ اللہ سے خوش ہیں۔

{نوٹ:- عالی ترین مقام مقام خشیت ہے۔ جملہ مراسم و وجہ جو از روئے شریعت نہیں باطل ہیں۔ عبادتوں میں نیت ضروری ہے۔ اس لئے کہ اخلاص سے عمل دل کا عمل ہے۔

نتائج:- پیغمبر صلعم سچے پیغمبر ہیں۔ قرآن کتاب الہی ہے۔ نماز ادا کرو۔ زکوٰۃ دیا کرو۔ خالص اللہ ہی کی عبادت کرو۔ شرک نہ کرو۔ اسلام پر ایمان لاؤ۔ دین میں تفرقہ نہ ڈالو۔ . . . . {

## (۹۹) سُورَةُ الزَّلْزَالِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{خلاصہ:- (۱) زلزلہ قیامت۔ (۲) قیامت میں زمین کل باتوں کو کہے دیگی۔ (۳) قیامت میں ذرہ ذرہ نیکی و بدی کو انسان دیکھ لیگا۔ . . . {  
مطالب:- (صور پھونکنے جانے وقت قیامت کی حالت یہ ہوگی کہ) زمین

کو زوروں سے زلزلہ ہوگا۔ اور زمین اپنے دھینے (یعنی مال و دولت۔ معدنیات۔ مُردے وغیرہ) کو باہر پھینک دیگی۔ اس حالت کو انسان دیکھ کر (تعجب کرے گا اور) کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے۔ اُس پر حکیم خدا زمین بالکل باتوں کو کہ سناٹے گی (یعنی سب کے اعمال کو کہ دیگی۔ یا اپنے زلزلہ کی وجہ کو کہ دیگی)۔ اُس دن (یعنی قیامت میں) تمام لوگ (قبروں سے نکل کر) میدانِ حشر میں مختلف حالتوں میں آئیں گے (یعنی کسی کو ثواب ہوگا اور کسی پر عذاب۔ یا نیکو کار و بدکار کے گروہ الگ الگ ہونگے۔ یا حساب و کتاب سے فارغ ہو کر جنت و دوزخ میں الگ الگ جائیں گے یا کوئی صاحبِ امن ہوگا اور کوئی صاحبِ خوف۔ یا کوئی سفید رو ہوگا اور کوئی سیاہ رو یا کوئی داہنے طرف سے پھرے گا اور کوئی بائیں طرف سے)۔

جو ذرہ بھر نیکی کرے گا اور جو ذرہ بھر بھی بدی کرے گا۔ قیامت میں وہ سب کو دیکھ لے گا۔ (نیکی و بدی اپنی اپنی سب کو معلوم ہو جائیگی اور بہ مقدارِ عمل جزا و سزا ملے گی)۔

{نتائج :- نیک عمل کرو۔ عملِ بد نہ کرو۔ قیامت میں سب چلائے جائیں گے۔ . . . . .}

## (۱۰۰) سُورَةُ عَادِيَات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) انسان ناشکر ہے۔ اور مال کی محبت میں پھنسا رہتا ہے۔ (۲) اچھے موئے . . . . . }  
مطالب :- اللہ تعالیٰ قسماً فرماتا ہے کہ انسان (جان بوجھ کر) ناشکری کرتا ہے اور وہ خود ہی اپنی ناشکری پر (اپنی زبانِ حال سے) گواہ ہے (یا اللہ تعالیٰ آدمی کی ناشکری پر گواہ ہے)۔ اور محبتِ مال میں پھنسا رہتا ہے۔ (اشارہ ہے کہ پیغمبرِ صلعم نے منذر بن عمرو انصاری کو سواروں کی فوج لیکر بھیجا کہ بنی کنانہ کے ایک قبیلہ پر قلاں صبح کو چھاپہ مار کر فلاں دن تک واپس آجانا۔ بسببِ طغیانی دن کے ایک دن کی دیر ہوئی تو منافقوں نے شہرت کر دی کہ منذر بن عمرو کی فوج تباہ

ہو گئی۔ تو یہ منافقین بڑے ناشکر ہیں۔ پھر)

لوگو! کیا تم اتنا بھی نہیں جانتے کہ قیامت میں تم سب قبروں سے اٹھا کھڑے کئے جاؤ گے۔ اور تمہارے دلوں کی غفی باتیں ظاہر کی جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے حال (نیک و بد) سے بخوبی واقف ہوگا۔ (تو پھر مال کو بیکار جمع کرنے سے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے سے کیا فائدہ۔ پس انسان کے لئے بہتر ہے کہ مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے تاکہ اُس کا بدلہ آخرت میں ملے)۔

{نوٹ :- روایت ہے کہ کنود و شخص ہے جو تنہا خور ہو اور اپنے غلام کو مارتا ہو اور اُسے کھانے کو نہ دیتا ہو۔ . . . . .  
نتائج :- اللہ کا شکریہ ادا کرو۔ اللہ کی ناشکری نہ کرو۔ مال کی محبت میں اتنا نہ پھنسے رہو کہ اللہ کو بھول جاؤ۔ . . . . .}

## (۱۰۱) سُورَةُ قَارِعَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{خلاصہ :- (۱) قیامت حادثہ عظیم ہے۔ (۲) قیامت میں انسان اور پہاڑ کی حالت۔ (۳) عمل نیک و بد کی جزا و سزا۔ . . . . .  
مطالب :- قیامت کھڑکھڑا دینے والا (دہلا دینے والا) حادثہ ہے۔ اور اُس دن انسان مثل منتشر فراش کے تتر بتر ہوگا (فراش کہتے ہیں اُن پتنگے وغیرہ کو جو چراغ میں گر کر اور روشنی پر قربان ہو کر جان دیتے ہیں یعنی پروانہ)۔ اور پہاڑ مثل دھونے ہوئے اون کے (اُڑتے ہوئے) ہوں گے۔  
قیامت میں (لوگوں کے اعمال تو لے جائینگے تو) جن کے اعمال نیک کا پلہ بھاری ہوگا۔ وہ (بہشت میں) عیش کریں گے۔ اور جن کے اعمال نیک کا پلہ ہلکا پڑیگا وہ دوزخ میں جائیں گے۔

آویہ نہایت گرم آگ دوزخ کی ہے۔

{نتائج :- نیک عمل کرو۔ عمل بد نہ کرو۔ قیامت کو حق جانو۔ . . . . .}

## (۱۰۲) سُورَةُ تَكْوِيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

{ خلاصہ :- دنیاوی حرص کی مذمت۔ اس کی منہا ہی اور اس کی سزا۔ (۲) قیامت میں نعمت کی پیشکش۔ . . . . مطالب :- (لوگو! مال و اولاد کی زیادتی کی حرص میں تم پھنسے رہتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل ہو جاتے ہو)۔ یہاں تک کہ قبر تک پہنچ جاتے ہو یعنی مال و اولاد کی حرص میں تادم مرگ پھنسے رہتے ہو اور نیکی کا کام نہیں کرتے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دوزخ میں جھونکے جاؤ گے۔ شانِ نزول یہ ہے کہ درمیان بنی عبد مناف اور بنی سہیم کے تکرار تھی۔ دونوں مال و اولاد پر فخر کرتے تھے جب بات بڑھی تو دونوں نے اپنی اپنی اولاد کو زیادہ کہا۔ یہاں تک کہ شماری ہوئی۔ گنتی سے معلوم ہوا کہ عبد مناف کے خاندان کے لوگ زیادہ ہیں۔ اولاد سہیم نے کہا کہ میرے لوگ لڑائیوں میں مارے گئے۔ اُن کا بھی حساب ہونا چاہیئے۔ جب دونوں فریق نے قبرستان تک پہنچ کر قبروں کی گنتی کی تو اولاد سہیم زیادہ بھرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فخر بیجا ہے اور اس کا نتیجہ دوزخ ہے۔ اصل فخر تو نیکی میں ہے جو آخرت میں فائدہ دیگی۔ }

(آپنے وقتوں کو مال و اولاد کی حرص میں رائیگاں نہ کرو۔ ایسا کرو گے تو تم کو اس کا انجام بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ جہنم نصیب ہوگا)۔ اگر یقینی طور پر تم کو (اس وقت اپنے انجام کا) اعتقاد ہو جاتا (کہ دنیا میں پھنسے رہنے سے آخرت میں خرابی ہوتی ہے۔ تو تم عبادت میں غفلت نہ کرتے اور وقت کو مال و اولاد میں رائیگاں نہ کرتے۔ آخر تم اس وقت اس کو نہ مانو۔ مگر آخرت میں تو) ضرور یقینی طور سے تم دوزخ کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لو گے (اور وہاں تمہاری سزا ہوگی)۔

قیامت میں (اللہ کی) نعمتوں کے بارے میں پرسش ہوگی (جیسے امن۔ تندرستی۔ دولت۔ اولاد۔ عمدہ کھانا۔ عمدہ پینا وغیرہ)۔



{نوٹ:- تفخرو تکاثر حرام ہے۔ کمال ایمان موجب دفع غفلت و حب دنیا ہے۔ یقین کے تین درجے ہیں۔ علم یقین۔ عین یقین۔ حق یقین۔ یقین کہتے ہیں اعتقاد جازم مطابق للواقع کو اگر ادراک کا صرف یہی مرتبہ ہے تو علم یقین ہے۔ اگر اُس کے ساتھ غلبہ حال بھی ہو لیکن اُس غلبہ میں مذکر غیر مذکر سے غیبت ہو تو عین یقین ہے۔ اگر ایسا غلبہ ہے کہ غیر مذکر سے غیبت بھی ہے تو حق یقین ہے۔ دیکھو امداد الفتاویٰ معروف بہ فتاویٰ شریفہ جلد چہارم۔ اذ تفسیر علامہ محی الدین بن عربی۔

نتائج:- دنیا میں اور مال و اولاد میں اس قدر بھنس نہ جاؤ کہ اللہ کو بھول جاؤ اور اُس کی عبادت میں غفلت کرو۔ دنیا کمانا اور مال و اولاد کی محبت نا جائز نہیں مگر نہ اس قدر کہ اللہ کو بھول جاؤ اور عبادت کو بالاکردو۔ بلکہ دین کے ساتھ دنیا بھی ہو تو بہت ہی بہتر ہے

..... اہل دنیا کا فرانِ مطلق اند

روز و شب در ذق ذق و در بق بق اند

چہیست دُنیا از خُدا غافل بُدن

نہ قماش و نفقہ و فرزند و زن

{ عبادتِ اہی کیا کرو۔ شکر الہی کرو۔

## (۱۰۳) سُورۂ عَصْر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- (۱) انسان کا گھائے میں ہونا سوائے مومن نیکو کار صالح و صابر کے۔

مطالب:- اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے کہ انسان گھائے میں ہے۔ مگر ہاں جو مومن ہیں اور جو نیکو کار ہیں اور جو (دین) حق اور صبر کی طرف لوگوں کو رغبت دلاتے وہ گھائے میں نہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ انسان کی عمر تمام ہوتی جاتی ہے۔ اگر اُس نے تیک کام کئے تو بہتر و نہ سخت گھائے میں ہوگا کہ قیامت کے دن اس کی سزا ہوگی

حق سے مراد ہے ایمان اور خالص توحید اور شرع پر قائم رہنا اور معاصی سے بچنا۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے اس سورہ کے معنی کو ایک برف بیچنے والے سے سمجھا۔ وہ کہتا تھا رحم کرو اس شخص پر جس کی پونجی گلتی جاتی ہے۔

{نتائج :- ایمان دار بن کر نیک عمل کرو۔ دین حق پر رہو اور دوسروں کو ترغیب دو۔ صبر کرو اور صبر پر دوسروں کو رغبت دلاؤ۔ وقت کی قدر اور محافظت کرو۔ اللہ اور اس کی بندگی کے سوا سب بیچ ہے۔ طالبِ فلاح و نجات اپنی اصلاح کر کے دوسروں کی بھی خبر لیتا رہے ورنہ تکمیل نہ ہوگی۔ واعظ و معلم و مدرس خیر بہتر ہیں عابد گوشہ نشین و زاہد عزلت گزین سے۔ کفر و معاصی کرنے والے اور غافل و بے خبر اور عبث عمر ضائع کرنے والے سب کے سب گھاٹے میں ہیں۔ جلاءِ افعال عبث ممنوع ہیں۔ . . . . . }

## (۱۰۴) سُورَةُ هُمَزْہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ :- (۱) عیب چین غیبت کرنے والے مال جمع کرنے والے کی مذمت اور اُن کی سزا۔ (۲) خطمہ آتش دوزخ ہے۔ . . . . . }  
مطالب :- عیب چین اور غیبت کرنے والا قابلِ افسوس (و نفرت) ہے کہ وہ گن گن کر مال اس خیال سے جمع کرتا رہتا ہے کہ بسبب مال کے اُس کو حیاتِ ابدی نصیب ہوگی۔ مگر یہ تو ہونے کی تہیں۔ اور بسبب (کفر کے) ضرور دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ (اشارہ ہے اخسن بن شریق ثقفی۔ یا ولید بن مغیرہ مخزومی۔ یا عاص بن وائل سہمی کی طرف جو ہر مجلس میں پیغمبر صلعم اور آپ کے رفیق اور صحابہ کی بدگوئی اور غیبت کیا کرتے تھے)۔

خطمہ آگ دوزخ کی ہے جس کو اللہ نے سُلگا رکھا ہے جو کافروں کے دلوں تک پہنچ جائیگی۔

{نوٹ :- غیبت اور عیب جوئی قولاً ہو یا فعلاً حرام ہے۔ مال جمع کرنا اور اُس پر تفاخر و اعتماد حرام ہے۔ ہاں اگر تفاخر نہ کرے۔ اُس پر نہ پھولے۔ بلکہ

زکوٰۃ دے حق العباد اور حق اللہ میں خرچ کرے تو دو لمبند ہی بہتر چیز ہے۔

نتائج :- بدگوئی۔ عیب جینی۔ غیبت۔ طعن۔ اظہارِ بربرگی اور فخر طلبی وغیرہ

کرنی نہ چاہیے۔ حرص مال بڑی بلا ہے۔ مال کے ہتیا کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

۵۔۔۔۔۔ مہتیا اگرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے

سکندر جب چلاؤ دنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے

۵۔۔۔۔۔ نرا بہ تختہ تابوت برکشند از تخت

اگر خزانہ و لشکر ہزار خواہد بود

۵۔۔۔۔۔ ہوتی ہے جمع زر سے پریشانی آخرش

درہم کی شکل صورتِ درہم سے کم نہیں ۔۔۔۔۔ {

## (۱۰۵) سُورَةُ فِيل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) بیانِ ہلاکتِ اصحابِ فیل ۔۔۔۔۔ {

مطالب :- (لوگو!) دیکھو کہ اللہ نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیسا برتاؤ

کیا کہ اُن پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو اوپر سے کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے۔

پھر مثلِ روندے ہوئے اور کھائے ہوئے غلے کے اُن کو تباہ کر چھوڑا۔ یہاں

تک کہ اُن کے کل داؤ کو غلط کر دکھایا۔ (مین کا ایک حاکم بنام ابرہہ بن صبح

عیسائی تھا۔ یہ نجاشی حبش کا نائب تھا۔ بہ سببِ حسد کے مکہ کے منہدم کرنے کو

چڑھائی کی لیکن اللہ جل شانہ نے جھنڈ کے جھنڈ پرند کو بھیجا جن کے چنگلوں

میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں تھیں۔ اُن پرند نے کنکریوں کو لشکرِ ابرہہ پر گراننا شروع

کیا یہاں تک کہ لشکرِ ابرہہ تباہ ہو گیا اور خائنہ کعبہ کو اللہ نے بچا لیا۔ یہ اُسی سال

کا واقعہ ہے جس سال پیغمبرِ صلعم کی پیدائش ہوئی)۔

{ نتائج :- اللہ جب چاہے جس طرح چاہے جس کو چاہے ہلاک کر دے سکتا

ہے۔ حقیر چیز سے بڑی چیز کی ہلاکت کوئی بڑی بات نہیں۔ اللہ سے داؤ کرنا

اپنے مُنہ پر آپ طمانچہ مارنا ہے۔ ۔۔۔۔۔ {

## (۱۰۶) سُورَةُ قُرَيْشٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{ خلاصہ :- (۱) تعلیم قریش کہ تجارت میں اللہ کا شکر کرنا چاہیے۔ (۲) مکہ جائے امن و روزی ہے۔ . . . . . }  
**مطالب :-** جاڑے اور گرمیوں میں قریش مل کر تجارت کرتے ہیں (اور چونکہ ان کی یہ الفت اور ان کا مل کر سفر کرنا اللہ ہی کی ہدایت سے ہے۔ تو ان کو چاہیے کہ اس نعمت کے بدلے) وہ مالک خانہ کعبہ کی (یعنی اللہ ہی کا شکر اور اُسی کی عبادت کریں) نہ کہ دوسرے معبود کی۔ اور اللہ ہی تو ان کو بھوک میں کھانا دیتا ہے اور خوف سے محفوظ رکھتا ہے (یعنی مکہ میں زراعت وغیرہ نہیں ہوتی اس پر بھی اللہ تعالیٰ سب چیزیں پہنچا دیتا ہے۔ اور پھر خانہ کعبہ کو جا امن بھی بنایا ہے۔ قریش سال میں تجارت کے لئے دو سفر کرتے تھے۔ جاڑے میں یمن کی طرف جاتے اور گرمی میں شام کی طرف۔ جہاں یہ لوگ جاتے ان کی بڑی قدر و منزلت ہوتی۔ بقول بعض مفسر اس سورہ کو لگاؤ ہے اگلی سورہ فیل سے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا نے اصحاب فیل کو اس لئے غارت کیا کہ قریش کو سفر میں کسی طرح کی مزاحمت نہ رہے۔ تو انہیں بھی چاہیے کہ خداوند کریم کی عبادت کریں۔ بقول دیگر ابرہہ کی فوج کو اللہ نے تباہ کیا یہ سبب اس کے کہ قریش مل گئے اور ایک دل ہو گئے۔ خوف سے محفوظ رکھا یعنی ابرہہ کی فوج سے بچا لیا۔ اور یہ بات مکہ معظمہ کی برکت سے ہوئی)۔

{ نتائج :- اللہ کی نعمت کا شکر کرو۔ اللہ کی عبادت کرو۔ خانہ کعبہ جائے امن ہے۔ اللہ ہی روزی پہنچاتا ہے۔ اس سورہ میں اشارہ ہے کہ مجاوران مکہ ہمیشہ محترم و مامون و صاحب رزق و سچ رہینگے اور قریش ہی ہمیشہ وہاں کے مجاور رہیں گے۔ . . . . . }

## (۱۰۷) سُورَةُ مَاعُونِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

{ خلاصہ :- (۱) مذمت اُن کی جو تیموں پر ظلم کرتے۔ مسکینوں کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ نماز میں غفلت کرتے۔ نیکی میں ریاکاری کرتے۔ اپنے عزیزوں اور قرابت مندوں کی امداد نہیں کرتے۔ . . . . }

**مطالب :-** (آئے پیغمبر!) جو روز جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے اُس پر تم نے نظر کی (یا نہیں)۔ سو یہ وہی ہے جو تیم کو دھکے دیتا ہے (یا ذلت سے نکال دیتا ہے) اور مسکین کے کھلانے پر (لوگوں کو) ترغیب نہیں دیتا ہے (یعنی خود تو دیتا ہی نہیں اور نہ دوسروں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے۔ اشارہ ہے ابو جہل یا ابوسفیان یا ولید بن مغیرہ کی طرف)۔ افسوس ہے اُن نمازیوں پر جو نماز میں بے خبری اور غفلت کرتے (یعنی قضا کرتے ہیں یا صرف دکھلانے کو نماز پڑھتے۔ یا نماز کو وقت پر ادا نہیں کرتے اور وقت سے تاخیر کر کے پڑھتے ہیں۔ یا شرع کے موافق نماز کے ارکان بخوبی بجا نہیں لاتے۔ یا خشوع و خضوع سے نماز ادا نہیں کرتے

۵. . . . . سجدے میں سر ہے اور ہے دل میں خیالِ حور

اللہ کو قبول ہو ایسی ساز کیا

۵. . . . . کلیدِ دردِ دوزخ است آں نماز

کہ در چشمِ مردم گزاری دراز)۔

اور نیکی دکھانے کو کرتے۔ اور (حاجتمند) کو ضروریات کے دینے سے بھی دریغ کرتے (یعنی وقت پر کام نکالنے کے لئے کسی کو کچھ نہیں دیتے۔ جیسے دیگ۔ ڈول۔ پیالہ۔ برتن۔ آگ۔ پانی۔ نمک وغیرہ کسی وقت میں ایک دوسرے سے لے کر کام نکالتا ہے۔ یہی چیزیں ماعون میں داخل ہیں)۔

{ نوٹ :- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں سستی کرنے والے پندرہ قسم کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ نماز میں غفلت اور سستی موجب تارہت

ریا حرام ہے۔ قیامت کا انکار کفر ہے۔ یتیم پر ظلم اور تشدد حرام ہے۔ مساکین کی اعانت سے چشم پوشی اور بے پروائی گناہ ہے۔ بد غلتی و کمال نخل اور ضروری روز مرہ کی چیزوں میں نخل کرنا گناہ ہے۔

نتیجہ :- ریا کاری بُری چیز ہے۔ عبادت حضور و خشوع کے ساتھ ہونی چاہیے یتیم کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ مسکین کو خود بھی دو اور دوسروں کو دینے کی ترغیب دو۔ نماز اور نیکی میں ریا کاری نہ کرو۔ رکوع دو۔ ضروریات کے دینے میں انکار نہ کرو۔

## (۱۰۸) سُورَةُ الْكَوْثَرِ

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{ خلاصہ :- (۱) پیغمبر صلعم کو عطاے کوثر۔ (۲) حکم نماز و قربانی۔ (۳) پیغمبر صلعم کے دشمن کی ابری۔ . . . . }

مطالب :- (آے پیغمبر!) ہم نے تم کو (نہر) کوثر عطا کیا ہے (یا کثرت سے خیر و برکت دی ہے۔ جیسے نبوت عظمیٰ۔ قرآن مجید۔ دین اسلام۔ آپ کی رفعت ذکر۔ آپ کے علوم۔ خلق عظیم۔ مقام محمود۔ یہ سورہ مقام قرب۔ علماء و اولیا جو آپ کے نام کو جگایا کریں گے۔ کثرت اُمت وغیرہ۔ ملاحیون کی تفسیرات احمدیہ دیکھو

ع . . . . . آثار اُمتہ ارتو تا حشر متصل . . . . . )

(پس اس احسان کے بدلے) ہماری ہی نماز پڑھو۔ اور ہمارے ہی نام کی قربانی کرو۔ (یعنی نماز عید الفصحی ادا کرو اور قربانی کرو۔ قربانی پیغمبر صلعم پر ضرور ہوتی اور اُمت میں مالدار پر ہے مفلس کو ضرور نہیں)۔

(آے پیغمبر!) جو تمہاری بُرائی چاہے۔ اُس کا نام لیوان نہ رہیگا (یہ جواب ہے کافروں کا خاص کہ عاص بن وائل سہمی کا۔ کافر کہتے کہ پیغمبر صلعم کے لڑکا نہیں اور یہ سمجھتے کہ ان کے بعد ان کا دین باقی نہ رہیگا۔ بعد وفات صاحبزادہ پیغمبر صلعم کے عاص بن وائل نے آنحضرت صلعم کو ابری لینے بے اولاد ہی کہا تھا۔ تو اللہ نے فرمادیا کہ ابری کا فرخود ہی ہے پیغمبر صلعم کا نام اور دین تو تا قیامت جاری رہیگا۔ اور آپ کا دشمن بے مراد رہیگا

ع۔ . . . . خصم سیاہ تو بے حاصل و نخل . . . . . ( )  
 { نتائج :- کسی کی بُرائی نہ چاہو۔ جو کسی بھلے آدمی کا بُرا چاہتا ہے وہ  
 خود بُرا ہے۔ نماز پڑھو۔ قربانی کرو۔

مسائل :- صحیح مسلم میں ہے کہ جس نے اللہ کے سوا اور کسی کے لئے  
 قربانی کی اُس پر اللہ کی لعنت ہے۔ قربانی پیغمبر پر ضرور تھی۔ اُمت میں مالدار پر ہے  
 مفلس کو ضرور نہیں۔ . . . . {

## (۱۰۹) سُورَةُ الْكَافِرُونَ

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{ خلاصہ :- (۱) مغایرتِ معبودانِ کفار و معبودِ اہلِ اسلام۔ اطاعت و طاعت  
 میں کافروں سے صلح کی منافی ہے۔ . . . . {  
 مطالب :- (اے پیغمبر! کافروں سے) کہو کہ تمہارے معبودوں کی نہ  
 تو میں پرستش کرتا ہوں نہ کرونگا۔ اور نہ تم ہمارے اللہ کی پرستش کرتے ہو اور نہ  
 کرو گے (پھر ہم سے تم سے واسطہ کیا)۔ میرا دین مجھ کو مبارک تمہارا دین مگو نصیب  
 (یعنی میں توحید و اسلام سے راضی ہوں اور رہوں گا اور تم کفر و شرک سے  
 راضی ہو اور رہو گے۔ مجھ کو میرے عمل کا نیک بدلہ ملے گا۔ اور تم کو تمہارے  
 اعمال بد کی سزا ہوگی۔ جواب ہے کافروں کا جنہوں نے پیغمبر صلعم سے کہا تھا کہ  
 ایک سال ہم تمہارے اللہ کی پرستش کریں اور ایک سال تم ہمارے معبودوں  
 کی پرستش کرو۔ یہاں پر کفار اذلی مراد ہیں نہ کہ عام کفار۔ بقول شاذ آیت  
 لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ مَسْخُوح ہے۔

{ نتائج :- اللہ واحد کی پرستش کرنی چاہیئے۔ کسی اور دوسرے جھوٹے معبود  
 نہیں۔ شرک کی منافی ہے۔ دین میں کافروں کی اطاعت لازم نہیں۔ اپنے نئے  
 کا بدلہ ملے گا۔ . . . . {

## (۱۱۰) سُورَةُ مُنْصَرِفٍ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) غلبہ اسلام پر شکر اُٹھی اور دعائے مغفرت کا حکم - (۲) حمد باری تعالیٰ۔ . . . .  
 مطالب :- (آئے پیغمبر!) جب خدا نے (تمہاری اور اسلام کی) مدد کی اور فتح ہو گئی (جميع فتوحات مراد ہیں مگر بعض کہتے ہیں کہ فتح مکہ - یا فتح خیبر - یا فتوحات علوم غیبیہ و اسرارِ ملکوتیہ) اور لوگ جوق جوق اسلام لے آئے تو تم اللہ کی تسبیح حمد کے ساتھ کیا کرو۔ (یا مطلب یہ ہے کہ سبحان اللہ و بحمدہ کہا کرو) - اور (گناہوں کی) معافی مانگو (اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا - کیونکہ)

اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا (اور رحمت کرنے والا) ہے -

{ نوٹ :- روایت ہے کہ اس سورہ میں پیغمبر صلعم کو موت کی اور آخرت کی تیاری کی خبر دی گئی ہے چنانچہ اس سورہ کے نزول سے کئی مہینے بعد پیغمبر صلعم نے دنیا سے رحلت فرمائی۔ . . . .  
 نتائج :- کامیابی و فحیابی پر اللہ کی تسبیح و تقدیس کرو - گناہوں سے توبہ کرو اور اپنی مغفرت کی دعا مانگو۔ . . . .

## (۱۱۱) سُورَةُ لَهَبٍ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) ابو لہب اور اُس کی جو رو کی مذمت - دونوں کے لئے جہنم۔ . . . .  
 مطالب :- ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں - وہ خود بھی خراب ہو جائے (یہ کلمہ بدُعاء کا ہے) - اور نہ تو اُس کو اُس کا مال کام آئے گا نہ اُس کی اولاد (اشارہ ہے کہ ایک دن پیغمبر صلعم نے اہل قریش کو کوہِ صفا پر جمع



کیا اور وعظ فرما رہے تھے کہ ابولہب بول اٹھا کہ تو ہلاک اور غارت ہو چو کیا تو نے ہم کو اسی واسطے جمع کیا تھا۔ یا یہ روایت دیگر اُس سنگدل مردود نے مارنے کو پیغمبر صلیم کی طرف دونوں ہاتھ سے پتھر اٹھا کر پھینکا۔ اور کہا کہ اسی اتنے وعظ کے لئے تو نے ہم لوگوں کو بلایا اور تکلیف دی۔ سو اللہ فرماتا ہے کہ ابولہب ہی کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے۔ یعنی ابولہب کے دونوں جہان کی امیدیں ٹوٹ گئیں۔ یا اُس کے کاروبار خراب ہو گئے۔ یا عمل و اعتقاد خراب ہو گئے۔ چنانچہ ابولہب بخارِ رضہ عدسہ مبتلا ہو کر بڑی تکلیف کے ساتھ مرا۔

ابولہب اپنی جور و ستمیت دوزخ میں ڈالا جائیگا۔  
 ابولہب کی جور و لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے۔ اور اُس کی گردن میں بٹی رستی ہوگی (یعنی دوزخ میں اس حالت سے داخل ہوگی کہ اس کے سر پر لکڑی لدی ہوگی اور گردن میں بٹی رسی ہوگی۔ یا اشارہ ہے کہ ایک مرتبہ لکڑی لئے آتی تھی کہ لکڑی گر گئی اور رستی اُس کی گردن میں پھنس رہی اور اسی حالت میں مر گئی۔ یہ اُس کا عوض تھا کہ یہ بد نعت پیغمبر صلیم کے رستے میں کاٹنا بچھاتی تھی۔

{ نتائج :- اپنا اپنا اعمال کام آتا ہے۔ آخرت میں مال و اولاد کچھ کام نہ آئیں گے۔ نافرمانی رسول سے عذاب ہوتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ }

## (۱۱۲) سُورَةُ اخْلَاصِ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) احدیت و صمدیت اللہ تو ازلے۔ (۲) اللہ کونہ تو ماں باپ ہی ہیں اور نہ اولاد۔ (۳) اللہ کے برابر کوئی نہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ }

مطالب :- (آے پیغمبر! اللہ کی وحدانیت اور صمدیت وغیرہ کو بیان کرو۔ لوگوں کو بھی بذریعہ وعظ و نصیحت کے اس طرف رجوع کرو۔ دل سے اعتقاد رکھو اور زبان سے بھی یوں کہو کہ (بس) اللہ ایک (اور یکتا) ہے (یعنی

ذات و صفات میں یکتا ہے۔ اس کے مثل کا دوسرا نہیں

۵۔ . . . صفات و ذات میں یکتا ہے تو اسے واحد مطلق

نہ کوئی تیرا ثانی ہے نہ کوئی مشترک تیرا۔ . . .

وہ بے نیاز ہے (یعنی کسی سے اور کسی کی اُس کو حاجت نہیں۔ بلکہ سب اُس کے

محتاج ہیں)۔ نہ (کسی) کو جنا اور نہ (کسی سے) جنا گیا (یعنی نہ اُس کی کوئی اولاد

ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے)۔ اُس کے برابر (اور مقابل کا) کوئی نہیں۔ (اُس

سورہ میں توحید کوٹ کوٹ کر بھری گئی ہے۔ کل مذاہب کے عقائد فاسدہ و

خیالات باطلہ کا رد ہے۔ جیسے دہریہ۔ فلاسفہ۔ ثنویہ۔ نصاریٰ۔ یہود۔ کافر۔

مشرک۔ ملحد۔ صابی۔ مجوسی وغیرہ۔ مجربات غزالی ج میں دربارہ وحدت الوجود

کے فلسفیانہ اور تصوفانہ تقریریں دیکھو)

{استانح:۔ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ شرک نہ کرو۔ . . .}

## (۱۱۳) سُورَةُ فَلَقِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{خلاصہ:- (۱) جملہ شر سے بچنے کے لئے دُعا مانگنے کا حکم۔ . . .}

مطالب:- (جملہ شر سے بچنے کے لئے اللہ کی جناب میں یوں دعا

مانگو اور) کہو کہ خدایا! میں تیری پناہ میں آتا ہوں مخلوقات کے جملہ شر سے

(یعنی مجھ کو جملہ شر سے محفوظ رکھ ازاںجملہ ان سب شر سے بھی) اندھیری رات

کے شر سے (جیسے موزی اور درندہ جانور۔ چور۔ ڈاکو۔ جُن۔ خباثت۔ حجابات

روحانیاں)۔ گندڑوں پر پھونکنے والوں کے شر سے (جیسے جادوگر۔ ساحر۔

ڈاٹن عورت کے ناز و کرشمے)۔ حسد کرنے والوں کے حسد سے (خواہ وہ

حاسد انسان ہو یا اُس کے اندر نفسِ امارہ ہو۔ بقول جمہور اس سورہ کے

نزول کی یہ وجہ ہوئی کہ پیغمبر صلعم کے سر یا داڑھی کے بال کو منگو کر ایک یہود لبید

بن اعصم نے اپنی بیٹیوں کے ذریعے سے گرہ ڈلو کر ایک کنوئیں میں جادو کر کے ڈلو

دیا۔ پیغمبر صلعم بہ سبب جادو کے بیمار ہوئے۔ جب پیغمبر صلعم کو یہ بات معلوم ہو گئی تو

بال کو کنوئیں سے نکلوایا اور پھر آپ اچھے ہو گئے۔

{ نتائج :- سحر - جادو - ڈائن کا منتر - دُعا - تعوید - جھاڑ - پھونک کا اثر ہوتا ہے - حسد بُری چیز ہے اور اُس کی کاٹ بُری ہوتی ہے محمود پر حسد کا اثر ہوتا ہے اور خرابی پیدا کرتا ہے۔ . . . . }

مسئلہ :- جھاڑ پھونک جو آیات قرآنی یا احادیث سے ہو جائز ہے۔ . . . . {

## (۱۱۴) سُورَةُ النَّاسِ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ خلاصہ :- (۱) شیطانی شر اور وسوسے سے بچنے کے لئے دُعا - (۲)

شیطان وسوسہ ڈالتا ہے - (۳) شیطان انس و جن میں سے ہے - (۴) اللہ تعالیٰ کے اوصاف - . . . . . }

مطالب :- (آپے پیغمبرِ شیطانی وسوسے سے بچنے کے لئے اللہ کی جناب میں دُعا مانگو اور) کہو کہ شیطان جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے اور خود نظر نہیں آتا (یعنی بہکا کر خود رنچ کر ہو جاتا ہے) خواہ وہ جن میں سے ہو یا انس میں سے اُس کے شر سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (یعنی کہو کہ خدایا! شیطان کے شر سے محفوظ رکھ - میں تیری پناہ میں آیا ہوں پناہ دے - تو میرا پروردگار ہے میں تیرا پروردہ ہوں - تو میرا بادشاہ ہے میں تیری رعیت ہوں - تو میرا معبود ہے میں تیرا بندہ ہوں) -

اللہ انسان کا پالنے والا بادشاہ اور معبود ہے۔

{ نوٹ :- شیطانی وسوسے ہر ایک کو ہوتے ہیں مگر اس کا اثر جداگنا ہے - دیکھو سورہ حج رکوع ۷ - روایت ہے کہ پیغمبرِ صلعم نے فرمایا کہ شیطان اپنی سوئیڈ این آدم کے قلب پر رکھے ہوئے ہے - پس اگر آدمی خدا تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو شیطان خجش ساکن ہو جاتا ہے یعنی بٹھیر جاتا ہے - اور اگر آدمی خدا تعالیٰ کو بھولتا ہے تو شیطان اُس کے قلب کو نگل جاتا ہے یعنی لقمہ کر لیتا ہے پس

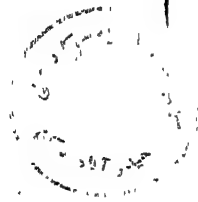
یہی الوسواس الخناس ہے۔

نتائج :- شیطان انسان کو بہکاتا ہے مگر مصیبت کے وقت اُس کی مدد نہیں کرتا۔ شیطان سے بچنے کے لئے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہا کرو۔ شیطان جن میں سے ہوتے ہیں اور انسان میں سے بھی - یعنی بہتیرے آدمی بہ صفتِ شیطان ہوتے ہیں جو دوسرے آدمیوں کو بہکاتے ہیں۔

ع . . . . . اے بسا ابلیس آدم رو سے ہست  
اور بہتیرے جن بہ صفتِ شیطان ہوتے ہیں جو اپنی قوم جنوں کو بہکاتے  
ہیں۔ . . . . {



تمام شد



## تیسرے حصے کا غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲۰	موت کو	موت کا	۶۸	۶	برآرار	برآر
۱۰	۱۹	ہم ہی	ہم ہیں	۸۰	۲۱	عو تیرا	عزیر
۱۷	۱۳	متفس	متنفس	۸۱	۱۲	ایک بار گناہ	ایک بار گناہ
۲۰	۱۸	غیر	غیر	۸۸	۱۱	عمل کرتے	عمل کرنے
۲۲	۱	تھے	نہی	۹۰	۲۲	خوشنودے	خوشنودئی
۷	۷	گناہ	گناہ	۷	۲۳	ناراضے	ناراضی
۲۳	۱۱	کرے	کرتے	۹۲	۱۰	یہ سبب	بہ سبب
۷	۱۸	قریبہ	قریظہ	۹۸	۵	نافرمانیے	نافرمانی
۲۳	۲۳	۷	۷	۱۰۳	۵	جھگڑے	جھگڑنے
۲۴	۵	۷	۷	۱۲۳	۱۲	استغفار	استغفار
۷	۷	۷	۷	۱۲۴	۲	۷	۷
۷	۹	۷	۷	۷	۳	دیتی ہے	دیتی ہیں
۳۱	۱۹	دوسرے	دوسرا	۱۲۶	عنوان	۷	۷
۳۹	۲۷	حال	مال	۱۲۸	۱۹	مگر	بلکہ
۴۱	۷	دھریگا	دھریگے	۱۲۹	۲	برا	برا
۴۲	۱	تنگے	تنگی	۷	۱۲	رضامندی	رضامندی
۴۸	۲۳	کافروں کو	کافروں کا	۱۳۱	۲۲	پیغمبر کے	پیغمبری
۵۳	۷	مے آرد	می آرد	۱۳۲	۱۸	تہا رے پاس	تہا رے پاس
۵۶	۱۱	بے عنایت	بے غایت	۱۳۵	۱۵	ہوئے ہیں	ہوئے ہیں
۵۷	۱۹	شمن	دشمن	۱۳۸	۱۷	ہم نے بنی اسرائیل	ہم نے بنی اسرائیل
۶۱	۱۳	نافرمانیے	نافرمانی	۱۴۰	۲۱	اور پھر اپن	(اور پھر اپن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۳	۲۷	مشکر کرنا	شرک کرنا	۱۸۱	۱۲	جو کہتے تھے کہ	جو کہتے تھے کہ
۱۲۴	۱۲	افترا	افترا			فرشتے	فرشتے
۱۵۲	۱۳	متمنتی	متمنتی	۱۸۷	۱	خدا	خدا کو
"	۱۶	پوچھتے	پوچھنے	"	۲۷	وحدت	وحدت ہے۔
۱۵۵	۱۰	اُن مارینگے	اُن کو مارینگے	۱۵۹	۲۵	تقول	تقول
۱۵۷	۲	پرواہ	پروا	۱۹۶	۳	حنا	حنا
"	۷	نیک	نیک	"	۸	"	"
۱۵۹	۳	الہی سے ڈرائی	الہی سے ڈراؤ	"	۹	"	"
"	۱۱	فجرہ ہے	فجرہ ہے	۱۹۷	۲	درازے	درازی
"	۲۲	رواجب	واجب	"	۲۵	حنا	حنا
۱۶۵	۴	پشیمان	پشیمان	۲۳۷	۸	نقصان	نقص
۱۶۷	۱	غیب جوئی۔	غیب جوئی۔	۲۳۹	۱۷	جیسے	جیسی
		غیب	غیب	۲۴۰	کالم لکھی		ا
۱۶۹	۱۰	چاہئے والا	چاہئے والا	۲۵۱	۶	گمان حن	گمان جن
"	۱۳	غیب	غیب	۲۵۲	۲۱	ازدحام	ازدحام
"	۱۴	"	"	"	۲۲	"	"
۱۷۱	۱۹	پکڑنا	پکڑنی	۲۵۸	۲۵	کرتی	کرتے
۱۷۳	۱۶	فرش	فرس	۲۶۶	۲۲	اصہ	اصیلہ
"	۲۵	عرف	عرف	۲۶۷	۲۳	خرابے	خرابی
۱۷۴	۱۶	عوالی	عوالی	۲۶۹	۳	تباہی	تباہی
۱۷۷	۳	روزے	روزی	۲۷۵	۶	زندگی	زندگی
"	۲۱	نبے	نبی	۲۷۸	۲	دھکایا	دھکایا
۱۸۰	۴	جبریل آتے	جبریل آتے	۲۸۲	۱۹	کی جائیں	کئے جائیں
		آتے	آتے	۲۸۷	۲۱	صلوٰۃ	مصلحتاً

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۱	۸	فراغ	فراخ	۲۹۴	۷	خوبے	خوبی
"	۱۲	"	"	۳۰۸	۱۰	بالا کردو	بالاے طاق
"	۱۳	"	"				کردو
۲۹۲	۳	کامول	کاموں	۳۱۳	۶	زکواة	زکوۃ
۲۹۵	۲۰	کہ) جو	کہ جو	۳۱۴	۲۰	معبود	معبود کی

# مطالب القرآن

(مولفہ مولوی سید علی حسن صاحب ڈیپوٹی مجسٹریٹ و کلکٹر محلہ میرداد بہار۔ ضلع پٹنہ)

اس مبارک نام ہی سے جو زیب عنوان ہے اس کتاب کی خوبی ظاہر ہے (ع۔ ع۔ آفتاب امدادیل آفتاب)۔

مولف باتمکین نے جیسی دلسوزی سے کام لیا ہے اور قرآن کے مطالب کو صاف صاف اور واضح واضح

بیان کر دیا ہے اس زمانہ کے لحاظ سے غنیمت ہے۔ عبارت سلیس و با محاورہ۔ اردو عام فہم مضمون سلسل۔

ان سب خوبیوں کے ساتھ تالیف کا اندازہ ایسا دلکش کہ بایں و شاید۔ ہر چند اس کتاب کی غرض تالیف

استفادہ عام ہے۔ لیکن مخصوص بچوں اور مستورات کے لئے تو نعمت ہی نعمت ہے۔ اس کے نین حصے ہیں

ہر حصہ تقریباً دس پاروں کا ہے۔ اس کتاب میں ذیل کی باتیں ہیں:۔ (۱) سورتوں کی فہرست باعتبار

ترتیب قرآنی۔ (۲) سورتوں کی فہرست باعتبار نزول۔ (۳) سورتوں کی فہرست بترتیب حروف تہجی۔

(۴) پاروں کی فہرست سورتوں کے ساتھ۔ (۵) اصطلاحات شرعیہ کی تعریف۔ (۶) مقاصد تنزیل قرآن

اور اس کے فضائل و معارف۔ (۷) ہر رکوع کا خلاصہ۔ (۸) ہر رکوع کے مطالب۔ شان نزول

بہ حسب ضرورت متفرق تاویلیں۔ (۹) نوٹ بہ حسب ضرورت۔ (۱۰) نتائج اور نتیجہ خیز باتیں۔ (۱۱)

مسائل فقہی۔ (۱۲) آخر میں مضامین قرآن کی فہرست بترتیب حروف تہجی۔

۵... ہاں بٹ رہی ہے حسن کی نعمت چلو چلو لوٹ رہی ہے مفت کی دولت چلو چلو

پہلا حصہ تقریباً صفحہ ۲۷۰۰  
دوسرا حصہ تقریباً صفحہ ۳۰۰  
تیسرا حصہ تقریباً صفحہ ۲۷۰۰

قیمت ہے

مندرجہ ذیل کتابیں بھی عنقریب چھپ کر شائع ہوں گی انشاء اللہ:-

(۱) خلاصۃ الركوع۔ (۲) تلخیص السورہ۔ (۳) نتائج القرآن۔ (۴) مسائل الفرقان۔ (۵) فہرست

مضامین قرآن۔ (۶) مصطلحات شرعیہ۔

ملنے کا پتہ :-

المشاہدہ

محمد سلیمان قادری چشتی پھلواروی

مولوی سید وحید الدین احمد۔ زمیندار

محلہ رحمہ منج۔

درہنگہ











انفاظ	نمبر پارہ	نمبر نام	سورہ	نمبر کروج	انفاظ	نمبر پارہ	نمبر نام	سورہ	نمبر کروج	انفاظ	نمبر پارہ	نمبر نام	سورہ	نمبر کروج
	۸	انفال	۳	۸۹	فجر	۱	۱۱	۹	توبہ	۱۲				۲۸
	۱۰	۹ توبہ	۲	۱۸	دیکھو زوجین	۱۳	۱۳	۱۴	نحل	۱۳				۳۲
	۱۱	۱۰ یونس	۲	۲۲	نور	۲	۱۴	۲۲	حج	۱۰				۳۰
	۱۱	۱۱ ہود	۱	۲۱	احزاب	۱	۱۸	۳۳	مومنون	۲		۳ آل عمران	۲	۲
	۱۳	۱۳ رعد	۵	۲۲		۳		۲۳	نور	۸				۳
	۱۵	۱۴ انبیاء	۶			۵	۲۱	۳۳	احزاب	۱				۳
	۱۸	۱۸ کہف	۱			۴	۲۳	۳۸	ص	۲				۴
	۱۶	۲۰ طہ	۸			۴	۲۶	۳۸	فتح	۲				۹
	۱۴	۲۱ انبیاء	۳			۸	۲۸	۴۵	طلاق	۱				۲۰
			۴	۲۸	تحریم	۱	۲۹	۳۳	مزل	۲		۳ نساہ	۳	۳
		۲۲ حج	۶	آسانی دین دیکھو دین کی آسانی	۳	۳۰	۳۰	۴۰	نشر	۱				۵
	۱۸	۳۳ مومنون	۲	۲	بقرہ	۲	۲	۲	بقرہ	۳۰	استغفار			۹
		۲۵ فرقان	۲	۲۲		۲۲	۲۸	۴۵	طلاق	۱				۱۳
	۲۰	۲۴ نمل	۳	۲۳		۲۳	۳۰	۳۰	آل عمران	۱۸	استغفار			۱۶
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۱	۲۳		۲۳	۳۰	۴۰	اعراف	۲۳	استغفار			۲۱
	۲۱	۳۰ روم	۵	۲۴		۲۴	۱۲	۱۶	نحل	۱۳		۵ مائدہ	۳	۳
		۳۱ بقرہ	۲	۲۸		۲۸	۱۸	۳۳	مومنون	۶				۵
		۳۳ احزاب	۲	۳۳		۳۳	۲۳	۳۰	مومن	۶				۶
	۳۲	۳۴ صافات	۳	۳۰		۳۰		۴۰	جم سجدہ	۵				۱۰
	۲۵	۳۳ زمر	۴	۳۰	آل عمران	۳	۳۰	۱۱	فلق	۱				۱۲
	۲۶	۳۴ محمد	۱	۵	نساہ	۵		۱۳	اناس	۱				۱۹
			۴	۱۳		۱۳			دیکھو مدد			۶ انعام	۵	۵
	۲۸	۴۳ تغابن	۲	۵	مائدہ	۲		۲	بقرہ	۶	استغفار			۶
	۲۹	۴۴ ملک	۱	۱	اعراف	۳				۱۵				۱۵
		۴۸ قلم	۱			۴	۲			۱۹				۲۰
		۴۲ جن	۱	۹		۱۸				۲۳		۴۰ اعراف	۲	۲
	۳۰	۸۶ طارق	۱			۱۹				۲۵				۱۴

انفاظ	نمبر	نوع	انفاظ	نمبر	نوع	انفاظ	نمبر	نوع	انفاظ	نمبر	نوع
۹	۱۸	۲۳ مونسول	۴	۱۸	۲۳ مونسول	۸	۱۸	۲۳ مونسول	۱۰	۱۸	۲۳ مونسول
۱۰	۱۹	۲۴ نور	۱	۱۹	۲۴ نور	۱۰	۱۹	۲۴ نور	۱۱	۱۹	۲۴ نور
۱۱	۲۰	۲۵ فرقان	۲	۲۰	۲۵ فرقان	۱۱	۲۰	۲۵ فرقان	۱۲	۲۰	۲۵ فرقان
۱۲	۲۱	۲۶ شعراء	۳	۲۱	۲۶ شعراء	۱۲	۲۱	۲۶ شعراء	۱۳	۲۱	۲۶ شعراء
۱۳	۲۲	۲۷ غزل	۴	۲۲	۲۷ غزل	۱۳	۲۲	۲۷ غزل	۱۴	۲۲	۲۷ غزل
۱۴	۲۳	۲۸ قصص	۵	۲۳	۲۸ قصص	۱۴	۲۳	۲۸ قصص	۱۵	۲۳	۲۸ قصص
۱۵	۲۴	۲۹ عکبات	۶	۲۴	۲۹ عکبات	۱۵	۲۴	۲۹ عکبات	۱۶	۲۴	۲۹ عکبات
۱۶	۲۵	۳۰ روم	۷	۲۵	۳۰ روم	۱۶	۲۵	۳۰ روم	۱۷	۲۵	۳۰ روم
۱۷	۲۶	۳۱ لقمان	۸	۲۶	۳۱ لقمان	۱۷	۲۶	۳۱ لقمان	۱۸	۲۶	۳۱ لقمان
۱۸	۲۷	۳۲ اسرار	۹	۲۷	۳۲ اسرار	۱۸	۲۷	۳۲ اسرار	۱۹	۲۷	۳۲ اسرار
۱۹	۲۸	۳۳ مونس	۱۰	۲۸	۳۳ مونس	۱۹	۲۸	۳۳ مونس	۲۰	۲۸	۳۳ مونس
۲۰	۲۹	۳۴ زمر	۱۱	۲۹	۳۴ زمر	۲۰	۲۹	۳۴ زمر	۲۱	۲۹	۳۴ زمر
۲۱	۳۰	۳۵ مونس	۱۲	۳۰	۳۵ مونس	۲۱	۳۰	۳۵ مونس	۲۲	۳۰	۳۵ مونس
۲۲	۳۱	۳۶ مونس	۱۳	۳۱	۳۶ مونس	۲۲	۳۱	۳۶ مونس	۲۳	۳۱	۳۶ مونس
۲۳	۳۲	۳۷ مونس	۱۴	۳۲	۳۷ مونس	۲۳	۳۲	۳۷ مونس	۲۴	۳۲	۳۷ مونس
۲۴	۳۳	۳۸ مونس	۱۵	۳۳	۳۸ مونس	۲۴	۳۳	۳۸ مونس	۲۵	۳۳	۳۸ مونس
۲۵	۳۴	۳۹ مونس	۱۶	۳۴	۳۹ مونس	۲۵	۳۴	۳۹ مونس	۲۶	۳۴	۳۹ مونس
۲۶	۳۵	۴۰ مونس	۱۷	۳۵	۴۰ مونس	۲۶	۳۵	۴۰ مونس	۲۷	۳۵	۴۰ مونس
۲۷	۳۶	۴۱ مونس	۱۸	۳۶	۴۱ مونس	۲۷	۳۶	۴۱ مونس	۲۸	۳۶	۴۱ مونس
۲۸	۳۷	۴۲ مونس	۱۹	۳۷	۴۲ مونس	۲۸	۳۷	۴۲ مونس	۲۹	۳۷	۴۲ مونس
۲۹	۳۸	۴۳ مونس	۲۰	۳۸	۴۳ مونس	۲۹	۳۸	۴۳ مونس	۳۰	۳۸	۴۳ مونس
۳۰	۳۹	۴۴ مونس	۲۱	۳۹	۴۴ مونس	۳۰	۳۹	۴۴ مونس	۳۱	۳۹	۴۴ مونس
۳۱	۴۰	۴۵ مونس	۲۲	۴۰	۴۵ مونس	۳۱	۴۰	۴۵ مونس	۳۲	۴۰	۴۵ مونس
۳۲	۴۱	۴۶ مونس	۲۳	۴۱	۴۶ مونس	۳۲	۴۱	۴۶ مونس	۳۳	۴۱	۴۶ مونس
۳۳	۴۲	۴۷ مونس	۲۴	۴۲	۴۷ مونس	۳۳	۴۲	۴۷ مونس	۳۴	۴۲	۴۷ مونس
۳۴	۴۳	۴۸ مونس	۲۵	۴۳	۴۸ مونس	۳۴	۴۳	۴۸ مونس	۳۵	۴۳	۴۸ مونس
۳۵	۴۴	۴۹ مونس	۲۶	۴۴	۴۹ مونس	۳۵	۴۴	۴۹ مونس	۳۶	۴۴	۴۹ مونس
۳۶	۴۵	۵۰ مونس	۲۷	۴۵	۵۰ مونس	۳۶	۴۵	۵۰ مونس	۳۷	۴۵	۵۰ مونس
۳۷	۴۶	۵۱ مونس	۲۸	۴۶	۵۱ مونس	۳۷	۴۶	۵۱ مونس	۳۸	۴۶	۵۱ مونس
۳۸	۴۷	۵۲ مونس	۲۹	۴۷	۵۲ مونس	۳۸	۴۷	۵۲ مونس	۳۹	۴۷	۵۲ مونس
۳۹	۴۸	۵۳ مونس	۳۰	۴۸	۵۳ مونس	۳۹	۴۸	۵۳ مونس	۴۰	۴۸	۵۳ مونس
۴۰	۴۹	۵۴ مونس	۳			۴۰	۴۹	۵۴ مونس	۴۱	۴۹	۵۴ مونس









الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر کروج	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر کروج	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر کروج
	"	"	۲		"	"	۲		"	"	۲
	۳	"	۳		"	"	۳		"	"	۳
	"	"	۹		"	"	۹		"	"	۹
	"	"	۱۰		"	"	۱۰		"	"	۱۰
	"	"	۱۱		"	"	۱۱		"	"	۱۱
	"	"	۱۲		"	"	۱۲		"	"	۱۲
	"	۱۳ رعد	۱		"	"	۱۳		"	"	۱۳
	"	"	۲		"	"	۱۴		"	"	۱۴
	"	"	۳		"	"	۱۵		"	"	۱۵
	"	"	۴		"	"	۱۶		"	"	۱۶
	"	"	۵		"	"	۱۷		"	"	۱۷
	"	"	۶		"	"	۱۸		"	"	۱۸
	"	"	۷		"	"	۱۹		"	"	۱۹
	"	"	۸		"	"	۲۰		"	"	۲۰
	"	"	۹		"	"	۲۱		"	"	۲۱
	"	"	۱۰		"	"	۲۲		"	"	۲۲
	"	"	۱۱		"	"	۲۳		"	"	۲۳
	"	"	۱۲		"	"	۲۴		"	"	۲۴
	"	"	۱۳		"	"	۲۵		"	"	۲۵
	"	"	۱۴		"	"	۲۶		"	"	۲۶
	"	"	۱۵		"	"	۲۷		"	"	۲۷
	"	"	۱۶		"	"	۲۸		"	"	۲۸
	"	"	۱۷		"	"	۲۹		"	"	۲۹
	"	"	۱۸		"	"	۳۰		"	"	۳۰
	"	"	۱۹		"	"	۳۱		"	"	۳۱
	"	"	۲۰		"	"	۳۲		"	"	۳۲
	"	"	۲۱		"	"	۳۳		"	"	۳۳
	"	"	۲۲		"	"	۳۴		"	"	۳۴
	"	"	۲۳		"	"	۳۵		"	"	۳۵
	"	"	۲۴		"	"	۳۶		"	"	۳۶
	"	"	۲۵		"	"	۳۷		"	"	۳۷
	"	"	۲۶		"	"	۳۸		"	"	۳۸
	"	"	۲۷		"	"	۳۹		"	"	۳۹
	"	"	۲۸		"	"	۴۰		"	"	۴۰
	"	"	۲۹		"	"	۴۱		"	"	۴۱
	"	"	۳۰		"	"	۴۲		"	"	۴۲
	"	"	۳۱		"	"	۴۳		"	"	۴۳
	"	"	۳۲		"	"	۴۴		"	"	۴۴
	"	"	۳۳		"	"	۴۵		"	"	۴۵
	"	"	۳۴		"	"	۴۶		"	"	۴۶
	"	"	۳۵		"	"	۴۷		"	"	۴۷
	"	"	۳۶		"	"	۴۸		"	"	۴۸
	"	"	۳۷		"	"	۴۹		"	"	۴۹
	"	"	۳۸		"	"	۵۰		"	"	۵۰
	"	"	۳۹		"	"	۵۱		"	"	۵۱
	"	"	۴۰		"	"	۵۲		"	"	۵۲
	"	"	۴۱		"	"	۵۳		"	"	۵۳
	"	"	۴۲		"	"	۵۴		"	"	۵۴
	"	"	۴۳		"	"	۵۵		"	"	۵۵
	"	"	۴۴		"	"	۵۶		"	"	۵۶
	"	"	۴۵		"	"	۵۷		"	"	۵۷
	"	"	۴۶		"	"	۵۸		"	"	۵۸
	"	"	۴۷		"	"	۵۹		"	"	۵۹
	"	"	۴۸		"	"	۶۰		"	"	۶۰
	"	"	۴۹		"	"	۶۱		"	"	۶۱
	"	"	۵۰		"	"	۶۲		"	"	۶۲
	"	"	۵۱		"	"	۶۳		"	"	۶۳
	"	"	۵۲		"	"	۶۴		"	"	۶۴
	"	"	۵۳		"	"	۶۵		"	"	۶۵
	"	"	۵۴		"	"	۶۶		"	"	۶۶
	"	"	۵۵		"	"	۶۷		"	"	۶۷
	"	"	۵۶		"	"	۶۸		"	"	۶۸
	"	"	۵۷		"	"	۶۹		"	"	۶۹
	"	"	۵۸		"	"	۷۰		"	"	۷۰
	"	"	۵۹		"	"	۷۱		"	"	۷۱
	"	"	۶۰		"	"	۷۲		"	"	۷۲
	"	"	۶۱		"	"	۷۳		"	"	۷۳
	"	"	۶۲		"	"	۷۴		"	"	۷۴
	"	"	۶۳		"	"	۷۵		"	"	۷۵
	"	"	۶۴		"	"	۷۶		"	"	۷۶
	"	"	۶۵		"	"	۷۷		"	"	۷۷
	"	"	۶۶		"	"	۷۸		"	"	۷۸
	"	"	۶۷		"	"	۷۹		"	"	۷۹
	"	"	۶۸		"	"	۸۰		"	"	۸۰
	"	"	۶۹		"	"	۸۱		"	"	۸۱
	"	"	۷۰		"	"	۸۲		"	"	۸۲
	"	"	۷۱		"	"	۸۳		"	"	۸۳
	"	"	۷۲		"	"	۸۴		"	"	۸۴
	"	"	۷۳		"	"	۸۵		"	"	۸۵
	"	"	۷۴		"	"	۸۶		"	"	۸۶
	"	"	۷۵		"	"	۸۷		"	"	۸۷
	"	"	۷۶		"	"	۸۸		"	"	۸۸
	"	"	۷۷		"	"	۸۹		"	"	۸۹
	"	"	۷۸		"	"	۹۰		"	"	۹۰
	"	"	۷۹		"	"	۹۱		"	"	۹۱
	"	"	۸۰		"	"	۹۲		"	"	۹۲
	"	"	۸۱		"	"	۹۳		"	"	۹۳
	"	"	۸۲		"	"	۹۴		"	"	۹۴
	"	"	۸۳		"	"	۹۵		"	"	۹۵
	"	"	۸۴		"	"	۹۶		"	"	۹۶
	"	"	۸۵		"	"	۹۷		"	"	۹۷
	"	"	۸۶		"	"	۹۸		"	"	۹۸
	"	"	۸۷		"	"	۹۹		"	"	۹۹
	"	"	۹۰		"	"	۱۰۰		"	"	۱۰۰

[illegible]

انفاظ	نمبر پاره	نمبر نام	سوره	نمبر کونج	انفاظ	نمبر پاره	نمبر نام	سوره	نمبر کونج	انفاظ	نمبر پاره	نمبر نام	سوره	نمبر کونج
	۵۹	حشر	۱	۲		۱۵	ابن ابی اسیر	۱	۸					
	۲	"	۲	۱	۲۵	۲۲	شوری	۲	۱۹					
	۳	"	۳	۲	۱	۲	بقرة	۳	۲۳					
	۶۰	ممتحنة	۱	۱	"	"	"	۶	۶	۵	مائده	۶		
	۲	"	۲	۱	"	"	"	۱۵	۱	۸	انفال	۱		
	۱	صف	۱	۱	۲	"	"	۱۹	۸	۱۰	"	۸		
	۲	"	۲	۱	۳	۳	نساء	۳	۱۰	"	"	۱۰		
	۶۲	جمعه	۱	۱	۵	"	"	۹	۶	۹	توبه	۶		
	۲	"	۲	۱	۱۱	۹	توبه	۱۳	۹	"	"	۹		
	۶۳	منافق	۱	۱	"	"	"	۱۳	۱۳	۱۳	ابراہیم	۱		
	۲	"	۲	۱	۳	۱۱	نصر	۱	۱۳	۱۶	نحل	۱		
	۶۴	تغاب	۱	۱	۳	۳	آل عمران	۱	۱۹	۲۵	نمل	۱		
	۲	"	۲	۱	۵	۴	نساء	۲۰	۲۰	۶۹	عنکبوت	۳		
	۶۵	طلاق	۱	۱	۲۸	۵۹	حشر	۳	۳	"	"	۳		
	۲	"	۲	۱	۴	۴	نساء	۱	۳۱	۳۱	روم	۳		
	۶۶	تحریم	۱	۱	۵	"	"	۱۱	"	۱۳	لقمان	۱		
	۲	"	۲	۱	۲۲	۳۳	احزاب	۵	۳	"	"	۳		
۲۹	۶۷	ملک	۱	۲۷	۵۷	۷	عنکبوت	۱۳	۲۲	۳۳	سبا	۳		
	۲	"	۲	"	۱۲	۱۱	دود	۵	"	۳۵	فاطر	۱		
	۶۹	عاقه	۱	۲	۲۲	۳۳	سبا	۲	۲۲	۳۳	نصر	۱		
	۷۰	مطاح	۱	۲۸	۵۹	۲۲	شوری	۷	۲۲	۳۳	مومن	۱		
	۷۱	نوح	۱	۲۷	۵۷	۷	انعام	۸	۲۵	۳۳	شوری	۱		
	۲	"	۲	۱۳	۲	۲	بقرة	۲۵	"	۳۵	جاثیه	۳		
	۷۲	جن	۱	۱۳	۷	"	"	۲۷	۲۸	۲	بقرة	۲۸		
	۲	"	۲	۲۷	۵۲	طور	۱	۳۵	۳۱	"	"	۳۱		
	۳	زل	۲	۳۱	۳۱	آل عمران	۱	۶	۳۴	"	"	۳۴		
	۷۳	مذ	۱	۵	۳	۴	نساء	۳	۱۶	۳	آل عمران	۱۶		

انفاظ	نمبر پاره	نمبر نام	نمبر کتب	انفاظ	نمبر پاره	نمبر نام	نمبر کتب	انفاظ	نمبر پاره	نمبر نام	نمبر کتب
	۲	۴۴	۲		۲۳	۴۴	۲		۲۳	۴۴	۲
	۴	۵	۱۳		۱۳	۴	۱۳		۱۳	۴	۱۳
	۱۵	۱۵	۵		۱۲	۱۳	۲		۱۲	۱۳	۲
	۱۴	۲۲	۸		۱۳	۱۵	۳		۱۳	۱۵	۳
	۲۲	۳۳	۴		۲۲	۳۵	۱		۲۲	۳۵	۱
	۲۸	۴۳	۲		۲۳	۳۸	۵		۲۳	۳۸	۵
حمید	۳	۲	۳۵		۲۳	۳۹	۶		۲۳	۳۹	۶
	۵	۴۴	۱۹		۲۴	۴۰	۷		۲۴	۴۰	۷
	۱۲	۱۱	۷		۲۸	۵۹	۳		۲۸	۵۹	۳
	۱۳	۱۳	۱		۲۹	۶۷	۱		۲۹	۶۷	۱
	۲	۲	۲		۳۰	۷۵	۳		۳۰	۷۵	۳
	۱۴	۲۲	۳		۱۴	۴۱	۱۴		۱۴	۴۱	۱۴
	۸	۸	۸		۱۸	۴۲	۱۸		۱۸	۴۲	۱۸
	۲۱	۳۱	۲		۲	۵	۲		۲	۵	۲
	۲۲	۳۳	۳		۲	۱۳	۲		۲	۱۳	۲
	۲۳	۳۳	۱		۹	۱۳	۹		۹	۱۳	۹
	۲۴	۳۵	۳		۱۳	۱۳	۱۳		۱۳	۱۳	۱۳
	۲۴	۴۴	۵		۱۰	۹	۲		۱۰	۹	۲
	۲۵	۴۲	۳		۱۱	۱۱	۱۱		۱۱	۱۱	۱۱
	۲۶	۵۷	۲		۱۲	۱۰	۱۰		۱۲	۱۰	۱۰
	۲۸	۶۰	۱		۱۴	۲۲	۸		۱۴	۲۲	۸
	۲۸	۶۳	۱		۱۸	۲۳	۷		۱۸	۲۳	۷
	۳۰	۸۵	۱		۲۰	۲۷	۷		۲۰	۲۷	۷
حی	۳	۲	۳		۲۱	۳۱	۲		۲۱	۳۱	۲
	۳۱	۳۱	۱		۳۳	۳۳	۳		۳۳	۳۳	۳
	۱۴	۲۰	۶		۳۳	۳۳	۳		۳۳	۳۳	۳
	۱۹	۲۵	۳		۳۳	۳۳	۳		۳۳	۳۳	۳



انفاظ	نمبر پاره	نمبر وند نام	نمبر کونج	انفاظ	نمبر پاره	نمبر وند نام	نمبر کونج	انفاظ	نمبر پاره	نمبر وند نام	نمبر کونج	انفاظ	نمبر پاره	نمبر وند نام	نمبر کونج
	۹	۸ انفال	۲		۹	۸ انفال	۱		۲۱	۳۱ لقمان	۳		۲۱	۳۱ لقمان	۳
	۱۰	" "	۵		۱۰	" "	۸		۲۲	۳۲ سبا	۳		۲۲	۳۲ سبا	۳
	۱۱	۹ توبه	۱۲		" "	" "	۹		۲۳	۴۰ مؤمن	۲		۲۳	۴۰ مؤمن	۲
	"	" "	۱۳		" "	" "	۹		۲۵	۴۲ شوری	۱		۲۵	۴۲ شوری	۱
	"	۱۰ یونس	۷		" "	" "	۹		"	"	۵		"	"	۵
	۱۵	۱۴ انبی الرسل	۱		۱۳	۴۱ ابراهیم	۱		"	۴۳ زخرف	۴		"	۴۳ زخرف	۴
	۲۵	۲۴ شوری	۲		۱۴	۱۶ نخل	۷	علم	۲	۲ بقره	۲۲		۲	۲ بقره	۲۲
شکور	۲۲	۳۵ فاطر	۳		۱۹	۲۴ غل	۱		"	"	۲۸		"	"	۲۸
	۲۵	۲۴ شوری	۳		۲۰	۲۹ عنکبوت	۳		۳	۳ آل عمران	۳		۳	۳ آل عمران	۳
	۲۸	۴ تغابن	۲		"	"	۲		۴	"	۱۳		۴	"	۱۳
شهبید	۳	۳ آل عمران	۱۰		۲۱	۳۰ روم	۳		۵	۴ نسا	۴		۵	۴ نسا	۴
	۱۱	۱۰ یونس	۵		"	۳۱ لقمان	۱		"	"	۸		"	"	۸
	۱۷	۲۲ حج	۲		"	"	۳		"	"	۱۹		"	"	۱۹
	۲۲	۳۲ سبا	۶		۲۲	۳۲ سبا	۳		۶	"	۲۱		۶	"	۲۱
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		"	۳۵ فاطر	۱		۸	۶ انعام	۱۴		۸	۶ انعام	۱۴
	۳۰	۸۵ بروج	۱		۲۳	۳۹ زمر	۱		۹	۸ انفال	۲		۹	۸ انفال	۲
	"	۱۰۰ احادیث	۱		۲۴	۴۰ مؤمن	۱		۱۰	"	۱۰		۱۰	"	۱۰
صمد	۳۰	۱۱۲ افلا	۱		۲۵	۴۲ شوری	۱		"	۹ توبه	۲		"	"	۲
ظاہر	۲۷	۵۷ حدیث	۱		"	۴۵ جاثیہ	۴		"	"	۴		"	"	۴
عزیز	۲	۲ بقره	۲۵	عظیم	۳	۲ بقره	۲۴		"	"	۸		"	"	۸
	"	" "	۲۷	عفو	۵	۳ نسا	۷		۱۱	"	۱۲		۱۰	۸ انفال	۹
	۳	" "	۳۵		"	"	۱۴		"	"	۱۳		"	"	۱۰
	"	۳ آل عمران	۲		۶	"	۲۱		۵	۱۰ یونس	۷		۱۰	۹ توبه	۱
	"	" "	۶		۱۷	۲۲ حج	۸		۱۵	۱۴ انبی الرسل	۱		"	"	۴
	۵	۴ نسا	۸		۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		۲۵	۴۲ شوری	۲		"	"	۱۲
	۶	" "	۲۴	علی	۳	۲ بقره	۲۴		۱۶	۱۱ ہود	۴		۱۱	"	۱۲
	۵	۵ مائدہ	۶		۱۷	۲۲ حج	۸		۲۳	۳۸ ص	۵		"	"	۱۳

انفاظ	نمبر باره	نمبر و نام	نمبر و نام	انفاظ	نمبر باره	نمبر و نام	نمبر و نام	انفاظ	نمبر باره	نمبر و نام	نمبر و نام
۱۰	۱۰	یوسف	۱۳	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	خوار	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۸	۱۸	نور	۲۱	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	نور	۲۵	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	نور	۲۹	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	نور	۳۱	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	نور	۳۳	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	نور	۳۵	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	نور	۳۷	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	نور	۳۹	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	نور	۴۱	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	نور	۴۳	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	نور	۴۵	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	نور	۴۷	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	نور	۴۹	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	نور	۵۱	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	نور	۵۳	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	نور	۵۵	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	نور	۵۷	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	نور	۵۹	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	نور	۶۱	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	نور	۶۳	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	نور	۶۵	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	نور	۶۷	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۲	نور	۶۹	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۶۴	نور	۷۱	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۶۶	نور	۷۳	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۶۸	نور	۷۵	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۰	نور	۷۷	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	نور	۷۹	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	نور	۸۱	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	نور	۸۳	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	نور	۸۵	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	نور	۸۷	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	نور	۸۹	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	نور	۹۱	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	نور	۹۳	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	نور	۹۵	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	نور	۹۷	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	نور	۹۹	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	نور	۱۰۱	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	نور	۱۰۳	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	نور	۱۰۵	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰	نور	۱۰۷	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱







افظا	نمبر پاره	نمبر نام	نمبر کرم	افظا	نمبر پاره	نمبر نام	نمبر کرم	افظا	نمبر پاره	نمبر نام	نمبر کرم
			۲۰				۹				۳
			۲۱			۲۵	۳			۴	۳
			۲۲			۲۶	۱۱			۱۰	۸
۹	۸	انفال	۱			۲۸	۵			۴۵	۱
			۲			۳۱	۱			۲	۳
			۳			۳۲	۲			۳	۱۳
۱۰			۶			۳۳	۱			۲	۱۳
	۹	توبه	۷				۳			۲	۱۶
			۸				۵			۲	۱۷
			۹				۸				۱۸
			۱۳			۲۲	۹			۳	۶
۱۲	۱۱	هود	۵			۳۶	۱				۷
۱۳	۱۲	صافات	۲			۳۷	۳				۱۰
			۶			۳۹	۲				۱۹
			۱۳				۳			۴	۲۲
			۷			۴۲	۶			۵	۳۱
۱۳	۱۲	نمل	۶			۴۰	۱			۴	۱
			۱۱				۵				۳
۱۶	۱۵	مریم	۱			۴۲	۲				۷
			۲۰				۵				۱۱
			۵			۴۳	۳				۱۵
			۷			۴۵	۱				۱۸
۱۷	۱۶	انبیاء	۱				۲			۷	۲۳
			۲۲			۴۶	۳			۱۰	۱۱
۱۸	۱۷	مؤمنون	۴			۴۷	۳				۲
			۲۳			۴۸	۱				۵
			۷				۲			۱۱	۱



[illegible]

انفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام	نمبر کتب	انفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام	نمبر کتب	انفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام	نمبر کتب
۳۰	۱۰۱	قارعہ	۱	۵	۵	مائدہ	۱۰	۵	۵	مائدہ	۱۰
۱۵	۷	ابن ابی اسیر	۲	۸	۷	اقام	۱۰	۷	۷	اقام	۱۰
۳۰	۸	تکویر	۱	۱۰	۸	انفال	۱۰	۱۱	۸	انفال	۱۰
۳۰	۹	انشقاق	۱	۱۳	۱۳	اعراف	۲۳	۱۳	۱۳	اعراف	۲۳
اعوذ	دیکھو استعاذہ			۱۵	۱۵	ابن ابی اسیر	۱۲	۱۳	۱۳	ابن ابی اسیر	۱۲
افاضہ	۲ بقرہ	۲۵		۱۸	۱۸	ابراہیم	۲	۱۸	۱۸	ابراہیم	۲
آفت	دیکھو مصیبت			۱۹	۱۹	ابن ابی اسیر	۱۰	۱۹	۱۹	ابن ابی اسیر	۱۰
آفتاب	۷ اقوام	۹		۲۱	۲۱	ردم	۳۰	۲۱	۲۱	ردم	۳۰
ماہتاب	۱۲			۲۵	۲۵	شوری	۳	۲۵	۲۵	شوری	۳
۸	۷	اعراف	۷	۲۸	۲۸	حشر	۱	۲۸	۲۸	حشر	۱
۱۱	۱۰	یونس	۱	۳۰	۳۰	ممتحنہ	۱	۳۰	۳۰	ممتحنہ	۱
۱۳	۱۳	سورہ	۱	۳۰	۳۰	اماعون	۱	۳۰	۳۰	اماعون	۱
۱۳	۱۳	ابراہیم	۵	۳۲	۳۲	بقرہ	۲	۳۲	۳۲	بقرہ	۲
۱۳	۱۶	نخل	۲	۳۴	۳۴	نخل	۱۴	۳۴	۳۴	نخل	۱۴
۱۷	۲۱	انبیاء	۳	۳۵	۳۵	ابن ابی اسیر	۳	۳۵	۳۵	ابن ابی اسیر	۳
۱۹	۲۷	نخل	۲	۳۶	۳۶	اکل و شرب	۱	۳۶	۳۶	اکل و شرب	۱
۲۱	۳۱	نہقان	۳	۳۷	۳۷	بقرہ	۲	۳۷	۳۷	بقرہ	۲
۲۲	۳۵	فاطر	۲	۳۸	۳۸	نور	۲	۳۸	۳۸	نور	۲
۲۳	۳۹	زمر	۱	۳۹	۳۹	بقرہ	۲	۳۹	۳۹	بقرہ	۲
۲۴	۴۱	حم سجہ	۵	۴۰	۴۰	دیکھو اقارب	۱	۴۰	۴۰	دیکھو اقارب	۱
افترا	دیکھو کذب			۴۱	۴۱	انفال	۸	۴۱	۴۱	انفال	۸
افراغی	دیکھو اللہ تعالیٰ پر اقتداء			۴۲	۴۲	فجر	۱	۴۲	۴۲	فجر	۱
بہتان	باندھنا			۴۳	۴۳	دیکھو نبیوں کی اقتداء	۱	۴۳	۴۳	دیکھو نبیوں کی اقتداء	۱
افراط و	۲ بقرہ	۱۲		۴۴	۴۴	انعام	۴	۴۴	۴۴	انعام	۴
تقریط	۳			۴۵	۴۵	نساء	۴	۴۵	۴۵	نساء	۴
۷	۳	آل عمران	۸	۴۶	۴۶	نساء	۴	۴۶	۴۶	نساء	۴
۷	۴	نساء	۳	۴۷	۴۷	نساء	۴	۴۷	۴۷	نساء	۴











انفاظ	بجز باره	بجز قنار	بجز کوبه	انفاظ	بجز باره	بجز قنار	بجز کوبه	انفاظ	بجز باره	بجز قنار	بجز کوبه
۱	۲۹	۲۹	۲۹	۱	۲۹	۲۹	۲۹	۱	۲۹	۲۹	۲۹
۲	۳۰	۳۰	۳۰	۲	۳۰	۳۰	۳۰	۲	۳۰	۳۰	۳۰
۳	۳۱	۳۱	۳۱	۳	۳۱	۳۱	۳۱	۳	۳۱	۳۱	۳۱
۴	۳۲	۳۲	۳۲	۴	۳۲	۳۲	۳۲	۴	۳۲	۳۲	۳۲
۵	۳۳	۳۳	۳۳	۵	۳۳	۳۳	۳۳	۵	۳۳	۳۳	۳۳
۶	۳۴	۳۴	۳۴	۶	۳۴	۳۴	۳۴	۶	۳۴	۳۴	۳۴
۷	۳۵	۳۵	۳۵	۷	۳۵	۳۵	۳۵	۷	۳۵	۳۵	۳۵
۸	۳۶	۳۶	۳۶	۸	۳۶	۳۶	۳۶	۸	۳۶	۳۶	۳۶
۹	۳۷	۳۷	۳۷	۹	۳۷	۳۷	۳۷	۹	۳۷	۳۷	۳۷
۱۰	۳۸	۳۸	۳۸	۱۰	۳۸	۳۸	۳۸	۱۰	۳۸	۳۸	۳۸
۱۱	۳۹	۳۹	۳۹	۱۱	۳۹	۳۹	۳۹	۱۱	۳۹	۳۹	۳۹
۱۲	۴۰	۴۰	۴۰	۱۲	۴۰	۴۰	۴۰	۱۲	۴۰	۴۰	۴۰
۱۳	۴۱	۴۱	۴۱	۱۳	۴۱	۴۱	۴۱	۱۳	۴۱	۴۱	۴۱
۱۴	۴۲	۴۲	۴۲	۱۴	۴۲	۴۲	۴۲	۱۴	۴۲	۴۲	۴۲
۱۵	۴۳	۴۳	۴۳	۱۵	۴۳	۴۳	۴۳	۱۵	۴۳	۴۳	۴۳
۱۶	۴۴	۴۴	۴۴	۱۶	۴۴	۴۴	۴۴	۱۶	۴۴	۴۴	۴۴
۱۷	۴۵	۴۵	۴۵	۱۷	۴۵	۴۵	۴۵	۱۷	۴۵	۴۵	۴۵
۱۸	۴۶	۴۶	۴۶	۱۸	۴۶	۴۶	۴۶	۱۸	۴۶	۴۶	۴۶
۱۹	۴۷	۴۷	۴۷	۱۹	۴۷	۴۷	۴۷	۱۹	۴۷	۴۷	۴۷
۲۰	۴۸	۴۸	۴۸	۲۰	۴۸	۴۸	۴۸	۲۰	۴۸	۴۸	۴۸
۲۱	۴۹	۴۹	۴۹	۲۱	۴۹	۴۹	۴۹	۲۱	۴۹	۴۹	۴۹
۲۲	۵۰	۵۰	۵۰	۲۲	۵۰	۵۰	۵۰	۲۲	۵۰	۵۰	۵۰
۲۳	۵۱	۵۱	۵۱	۲۳	۵۱	۵۱	۵۱	۲۳	۵۱	۵۱	۵۱
۲۴	۵۲	۵۲	۵۲	۲۴	۵۲	۵۲	۵۲	۲۴	۵۲	۵۲	۵۲
۲۵	۵۳	۵۳	۵۳	۲۵	۵۳	۵۳	۵۳	۲۵	۵۳	۵۳	۵۳
۲۶	۵۴	۵۴	۵۴	۲۶	۵۴	۵۴	۵۴	۲۶	۵۴	۵۴	۵۴
۲۷	۵۵	۵۵	۵۵	۲۷	۵۵	۵۵	۵۵	۲۷	۵۵	۵۵	۵۵
۲۸	۵۶	۵۶	۵۶	۲۸	۵۶	۵۶	۵۶	۲۸	۵۶	۵۶	۵۶
۲۹	۵۷	۵۷	۵۷	۲۹	۵۷	۵۷	۵۷	۲۹	۵۷	۵۷	۵۷
۳۰	۵۸	۵۸	۵۸	۳۰	۵۸	۵۸	۵۸	۳۰	۵۸	۵۸	۵۸
۳۱	۵۹	۵۹	۵۹	۳۱	۵۹	۵۹	۵۹	۳۱	۵۹	۵۹	۵۹
۳۲	۶۰	۶۰	۶۰	۳۲	۶۰	۶۰	۶۰	۳۲	۶۰	۶۰	۶۰
۳۳	۶۱	۶۱	۶۱	۳۳	۶۱	۶۱	۶۱	۳۳	۶۱	۶۱	۶۱
۳۴	۶۲	۶۲	۶۲	۳۴	۶۲	۶۲	۶۲	۳۴	۶۲	۶۲	۶۲
۳۵	۶۳	۶۳	۶۳	۳۵	۶۳	۶۳	۶۳	۳۵	۶۳	۶۳	۶۳
۳۶	۶۴	۶۴	۶۴	۳۶	۶۴	۶۴	۶۴	۳۶	۶۴	۶۴	۶۴
۳۷	۶۵	۶۵	۶۵	۳۷	۶۵	۶۵	۶۵	۳۷	۶۵	۶۵	۶۵
۳۸	۶۶	۶۶	۶۶	۳۸	۶۶	۶۶	۶۶	۳۸	۶۶	۶۶	۶۶
۳۹	۶۷	۶۷	۶۷	۳۹	۶۷	۶۷	۶۷	۳۹	۶۷	۶۷	۶۷
۴۰	۶۸	۶۸	۶۸	۴۰	۶۸	۶۸	۶۸	۴۰	۶۸	۶۸	۶۸
۴۱	۶۹	۶۹	۶۹	۴۱	۶۹	۶۹	۶۹	۴۱	۶۹	۶۹	۶۹
۴۲	۷۰	۷۰	۷۰	۴۲	۷۰	۷۰	۷۰	۴۲	۷۰	۷۰	۷۰
۴۳	۷۱	۷۱	۷۱	۴۳	۷۱	۷۱	۷۱	۴۳	۷۱	۷۱	۷۱
۴۴	۷۲	۷۲	۷۲	۴۴	۷۲	۷۲	۷۲	۴۴	۷۲	۷۲	۷۲
۴۵	۷۳	۷۳	۷۳	۴۵	۷۳	۷۳	۷۳	۴۵	۷۳	۷۳	۷۳
۴۶	۷۴	۷۴	۷۴	۴۶	۷۴	۷۴	۷۴	۴۶	۷۴	۷۴	۷۴
۴۷	۷۵	۷۵	۷۵	۴۷	۷۵	۷۵	۷۵	۴۷	۷۵	۷۵	۷۵
۴۸	۷۶	۷۶	۷۶	۴۸	۷۶	۷۶	۷۶	۴۸	۷۶	۷۶	۷۶
۴۹	۷۷	۷۷	۷۷	۴۹	۷۷	۷۷	۷۷	۴۹	۷۷	۷۷	۷۷
۵۰	۷۸	۷۸	۷۸	۵۰	۷۸	۷۸	۷۸	۵۰	۷۸	۷۸	۷۸

انفاظ	نمبر پاره	نمبر دنام	نمبر کونج	انفاظ	نمبر پاره	نمبر دنام	نمبر کونج	انفاظ	نمبر پاره	نمبر دنام	نمبر کونج
	"	"	۵		"	"	۸		"	"	۲۱
	"	۳۳ نم زخرف	۴		"	"	۱۳		"	"	۲۳
	"	۳۳ نم دنان	۱		"	"	۱۵		"	۸ انفال	۹
	"	۳۵ نم جانشیه	۳		۲	"	۱۴		"	"	۱۰
۲۶	۳۸	فتح	۲		"	"	۱۹		۴	۹ توبه	۱
۲۷	۱۵	ذاریات	۳		"	"	۲۱		"	"	۲
"	۳۵	نجم	۳		"	"	۲۲		۵ مائده	"	۸
"	۳۵	قمر	۳		"	"	۲۳		"	"	۱۲
"	۵۵	رحمن	۲		"	"	۲۴		"	"	۱۳
"	"	"	۳		"	"	۲۵		"	۱۰ ایلش	۳
"	۵۵	صدید	۱		"	"	۲۷		"	"	۶
۲۸	۵۹	حشر	۳		"	"	۲۸		"	"	۹
"	۶۲	جحد	۱		۳	"	۲۹		"	۱۱ هود	۴
"	۶۳	تقاین	۱		"	"	۳۰		"	"	۷
"	۶۵	طلاق	۲		۳	۳ آل عمران	۳		"	"	۸
۲۹	۷۲	جن	۱		"	"	۳۱		"	"	۱۰
"	"	"	۲		"	"	۳۲		۴ النعام	۱۲ ابروسف	۷
"	۷۳	زل	۱		"	"	۳۳		"	"	۸
۳۰	۸۵	بروج	۱		۳	"	۱۱		"	"	۱۰
"	۸۷	اعلیٰ	۱		"	"	۱۳		"	"	۱۱
"	"	"	۳		"	"	۱۴		"	"	۱۲
"	۹۵	عین	۱		"	۳ نباء	۳		۷ اعراف	۱۳ رعد	۴
"	۱۱۲	اعلاص	۱		"	"	۴		"	۱۵ حجر	۴
"	۱۱۳	ناس	۱		"	"	۵		"	۱۶ منحل	۱
۱	۱	فاحه	۱		"	"	۹		"	"	۲
۱	۲	بقرة	۳		۵	"	۱۱		۹	"	۸
"	"	"	۶		"	"	۱۳		"	"	۱۱

در کتب  
رافت  
در جهت





انفاظ	نمبر پارہ	نمبر نام سورہ	نمبر رکوع	انفاظ	نمبر پارہ	نمبر نام سورہ	نمبر رکوع	انفاظ	نمبر پارہ	نمبر نام سورہ	نمبر رکوع	انفاظ	نمبر پارہ	نمبر نام سورہ	نمبر رکوع
۱۷	۲۱	انبیاء	۶	۲	۲	"	۲۶	۲	۲	"	۳۰	۳۱	۳۰	۳۰	۳۱
"	"	"	۷	"	"	"	۳۲	"	"	"	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
"	۲۲	حج	۹	۳	۳	"	۳۳	"	"	"	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۲۰	۲۷	غل	۵	۲	۲	سر آل عمران	۱۰	۲	۲	سر آل عمران	۱۰	۲۲	۳۵	فاطر	۲
"	"	"	۶	۵	۵	نساء	۱۹	۵	۵	"	۳۸	"	"	"	۳
۲۱	۳۱	س لقمان	۳	۸	۸	انعام	۱۶	۸	۸	"	۳۸	۵	"	"	۵
"	"	"	۴	۱۰	۱۰	توبہ	۶	۱۰	۱۰	"	۳۸	۵	"	"	۵
۲۲	۳۳	احزاب	۸	۱۳	۱۳	ابراہیم	۲	۱۳	۱۳	"	۳۸	۵	"	"	۵
"	۳۴	سبا	۱	۱۴	۱۴	حجر	۲	۱۴	۱۴	"	۳۸	۵	"	"	۵
"	۳۵	فاطر	۲	۲۰	۲۰	عنکبوت	۱	۲۰	۲۰	"	۳۸	۵	"	"	۵
"	"	"	۵	۲۲	۲۲	فاطر	۳	۲۲	۲۲	"	۳۸	۵	"	"	۵
۲۳	۳۸	ص	۵	۳۶	۳۶	زمر	۱	۳۶	۳۶	"	۳۸	۵	"	"	۵
۲۴	۴۰	مومن	۱	۴۰	۴۰	مومن	۱	۴۰	۴۰	"	۳۸	۵	"	"	۵
"	"	"	۲	۲۵	۲۵	شوری	۲	۲۵	۲۵	"	۳۸	۵	"	"	۵
۲۵	۴۱	حم سجدہ	۶	۲۷	۲۷	نجم	۱	۲۷	۲۷	"	۳۸	۵	"	"	۵
۲۶	۴۶	احقاف	۱	۵۷	۵۷	حدید	۳	۵۷	۵۷	"	۳۸	۵	"	"	۵
"	۴۷	محمد صلعم	۲	۲	۲	بقرہ	۲	۲	۲	"	۳۸	۵	"	"	۵
"	۵۰	ق	۱	۳	۳	"	۳۳	۳	۳	"	۳۸	۵	"	"	۵
"	"	"	۲	۹	۹	انفال	۳	۹	۹	"	۳۸	۵	"	"	۵
۲۷	۵۷	حدید	۱	۱۱	۱۱	یونس	۶	۱۱	۱۱	"	۳۸	۵	"	"	۵
۲۸	۵۸	مجادلہ	۲	۱	۱	فاتحہ	۱	۱	۱	"	۳۸	۵	"	"	۵
"	۶۳	تغابن	۱	۲	۲	بقرہ	۲	۲	۲	"	۳۸	۵	"	"	۵
"	۶۵	طلاق	۲	۱۳	۱۳	"	۱۳	۱۳	۱۳	"	۳۸	۵	"	"	۵
۲۹	۶۷	ملک	۱	۱۳	۱۳	"	۱۳	۱۳	۱۳	"	۳۸	۵	"	"	۵
"	"	"	۲	۲	۲	"	۱۸	۲	۲	"	۳۸	۵	"	"	۵
"	۷۲	جن	۲	۲۰	۲۰	"	۲۰	۲۰	۲۰	"	۳۸	۵	"	"	۵
۲۸	۷۳	بقرہ	۱۳	۳۲	۳۲	"	۳۲	۳۲	۳۲	"	۳۸	۵	"	"	۵

در کی دیکھو اللہ تعالیٰ کا عدل  
قدرت والی و قدرت دانی -

[illegible]



































الفاظ	نمبر پاره	نمبر زمانہ	نمبر کتب	الفاظ	نمبر پاره	نمبر زمانہ	نمبر کتب	الفاظ	نمبر پاره	نمبر زمانہ	نمبر کتب
۸	۸	۱	۱۴	۱	۱	۱	۱۳	تجوید قبل	۲	۲	۱۴
۱۰	۹	توبہ	۱۸	۲	۲	۱۳	۱۸	۲	۲	۱۸	۱۸
۱۱	۱۰	یونس	۶	۳	۳	۱۵	۶	تفسیر تفکر	۵	۳	۶
۱۲	۱۱	ہود	۱۰	۴	۴	۱۶	۱۳	قرآن	۲۲	۳۸	۱۳
۱۳	۱۲	یوسف	۱۲	۵	۵	۲۳	۱۹	ترانو	۸	۴	۱۹
۱۴	۱۳	زمرہ	۴	۶	۶	۱۰	۱	اعراف	۴	۴	۱
۱۵	۱۴	ابراہیم	۲	۷	۷	۲۵	۱۱	۹	۹	۱۱	۱۱
۱۶	۱۵	حجر	۱	۸	۸	۳۸	۸	۱۲	۱۱	۱۱	۸
۱۷	۱۶	مائدہ	۳	۹	۹	۳۹	۲	۱۵	۱۵	۱۵	۲
۱۸	۱۷	انعام	۲	۱۰	۱۰	۵	۲	۱۴	۲۱	۲۱	۲
۱۹	۱۸	کاف	۸	۱۱	۱۱	۱۹	۹	۲۴	۲۴	۲۴	۹
۲۰	۱۹	مريم	۵	۱۲	۱۲	۲۵	۲	۲۶	۲۶	۲۶	۲
۲۱	۲۰	طہ	۴	۱۳	۱۳	۲۶	۱	۵۵	۵۵	۵۵	۱
۲۲	۲۱	انبیاء	۱	۱۴	۱۴	۲۸	۳	۴۲	۴۲	۴۲	۳
۲۳	۲۲	ہود	۲	۱۵	۱۵	۲۹	۲	۳۹	۳۹	۳۹	۲
۲۴	۲۳	نمل	۶	۱۶	۱۶	۳۰	۱	۳۰	۳۰	۳۰	۱
۲۵	۲۴	قصص	۴	۱۷	۱۷	۳۱	۱	۳۱	۳۱	۳۱	۱
۲۶	۲۵	زمرہ	۱	۱۸	۱۸	۳۲	۱	۳۲	۳۲	۳۲	۱
۲۷	۲۶	سجده	۳	۱۹	۱۹	۳۳	۱	۳۳	۳۳	۳۳	۱
۲۸	۲۷	فاطر	۵	۲۰	۲۰	۳۴	۱	۳۴	۳۴	۳۴	۱
۲۹	۲۸	یونس	۲	۲۱	۲۱	۳۵	۱	۳۵	۳۵	۳۵	۱
۳۰	۲۹	ص	۱	۲۲	۲۲	۳۶	۱	۳۶	۳۶	۳۶	۱
۳۱	۳۰	مؤمن	۳	۲۳	۲۳	۳۷	۱	۳۷	۳۷	۳۷	۱
۳۲	۳۱	توبہ	۹	۲۴	۲۴	۳۸	۱	۳۸	۳۸	۳۸	۱
۳۳	۳۲	نور	۵	۲۵	۲۵	۳۹	۱	۳۹	۳۹	۳۹	۱
۳۴	۳۳	مائدہ	۳	۲۶	۲۶	۴۰	۱	۴۰	۴۰	۴۰	۱
۳۵	۳۴	انعام	۲	۲۷	۲۷	۴۱	۱	۴۱	۴۱	۴۱	۱
۳۶	۳۵	شعراء	۹	۲۸	۲۸	۴۲	۱	۴۲	۴۲	۴۲	۱
۳۷	۳۶	نمل	۶	۲۹	۲۹	۴۳	۱	۴۳	۴۳	۴۳	۱
۳۸	۳۷	قصص	۴	۳۰	۳۰	۴۴	۱	۴۴	۴۴	۴۴	۱
۳۹	۳۸	زمرہ	۱	۳۱	۳۱	۴۵	۱	۴۵	۴۵	۴۵	۱
۴۰	۳۹	سجده	۳	۳۲	۳۲	۴۶	۱	۴۶	۴۶	۴۶	۱
۴۱	۴۰	فاطر	۵	۳۳	۳۳	۴۷	۱	۴۷	۴۷	۴۷	۱
۴۲	۴۱	یونس	۲	۳۴	۳۴	۴۸	۱	۴۸	۴۸	۴۸	۱
۴۳	۴۲	ص	۱	۳۵	۳۵	۴۹	۱	۴۹	۴۹	۴۹	۱
۴۴	۴۳	مؤمن	۳	۳۶	۳۶	۵۰	۱	۵۰	۵۰	۵۰	۱
۴۵	۴۴	توبہ	۹	۳۷	۳۷	۵۱	۱	۵۱	۵۱	۵۱	۱
۴۶	۴۵	نور	۵	۳۸	۳۸	۵۲	۱	۵۲	۵۲	۵۲	۱
۴۷	۴۶	مائدہ	۳	۳۹	۳۹	۵۳	۱	۵۳	۵۳	۵۳	۱
۴۸	۴۷	انعام	۲	۴۰	۴۰	۵۴	۱	۵۴	۵۴	۵۴	۱
۴۹	۴۸	شعراء	۹	۴۱	۴۱	۵۵	۱	۵۵	۵۵	۵۵	۱
۵۰	۴۹	نمل	۶	۴۲	۴۲	۵۶	۱	۵۶	۵۶	۵۶	۱
۵۱	۵۰	قصص	۴	۴۳	۴۳	۵۷	۱	۵۷	۵۷	۵۷	۱
۵۲	۵۱	زمرہ	۱	۴۴	۴۴	۵۸	۱	۵۸	۵۸	۵۸	۱
۵۳	۵۲	سجده	۳	۴۵	۴۵	۵۹	۱	۵۹	۵۹	۵۹	۱
۵۴	۵۳	فاطر	۵	۴۶	۴۶	۶۰	۱	۶۰	۶۰	۶۰	۱
۵۵	۵۴	یونس	۲	۴۷	۴۷	۶۱	۱	۶۱	۶۱	۶۱	۱
۵۶	۵۵	ص	۱	۴۸	۴۸	۶۲	۱	۶۲	۶۲	۶۲	۱
۵۷	۵۶	مؤمن	۳	۴۹	۴۹	۶۳	۱	۶۳	۶۳	۶۳	۱
۵۸	۵۷	توبہ	۹	۵۰	۵۰	۶۴	۱	۶۴	۶۴	۶۴	۱
۵۹	۵۸	نور	۵	۵۱	۵۱	۶۵	۱	۶۵	۶۵	۶۵	۱
۶۰	۵۹	مائدہ	۳	۵۲	۵۲	۶۶	۱	۶۶	۶۶	۶۶	۱
۶۱	۶۰	انعام	۲	۵۳	۵۳	۶۷	۱	۶۷	۶۷	۶۷	۱
۶۲	۶۱	شعراء	۹	۵۴	۵۴	۶۸	۱	۶۸	۶۸	۶۸	۱
۶۳	۶۲	نمل	۶	۵۵	۵۵	۶۹	۱	۶۹	۶۹	۶۹	۱
۶۴	۶۳	قصص	۴	۵۶	۵۶	۷۰	۱	۷۰	۷۰	۷۰	۱
۶۵	۶۴	زمرہ	۱	۵۷	۵۷	۷۱	۱	۷۱	۷۱	۷۱	۱
۶۶	۶۵	سجده	۳	۵۸	۵۸	۷۲	۱	۷۲	۷۲	۷۲	۱
۶۷	۶۶	فاطر	۵	۵۹	۵۹	۷۳	۱	۷۳	۷۳	۷۳	۱
۶۸	۶۷	یونس	۲	۶۰	۶۰	۷۴	۱	۷۴	۷۴	۷۴	۱
۶۹	۶۸	ص	۱	۶۱	۶۱	۷۵	۱	۷۵	۷۵	۷۵	۱
۷۰	۶۹	مؤمن	۳	۶۲	۶۲	۷۶	۱	۷۶	۷۶	۷۶	۱



[illegible]



انفاط	نمبر پارد	نمبر نام	نمبر کورس	انفاط	نمبر پارد	نمبر نام	نمبر کورس	انفاط	نمبر پارد	نمبر نام	نمبر کورس
	"	"	۱۳		"	"	۱۳		"	"	۱۳
	"	"	۱۴		"	"	۱۴		"	"	۱۴
	"	"	۱۵		"	"	۱۵		"	"	۱۵
	۵	۶ انعام	۲		"	"	۱۰ یونس		"	"	۲
	"	"	۶		"	"	۲		"	"	۲
	"	"	۸		"	"	۲		"	"	۲
	"	"	۹		"	"	۱۱ ۱۲ هود		"	"	۵
	"	"	۱۹		"	"	۲۲ نور		"	"	۲
	"	۴ اخوات	۳		"	"	۲۲ یوسف		"	"	۴
	"	"	۲		"	"	۱۰		"	"	۲
	"	"	۸		"	"	۱۲		"	"	۱۹
	"	"	۹		"	"	۱۳ رعد		"	"	۲۶
	۹	"	۱۲		"	"	۱۵ حجر		"	"	۵
	"	"	۱۵		"	"	۵		"	"	۶
	"	"	۱۹		"	"	۱۶ نخل		"	"	۴
	"	"	۲۱		"	"	۳		"	"	۸
	"	"	۲۲		"	"	۴		"	"	۹
	"	۸ انفال	۱		"	"	۱۴		"	"	۱۰
	"	"	۳		"	"	۱۹ مریم		"	"	۲۰
	"	"	۴		"	"	۲		"	"	۲۸
	۱۰	"	۴		"	"	۲		"	"	۲۹
	"	"	۹		"	"	۵		"	"	۳۰
	"	۹ توبه	۱		"	"	۶		"	"	۳۱
	"	"	۲		"	"	۲۰ طه		"	"	۳۲
	"	"	۵		"	"	۸		"	"	۳۳
	"	"	۴		"	"	۲۱ انباء		"	"	۳۴
	۱۱	"	۱۳		"	"	۲۲ حج		"	"	۳۵





الفاظ	کلمہ پاره	نمبر نام	نمبر سورہ	نمبر کتب	الفاظ	کلمہ پاره	نمبر نام	نمبر سورہ	نمبر کتب	الفاظ	کلمہ پاره	نمبر نام	نمبر سورہ	نمبر کتب
۴	۵	۵	۵	۵	۴	۵	۵	۵	۵	۴	۵	۵	۵	۵
۸	۹	۸	۸	۸	۸	۹	۸	۸	۸	۸	۹	۸	۸	۸
۱۰	۱۰	۹	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۹	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۹	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۱	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۱	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۳	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۱	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۱	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۴	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۱	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۱	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۱	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۱	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۶	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۱	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۱	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۷	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۱	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۱	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۸	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۱	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۱	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۱۹	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۱۱	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۱۱	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۰	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۱۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۱۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۱	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۱۱	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۱۱	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۲	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۱۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۱۱	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۳	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۱۱	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۱۱	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۴	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۱۱	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۱۱	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۵	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۱۱	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۱۱	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۶	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۱۱	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۱۱	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۷	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۱۱	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۱۱	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۸	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۱۱	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۱۱	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۲۹	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۱۱	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۱۱	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۰	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۱۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۱۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۱	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۱۱	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۱۱	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۲	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۱۱	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۱۱	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۳	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۱۱	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۱۱	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۴	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۱۱	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۱۱	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۵	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۱۱	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۱۱	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۶	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۱۱	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۱۱	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۷	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۱۱	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۱۱	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۸	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۱۱	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۱۱	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۳۹	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۱۱	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۱۱	۴۰	۴۰

انفاظ	نمبر بارہ	نمبر نام	نمبر کتب	انفاظ	نمبر بارہ	نمبر نام	نمبر کتب	انفاظ	نمبر بارہ	نمبر نام	نمبر کتب	انفاظ	نمبر بارہ	نمبر نام	نمبر کتب
	"	"	۵	جلادطن	۱	۲ بقرہ	۱۰	جن	۸	۴ انعام	۱۳	جنت	۱	۲ بقرہ	۳
	"	۴۴ حم سجدہ	۳	جلادطن	۱۴	۱۵ حجر	۳	"	"	"	۱۵	آدم حوا			
	۳۵	۲۴ شوریٰ	۴	۲۲	۳۳ اسراء	۳		"	"	"	۱۶	کاشع			
	"	۴۵ جاثیہ	۲	۲۳	۳۸ ص	۵		"	"	"	۲	جنت	۱	۲ بقرہ	۱۱
	"	"	۳	جلادطن	دیکھو جلا وطن			"	"	"	۲۱	صالح	۳	۳ آل عمران	۱۴
	۲۶	۴۶ احقاف	۲	جلد بازو	۱۵	۱۵ انبیٰ البقرہ	۲	۱۲	۱۵ حجر	۳	۱۵	کے لئے	۵	۴ نساء	۱۸
	"	"	۳	جلد بازی	۲۹	۴۰ معارج	۱	۱۵	۱۵ انبیٰ البقرہ	۱۰				۱۰ یونس	۳
	۲۷	۵۲ طور	۱	دیکھو جلدی در کاخیز				۲۲	۳۴ سبا	۲	۲۲	۳۴ سبا	۲	۱۲ یوسف	۱۲
	"	۵۳ بنجم	۲	در کاربد				۲۶	۴۶ احقاف	۴	۲۶	۴۶ احقاف	۴	۱۳ رعد	۵
	"	"	۳	جلدی	۲	۲ بقرہ	۱۵	۲۷	۵۱ ذاریا	۳	۲۷	۵۱ ذاریا	۳	۱۴ حجر	۴
	"	۵۴ قمر	۱	کار خیز	۴	۳ آل عمران	۱۳	"	۵۵ جن	۱	"			۱۶ نخل	۴
	"	"	۲	۶	۵ مائدہ	۷		"	"	۲	"			۱۹ مریم	۳
	"	۵۵ جن	۳	۲۳	۳۹ زمر	۶		"	"	۳	"			۲۰ طہ	۳
	"	۵۶ واقعہ	۱	۲۴	۴۴ حم سجدہ	۳		۲۹	۷۲ جن	۱	۲۹	۷۲ جن	۱	۲۲ حج	۲
	۲۸	۵۹ حشر	۲	۲۷	۵۷ حدید	۳		۳۰	۱۱۴ اناس	۱	۳۰	۱۱۴ اناس	۱	۲۴ شعراء	۵
	"	۶۴ تحريم	۱	جلدی	۱۵	۱۵ انبیٰ البقرہ	۱	جنت	دیکھو ناپاک ناپاکی		۲۵	دیکھو ناپاک ناپاکی		۲۸ قصص	۸
	۲۹	۷۴ دہر	۱	کاربد	۱۸	۱۸ کہف	۸	جنت	دیکھو جن		۲۵	دیکھو جن		۳۴ زخرف	۷
	"	۷۷ مرسلہ	۲	۱۶	۱۹ مریم	۶		جنت	دیکھو جن		۲۷	دیکھو جن		۵۲ طور	۱
	۳۰	۹۸ بینہ	۱	۱۷	۲۱ انبیاء	۳		جنت	دیکھو عصیان عاصی		۲۹	دیکھو عصیان عاصی		۶۸ قلم	۲
جزیہ	۱۰	۹ توبہ	۴	"	۲۲ حج	۶		جنت	دیکھو ناپاک ناپاکی		۲۹	دیکھو ناپاک ناپاکی		۲ بقرہ	۳
جسم	۲	۲ بقرہ	۲۸	"	۳۵ فاطر	۵		جنت	دیکھو ناپاک ناپاکی		۳۱	دیکھو ناپاک ناپاکی		۴۴ سلیم	۴
"	"	"	۳۲	"	۶۸ قلم	۲		جنت	دیکھو جنت کی ہمیشگی		"	دیکھو جنت کی ہمیشگی		۳۷ صافات	۲
"	۶	۵ مائدہ	۲	جماع	۲	۲ بقرہ	۳	جنت	دیکھو جنت کی		۲۵	دیکھو جنت کی		۴۴ ثمان	۳
"	۱۱	۹ توبہ	۱۳	"	"	"	۲۸	جنت	دیکھو جنت کی		۲۷	دیکھو جنت کی		۵۲ طور	۱
جلاس	۱۰	۹ توبہ	۱۰	جماع	۲۸	۴۲ جمعہ		جنت	دیکھو جنت کی		۲۷	دیکھو جنت کی		۵۵ جن	۳
بن سوید				جمعہ	"	"	۲	جنت	دیکھو جنت کی		"	دیکھو جنت کی		۵۶ واقعہ	۱
داشاد				جنت	۲۹	۷۲ جن		جنت	دیکھو جنت کی		۲۷	دیکھو جنت کی		۵۹ حشر	۱























ردیف	نام	تعداد	نوع	ردیف	نام	تعداد	نوع	ردیف	نام	تعداد	نوع	ردیف	نام	تعداد	نوع	ردیف	نام	تعداد	نوع
۱	انفال	۱۰	۹	۱۰	انفال	۱۰	۹	۱۱	ایونس	۴	۱۰	۱۲	هود	۵	۱۱	۱۳	نوح	۱۰	۱۲
۲	توبه	۹	۸	۱۱	توبه	۹	۸	۱۲	یونس	۴	۱۰	۱۳	زمر	۸	۱۱	۱۴	احزاب	۷	۱۳
۳	ممتحنه	۴	۳	۱۲	ممتحنه	۴	۳	۱۳	نور	۸	۱۵	۱۴	فلق	۳	۱۶	۱۵	شعراء	۵	۱۴
۴	نور	۸	۷	۱۳	نور	۸	۷	۱۴	فلق	۳	۱۶	۱۵	عنکبوت	۳	۱۷	۱۶	زمر	۸	۱۵
۵	احزاب	۷	۶	۱۴	احزاب	۷	۶	۱۵	زمر	۸	۱۶	۱۶	روم	۳	۱۸	۱۷	مومن	۵	۱۶
۶	مومن	۵	۴	۱۵	مومن	۵	۴	۱۶	روم	۳	۱۸	۱۷	لقمان	۳	۱۹	۱۸	احقاف	۲	۱۷
۷	لقمان	۳	۲	۱۶	لقمان	۳	۲	۱۷	احقاف	۲	۱۹	۱۸	احزاب	۷	۲۰	۱۹	ملک	۴	۱۸
۸	ملک	۴	۳	۱۷	ملک	۴	۳	۱۸	شعراء	۵	۲۰	۱۹	شعراء	۵	۲۱	۲۰	نور	۸	۱۹
۹	شعراء	۵	۴	۱۸	شعراء	۵	۴	۱۹	نور	۸	۲۱	۲۰	مجادله	۳	۲۲	۲۱	مجادله	۳	۲۰
۱۰	مجادله	۳	۲	۱۹	مجادله	۳	۲	۲۰	مجادله	۳	۲۲	۲۱	حشر	۱	۲۳	۲۲	حشر	۱	۲۱
۱۱	حشر	۱	۰	۲۰	حشر	۱	۰	۲۱	ممتحنه	۴	۲۳	۲۲	ممتحنه	۴	۲۴	۲۳	ممتحنه	۴	۲۲
۱۲	ممتحنه	۴	۳	۲۱	ممتحنه	۴	۳	۲۲	عنکبوت	۳	۲۴	۲۳	عنکبوت	۳	۲۵	۲۴	عنکبوت	۳	۲۳
۱۳	عنکبوت	۳	۲	۲۲	عنکبوت	۳	۲	۲۳	روم	۳	۲۵	۲۴	روم	۳	۲۶	۲۵	روم	۳	۲۴
۱۴	روم	۳	۲	۲۳	روم	۳	۲	۲۴	لقمان	۳	۲۶	۲۵	لقمان	۳	۲۷	۲۶	لقمان	۳	۲۵
۱۵	لقمان	۳	۲	۲۴	لقمان	۳	۲	۲۵	احقاف	۲	۲۷	۲۶	احقاف	۲	۲۸	۲۷	احقاف	۲	۲۶
۱۶	احقاف	۲	۱	۲۵	احقاف	۲	۱	۲۶	احقاف	۲	۲۸	۲۷	احقاف	۲	۲۹	۲۸	احقاف	۲	۲۷
۱۷	احقاف	۲	۱	۲۶	احقاف	۲	۱	۲۷	ملک	۴	۲۹	۲۸	ملک	۴	۳۰	۲۹	ملک	۴	۲۸
۱۸	ملک	۴	۳	۲۷	ملک	۴	۳	۲۸	شعراء	۵	۳۰	۲۹	شعراء	۵	۳۱	۳۰	شعراء	۵	۲۹
۱۹	شعراء	۵	۴	۲۸	شعراء	۵	۴	۲۹	نور	۸	۳۱	۳۰	نور	۸	۳۲	۳۱	نور	۸	۳۰
۲۰	نور	۸	۷	۲۹	نور	۸	۷	۳۰	فلق	۳	۳۲	۳۱	فلق	۳	۳۳	۳۲	فلق	۳	۳۱
۲۱	فلق	۳	۲	۳۰	فلق	۳	۲	۳۱	زمر	۸	۳۳	۳۲	زمر	۸	۳۴	۳۳	زمر	۸	۳۲
۲۲	زمر	۸	۷	۳۱	زمر	۸	۷	۳۲	روم	۳	۳۴	۳۳	روم	۳	۳۵	۳۴	روم	۳	۳۳
۲۳	روم	۳	۲	۳۲	روم	۳	۲	۳۳	لقمان	۳	۳۵	۳۴	لقمان	۳	۳۶	۳۵	لقمان	۳	۳۴
۲۴	لقمان	۳	۲	۳۳	لقمان	۳	۲	۳۴	احقاف	۲	۳۶	۳۵	احقاف	۲					









انفاظ	نمبر پاره	نمبر نام	نمبر کتب	انفاظ	نمبر پاره	نمبر نام	نمبر کتب	انفاظ	نمبر پاره	نمبر نام	نمبر کتب	انفاظ	نمبر پاره	نمبر نام	نمبر کتب
	۴	۴	۱	سجده	۱	۲ بقره	۳	سنا	دیکھو سخاوت -						
	"	"	۳		۳	۳ آل عمران	۵	سخاوت	۳ آل عمران	۱۳					
	"	"	۸		۸	۴ اعراف	۲	سخنی	۲۹	۳					
	"	"	۱۲		۱۲	۱۴ یوسف	۱	مؤید	۳ آل عمران	۱۴					
	۵	"	۱۳		۱۳	۱۳ اعراف	۲	وختی	۲۴	۳					
	"	"	۱۳		۱۳	۱۶ نمل	۶	سخنی	دیکھو آسانی و سختی						
	۶	۵	۱۵		۱۵	۱۴ انبیاء	۷	آسانی							
	۱۳	۱۳	"		"	۱۸ اکہف	۷	سخنی	۲۹	۱					
	۱۸	۲۳	۱۶		۱۶	۲۰ طہ	۷	سخنی	۱۰۳	۱					
	"	"	۱۸		۱۸	۲۲ حج	۱۰	المنقذ	۲۴	۱					
	"	"	۱۹		۱۹	۲۵ فرقان	۵	سید	۱۶	۱۱					
	۱۹	۲۵	"		"	۲۴ نمل	۲	سکندر	۱۴	۷					
	۲۳	۳۳	۲۴		۲۴	۳۱ جم سمجہ	۵	سراب	۱۸	۵					
	"	"	۲۹		۲۹	۵۳ نجم	۳	سردار	۱۰	۶					
	"	"	۱۹		۱۹	۷۴ دہر	۲	مالک	دیکھو						
	"	"	۲۲		۲۲	۹۶ علق	۱	سرکشی	دیکھو شیطان -						
	"	"	۱۴		۱۴	۲۱ انبیاء	۷	شیطان							
	زبانی	دیکھو غلسم -	سبت	دیکھو اصحاب سبت	سجین	۳۱ تقطیف	۱	سرکشی	دیکھو مخالفین اسلام						
	زبانگوئی	۴	۲۴	سبحان	۲۴	۵۶ واقہ	۲	مخالفین	کی سرکشی -						
	زتیون	۱۸	۳۳	ربیع	۳	"	۳	مخالفین	اسلام -						
	زید	۲۳	۳۳	سبقت	۲	۲ بقرہ	۱۸	پجائی							
	زینب	"	"	شارہ	۷	۴ انفام	۱۲	سحاب	دیکھو بادل -						
	زیور	۱۸	۲۳	"	"	۱۲ یوسف	۱	سحر	دیکھو جادو -						
	سات	۱	۱	صاف	۲۳	۳۴ صاف	۱	سحر	۲ بقرہ	۲۳					
	"	"	"	ملک	۲۹	۷۴ ملک	۱	سحر	"	"					
	"	"	"	طارق	۳۰	۸۴ طارق	۱	سحر	دیکھو سحر کی دھڑکی -						
	"	"	"	سجده	۲۱	۳۲ سجده	۱	سبحی	۴	۳					







[illegible]





[illegible]



[illegible]

[illegible]





انفاظ	نمبر پاره	نمبر قسام	نمبر لوح	انفاظ	نمبر پاره	نمبر قسام	نمبر لوح	انفاظ	نمبر پاره	نمبر قسام	نمبر لوح
	"	"	۲۹	۹	۳۳	"	۴	عقد	دیکھو نکاح -		
	۴	"	۳۰	۱۶	۲۶	۴۷ محمد	۳	عسلی	۳۰ ۹۰ علق		
	۴	۳۳ ش	۱۹	۲۶ شواء	۲۷	۵۳ قمر	۳	عیم کی	۲۲ ۲ بقرہ	۳۲	
	"	"	۳	۲۷ نخل	۲۹	۷۲ جن	۲	ضیلت	" ۳	۳۷	
	"	"	۲۰	۲۸ قسطن	۱	۲ بقرہ	۳۱	"	۳ آل عمران	۱	
	"	"	"	"	۲	"	۳۱	"	"	۲	
	۵	"	۴	"	۳	۳ آل عمران	۱۲	"	"	۷	
	"	"	۱۹	عصر (سورہ)	"	"	۱۶	"	"	۱۱	
	۱۲	۱۱ ہود	۷	عصر دیکھو نماز عصر -	"	"	۱۷	"	"	۱۵	
	۱۳	۱۶ نخل	۱۰	عصمت	"	"	۱۸	"	"	۱۶	
	۱۸	۲۲ نور	۳	۵ مائدہ	۵	۴ شاء	۱۳	"	"	۱۷	
	"	"	۳	۲۹ ۷۰ معارج	۶	"	۲۱	"	"	۱۸	
	۱۹	۲۵ فرقان	۶	عصیت { ۲ یقرہ	"	۵ مائدہ	۳	"	"	۲۲	
	۲۱	۳۰ روم	۲	وفاقی { ۹	۹	۷ اعراف	۲۲	"	"	۲۳	
	"	۳۳ احزاب	۳	۳ آل عمران	۱۶	۱۲ یوسف	۱۰	"	"	۲۷	
	۲۲	"	۵	"	۱۷	"	۱۱	"	"	۲۸	
	"	"	۶	۴ شاء	۱۴	۱۵ حجر	۶	"	"	۲۹	
	"	"	۷	"	۱۶	نخل	۱۶	"	"	۳۰	
	"	"	۸	۵ مائدہ	۱۶	۲۰ طہ	۲	"	"	۳۱	
	۲۳	۴۳ یس	۸	۷ اعراف	۱۸	۲۳ ثور	۶	علم غیب	دیکھو غیب -		
	"	۴۸ صی	۱۰	۹ توبہ	"	۲۴ نور	۳	علم نبوت	دیکھو عالی ہمت -		
	۲۵	۴۳ زمر	۱۱	۱۰ یونس	۱۹	۲۵ فرقان	۶	علی رضا (اشاد)	۳ ۲ بقرہ	۳۸	
	۲۶	۴۸ قح	۱۲	۱۱ ہود	۲۲	۴۷ محمد	۵	"	۱۰ توبہ	۱	
	۲۸	۴۰ متحنہ	۱۳	۱۶ نخل	۲۵	۴۲ شوری	۳	"	۲۹ ۷۰ دہر	۱	
	"	۶۰ طلاق	۱۶	۲۰ طہ	"	"	۳	علیین	۳۰ تطہیف	۱	
	"	۶۶ تحریم	۱۹	۲۵ فرقان	۲۸	۴۷ انفان	۲	عبار (اشاد)	۱۶ نخل	۱۳	
	"	"	"	۲۶ شواء	۲۹	۴۸ قسطن	۱	علاقہ	۳۰ بقرہ	۳۹	
عصا	۱	۲ بقرہ	۷	۳۹ و	۲	دیکھو اشتاد کا عفو	۱	علاقہ	۱۵ ۷۰ آل عمران	۱	





[illegible]

انفاظ	متر	متر	متر	انفاظ	متر	متر	متر	انفاظ	متر	متر	متر	انفاظ	متر	متر	متر	انفاظ	متر	متر	متر
	۲۰	۲۸	قصص	۸	۲۴	۲۸	فتح	۱	۹	"	۱۹								
	"	"	"	۹	"	"	۹	مجرات	۱۰	۹	توبہ	۱۱							
	"	"	۹	مکات	۱۰	۱۸	انذار	۲	۱۵	۱۸	اکہف	۳							
	"	"	"	۱۲	"	"	۵۹	حشر	۱۶	۲۰	طہ	۳۰							
	۲۱	۳۱	رودم	۵	"	"	"	۳	۱۸	۲۲	موند	۱							
	۲۸	۳۸	صہ	۳۱	"	"	۶۱	صف	"	"	"	۶							
خادوی	دیکھو	فساد و مفسد	۱۱	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	"	"	"	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
نشد	۲	۲	بقرہ	۳	۲۸	۲۸	۵۹	حشر	"	"	"	۴							
فاسق	"	"	"	۶	"	"	"	"	۲۱	۳۱	رودم	۳							
	"	"	"	۱۲	"	"	۶۱	صف	"	"	"	۳۱	لقمان	۱					
	۲	"	"	۲۵	"	"	"	"	۲۸	۵۸	مجادلہ	۳							
۵	۳	۳	نساء	۱۶	۲۸	۲۸	۵۹	حشر	"	"	"	۱							
۴	۵	۴	مائدہ	۴	"	"	"	"	"	"	"	۲	۲۲	تقاین	۲				
"	"	"	"	۱۳	"	"	"	"	۳۰	۸۴	اعلیٰ	۱							
۸	۶	۸	انعام	۱۴	۲	۲	بقرہ	۳۲	"	"	"	۱							
"	"	"	"	۱۵	"	"	۲	بقرہ	۱۰	۱۰	قلق	۳							
۹	۴	۹	اعراف	۲۱	"	"	"	"	۲۳	"	"	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۰	۹	۱۰	توبہ	۳	"	"	"	"	۳۲	"	"	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
"	"	"	"	۴	"	"	"	"	۵	۲	نساء	۲							
۱۱	"	"	"	۱۱	"	"	۹	توبہ	۸	۱۰	مائدہ	۱۶							
"	"	"	"	۱۲	"	"	۱۱	ہود	۳	"	"	۲							
"	"	"	"	۱۲	"	"	۱۱	ہود	۳	"	"	۲							
"	"	"	"	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰							
۱۵	۱۵	۱۵	انبیاء	۲	"	"	"	"	۱۱	"	"	۱۱							
۲۰	۲۰	۲۰	عنکبوت	۱	"	"	"	"	۱۱	"	"	۱۱							
"	"	"	"	۳	"	"	"	"	۱۱	"	"	۱۱							
۲۱	۲۱	۲۱	سجده	۲	"	"	"	"	۱۱	"	"	۱۱							
۲۲	۲۲	۲۲	فاطر	۲	"	"	"	"	۱۱	"	"	۱۱							

[illegible]











انفاظ	میزبان	میزبان	انفاظ	میزبان	میزبان	انفاظ	میزبان	میزبان	انفاظ
۵۵ رحمن	۲	قیامت	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۵۶ واقعه	۱	کی سختی	۴	۵	۵	۵	۵	۵	۵
"	"	"	"	"	"	"	"	"	"
۵۷ حدید	۲	"	"	"	"	"	"	"	"
۵۸ تناب	۱	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۵۹ قلم	۲	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۶۰ فاذ	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
"	"	"	"	"	"	"	"	"	"
۶۱ مزمل	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۶۲ دثر	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۶۳ قیامت	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۶۴ مرسلات	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۶۵ نباء	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
"	"	"	"	"	"	"	"	"	"
۶۶ نازعات	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
"	"	"	"	"	"	"	"	"	"
۶۷ هیس	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۶۸ تکوین	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۶۹ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۷۰ تکوین	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۷۱ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۷۲ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۷۳ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۷۴ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۷۵ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۷۶ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۷۷ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۷۸ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۷۹ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۸۰ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۸۱ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۸۲ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۸۳ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۸۴ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۸۵ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۸۶ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۸۷ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۸۸ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۸۹ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۹۰ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۹۱ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۹۲ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۹۳ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۹۴ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۹۵ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۹۶ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۹۷ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۹۸ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۹۹ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"
۱۰۰ انفطار	۱	"	"	"	"	"	"	"	"

قیامت  
کی سختی



انفاظ	مجموعه	مجموعه	انفاظ	مجموعه	مجموعه	انفاظ	مجموعه	مجموعه	انفاظ	مجموعه	مجموعه	انفاظ	مجموعه	مجموعه
۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"
۲	معارج	"	۵	"	"	۵	"	"	۵	"	"	۵	"	"
۲	۲۰ جن	"	۸	۲۰ مومن	"	۸	"	"	۸	"	"	۸	"	"
۱	۳۰ منزل	"	۸	"	"	۸	"	"	۸	"	"	۸	"	"
۱	۲۰ شرف	"	۲	۳۰ مسموم	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"
۲	"	"	۵	"	"	۵	"	"	۵	"	"	۵	"	"
۱	۴۰ مسکن	"	۶	"	"	۶	"	"	۶	"	"	۶	"	"
۲	"	"	۲	۲۰ شعراء	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"
۱	۸۰ اشفاق	"	۱	۳۰ زخون	"	۱	"	"	۱	"	"	۱	"	"
۱	۸۰ بروج	"	۴	"	"	۴	"	"	۴	"	"	۴	"	"
۱	۸۰ طارق	"	۱	۲۰ دفان	"	۱	"	"	۱	"	"	۱	"	"
۱	۸۰ شبيه	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"
۱	۸۰ فخر	"	۳	۲۰ اشفاق	"	۳	"	"	۳	"	"	۳	"	"
۱	۴۰ علق	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"
۱۳	۲۰ بقره	"	۱	۲۰ محمد صلي	"	۱	"	"	۱	"	"	۱	"	"
۹	۲۰ نسا	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"
۳	۵۰ مائه	"	۱	۲۰ فتح	"	۱	"	"	۱	"	"	۱	"	"
۲۳	۴۰ اعراف	"	۳	"	"	۳	"	"	۳	"	"	۳	"	"
۱۱	۱۰۰ يونس	"	۱	۵۰ طور	"	۱	"	"	۱	"	"	۱	"	"
۶	۱۵۰ حجر	"	۳	۵۰ قمر	"	۳	"	"	۳	"	"	۳	"	"
۱۶	۱۰۰ نخل	"	۲	۵۰ واقه	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"
۹	۴۰ انبياء	"	۱	۵۰ مجادل	"	۱	"	"	۱	"	"	۱	"	"
۳	۸۰ كهف	"	۳	"	"	۳	"	"	۳	"	"	۳	"	"
۸	۲۰ طه	"	۱	۲۰ تخمين	"	۱	"	"	۱	"	"	۱	"	"
۴	۲۱۰ انبياء	"	۲	۴۰ طلاق	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"
۹	۲۲۰ حج	"	۲	۴۰ ملك	"	۲	"	"	۲	"	"	۲	"	"
۶	۲۳۰ مؤمنون	"	۱	۴۰ قلم	"	۱	"	"	۱	"	"	۱	"	"

الفاظ	متر	متر	متر	الفاظ	متر	متر	متر	الفاظ	متر	متر	متر	الفاظ	متر	متر	متر
۱۹	۲۵	قرآن	۶	۱۰	۹	توبه	۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۰	۲۴	نمل	۷	۲۸	۵۸	مجادله	۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۱	۲۸	قصص	۶	۶۰	۶۰	ممتحنه	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۲	۲۹	شکست	۵	۲	۲	۲	۲	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۳	۳۰	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۳۱	سلس	۲	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۵	۳۲	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۶	۳۳	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۷	۳۴	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۸	۳۵	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۹	۳۶	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۰	۳۷	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۱	۳۸	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۲	۳۹	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۳	۴۰	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۴	۴۱	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۵	۴۲	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۶	۴۳	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۷	۴۴	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۸	۴۵	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۹	۴۶	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۴۰	۴۷	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۴۱	۴۸	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۴۲	۴۹	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۴۳	۵۰	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۴۴	۵۱	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۴۵	۵۲	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۴۶	۵۳	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۴۷	۵۴	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۴۸	۵۵	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۴۹	۵۶	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۵۰	۵۷	سبا	۳	۲۳	۲۳	کافرون	۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳







[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]















[illegible]



الفاظ	نمبر پارہ	نمبر نام	نمبر تاریخ	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر نام	نمبر تاریخ	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر نام	نمبر تاریخ
	۸	"	۱۶		۸	۲۶ شہزاد	۸		۱۸	۲۲ نور	۳
	"	۷ اعراف	۸		"	"	۱۱		۲۵	۲۲ شوری	۴
	"	"	۹		۲۰	۲۸ قصص	۵		معافین	دیکھو مخالفین	
	"	"	۱۰		"	"	۶		معادہ	دیکھو عہد	
	۹	"	۱۱		"	۲۹ عنکبوت	۴		معادہ	دیکھو عہد شکن	
	"	"	۱۲		۲۱	۳۰ روم	۵		شکن		
	"	"	۱۳		۲۲	۳۱ سبأ	۲		معبود	۳۱ اکافرد	۱
	"	"	۱۴		۲۳	۳۲ ص	۱		باطل		
	"	"	۲۱		۲۴	۳۳ زم	۳		مستین	دیکھو اعتقاد و معتدین	
۱۰	۸ انفال	"	۳		"	۳۴ مومن	۳		معجزہ	۲ بقرہ	۶
"	۹ توبہ	۱۰	۲۵		۲۵	۳۵ شوری	۴		"	"	۷
"	"	۱۱	۲۸		۲۸	۵۹ حشر	۱		"	"	۸
"	۱۰ یونس	۲	"		"	۶۱ صفت	۱		"	"	۹
"	"	"	۵		"	۶۲ تغابن	۱		"	"	۱۳
"	"	"	۸		"	"	۲		"	"	۲۶
۱۲	۱۱ ہود	۹	۲۹		۲۹	۶۳ حاقہ	۱		"	"	۳۵
"	"	۱۰	"		"	۷۱ نوح	۲		"	۳۱ آل عمران	۲
۱۳	۱۳ رعد	۲	"		"	۷۲ جن	۱		"	"	۴
۱۳	۱۶ بقرہ	۳	۸۱		۸۱	۸۲ فجر	۱		"	"	۵
"	"	"	۱۳		مطیع	دیکھو اطاعت اللہ			"	"	۱۳
"	"	"	۱۵		و رسول	اطاعت			"	۴ نسا	۲۶
۱۵	۷۱ البقرہ	۱	"		الوالامر	اطاعت			"	۵ مائدہ	۹
"	"	"	۲		والدین				"	۷ اعراف	۳۱
۱۶	۲۲ حج	۱	۲۹		معارج	۲۹	۷۰		"	"	۱۳
۱۸	۳۱ یونس	۳	"		معافیت	دیکھو جو کچھ حقوق			"	"	۱۶
۱۹	۲۵ فرقان	۴	"		معافی	۱۵	۱۵		"	"	۲۱
"	"	"	۶		"	"	۴		"	۸ انفال	۱













[illegible]





[illegible]











مطبوعہ شمار آف انڈیا پریس آرہ